نماز

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

۲

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

PDFBOOKSFREE.PK

بیت العمار کراچی

0333 - 3136872

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک ضروری گزارش!

معزز قارئینِ کرام! اس کتاب کو عام قاری کے مطالعہ، اُمتِ مسلمہ کی راہنمائی اور ثوابِ دارین کے خاطر پاکستان ورچوئل لائبریری پر شائع کر رہا ہوں۔ اگر آپ کو میری یہ کاوش پسند آئی ہے یا آپ کو اس کتاب کے مطالعے سے کوئی راہنمائی ملی ہے تو برائے مہربانی میرے اور میرے والدین کی بخشش کے لئے اللہ رب العزت سے دُعا ضرور کیجئے گا۔ شکریہ

طالبِ دُعا سعید خان

PAKISTAN VIRTAUL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

نماز

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتا جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب.....نماز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

مؤلف.....مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

سنہ طباعت:.....طبع اوّل: ۱۴۳۱ھ۔۲۰۱۰ء

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ مارسٹن روڈ کراچی 74400

موبائل: 0333-3136872

ملنے کے دیگر پتے

ادارۃ الانور، بنوری ٹاؤن، کراچی۔فون 021-34914596

☆ اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن، کراچی۔فون 021-34927159

☆ ادارۃ الرشید، بنوری ٹاؤن، کراچی۔موبائل 0321-2045610

بیت العمار کراچی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
ج	
جاسوسی ہو جائے	۴۳
جالی دار ٹوپی	۴۳
جالی دار کپڑے	۴۴
جامع عبادت	۴۵
جان بچانے کے لئے نماز توڑنا	۴۶
جان بوجھ کر نماز چھوڑنا کفر ہے	۴۶
جانماز کا گوشہ الٹ دینا	۴۷
جانور اُڑانا	۴۷
جانور کتا، بلی وغیرہ کا نمازی کے آگے سے گزرنا	۴۷
جائے نماز اپنی بچھانا	۴۷
جذامی	۴۹
جسم پاک ہونا ضروری ہے	۵۰
جسم کو حرکت دینا	۵۱
جگانا	۵۱
جگہ پاک ہو	۵۲
جگہ روکنا	۵۳

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ جگہ کا پاک ہونا اور سائنسی حقائق	۵۴
✦ ”جل جلالہ“ کہنا	۵۶
✦ جلسہ	۵۷
✦ جلسہ بھول گیا	۵۸
✦ جلسہ کا راز	۵۸
✦ جلسہ کا فرق	۵۸
✦ جلسہ کا مسنون طریقہ	۵۹
✦ جلسہ میں دعا کا حکم	۵۹
✦ جلسہ میں ہاتھوں کو زانوں پر نہ رکھنا	۶۱
✦ جماعت	۶۱
✦ جماعت ترک کرنا	۶۳
✦ جماعت ترک کرنے پر وعید	۶۳
✦ جماعت ترک کرنے کے عذر	۶۴
✦ جماعت ثانیہ	۶۶
✦ جماعت سے الگ نماز پڑھنا	۶۸
✦ جماعت سے پہلے نماز پڑھ لی	۶۹
✦ جماعت سے روکیں	۷۰

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ جماعت فوت ہونے پر سوگ منانا	۷۰
✦ جماعت کا ثواب	۷۰
✦ جماعت کا ثواب مل جائے گا	۷۱
✦ جماعت کی حقیقت	۷۱
✦ جماعت کی حکمت	۷۳
✦ جماعت کی مشق کرانا	۷۴
✦ جماعت کا نظام لازم ہونے کی وجہ	۷۴
✦ جماعت کو فرض پر فضیلت ہے	۷۶
✦ جماعت کی فضیلت	۷۷
✦ جماعت کے بعد جماعت کرنا	۸۰
✦ جماعت کا تارک فاسق ہے	۸۱
✦ جماعت کے احکام	۸۱
✦ جماعت کے درمیان خالی جگہ نہ چھوڑے	۸۲
✦ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم	۸۳
✦ جماعت کے فوائد	۸۳
✦ جماعت کے لوٹانے میں اقامت دوبارہ کہنا	۸۴
✦ جماعت کے لوٹانے میں نئے نمازی کا شرکت کرنا	۸۴

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ جماعت کے لئے سنت پڑھنے والے کا انتظار کرنا.....	٨٦
✦ جماعت مل گئی.....	٨٧
✦ جماعت میں شامل ہونے کے لئے نماز توڑنا.....	٨٨
✦ جماعت میں شریک ہونے کے بعد قضاء نماز یاد آئے.....	٨٨
✦ جماعت میں صف بندی کی وجہ.....	٨٨
✦ جماعت میں کسی فرد کے لئے تاخیر کرنا.....	٨٩
✦ جماعت میں یہ افراد شرکت نہ کریں.....	٩٠
✦ جماعت نہ ملی تو نماز کہاں پڑھے.....	٩١
✦ جماعت واجب ہونے کی شرائط.....	٩١
✦ جماعت واجب ہے.....	٩٢
✦ جماعت ہو چکی ہے.....	٩٢
✦ جماعت ہو رہی ہے تو آنے والا کیا کرے.....	٩٣
✦ جماعت ہو گئی.....	٩٣
✦ جمائی.....	٩٤
✦ جمائی لینا.....	٩٥
✦ جمع کو واحد پڑھنا.....	٩٥
✦ جمعہ.....	٩٥

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ جمعہ عورتوں پر فرض نہیں	۹۶
✦ جمعہ کا مستحب وقت	۹۷
✦ جمعہ کا وقت	۹۷
✦ جمعہ کی اذان کے بعد غسل کرنا	۹۷
✦ جمعہ کی اذان کے بعد غیر مسلم ملازم کو دکان پر بٹھا کر دکان کھلی رکھنا	۹۸
✦ جمعہ کی اذان کے بعد کاروبار بند کرنا	۹۸
✦ جمعہ کی جماعت دو مرتبہ کرنا	۹۹
✦ جمعہ کی حقیقت	۹۹
✦ جمعہ کی دو جماعتیں کرنا	۹۹
✦ جمعہ کی سنت	۱۰۰
✦ جمعہ کی فضیلت	۱۰۱
✦ جمعہ کی نماز ایک مسجد میں دو دفعہ پڑھنا	۱۰۲
✦ جمعہ کی نماز ایک ہی مسجد میں پڑھنا	۱۰۲
✦ جمعہ کی نماز کی التحیات میں شامل ہوا	۱۰۳
✦ جمعہ کی نماز کی نیت	۱۰۴
✦ جمعہ کی نماز گھر میں پڑھنا	۱۰۴
✦ جمعہ کی نماز ملازم پر معاف نہیں	۱۰۵

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ جمعہ کی نماز میں سجدۂ سہو کے بعد شامل ہوا.....	۱۰۵
✦ جمعہ کی نماز میں عصر کا وقت آ جائے.....	۱۰۵
✦ جمعہ کی نماز میں عصر کا وقت ہو گیا.....	۱۰۶
✦ جمعہ کے دن تقریر کرنا.....	۱۰۶
✦ جمعہ کے دن زوال کا وقت ہے.....	۱۰۷
✦ جمعہ کے دن ظہر کے لئے اذان دینا.....	۱۰۸
✦ جمعہ کے دن عورت ظہر کی نماز پڑھے.....	۱۰۹
✦ جمعہ کے لئے جماعت شرط ہے.....	۱۰۹
✦ جمعہ کے لئے مسجد کی شرط.....	۱۰۹
✦ جمعہ مسافر پڑھا سکتا ہے.....	۱۱۰
✦ جمعہ میں جماعت شرط ہے.....	۱۱۰
✦ جمعہ وعیدین وغیرہ میں جہری قرأت کی وجہ.....	۱۱۰
✦ جنابت.....	۱۱۲
✦ جنابت کی حالت میں امام نے نماز پڑھا دی.....	۱۱۲
✦ جنبی.....	۱۱۳
✦ جنتری.....	۱۱۳
✦ جنت میں گھر بنائے.....	۱۱۳

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ جنسی امراض	۱۱۴
✦ جنون	۱۱۴
✦ جنون لاحق ہوا قعدۂ اخیرہ میں	۱۱۵
✦ جنبی تیمّم کب کرسکتا ہے	۱۱۵
✦ جواب دینا آیتوں کا	۱۱۶
✦ جواب میں درود شریف پڑھنا	۱۱۶
✦ جوتا	۱۱۶
✦ جوتا رکھنا	۱۱۸
✦ جہاز	۱۱۸
✦ جہاز لنگر گاہ میں ہے تو جمعہ کا کیا ہوگا	۱۱۹
✦ جہر کرنا	۱۲۰
✦ جہر کی تشریح	۱۲۰
✦ جہر میں سر کرلیا	۱۲۰
✦ جہر نہیں کیا	۱۲۰
✦ جہری قرأت کی وجہ	۱۲۱
✦ جہری نماز	۱۲۲
✦ جہری نماز تنہا پڑھ رہا تھا کسی نے اس کی اقتداء کی	۱۲۳

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ جہری نماز تنہا پڑھے	۱۲۴
✦ جہری نماز میں آہستہ پڑھنا شروع کیا	۱۲۴
✦ جھوٹ بولنے والے کو امام بنانا	۱۲۵
✦ جیب میں ناپاک چیز ہے	۱۲۵
✦ جیل میں نماز پڑھنا	۱۲۶
چ	
✦ چادر لٹکانا	۱۲۸
✦ چارپائی پر نماز پڑھنا	۱۲۸
✦ چار رکعت کی جگہ پر چھ رکعت پڑھ لی	۱۲۸
✦ چار رکعت میں سے ایک رکعت ملی	۱۳۰
✦ چار رکعت والی نماز میں ایک رکعت ملی	۱۳۰
✦ چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے پر سلام پھیر دیا	۱۳۱
✦ چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا	۱۳۲
✦ چار زانو بیٹھنا	۱۳۳
✦ چاشت کی نماز	۱۳۳
✦ چاند	۱۳۴
✦ چاندی	۱۳۵

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ چٹائی پر نماز پڑھنا	۱۳۶
✦ چٹخانا	۱۳۷
✦ چراغ	۱۳۷
✦ چست لباس	۱۳۸
✦ چلنا	۱۳۹
✦ چمڑے کا مصلّٰی	۱۴۰
✦ چندہ کرنا خطبہ کے وقت	۱۴۰
✦ چوتھی رکعت سے پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا	۱۴۰
✦ چور	۱۴۲
✦ چوری کے کپڑے	۱۴۳
✦ چوری کے لباس	۱۴۴
✦ چولہا	۱۴۴
✦ چھٹی رکعت میں اقتداء کرنا	۱۴۴
✦ چہرہ سجدے میں	۱۴۵
✦ چہرے پر جھریاں	۱۴۵
✦ چھڑی کا سترہ	۱۴۵
✦ چھ ماہ دن اور چھ ماہ رات	۱۴۶

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ چھوٹی تصویر.....	۱۴۷
✦ چھینٹے.....	۱۴۸
✦ چھینک.....	۱۴۸
✦ چھینک آجائے.....	۱۴۹
✦ چھینکنے والے کے جواب میں.....	۱۴۹
✦ چیونٹی مارنا.....	۱۵۰
ح	
✦ حاجت کی نماز.....	۱۵۱
✦ حائضہ پر روزہ ادا کرنا اور نماز ادا نہ کرنے کی وجہ.....	۱۵۱
✦ حج کی حقیقت.....	۱۵۱
✦ حدث اکبر ہو گیا قعدۂ اخیرہ میں.....	۱۵۲
✦ حدث امام کو ہو گیا.....	۱۵۲
✦ حدث قصداً کیا قعدۂ اخیرہ میں.....	۱۵۲
✦ حدث مقتدی کو ہو گیا.....	۱۵۲
✦ حدث منفرد کو ہو جائے.....	۱۵۳
✦ حدث ہو جائے.....	۱۵۳
✦ حرام آمدنی سے خریدے ہوئے قالین.....	۱۵۷

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ حرام آمدنی کا لباس	۱۵۷
✦ حرام کمائی کے کپڑے	۱۵۷
✦ حرامی کا امام بنانا	۱۵۷
✦ حرکت دینا	۱۵۸
✦ حرم شریف میں بھیڑ کے وقت مسبوق کیا کرے	۱۵۹
✦ حرم میں ثواب زیادہ ہے	۱۵۹
✦ حقیقی نمازی	۱۶۰
✦ حکم کی تعمیل کرنا	۱۶۱
✦ حمام میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ	۱۶۲
✦ حملہ ہوگیا	۱۶۲
✦ حیض	۱۶۲
✦ حیض آخری وقت میں آجائے	۱۶۵
✦ حیض والی پاک ہوگئی	۱۶۵
✦ حیض والی پاک ہوئی	۱۶۵
✦ حی علی الفلاح میں کھڑا ہونے کا مطلب	۱۶۶
خ	
✦ خاص تجربہ	۱۶۸

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ خالی جگہ پر کرنے کے لئے نمازی کے آگے سے گذرنا.....	۱۶۸
✦ خاموش رہا تشہد کے بعد.....	۱۶۹
✦ خاموش رہا رکوع سے پہلے.....	۱۶۹
✦ خاموش رہا فاتحہ کے بعد.....	۱۶۹
✦ خاموش رہا قراءت کے بعد.....	۱۷۰
✦ خانہ کعبہ کی تصویر والی جائے نماز.....	۱۷۰
✦ ختم نماز.....	۱۷۱
✦ خسوف کی نماز.....	۱۷۲
✦ خشوع والی نماز کیسی ہو؟.....	۱۷۳
✦ خشوع وخضوع سے نفسیاتی امراض کا خاتمہ.....	۱۸۷
✦ خصی کی امامت.....	۱۸۸
✦ خضاب لگانے والے کی امامت.....	۱۸۹
✦ خطاب کرنا.....	۱۸۹
✦ خطبوں کے درمیان ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا.....	۱۸۹
✦ خطبہ بیٹھ کر پڑھنا.....	۱۹۰
✦ خطبہ پڑھنے کا طریقہ.....	۱۹۰
✦ خطبہ پڑھنے کے بعد وضو کی حاجت.....	۱۹۱

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ خطبہ سے پہلے بیان کرنا.....	۱۹۱
✦ خطبہ عربی زبان میں ہونا ضروری ہے.....	۱۹۲
✦ خطبۂ عیدین میں حاضرین کا تکبیر کہنا.....	۱۹۳
✦ خطبہ کے دوران بچوں کو شرارت سے روکنا.....	۱۹۴
✦ خطبہ کے دوران بیٹھنے کی کیفیت.....	۱۹۴
✦ خطبہ کے شروع میں " الحمد للّٰہ "دومرتبہ پڑھنا.....	۱۹۵
✦ خطبہ کے وقت چندہ کرنا.....	۱۹۵
✦ خطبہ کے وقت نماز پڑھنا.....	۱۹۵
✦ خطبہ کے وقت ہاتھ سے پنکھا کرنا.....	۱۹۶
✦ خطبہ مقرر ہونے کی وجہ.....	۱۹۶
✦ خطبہ میں تشہد مقرر ہونے کی وجہ.....	۱۹۷
✦ خطبہ میں جلسۂ استراحت کرنے کی وجہ.....	۱۹۷
✦ خطبہ میں عصا پکڑنا.....	۱۹۷
✦ خطبہ نیا پڑھنا.....	۱۹۸
✦ خطبے کے دوران خاموش رہنا.....	۱۹۸
✦ خلیفہ.....	۱۹۸
✦ خلیفہ بنانے کے بعد امام نہیں رہتا.....	۱۹۹

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ خلیفہ مسبوق کو بنانا	۱۹۹
✦ خلیفہ نااہل کو بنایا	۱۹۹
✦ خلیفہ نہیں بنایا	۲۰۰
✦ خنثیٰ کا مقام صف	۲۰۰
✦ خنثیٰ کی اذان	۲۰۱
✦ خنثیٰ کی امامت	۲۰۱
✦ خواتین جمعہ کے دن ظہر کی نماز پڑھیں	۲۰۲
✦ خواتین کی نماز اور سائنسی حقائق	۲۰۲
✦ خواتین کی نماز کا طریقہ	۲۰۳
✦ خواتین نماز شروع کرنے سے پہلے	۲۲۶
✦ خوبصورتی کا راز	۲۲۶
✦ خود بخود کلام کرنا	۲۲۷
✦ خودکشی کے رجحانات میں کمی	۲۲۷
✦ خوشبو سونگھنا	۲۲۷
✦ خوشخبری پر	۲۲۸
✦ خوف	۲۲۸
✦ خوف کی نماز	۲۲۸

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ خوف کی نماز میں پہلا گروہ لاحق کے حکم میں ہے.....	۲۳۳
✦ خوف کی نماز میں دوسرا گروہ مسبوق کے حکم میں ہے.....	۲۳۴
✦ خون.....	۲۳۴
✦ خیال.....	۲۳۵
✦ خیال آیا.....	۲۳۶
✦ خیالات.....	۲۳۶
✦ دارالحرب میں مسلمان ہوا.....	۲۳۷
✦ دامن.....	۲۳۷
✦ دانت.....	۲۳۷
✦ دانتوں کے درمیان سے کوئی چیز کھالی.....	۲۳۸
✦ دائی.....	۲۳۹
✦ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا اور سائنس.....	۲۳۹
✦ دردِزہ.....	۲۴۰
✦ درمیان سے چھوٹی سورت چھوڑ دی.....	۲۴۱
✦ دروازہ بند کرنا.....	۲۴۱
✦ دروازہ پر نماز پڑھنا.....	۲۴۲

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ درود شریف آدھا پڑھ کر دعا کر دی.....	۲۴۲
✦ درود شریف بھول کر دعا شروع کر دی.....	۲۴۳
✦ درود شریف پڑھ لیا تشہد کے بعد.....	۲۴۳
✦ درود شریف پڑھنا.....	۲۴۳
✦ درود شریف پڑھنے کی حکمت.....	۲۴۴
✦ درود شریف پورا نہیں ہوا امام نے سلام پھیر دیا.....	۲۴۴
✦ درود شریف تشہد کے بعد پڑھ لیا.....	۲۴۵
✦ درود شریف دو مرتبہ پڑھ لیا.....	۲۴۵
✦ درود شریف نہیں پڑھا.....	۲۴۵
✦ دریا میں تیر رہا ہے.....	۲۴۶
✦ دعا.....	۲۴۶
✦ دعا اجتماعی صورت میں.....	۲۴۹
✦ دعا امام کے ساتھ مانگنا.....	۲۵۲
✦ دعا بلند آواز سے کرنا.....	۲۵۲
✦ دعا پر آمین کہنا.....	۲۵۳
✦ دعا پڑھنا.....	۲۵۳
✦ دعا شروع کرتے ہوئے موذن کو "اللّٰھم آمین" کہنے کا پابند کرنا.....	۲۵۴

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ دعا فرائض کے بعد	۲۵۴
✦ دعا کا پہلا اور آخری لفظ بلند آواز سے کہنا	۲۵۵
✦ دعا کا طریقہ	۲۵۵
✦ دعا کا مسنون طریقہ	۲۵۶
✦ دعا کی حقیقت	۲۵۸
✦ دعا کے آداب	۲۵۹
✦ دعا میں سنت	۲۶۰
✦ دعا میں ہاتھ کہاں تک اٹھائے	۲۶۰
✦ دعا نماز کے بعد	۲۶۱
✦ دعا کے اول و آخر میں درود شریف	۲۶۱
✦ دعا کے وقت ہاتھ کیسے رکھے	۲۶۱
✦ دعا میں مقتدی کی طرف رخ کرنا	۲۶۲
✦ دعائے قنوت	۲۶۲
✦ دعائے قنوت بھول جائے	۲۶۳
✦ دعائے قنوت بھول گیا	۲۶۳
✦ دعائے قنوت پڑھنا	۲۶۴
✦ دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا	۲۶۴

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ دعائے قنوت مکمل نہیں ہوئی امام رکوع میں چلا گیا.....	۲۶۴
✦ دعائے قنوت میں امام کی پیروی.....	۲۶۵
✦ دعائے قنوت یاد نہیں.....	۲۶۵
✦ دعائے ماثورہ پڑھنے کی وجہ.....	۲۶۶
✦ دعائے ماثورہ رہ گئی.....	۲۶۷
✦ دکان کی حفاظت کے لئے جماعت ترک کرنا.....	۲۶۷
✦ دکان میں نماز پڑھنا.....	۲۶۸
✦ دل سے دعا نکلنا.....	۲۶۹
✦ دل میں نیت کچھ تھی زبان سے کچھ اور نکلا.....	۲۶۹
✦ دماغی امراض.....	۲۶۹
✦ دن کی فرض نمازوں کی آخری رکعتوں میں جہر کیا.....	۲۷۰
✦ دنیا کی پانچ سزائیں.....	۲۷۰
✦ دو آیتیں پڑھیں.....	۲۷۰
✦ دوا سے بے ہوش ہو گیا.....	۲۷۱
✦ دوبارہ فرض نماز پڑھنے کی صورت میں سنتوں کا حکم.....	۲۷۱
✦ دوپٹہ.....	۲۷۱
✦ دوپٹہ باریک ہے.....	۲۷۲

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ دو رکعت ملی	۲۷۲
✦ دوڑنا	۲۷۳
✦ دو سجدے مقرر ہونے کی وجہ	۲۷۴
✦ دوسرا اسلام امام کے سلام سے پہلے پھیر دیا	۲۷۴
✦ دوسری رکعت میں اوپر کی سورت شروع کر دی	۲۷۴
✦ دوسری منزل میں صف بنانا	۲۷۴
✦ دوسرے سجدے سے اٹھنا	۲۷۵
✦ دوسرے سلام سے پہلے مقتدی کا قبلہ سے پھر جانا	۲۷۵
✦ دوسرے کو دیکھ کر نماز پڑھنا	۲۷۶
✦ دوسرے کی زمین پر نماز پڑھی	۲۷۶
✦ دوسرے کے بتانے پر عمل کرنا	۲۷۶
✦ دو سورتیں ایک رکعت میں پڑھنا	۲۷۸
✦ دو فرض نمازوں کو ایک وقت پر پڑھنا	۲۷۸
✦ دو قرأتیں	۲۸۱
✦ دو مثل	۲۸۱
✦ دو مثل سایہ ہونے کے بعد غروب آفتاب تک کا وقفہ	۲۸۲
✦ دو مرتبہ رکوع کر لیا	۲۸۲

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ دونوں رکعت میں ایک ہی سورت پڑھنا	۲۸۲
✦ دونوں سجدوں کے درمیان	۲۸۲
✦ دو وقتوں کی نماز ایک وقت میں پڑھنا	۲۸۳
✦ دہرانا	۲۸۴
✦ دھوپ	۲۸۴
✦ دھوتی	۲۸۵
✦ دیر کر کے نماز پڑھنے کا انجام	۲۸۵
✦ دیہاتی کی امامت	۲۸۶
ڈ	
✦ ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرنا	۲۸۷
✦ ڈاڑھی کٹانے سے توبہ کر لی	۲۸۷
✦ ڈاڑھی کٹانے والے کی امامت	۲۸۸
✦ ڈاکٹر نے نماز سے منع کر دیا	۲۸۹
✦ ڈکار	۲۹۰
✦ ڈکار آنا	۲۹۱
✦ ڈھیلہ پھینکنا	۲۹۱
✦ ڈیپریشن کا علاج بذریعہ نماز تہجد و سحر خیزی	۲۹۲

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
ذ	
ذکر اور دعا	۲۹۳
ذکر بلند آواز سے کرنا	۲۹۳
ر	
رات مختصر ہے	۲۹۴
رازِ سلام	۲۹۵
راستہ میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ	۲۹۵
راکٹ	۲۹۶
رحمت کے سمندر میں غرق ہو جاتا ہے	۲۹۶
رخصت مقرر ہونے کی وجہ	۲۹۷
رشوت خور	۲۹۹
رشوت خور کی امامت	۲۹۹
رشوت کے پیسے جیب میں	۳۰۰
رشوت کے کپڑے	۳۰۰
رکعات کی تعداد	۳۰۱
رکعت ایک ملی	۳۰۱
رکعت کی تعداد میں شک ہو گیا	۳۰۱

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ رکعت نکلنے کے ڈر سے صف سے دور نیت باندھنا.....	۳۰۲
✦ رکعتوں کا شمار یاد نہیں رہتا.....	۳۰۳
✦ رکعتوں کی تعداد یاد نہ رہے.....	۳۰۴
✦ رکن کو محل سے بدل دیا.....	۳۰۴
✦ رکن کو مقدم یا مؤخر کر دیا.....	۳۰۴
✦ رکن کو مکرر کر لیا.....	۳۰۴
✦ رکن کی مقدار.....	۳۰۵
✦ رکن مکرر کر دیا.....	۳۰۵
✦ رکوع.....	۳۰۶
✦ رکوع اطمینان سے کرے.....	۳۱۰
✦ رکوع امام کے پیچھے چھوٹ گیا.....	۳۱۰
✦ رکوع اور سائنس.....	۳۱۱
✦ رکوع اور سجدے میں سجدۂ تلاوت کی نیت کرنا.....	۳۱۲
✦ رکوع بیٹھ کر کرنے کا طریقہ.....	۳۱۳
✦ رکوع چھوٹ گیا.....	۳۱۳
✦ رکوع دو مرتبہ کر لیا.....	۳۱۴
✦ رکوع رہ گیا امام کے پیچھے.....	۳۱۴

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ رکوع سجدہ پر قادر نہیں قیام پر قادر ہے	۳۱۴
✦ رکوع سجود سے عاجز امام	۳۱۵
✦ رکوع سے اٹھتے وقت	۳۱۵
✦ رکوع سے پہلے سوچتا رہا	۳۱۶
✦ رکوع سے جگر کے امراض کا خاتمہ	۳۱۶
✦ رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا	۳۱۶
✦ رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا واجب ہے	۳۱۷
✦ رکوع سے کم پڑھنا	۳۱۷
✦ رکوع سے کھڑے ہوتے وقت کیا کہے	۳۱۸
✦ رکوع عورت کا	۳۱۸
✦ رکوع کرنا بھول گیا	۳۱۹
✦ رکوع کی تکبیرات کا مسنون طریقہ	۳۲۰
✦ رکوع کی تکبیر بھول گیا	۳۲۰
✦ رکوع کے بجائے سجدہ میں چلا گیا	۳۲۰
✦ رکوع مرد کا	۳۲۰
✦ رکوع مکرر پڑھنا	۳۲۲
✦ رکوع مل جائے	۳۲۳

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ رکوع میں التحیات پڑھ لی.....	۳۲۳
✦ رکوع میں ایک تسبیح کی مقدار رہنا واجب ہے.....	۳۲۳
✦ رکوع میں بسم اللہ پڑھ لیا.....	۳۲۴
✦ رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہی.....	۳۲۴
✦ رکوع میں زیادہ دیر رہنا.....	۳۲۴
✦ رکوع میں سجدہ کی تسبیح پڑھ لی.....	۳۲۵
✦ رکوع میں شامل ہوا.....	۳۲۵
✦ رکوع میں شامل ہونے کا طریقہ.....	۳۲۶
✦ رکوع میں قراءت پوری کرنا.....	۳۲۶
✦ رکوع میں مرد وعورت کے درمیان فرق.....	۳۲۷
✦ رکوع نہیں کرسکتا.....	۳۲۷
✦ رکوع نہیں کیا اور سجدہ میں چلا گیا.....	۳۲۸
✦ رکوع وسجود کی حقیقت.....	۳۲۹
✦ رکوع وسجود کی طاقت نہیں.....	۳۳۰
✦ رمضان کے اخیر عشرے کی رات.....	۳۳۰
✦ رمضان میں مغرب کی جماعت میں تاخیر کرنا.....	۳۳۱
✦ رموز واوقاف.....	۳۳۱

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ رنج وغم کی خبر سن کر	۳۳۲
✦ روپیہ	۳۳۲
✦ روزہ نہیں رکھا تب بھی تراویح پڑھے	۳۳۲
✦ روضۂ مبارک کی تصویر	۳۳۳
✦ رومال	۳۳۴
✦ رومال باندھنا	۳۳۴
✦ رومال کا سترہ	۳۳۴
✦ رونا	۳۳۵
✦ ریاح	۳۳۵
✦ ریاح روک کر نماز پڑھنا	۳۳۷
✦ ریح	۳۳۸
✦ ریح خارج ہو جاتی ہے	۳۳۹
✦ ریڈیو سے اذان دینا	۳۳۹
✦ ریشمی کپڑے	۳۴۰
✦ ریشمی لباس	۳۴۰
✦ ریل گاڑی	۳۴۰
✦	

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
ز	
زبان سے دل کی نیت کے خلاف لفظ نکلا	۳۴۳
زخم بھر جانے کی وجہ سے پٹی اتر گئی	۳۴۳
زکوۃ سے صف خریدی گئی	۳۴۳
زلزلہ	۳۴۴
زمین	۳۴۴
زمین پر نماز پڑھنا	۳۴۴
زمین فخر کرتی ہے	۳۴۵
زوال آفتاب	۳۴۵
زوال جمعہ کے دن ہوتا ہے؟	۳۴۵
زوال کا وقت	۳۴۶
زوال کے وقت نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ	۳۴۶
زور سے پڑھنا	۳۴۶
زیادتی	۳۴۷
زیادہ اہتمام	۳۴۷
زیرناف	۳۴۸
زیرناف نہ مونڈنے والے کا حکم	۳۴۹

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ زیورات	۳۴۹
س	
✦ سات اعضاء کو زمین پر ٹکائے	۳۵۰
✦ سات سال سے بچوں کو نماز کا حکم دیا جائے	۳۵۰
✦ ساڑھی	۳۵۰
✦ سانپ مارنا	۳۵۱
✦ سایہ اصلی	۳۵۲
✦ سایہ میں	۳۵۳
✦ سبب	۳۵۳
✦ "سبحان اللّٰہ" کہنا	۳۵۵
✦ "سبحان ربی العظیم" ادا نہیں ہوتا	۳۵۵
✦ ستر	۳۵۵
✦ ستر بچوں کا	۳۵۶
✦ ستر پر نظر پڑ جائے	۳۵۶
✦ ستر خود دیکھ لیا	۳۵۶
✦ ستر دیکھنا	۳۵۷
✦ ستر کھل گیا	۳۵۷

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ سترہ.....	۳۵۹
✦ سترہ کا راز.....	۳۶۰
✦ سترہ کھڑا کرنے کا مقصد.....	۳۶۱
✦ سترہ کی ضرورت.....	۳۶۲
✦ سترہ کی کیفیت.....	۳۶۲
✦ ستونوں کے درمیان کھڑا ہونا.....	۳۶۳
✦ سجدوں کے درمیان جلسہ میں ہاتھوں کو زانوؤں پر نہ رکھنا.....	۳۶۳
✦ سجدوں کے درمیان سیدھا ہو کر بیٹھے.....	۳۶۳
✦ سجدہ.....	۳۶۴
✦ سجدہ اطمینان سے کرنا.....	۳۶۶
✦ سجدہ امام کے پیچھے چھوٹ گیا.....	۳۶۶
✦ سجدہ اور ٹیلی پیتھی.....	۳۶۷
✦ سجدہ اور سائنس.....	۳۶۸
✦ سجدہ اونچی چیز پر کرنا.....	۳۶۸
✦ سجدہ ایک کیا دوسرا بھول گیا.....	۳۶۹
✦ سجدہ پشت پر کرنا.....	۳۷۰
✦ سجدہ تکیہ پر کرنا.....	۳۷۰

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ سجدۂ تلاوت کا اعلان کرنا.....	۳۷۰
✦ سجدۂ تلاوت کب کرے.....	۳۷۱
✦ سجدۂ تلاوت کرنا بھول گیا.....	۳۷۱
✦ سجدۂ تلاوت کے بجائے فدیہ دینا.....	۳۷۱
✦ سجدۂ تلاوت کے بعد دوبارہ آیت سجدہ پڑھ لے.....	۳۷۱
✦ سجدہ تلاوت کے بعد رکوع کرلیا.....	۳۷۲
✦ سجدۂ تلاوت مکروہ اوقات میں.....	۳۷۳
✦ سجدۂ تلاوت میں تاخیر ہوگئی.....	۳۷۳
✦ سجدہ چھوٹ گیا.....	۳۷۴
✦ سجدہ رہ گیا امام کے پیچھے.....	۳۷۴
✦ سجدۂ سہو.....	۳۷۵
✦ سجدۂ سہو امام نے دونوں طرف سلام پھیر کر کیا تو مسبوق کیا کرے....	۳۷۶
✦ سجدہ سہو تنہا نماز پڑھنے والے پر.....	۳۷۶
✦ سجدۂ سہو دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد کیا.....	۳۷۷
✦ سجدۂ سہو سے ایک سجدہ ملا.....	۳۷۷
✦ سجدۂ سہو سے خرابی دور ہو جاتی ہے.....	۳۷۷
✦ سجدۂ سہو شک کی وجہ سے کرنا.....	۳۷۷

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ سجدۂ سہو کا حکم مسبوق پر.....	۳۷۷
✦ سجدۂ سہو کرنا امام کو یاد نہ رہا.....	۳۷۸
✦ سجدۂ سہو کرنا بھول گیا.....	۳۷۸
✦ سجدۂ سہو کرنا یاد نہ رہا.....	۳۷۸
✦ سجدۂ سہو کے بعد تشہد پڑھنا.....	۳۷۹
✦ سجدۂ سہو کے بعد جماعت میں شامل ہوا.....	۳۷۹
✦ سجدۂ سہو کے بعد فاتحہ پڑھ لی.....	۳۷۹
✦ سجدۂ سہو لاحق پر.....	۳۸۰
✦ سجدۂ سہو لازم ہے یا نہیں علم نہیں.....	۳۸۰
✦ سجدۂ سہو مقتدی پر لازم نہیں.....	۳۸۰
✦ سجدۂ سہو مقیم مقتدی کب کرے.....	۳۸۰
✦ سجدۂ سہو میں تمام نمازیں برابر ہیں.....	۳۸۱
✦ سجدۂ سہو میں شک ہو گیا.....	۳۸۱
✦ سجدۂ سہو میں مسبوق سلام نہ پھیرے.....	۳۸۲
✦ سجدۂ سہو واجب تھا نہیں کیا.....	۳۸۲
✦ سجدہ سے اٹھنا.....	۳۸۲
✦ سجدہ سے معذور ہے.....	۳۸۲

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ سجدۂ شکر	۳۸۳
✦ سجدہ کا فرق	۳۸۳
✦ سجدہ کرنے سے خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے	۳۸۴
✦ سجدہ کرنے سے خون بہہ پڑتا ہے	۳۸۵
✦ سجدہ کرنے میں شک ہوگیا	۳۸۶
✦ سجدہ کرنے میں قطرہ آتا ہے	۳۸۷
✦ سجدہ کی آیت بھول گیا	۳۸۷
✦ سجدہ کی تکبیر بھول گیا	۳۸۸
✦ سجدہ کی حقیقت	۳۸۸
✦ سجدہ میں التحیات پڑھ لی	۳۸۸
✦ سجدہ میں "بسم اللّٰہ" پڑھ لی	۳۸۸
✦ سجدہ میں جاتے وقت	۳۸۸
✦ سجدہ میں رکوع کی تسبیح پڑھ لی	۳۸۹
✦ سجدے تین کر لئے	۳۹۰
✦ سجدے دو مقرر ہونے کی وجہ	۳۹۰
✦ سجدے سے اٹھنا	۳۹۱
✦ سجدے کی تکبیرات کا مسنون طریقہ	۳۹۱

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ سجدے میں	۳۹۱
✦ سجدے میں انگلیوں کا رخ	۳۹۳
✦ سجدے میں پاؤں زمین پر رکھے	۳۹۴
✦ سجدے میں جاتے ہوئے کیا کہے	۳۹۵
✦ سجدے میں جانے کی کیفیت	۳۹۵
✦ سجدے میں دیر تک رہنا	۳۹۶
✦ سجدے میں سات اعضاء کو زمین پر ٹکائے	۳۹۶
✦ سجدے میں سجدۂ تلاوت کی نیت کرنا	۳۹۶
✦ سجدے میں عورت کیسے جائے	۳۹۷
✦ سدل	۳۹۷
✦ سر	۳۹۷
✦ سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے	۳۹۹
✦ سر سے اشارہ کرنے پر قادر نہیں	۳۹۹
✦ سر کرنا	۴۰۰
✦ سر کھلا رکھنا	۴۰۰
✦ سر کی تشریح	۴۰۱
✦ سر میں جبر کرلیا	۴۰۲

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ سر میں چکر آجاتا ہے	۴۰۲
✦ سر ولیم کرکس کی تحقیق	۴۰۲
✦ سِری قرأت کی وجہ	۴۰۲
✦ سِری نماز	۴۰۳
✦ سِری نماز کی قرأت کی مقدار	۴۰۳
✦ سِری نماز میں جہر کرنا شروع کر دیا	۴۰۳
✦ سزا	۴۰۴
✦ سستا امام	۴۰۴
✦ سستی کی پندرہ سزائیں	۴۰۵
✦ سفر کی نماز	۴۰۵
✦ سفر کی نماز کی قضاء	۴۰۶
✦ سفر میں نماز قضاء ہوگئی	۴۰۶
✦ سگریٹ	۴۰۷
✦ سلام امام سے پہلے پھیرنا	۴۰۷
✦ سلام اور سائنس	۴۰۸
✦ سلام ایک طرف پھیرا	۴۰۸
✦ سلام بائیں جانب پھیر دیا	۴۰۹

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ سلام بائیں طرف کر کے سہو سجدہ کیا.....	۴۱۰
✦ سلام پھیرتے وقت.....	۴۱۰
✦ سلام پھیر دیا سہو سجدہ نہیں کیا.....	۴۱۱
✦ سلام پھیر دیا قعدۂ اُولیٰ میں.....	۴۱۱
✦ سلام پھیرنے کا بہتر طریقہ.....	۴۱۲
✦ سلام پھیرنے کا طریقہ.....	۴۱۲
✦ سلام پھیرنے میں دیر کر دی.....	۴۱۳
✦ سلام سے نماز ختم کرنے کی وجہ.....	۴۱۴
✦ سلام کا جواب.....	۴۱۴
✦ سلام کا راز.....	۴۱۵
✦ سلام کرنا.....	۴۱۶
✦ سلام کے بعد سہو سجدہ کرنا یاد آیا.....	۴۱۷
✦ سلام کے دوران اقتداء کی.....	۴۱۷
✦ سلام کے دوران سینہ نہ پھیرے.....	۴۱۸
✦ سلام گردن جھکا کر پھیرنا.....	۴۱۹
✦ سلام میں مقتدی کا سانس امام سے پہلے ٹوٹ گیا.....	۴۱۹
✦ سمع اللّٰہ لمن حمدہ.....	۴۱۹

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کو غلط پڑھنا.....	۴۲۰
✦ سنت اور فرض کے درمیان باتیں کرنا.....	۴۲۰
✦ سنت پڑھنے کے لئے اذان کا انتظار کرنا.....	۴۲۰
✦ سنت ترک ہو جائے.....	۴۲۱
✦ سنت چھوٹ جائے.....	۴۲۱
✦ سنت شروع کی جماعت شروع ہوگئی.....	۴۲۱
✦ سنت فرض ایک جگہ پر پڑھنا.....	۴۲۲
✦ سنت کو چھوڑنا.....	۴۲۳
✦ سنت کی قضاء.....	۴۲۳
✦ سنت کے بغیر جماعت پڑھانا.....	۴۲۴
✦ سنت موکدہ کا قعدۂ اولیٰ.....	۴۲۴
✦ سنت مؤکدہ کی ہر رکعت میں سورت ملانا ضروری ہے.....	۴۲۴
✦ سنت مؤکدہ کے بعد نوافل پڑھنا.....	۴۲۴
✦ سنت نماز.....	۴۲۵
✦ سنت نمازیں.....	۴۲۵
✦ سنت ونفل پڑھنے کی جگہ.....	۴۲۶
✦ سنت ونوافل کی حکمت.....	۴۲۷

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ سنتوں کو فرضوں پر فضیلت حاصل ہے.....	۴۲۸
✦ سنتوں کی قرأت.....	۴۲۹
✦ سنتوں کے بعد دعا.....	۴۲۹
✦ سنتیں مقرر ہونے کی وجہ.....	۴۳۰
✦ سنتیں مکان پر پڑھنا.....	۴۳۱
✦ سنتیں نماز کی.....	۴۳۱
✦ سوال کے جواب میں.....	۴۴۱
✦ سوچتا رہا.....	۴۴۲
✦ سودی رقم سے بنائے ہوئے گھر میں نماز پڑھنا.....	۴۴۲
✦ سورت ''التحیات'' کی جگہ پڑھ لی.....	۴۴۲
✦ سورت الگ الگ پڑھے.....	۴۴۲
✦ سورۃ الناس امام نے پڑھ لی مسبوق کیا پڑھے.....	۴۴۳
✦ سورت ایک پڑھنے کا ارادہ تھا دوسری پڑھ لی.....	۴۴۳
✦ سورت ایک سے زائد پڑھنا.....	۴۴۳
✦ سورت ایک شروع کی پھر دوسری سورت پڑھی.....	۴۴۳
✦ سورت ایک ہے اس کی کچھ کچھ آیتیں پڑھنا.....	۴۴۴
✦ سورت ایک ہے دو رکعت میں پڑھنا.....	۴۴۴

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ سورت بھول گیا.....	۴۴۴
✦ سورت پڑھ کر رکوع میں چلا گیا.....	۴۴۴
✦ سورت پڑھنا.....	۴۴۴
✦ سورت پہلی رکعتوں میں نہیں پڑھی.....	۴۴۷
✦ سورت پہلے پڑھ لی فاتحہ بعد میں.....	۴۴۷
✦ سورت پہلے پڑھی.....	۴۴۷
✦ سورت چھوڑ جائے.....	۴۴۷
✦ سورت خاص کرنا.....	۴۴۸
✦ سورت درمیان سے چھوڑ دی.....	۴۴۸
✦ سورت درمیان سے چھوڑنا.....	۴۴۹
✦ سورت سے پہلے "بسم اللّٰہ" پڑھنا.....	۴۵۰
✦ سورت کا ایک ایک حصہ پڑھنا.....	۴۵۰
✦ سورت کا کچھ حصہ ایک رکعت میں اور کچھ حصہ دوسری رکعت میں پڑھنا.....	۴۵۱
✦ سورت کو فاتحہ کے بعد پڑھنا واجب.....	۴۵۱
✦ سورت کی آخری آیات پڑھنا.....	۴۵۱
✦ سورت کے آخری حروف کو رکوع کی تکبیر کے ساتھ ملانا.....	۴۵۱
✦ سورت کے شروع میں "بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم" پڑھنا.....	۴۵۲

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ سورت ملانا بھول گیا.....	۴۵۲
✦ سورت ملانے کا راز.....	۴۵۳
✦ سورتوں کا جواب دینا.....	۴۵۴
✦ سورتیں ایک سے زائد پڑھنا.....	۴۵۴
✦ سورج طلوع نہیں ہوتا.....	۴۵۴
✦ سورج طلوع ہوگیا.....	۴۵۵
✦ سورج غروب نہیں ہوتا.....	۴۵۵
✦ سورج نکل آیا.....	۴۵۶
✦ سورج نکلنے کے کتنی دیر بعد نماز پڑھنا جائز ہے.....	۴۵۶
✦ سورۂ اخلاص امام نے پڑھ لی مسبوق کیا پڑھے.....	۴۵۷
✦ سورۂ فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لی.....	۴۵۷
✦ سورۂ فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا.....	۴۵۷
✦ سورۂ فاتحہ کا تھوڑا سا حصہ پڑھا.....	۴۵۷
✦ سورۂ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے.....	۴۵۷
✦ سورۂ فاتحہ کی بجائے کوئی سورت پڑھ لی.....	۴۵۷
✦ سورۂ ناس پہلی رکعت میں پڑھ لی.....	۴۵۸
✦ سونا.....	۴۵۸

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ سویا ہوا آدمی	۴۵۹
✦ سہارے سے نماز پڑھنا	۴۶۰
✦ سہو سجدہ امام نے سلام کے بعد کیا مسبوق کیا کرے	۴۶۱
✦ سہو سجدہ امام نے نہیں کیا	۴۶۱
✦ سہو سجدہ بائیں طرف سلام پھیر کر کیا	۴۶۱
✦ سہو سجدہ تاخیر کی وجہ سے بھی واجب ہوتا ہے	۴۶۱
✦ سہو سجدہ تراویح میں واجب ہو	۴۶۱
✦ سہو سجدہ سلام کے بغیر کر لیا	۴۶۱
✦ سہو سجدہ سے خرابی دور ہو جاتی ہے	۴۶۲
✦ سہو سجدہ کا طریقہ	۴۶۲
✦ سہو سجدہ کرنا بھول گیا	۴۶۳
✦ سہو سجدہ کرنا تھا بھول گیا اور سلام پھیر دیا	۴۶۴
✦ سہو سجدہ کے بعد التحیات پڑھنا	۴۶۴
✦ سہو سجدہ کے بعد جمعہ کی نماز میں شامل ہوا	۴۶۴
✦ سہو سجدہ کے بعد فاتحہ پڑھ لی	۴۶۴
✦ سہو سجدہ کے دوسرے سجدے میں شریک ہوا	۴۶۴
✦ سہو سجدہ لاحق پر	۴۶۴

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنوان	صفحہ نمبر
✦ سہو سجدہ مسافر امام پر لازم ہوا	۴۶۵
✦ سہو سجدہ مقتدی پر لازم نہیں	۴۶۵
✦ سہو سجدہ مقتدی پر واجب ہے	۴۶۵
✦ سہو سجدہ منفرد پر	۴۶۶
✦ سہو سجدہ میں ایک ہی سجدہ کر لیا	۴۶۶
✦ سہو سجدہ میں مسبوق سلام نہ پھیرے	۴۶۶
✦ سہو سجدہ میں شک ہو گیا	۴۶۶
✦ سہو سجدہ واجب ہونے کے اصول	۴۶۶
✦ سہو نبی سے نہیں ہوتا	۴۶۷
✦ سیلاب	۴۶۷
✦ سینما کی چھت پر نماز پڑھنا	۴۶۷
✦ سینہ	۴۶۸
✦ سینہ کے امراض	۴۶۹
✦ سینہ کے اوپر ہاتھ باندھنے کی وجہ	۴۶۹

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ج

جاسوسی ہو جائے

اگر نماز کی حالت میں جاسوسی کی وجہ سے گرفتار ہونے کا ڈر ہے، تو نماز توڑ کر خفیہ جگہ پر منتقل ہونا یا اور کوئی صورت اختیار کرنا جائز ہوگا، البتہ بعد میں اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

جالی دار ٹوپی

۱.....جالی دار ٹوپی کے چھوٹے چھوٹے سوراخوں سے اگر سر نظر آتا ہے تو ایسی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنے سے نماز میں کوئی خرابی نہیں آئے گی۔(۲)

۲.....جالی دار ٹوپی کے ساتھ نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے، جو کپڑا مردوں کو پہننا

---

(۱) یجب قطع الصلاة) ولو فرضا (باستغاثة) شخص (ملهوف)..... (و) یجوز قطعها لخشیة (خوف) من ذئب ونحوه (علی غنم) ونحوها (او خوف تردی) ای سقوط (اعمیٰ) او غیره مما لا علم عنده (فی بئر ونحوه) کحفیرة وسطح، واذا غلب علی الظن سقوطه وجب قطع الصلاة ولو فرضا، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۷۲، فصل فیما یوجب قطع الصلاة وما یجیزه وغیره ذلک، ط: قدیمی کراچی، و: ۲۰۴، ویباح قطعه لنحو قتل حیة، وند دابة، وفور قدر، وضیاع ما قیمته درهم له او لغیره، الدر مع الرد: ۱/ ۶۵۴، مکروهات الصلاة، قبیل مطلب فی احکام المسجد، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۳۵۴، کراهیة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، [تتمه]..... ان القطع یکون حراما و مباحا و مستحبا وواجبا، فالحرام لغیر عذر والمباح اذا خاف فوت مال والمستحب القطع للاکمال، والواجب لاحیاء نفس، شامی: ۲/ ۵۲، باب ادراک الفریضة، مطلب قطع الصلاة یکون حراماً ومباحاً، ط: سعید کراچی.

(۲) (والقلنسوة)..... وهی ما تلبس فی الرأس، حلبی کبیر، ص: ۳۵۶، کراهیة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/ ۶۴۱، مکروهات الصلاة، مطلب فی الخشوع ط: سعید کراچی. (قوله وکذا تکره القلنسوة)..... ولا باس بلبس القلانس، لفظ الجمع یشمل قلنسوة الحریر والذهب والفضة والکرباس، والسواد والحمرة، آه، شامی: ۶/ ۳۵۴، فصل فی اللبس، ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مباح ہے اگر وہ جالی دار ہو تو اس کی ٹوپی سے نماز پڑھنا درست ہے۔(۱)

جالی دار کپڑے

۱.....مرد حضرات کے لئے جالی دار کپڑا پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے، لیکن ناف سے گھٹنے تک جو حصہ چھپانا ضروری ہے وہ ظاہر نہ ہو ورنہ نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

۲.....عورتوں کے لئے نئے جالی دار کپڑا پہن کر نماز پڑھنا درست نہیں کیونکہ اس سے جسم نظر آئے گا اور چہرہ، ہتھیلی اور دونوں قدموں کے علاوہ باقی جسم کا حصہ ظاہر کرنا جائز نہیں۔(۳)

---

(۱) قوله ولايذهب بها إلى الكبراء.....وقد ذكروا ان المستحب أن يصلى فى قميص وازار وعمامة ولا يكره الاكتفاء بالقلنسوة ولا عبرة لما اشتهر بين العوام من كراهة ذلك ، عمدة الرعاية على شرح الوقاية: ۱/۱۹۸ ،باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها،وفى ثياب البذلة، ط:ملتان، فتاوى محموديه: ۶/۲۶۴ ، ط: جامعه فاروقيه كراچى. والمستحب ان يصلى الرجل فى ثلاثة اثواب قميص وازار وعمامة، هندية: ۱/۵۹ ،الباب الثانى فى شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه، حلبى كبير ،ص: ۲۱۶ ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) العورة للرجل ما تحت السرة حتى تجاوز ركبتيه وركبته عورة عند علمائنا جميعا هكذا فى المحيط ، .....والثوب الرقيق الذى يصف ما تحته لا تجوز الصلاة فيه كذا فى التبيين، هندية: ۱/۵۸ ،الباب الثالث فى شروط الصلاة،الفصل الاول،ط:رشيدية و كوئٹه. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۷۳ ، الفصل السادس ،ط: رشيدية كوئٹه، اذا كان الثوب رقيقا بحيث يصف ما تحته اى لون البشرة لا يحصل به سترة العورة اذ لا سترمع روية لون البشرة،حلبى كبير ،ص: ۲۱۴ ،فروع شتى،ط:سهيل، وحاشية الطحطاوى على المراقى،ص: ۱۴۲ ، ط:مصطفىٰ الباز.

(۳) والثوب الرقيق الذى يصف ما تحته لا تجوز الصلاة فيه كذا فى التبيين، هندية: ۱/۵۸ ، الباب الثالث فى شروط الصلاة، الفصل الأول، ط: رشيدية كوئٹه. بدن الحرة عورة الا وجهها وكفيها وقدميها كذا فى المتون ، هندية: ۱/۵۸ ، الباب الثالث فى شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۷۳ ، ط: رشيدية كوئٹه، حلبى كبير ،ص: ۲۱۴ ، فروع شتىٰ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، البحر الرائق: ۱/۲۶۸ ، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جامع عبادت

نماز ایک ایسی عبادت ہے جو اسلام کی بقیہ عبادات کے ارکان کو بھی جامع ہے جیسا کہ روزہ دار کو روزہ کے دوران صبح سے شام تک روزہ کی نیت کے ساتھ کھانے پینے اور جماع سے باز رہنے کا حکم ہے، اسی طرح نمازی کو بھی نماز کی حالت میں کھانے پینے اور جماع سے باز رہنا لازم ہے، جس طرح ان چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح انہیں چیزوں سے نماز بھی باطل ہو جاتی ہے، بلکہ غور سے دیکھا جائے تو یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ نماز کے دوران نفس پر جس طرح پابندی ہوتی ہے روزہ میں نہیں ہوتی۔

جیسا کہ نماز کی حالت میں آنکھوں کے کنارے سے غیر اللہ کی طرف دیکھنا منع ہے بلکہ قیام کے دوران اپنی نظروں کو سجدہ کی جگہ پر اور رکوع میں قدموں پر اور سجدہ میں ناک کے سرے پر اور بیٹھنے کی حالت میں گود میں رکھنے کا حکم ہے اور زبان کو بھی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا کسی اور چیز سے بچانا ضروری ہے، ہاتھوں سے کام کرنے اور پیروں سے چلنے کی وجہ سے نماز باطل ہو جاتی ہے، حالانکہ ان چیزوں سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

اسی طرح حج کے افعال بھی نماز میں پائے جاتے ہیں، اگر حج میں احرام ہے تو نماز میں تکبیر تحریمہ اس کے قائم مقام ہے، اگر وہاں طوافِ کعبہ اور وقوفِ عرفات ہے تو نماز میں استقبالِ قبلہ اور قیام ہے، اگر وہاں صفا مروہ کے درمیان سعی ہے تو یہاں رکوع اور سجدہ کی حرکات ہیں۔

جس طرح زکوۃ میں اپنے کل مال میں سے جو بقدر نصاب ہو ایک خاص مقدار اللہ کے واسطے مستحق زکوۃ لوگوں میں صرف کرنا ضروری ہے، اسی طرح نمازی کو بھی یہ حکم ہے کہ اپنے رات دن کے اوقات میں سے کچھ معین وقت اللہ کی رضا کے لئے صرف کرے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

غرض نماز ہی وہ عبادت ہے جو تمام عبادات کو جامع ہے، تلاوت قرآن، کلمۂ شہادت، اللہ کا ذکر، دعا اور تسبیح سب اس میں پائی جاتی ہیں اس لئے نماز سے افضل کوئی عبادت نہیں۔

حدیث شریف میں ہے: اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَلصَّلٰوۃُ لِمِیْقَاتِھَا۔(۱)

جان بچانے کے لئے نماز توڑنا

اپنی یا کسی دوسرے کی جان بچانے کے لئے نماز توڑنا واجب ہے۔(۲)

جان بوجھ کر نماز چھوڑنا کفر ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی وہ کافر ہو گیا۔(۳)

---

(۱) عن عبد الله ابن مسعود قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله اى الاعمال افضل قال الصلاة لميقاتها الى آخر الحديث، مسند احمد: ۱/ ۴۵۱، المكتب الاسلامى، احياء علوم الدين: ۱/ ۱۴۷، باب ط: دار المعرفة، عن عبد الله ابن مسعود قال سألت النبى ﷺ اى الاعمال احب الى الله قال الصلاة لوقتها، مشكوة المصابيح، ص: ۵۸، كتاب الصلاة، الفصل الأول ط: قديمى كراچى.

(۲) [تتمة] نقل عن خط صاحب البحر على هامشه ان القطع يكون حراما و مباحا و مستحبا وواجبا فالحرام لغير عذر والمباح اذا خاف فوت ماله والمستحب القطع للاكمال والواجب لاحياء نفس، شامى: ۲/ ۵۲، مطلب قطع الصلاة يكون حراما و مباحا، الخ، ط: سعيد كراچى. اذا خاف ان يسقط من سطح او تحرقه النار او يغرق فى الماء واستغاث بالمصلى وجب عليه قطع الصلاة، هندية: ۱/ ۱۰۹، الفصل الثانى فى ما يكره فى الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۳۷۲، فصل فيما يوجب قطع الصلاة، الخ، ط: قديمى كراچى، و ۲۰۴. الدر مع الرد: ۱/ ۶۵۴، مكروهات الصلاة، قبيل مطلب فى احكام المسجد، ط: سعيد كراچى، حلبى كبير، ص: ۳۵۴، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۳) ومن ترك الصلاة متعمدا فقد كفر، اخرجه البزار من حديث ابى الدرداء، احياء علوم الدين: ۱/ ۱۴۷، ط: دار المعرفة، من ترك الصلاة، متعمدا فقد كفر جهارا، طبرانى فى الاوسط، فيض القدير: ۶/ ۱۰۲، رقم الحديث: ۸۵۸۷، : ۱۱/ ۵۷۳۸، ط: نزار مصطفىٰ الباز رياض.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جانماز کا گوشہ الٹ دینا

بعض عورتیں نماز پڑھنے کے بعد جانماز کا گوشہ الٹ دینا ضروری سمجھتی ہیں اور یہ سمجھتی ہیں کہ شیطان اس پر نماز پڑھے گا، یہ بات صحیح نہیں، ایسی کوئی بات شریعت سے ثابت نہیں ہے۔(۱)

جانور اُڑانا

''ڈھیلہ پھینکنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جانور کتا، بلی وغیرہ کا نمازی کے آگے سے گزرنا

اگر نمازی کے آگے سے کوئی بھی جانور مثلاً کتا، بلی وغیرہ گزر جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔(۲)

جائے نماز اپنی بچھانا

☆.....اگر مقتدی یا نمازی اپنا خاص مصلّی (جائے نماز وغیرہ) بچھا کر نماز پڑھے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور اپنا مصلّی بچھا کر نماز پڑھنا کوئی ضروری بھی نہیں بلکہ

---

(۱) اغلاط العوام مولانا اشرف علی تھانوی، ص: ۳۷، نماز و جماعت کے اغلاط، ط: ادارة المعارف کراچی، فتاویٰ رحیمیه: ۲۵/۵، باب صفة الصلاة، ط: دار الاشاعت، طباعت سن ۲۰۰۳ء.

(۲) ولا يفسدها ..... مرور مار في الصحراء او في مسجد كبير بموضع سجوده في الاصح، ..... ولو امرأة او كلبا. وفي الشامية (قوله ولو امرأة او كلباً) بيان للاطلاق واشار به الى الرد على الظاهرية بقولهم: يقطع الصلاة مرور المرأة والكلب والحمار وعلى احمد في الكلب الاسود والى ان ما روى في ذلك منسوخ كما حققه في الحلية، شامي: ۶۳۴/۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي، مرور المار في موضع سجود المصلي فانما لا يفسدها عند عامة العلماء سواء كان المار امرأة او حمارا او كلبا او غيرها، البحر الرائق: ۱۵/۲، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مسجد کے بچھائے ہوئے مصلّی پر نماز پڑھنا درست ہے۔(۱)

☆.....ہاں اگر کوئی نمازی مریض ہے مثلاً رال یا پیشاب گرنے کا خطرہ ہے تو اپنا مصلی بچھالینا چاہیئے۔(۲)

☆.....اگر مسجد میں بچھے ہوئے مصلے پر ایسا نقش ونگار ہے کہ نماز کے دوران خشوع خضوع اور توجہ میں خلل آتا ہے تو اس صورت میں اپنا مصلی بچھالینا بہتر ہے۔(۳)

☆.....اگر مسجد میں بچھے ہوئے مصلے کے بارے میں یہ شک ہے کہ وہ حلال رقم

---

(۱)حمل السجادة فی زماننا اولیٰ احتیاطا ،الدر مع الرد: ۱/ ۳۵۰، قبیل کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. ولا باس بالصلاة علی الفراش والبسط واللبود اذا وجد حجم الارض،حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۰۳، فصل فیما لا یکره للمصلی،وص: ۳۷۱، ط: قدیمی کراچی.

(۲) فلا یجوز الاستصباح بدهن نجس فیه ولا تطینه بنجس ولا البول والفصد فیه ولوفی اناء ، قال الشامی(قوله والفصد) لا فرق بینه وبین البول . الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۵۶ ، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی احکام المسجد ، ط: سعید کراچی.قوله تعالیٰ" ان طهرا بیتی " سورة البقرة، آیة رقم۱۲۵ .

(۳) (او لغیر ذی روح لا) یکره لانها لا تعبد ، الدرالمختار،(قوله او لغیرذی روح) لقول ابن عباس للسائل، فان کنت لا بد فاعلا فاصنع الشجر وما لا نفس له رواه الشیخان، شامی: ۱/ ۶۴۹ ، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب اذا تردد الحکم بین سنة وبدعة ، ط: سعید کراچی، (ولا بأس بنقشه خلا محرابه) فانه یکره، لانه یلهی المصلی ، ویکره التکلف بدقائق النقوش ونحوها(قوله لانه یلهی المصلی) ای فیخل بخشوعه من النظر الی موضع سجوده و نحوه، الدر مع الرد: ۱/ ۶۵۸ ، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب کلمة لا بأس دلیل علی ان المستحب غیره، ط: سعیدکراچی. تبیین الحقائق: ۱/ ۴۲۰، ط: دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے خریدا گیا ہے یا حرام رقم سے تو اس صورت میں اپنا مصلیٰ بچھا کر نماز پڑھنا بہتر ہے۔(۱)

جذامی

☆.....جذامی یعنی کوڑھ کا مریض مسجد میں نہ آئے اور جماعت میں شریک نہ ہو، اور گھر میں نماز پڑھے، ایسے آدمی کو جماعت چھوڑنے کی وجہ سے گناہ نہیں ہوگا بلکہ جماعت کا شوق دل میں رکھنے کی صورت میں جماعت کا ثواب ملے گا۔(۲)

☆.....جذامی سے جمعہ اور جماعت ساقط اور معاف ہے اس وجہ سے وہ مسجد میں نہ آئے۔(۳)

☆.....اور جو لوگ جذامی شخص سے علیحدہ رہیں اور احتراز کریں انہیں ملامت

---

(۱) عن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحلال بین والحرام بین وبینهما مشتبهات لا یعلمهن کثیر من الناس فمن اتقی الشبهات استبرأ لدینه وعرضه ومن وقع فی الشبهات وقع فی الحرام الخ، مشکوٰة المصابیح، ص: ۲۴۱، کتاب البیوع،الفصل الاول ، ط: قدیمی کراچی.(قوله لو بما له الحلال، قال تاج الشریعة: اما لو انفق فی ذلک مالا خبیثا وما لا سببه الخبیث والطیب فیکره ، لان اللہ تعالیٰ لا یقبل الا الطیب، فیکره تلویث بیته بما لا یقبله ، شامی: ۱/۶۵۸، باب ما یفسد الصلاة، و ما یکره فیها، قبیل مطلب فی افضل المساجد، ط: سعید کراچی.

(۲)(قوله واکل نحو ثوم) ای کبصل ونحوه مماله رائحة کریهة للحدیث الصحیح فی النهی عن قربان اکل الثوم والبصل المسجد ، قال الامام العینی فی شرحه علی صحیح البخاری قلت : علة النهی اذی الملائکة واذی المسلمین وکذالک القصاب والسماک والمجذوم والابرص اولیٰ بالالحاق...فبالنظر إلی الاولیٰ یعذر فی ترک الجماعة وحضور المسجد، شامی: ۱/۶۶۱، باب ما یفسد الصلاة مطلب فی الغرس فی المسجد، ط: سعید کراچی.

(۳).....والمجذوم والابرص اولٰی بالالحاق وقال سحنون لا اری الجمعة علیهما واحتج بالحدیث وألحق بالحدیث کل من آذی الناس بلسانه وبه افتیٰ ابن عمر وهو اصل فی نفی کل من یتأذی به ..... وقوله صلی اللہ علیه وسلم " ولیقعد فی بیته" صریح فی ان اکل هٰذه الاشیاء عذر فی التخلف عن الجماعة وایضا هنا علتان: أذی المسلمین وأذی الملائکة فبالنظر الی الاولیٰ یعذر فی ترک الجماعة وحضور المسجد، الخ، شامی: ۱/۶۶۱، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها ، مطلب فی الغرس فی المسجد، ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرنا یا برا بھلا کہنا درست نہیں کیونکہ جذامی مریض سے بھاگنے اور بچنے کا حکم نبی کریم ﷺ نے خود دیا ہے۔(۱)

جسم پاک ہونا ضروری ہے

نماز پڑھنے والے کا جسم نجاست حقیقیہ سے پاک ہونا ضروری ہے، خواہ نجاست غلیظہ ہو یا نجاست خفیفہ نظر آتی ہو یا نظر نہ آتی ہو، ہاں اگر معافی کی مقدار ہے تو کوئی بات نہیں، مگر اس سے بھی پاک ہونا افضل اور بہتر ہے۔(۲)

اور نماز پڑھنے والے کا جسم نجاست حکمیہ یعنی حدث اکبر اور حدث اصغر سے بھی پاک ہونا ضروری ہے۔(۳)

---

(۱)عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لا عدوی ولاطيرة ولا هامة ولا صفر وفر من المجذوم كما تفر من الاسد، رواه البخاری، مشكوٰة المصابيح، ص: ۳۹۱، باب الفال والطيرة، ط: قديمی كراچی.

(۲)تطهير النجاسة من بدن المصلی وثوبه والمكان الذی يصلی عليه واجب كذا فی الزاهدی..... النجاسة ان كانت غليظة وهی اكثر من قدر الدرهم فغسلها فريضة والصلاة بها باطلة وان كانت مقدار درهم فغسلها واجب والصلاة معها جائزة وان كانت اقل من قدر الدرهم فغسلها سنة وان كانت خفيفة فانها لا تمنع جواز الصلاة حتیٰ تفحش ،هندية: ۱/۵۸،الباب الثالث فی شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۱/۲۶۷ باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی، شامی: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۳)قال رحمه الله تعالیٰ: هی ای شروط الصلاة طهارة بدنه من حدث و خبث و ثوبه ومكانه لقوله تعالٰی وان كنتم جنبا فاطهروا ، المائدة: ۶، تبيين الحقائق: ۱/۲۵۱، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی، شامی: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی. (هی)ستة(طهارة بدنه) ای جسده لدخول الاطراف فی الجسد دون البدن فليحفظ(من حدث)بنوعيه، الدر مع الرد: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی. حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص:۲۰۷، باب شروط الصلاة، واركانها، ط: قديمی كراچی. حلبی كبير، ص: ۱۷۷، الشرط الثانی ط: سهيل اكيڈمی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جسم کو حرکت دینا

''حرکت دینا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جگانا

نماز کے لئے لوگوں کو نیند سے جگانا جائز ہے، خاص طور پر صبح کا وقت غفلت کا وقت ہوتا ہے، غافلوں کو بیدار کرنا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے لوگوں کو عادی بنانا نہ صرف جائز بلکہ یہ ثواب کا کام ہے، باقی اس عمل کو اس وقت تک جاری رکھنا چاہیئے جب تک اس کی ضرورت ہو، نیز یہ کہ یہ کام سلیقہ سے ہونا چاہیئے، تماشہ نہ بنانا چاہیے اور لوگوں کو تکلیف پہنچانے کا باعث نہیں ہونا چاہیئے، خواتین اور معذور لوگوں کا خیال رکھنا چاہیئے، اور جن مکانوں میں لوگ نماز اور ذکر میں مشغول ہیں ان کا لحاظ رکھنا چاہیئے، اور لوگوں کو بھی چاہیے کہ نماز کے اوقات میں نماز کے لئے خود ہی اٹھ جائیں اور لوگوں کو جگانے کی زحمت سے بچائیں۔(۱)

---

(۱) واستحسن المتاخرون التثويب وهو العود الى الاعلام بعد الاعلام بحسب ما تعارفه كل قوم لظهور التوانى فى الامور الدينية ، حلبى كبير، ص: ۳۷۶، سنن الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، و، ص: ۳۲۶، ط: مكتبه نعمانيه كوئٹة. ولظهور التوانى فى الامور الدينية استحسن المتاخرون التثويب بين الاذان والاقامة فى الصلوات كلها سوى المغرب وهو العود إلى الاعلام بعد الاعلام بحسب ما تعارفه كل قوم لانه مبالغة فى الاعلام فلا يحصل ذلك الا بما يتعارفونه ، مجالس الابرار، ص: ۳۷۷، ۳۷۸، مجلس ، ۴۸، ط: سهيل اكيڈمى لاهور. فتاوىٰ رحيميه :۵/ ۱۲۱، مفسدات الصلوة، ط: دار الاشاعت، الدر مع الرد: ۱/ ۳۸۹، باب الاذان، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۵۶، الباب الثانى فى الاذان، الفصل الثانى فى كلمات الاذان والاقامة، ط: رشيدية كوئٹه. [فرع] لا يجب انتباه النائم فى اول الوقت ، ويجب اذا ضاق الوقت ، شامى: ۱/ ۳۵۸، كتاب الصلاة، قبل مطلب فى تعبده عليه الصلاة والسلام قبل البعثة، ط: سعيد كراچى. قلت : هذا ما اذا نام بعد دخول الوقت.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جگہ پاک ہو

۱.....نماز پڑھنے کی جگہ نجاست اور گندگی سے پاک ہونا ضروری ہے۔ ناپاک جگہ پر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی۔

نماز پڑھنے کی جگہ سے مراد وہ مقام ہے جہاں نماز پڑھنے والے کے پاؤں رہتے ہوں، اور سجدہ کرنے کی حالت میں جہاں اس کے گھٹنے اور ہاتھ اور پیشانی اور ناک رہتی ہو۔(۲)

۲.....اگر کسی ناپاک جگہ پر کوئی کپڑا بچھا کر نماز پڑھی جائے تو اس میں یہ شرط ہے

---

(۱) تطهير النجاسة من بدن المصلي وثوبه والمكان الذي يصلي عليه واجب ، هندية: ۱/ ۵۸، الباب الثالث عشر في شروط الصلاة ،ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ۱/ ۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲)(ومكانه) اي موضع قدميه او احداهما ان رفع الاخرى وموضع سجوده اتفاقا في الاصح لا موضع يديه وركبتيه على الظاهر الا اذا سجد على كفه كما سيجي ، الدر المختار، قوله اتفاقا في الاصح) ..... لكن لو سجد على نجس فعندهما تفسد الصلاة وعنده ابي يوسف تفسد السجدة، فاذا اعادها على طاهر صحت عنده لا عندهما ، والاولىٰ ظاهر الرواية كما في الحلية (قوله على الظاهر) اي ظاهر الرواية كما في البحر ، لكن قال في منية المصلي ، قال في العيون: هٰذه روايةشاذة وفي البحر: واختار ابو الليث ان صلاته تفسد وصححه في العيون ، وفي النهر ، وهو المناسب لا طلاق عامة المتون وايده بكلام الخانية، قلت: وصححه في متن المواهب و نور الايضاح والمنية وغيرها فكان عليه المعول، وقال في شرح المنية : وهو الصحيح لان اتصال العضو بالنجاسة بمنزلة حملها وان كان وضع ذلك العضو ليس بفرض ، الدر مع الرد: ۱/ ۴۰۳، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي. (قوله فلا تلزم) ..... : ۱/ ۴۷۶-۴۷۷، قبيل آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/ ۶۱، الفصل الثاني في طهارة ما يستر به العورة وغيره، ط: رشيديه كوئٹه، خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۷۵، الفصل السابع ،ط: رشيديه كوئٹه، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۰۹، باب شروط الصلاة واركانها ط: قديمي كراچي، بحر: ۱/ ۲۶۷ باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہ وہ کپڑا اس قدر باریک نہ ہو کہ اس کے نیچے کی چیز صاف طور پر اس سے نظر آئے۔(۱)

جگہ روکنا

☆.....اگر کوئی شخص پہلے سے آکر مسجد میں کسی خالی جگہ پر بیٹھا ہو تو وہ اس جگہ کا زیادہ مستحق ہے، پھر اگر وضو کرنے کے لئے جاتے وقت اس نے رومال یا کپڑا وغیرہ رکھ کر اس جگہ کو روکا ہے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے، اگر کوئی دوسرا شخص اس جگہ پر بیٹھ گیا تو پہلا آدمی وضو کر کے آنے کے بعد دوسرے آدمی کو اٹھا سکتا ہے۔(۲)

☆.....اور اگر کوئی شخص مسجد میں رومال یا کپڑا رکھ کر جگہ روکنے کے بعد گھر چلا گیا تو یہ درست نہیں اور اس طرح جگہ روکنا بھی جائز نہیں۔(۳)

---

(۱) وفی الخلاصة: ولو بسط بساطا رقیقا علی الموضع النجس وصلی علیه ان کان البساط بحال یصلح ساتراً للعورة تجوز الصلاة، وان کانت رطبة فالقی علیها ثوبا وصلی ان کان ثوبا یمکن ان یجعل من عرضه ثوبا یجوز عند محمدؒ وان کان لا یمکن لا یجوز ، البحر: ۱/۲۶۸، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی. حاشیة الطحطاوی علی المراقی،ص: ۲۰۷۔۲۰۸، باب شروط الصلاة، وارکانها، ط:قدیمی کراچی، شامی: ۱/۴۰۳، باب شروط الصلاة،(قوله ومکانه)ط: سعید کراچی.

(۲) قلت:وینبغی تقییده بمااذا لم یقم عنه علی نیة العود بلا مهلة کما لو قام للوضوء مثلا ولا سیماً اذا وضع فیه ثوبه لتحقق سبق یده تأمل، رد المحتار: ۱/۶۶۲، مطلب فی الغرس فی المسجد (قوله ولیس له الخ) ط:سعید کراچی.

(۳) (قوله و تخصیص مکان لنفسه) لانه یخل بالخشوع ، وکذا فی القنیة ای لانه اذا اعتاده ثم صلی فیه غیره یبقیٰ باله مشغولا بالاول...(قوله ولیس له الخ).....له فی المسجد موضع معین یواظب علیه وقد شغله غیره قال الاوزاعی: له ان یزعجه ولیس له ذلک عندنا ای لأن المسجد لیس ملکا لاحد، الدر المختار مع الرد: ۱/۶۶۲ باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، مطلب فی الغرس فی المسجد، ط: سعید کراچی.هندیة: ۱/۱۰۸،۱ لفصل الثانی فی ما یکره فی الصلاة وما لا یکره، ط: رشیدیة کوئٹه، محمودیه:۶/۵۲۰، ط: فاروقیه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جگہ کا پاک ہونا اور سائنسی حقائق

چونکہ نماز کی ادائیگی ایک مکمل عمل ہے اس لئے ایسی جگہ جہاں کسی مرض کے جراثیم نہ ہوں کیونکہ بعض اوقات وہ جگہ جسے ہم ناپاک سمجھتے ہیں وہاں پتھالو جی (Pathology) کے مطابق چھوتی امراض (Contagious Diseases) کے جراثیم ہوتے ہیں کیونکہ گوبر میں تشنج (Tetanus) آنتوں کے کیڑوں کے انڈے، (Eggs of intestinal Worms) ہیضہ (Cholera) اور ٹائی فائڈ (Typhoid) کے جراثیم ہوتے ہیں لیکن یہ تحقیقات تو اب ہوئی ہیں اسلام نے صدیوں پہلے سے آگاہ کر دیا تھا۔

بالکل یہی کیفیت بدن کے پاک ہونے کی ہے۔ کیونکہ جب مسلمان نمازی مسجد میں نماز کے لئے جائے گا تو اگر اس کے کپڑے اور بدن صاف نہ ہوئے تو اس سے مندرجہ ذیل نقصانات پھیلنے کے خطرات ہیں۔

نمازی کا بدن اگر صاف نہ ہوا اور اس کے بدن پر بے شمار قسم کے جراثیمی مادے لگے ہوئے ہوں گے تو یہی نمازی دوسرے نمازیوں کے لئے ان چھوتی امراض کے پھیلانے کا ذریعہ بن جائے گا۔

یہی نمازی نفرت اور کراہت کا ذریعہ بن جائے گا۔ اور لوگ اس کے قریب نہیں آئیں گے۔

پھر اگر ناصاف کپڑوں اور ناپاک و ناصاف بدن نمازی جس جگہ بیٹھے گا تو وہاں امراض کے پھیلانے کا ذریعہ بن جائے گا۔

اگر اس نے مسجد کی ٹوپیاں استعمال کیں تو گنج (Baldness) جلدی خارش، سفید (Dandruff) اور دیگر چھوتی امراض (Diease sContagious)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھیلانے کا ذریعہ بن جائے گا۔

☆.....ڈاکٹر رابرٹ سمتھ کا تجزیہ

مشہور سرجن بلکہ سرجری کے باوا کا قول ہے کہ ہم نے عمل تطہیر (Sterilization) اسلام سے سیکھا ہے۔

☆.....معاشرتی اثرات

☆.....ایک بہترین معاشرے کے لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ اس میں رہنے والے تمام افراد آپس میں محبت، الفت اور ہمدردی سے ملیں اور رہیں یہ بات مشاہدے میں ہے کہ ناصاف بدن اور کپڑوں میں ملبوس شخص سے ہر آدمی گریز کرتا ہے۔ اسلام نے نماز کے ذریعے سے آدمی کو معاشرے میں رہنے اور عزت کے ساتھ زندگی گزارنے کا سلیقہ بتایا ہے کہ وہ صاف اور پاک رہے تاکہ ہر شخص اس سے محبت کرے۔

آج کے Socialogist جب انسان کی سوشل لائف (Soical Life) کے متعلق گفتگو کرتے ہیں تو پہلا اصول یہی بیان کرتے ہیں کہ (Man is Social Animal) کہ انسان ایک معاشرتی جانور ہے یعنی وہ دوسرے انسانوں کے ساتھ مل کر رہنے پر مجبور ہے اور یہی بات اسلام زور دے کر کہتا ہے، حدیث کا مفہوم ہے اسلام میں رہبانیت نہیں یعنی معاشرے سے الگ تھلگ رہ کر زندگی گزارنے کا اسلام میں کوئی تصور نہیں۔ پھر معاشرے میں رہتے ہوئے بھی انفرادی زندگی نہیں گزارنی اجتماعی زندگی کی ترغیب ہے۔ حدیث کا مفہوم ہے کہ مسلمان ایک جسم کی مانند ہے جب ایک حصے میں تکلیف پہنچتی ہے تو سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے۔

اسی اجتماعیت کے پیش نظر نماز باجماعت پڑھنے کی نہ صرف ترغیب بلکہ سختی سے حکم دیا گیا ہے کہ نماز باجماعت ہی ادا ہونی چاہیئے۔ جب دن میں پانچ مرتبہ مسلمان ایک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جگہ جمع ہوں گے تو یقیناً ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ خیال ہوگا۔ باہمی دکھ سکھ دریافت کیا جائے گا پھر ایک دوسرے کے مسائل حل کرنے کے لئے چارہ جوئی کی جائے گی۔

☆.....نفسیاتی اثرات

انسان کی فطرت میں عزت اور وقار کے ساتھ رہنا لکھا ہے اگر یہی انسان اسلامی تعلیمات طہارت سے گریز کرے گا تو یہ طرح طرح کے نفسیاتی امراض میں مبتلا رہے گا۔ جن میں سب سے بڑا مرض احساس کمتری کا مرض ہے (Inferiority complex) اور اس مرض کی ابتداء ہوتے ہی یہ دیگر بے شمار نفسیاتی امراض (Pcshycological Diseases) میں مبتلا ہوتا چلا جائے گا۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/ ۴۷-۵۰)

"جل جلالہ" کہنا

اگر کسی نمازی نے نماز میں امام سے اللہ تعالیٰ کا نام سن کر "جل جلالہ" کہا تو نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ اس نے قصداً امام کے جواب میں کہا ہے، اور نماز میں قصداً جواب دینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے،(۱) ہاں اگر بلا قصد "جل جلالہ" کہہ دیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) سمع اسم الله تعالیٰ فقال "جل جلاله" او النبی صلی الله علیه وسلم فصلیٰ علیه..... تفسد ان قصد جوابه (قال الشامی) ان اراد جوابه تفسد وکذا لو لم تکن له نیة لان الظاهر انه اراد به الاجابة، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۲۱، باب ما یفسد الصلاة ومایکره فیها، مطلب المواضع التی لا یجب فیها رد السلام، ط: سعید کراچی. تاتارخانیة: ۱/ ۵۸۲، باب مایفسد الصلاة ط: ادارة القرآن کراچی. البحر: ۲/ ۷۰، باب ما یفسد الصلاة ط: سعید کراچی.

(۲) واذا قال المصلی فی صلاته صلی الله علی محمد ان لم یکن مجیبا لاحد لا تفسد صلاته وفی الملتقط: وکذا لو سمع اسم الله تعالیٰ فقال جل جلاله، تاتارخانیة: ۱/ ۵۸۲، باب مایفسد الصلاة، ط: ادارة القرآن کراچی. البحر: ۲/ ۷۰، باب ما یفسد الصلاة ومایکره فیها، ط: سعید کراچی. الدرمع الرد: ۱/ ۶۲۱، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها، ط: سعید.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جلسہ

☆.....دونوں سجدوں کے درمیان ایک مرتبہ تسبیح کہنے کی مقدار بیٹھنا واجب ہے اس کو فقہاء کرام ''جلسہ'' کہتے ہیں۔(۱)

☆.....دونوں سجدوں کے درمیان اچھی طرح اطمینان کے ساتھ بیٹھنا چاہیئے ورنہ دو سجدے ادا نہیں ہوں گے اور نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) (وتعديل الاركان) اى تسكين الجوارح قدر تسبيحة فى الركوع والسجود، وكذا فى الرفع منهما الخ، الدر المختار، وفى الشامية (قوله وكذا فى الرفع منهما) اى يجب التعديل ايضا فى القومة من الركوع والجلسة بين السجدتين، شامى: ۱/۴۶۴، باب صفة الصلاة، مطلب قد يشار الى المثنى باسم الاشارة، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۵۰، فصل فى بيان واجب الصلاة، ط: قديمى كراچى، و، ص: ۲۳۳، باب شروط الصلاة، وار كانها، ط: قديمى كراچى. الدر مع الرد: ۱/۵۰۵، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچى. تاتارخانية: ۱/۵۲۲، ط: ادارة القرآن كراچى. البحر: ۱/۲۹۹ ــ ۳۰۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۷۱، الفصل الثانى فى واجبات الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. حلبى كبير، ص: ۲۵۷، فرائض الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲) وفى المحيط لو ترك تعديل الاركان او القومة التى بين الركوع والسجود ساهيا لزمه سجود السهو، فيكون حكم الجلسة بين السجدتين كذالك لان الكلام فيهما واحد والقول بوجوب الكل هو مختار ابن همام، البحر الرائق: ۱/۳۰۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى. فتاوىٰ شامى: ۱/۵۰۵، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچى. وتعديل الاركان وهو تسكين الجوارح فى الركوع والسجود حتىٰ تطمئن مفاصله وادناه مقدار تسبيحة وهو واجب على تخريج الكرخى وهو الصحيح، البحر الرائق: ۱/۲۹۹، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۷۱ الفصل الثانى فى واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. حجة الله البالغة: ۲/۴، الامور التى لا بد منها فى الصلاة، ط: كتب خانه رشيديه دهلى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جلسہ بھول گیا

دوسجدوں کے درمیان بیٹھنے کو ''جلسہ'' کہتے ہیں، اگر کسی نے جلسہ نہیں کیا، یعنی دو سجدوں کے درمیان بیٹھا نہیں، مسلسل دوسجدے کر لئے تو اس پر سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۱)

جلسہ کا راز

دوسجدے آپس میں اس وقت الگ ہو سکتے ہیں جب دونوں سجدوں کے درمیان ایک تیسرا فعل حائل ہو، اس لئے دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ مقرر کیا گیا، اور چونکہ قومہ اور جلسہ اطمینان وسکون کے بغیر ایک طرح کا کھیل ہوتا ہے، اور آدمی کی سبکساری پر دلالت کرتا ہے جو عبادت کی شان کے بالکل خلاف ہے، اس لئے ان دونوں کو بھی اطمینان کے ساتھ ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔(احکام اسلام ص ۶۳)(۲)

جلسہ کا فرق

مرد جلسہ اور قعدہ میں اپنا دایاں پیر کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرے، اور بایاں پیر بچھا کر اس پر بیٹھ جائے، دونوں ہاتھ رانوں پر اس طرح رکھے کہ انگلیاں قبلہ رخ رہیں نیچے کی طرف نہ ہو جائیں، اور عورتیں اپنے دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر بائیں

---

(۱) وفی المحیط لو ترک تعدیل الارکان او القومة التی بین الرکوع والسجود ساهیا لزمه سجود السهو، فیکون حکم الجلسة بین السجدتین کذلک لان الکلام فیهما واحد والقول بوجوب الکل هو مختار محقق ابن الهمام، البحر الرائق: ۱/ ۳۰۰، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۷۱ الفصل الثانی فی واجبات الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) ولما کان السجدتان لا تصیران اثنین الا بتخلل فعل اجنبی شرعت الجلسة بینهما، ولما کانت القومة والسجدة بدون الطمانینة طیشا ولعبا منافیا للطاعة امر بالطمانینة فیهما، حجة الله البالغة: ۲/ ۶، الامور التی لا بد منها فی الصلاة، ط: کتب خانه رشیدیة دهلی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سرین پر بیٹھیں۔(۱)

جلسہ کا مسنون طریقہ

دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو ''جلسہ'' کہتے ہیں، اور جلسہ میں ایک مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہنے کی مقدار بیٹھنا چاہیئے۔(۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ ایک سجدہ کے بعد سر مبارک اٹھا کر برابر سیدھے بیٹھ جاتے، پھر دوسرا سجدہ فرماتے تھے۔(۳)

مزید تفصیل ''قومہ کا مسنون طریقہ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

جلسہ میں دعا کا حکم

مقتدی دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ میں ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ'' کہے۔اور اگر وقت مل جائے تو ''وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ'' بھی کہہ سکتا ہے منع نہیں

---

(۱) واذارفع رأسه من السجدة الثانية فى الركعة الثانية افترش رجله اليسرىٰ وجلس عليها ونصب اليمنىٰ نصبا ووجه اصابعه نحو القبلة ووضع يديه على فخذيه وبسط اصابعه ..... وان كانت امرأة جلست على اليتها اليسرىٰ واخرجت رجليهما من الجانب الايمن ، هندية: ۱/۷۵، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. حاشية الطحطاوى على المراقى،ص: ۱۶۱، سنن الصلاة ،ط: مصطفىٰ باز،فصل فى بيان سننها، ص: ۲۶۹، ط: قديمى، البحر: ۱/۳۲۱، فصل واذا اراد الدخول فى الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲) ''جلسہ'' کے عنوان کی تخریج کو دیکھیں۔

(۳) عن عائشة رضى الله عنها قالت : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستفتح الصلاة بالتكبير،..... وكان اذا رفع رأسه من السجدة لم يسجد حتىٰ يستوى جالسا، مشكوٰة المصابيح،ص: ۷۵ ـ و ۸۲، باب صفة الصلوٰة، ط: قديمى كتب خانه كراچى، صحيح البخارى: ۱/۱۱۰، باب الطمانينة، حين يرفع رأسه من الركوع ، ط: قديمى كراچى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے،(۱) البتہ امام کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت یہ ہے کہ امام ہلکی پھلکی نماز پڑھائے، کیونکہ جماعت کی نماز میں مریض اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اس کا لحاظ کرنا چاہیئے تاکہ مقتدیوں کو زحمت، مشقت اور تکلیف نہ ہو۔(۲)

---

(۱) وعن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول بين السجدتين اللّٰهم اغفرلي وارحمني واهدني وعافني وارزقني، رواه ابو داود والترمذي، مشكوٰة المصابيح، ص: ۸۴، باب السجود وفضله، ط: قديمي كراچي، جامع الترمذي: ۱/ ۶۳، باب مايقول الرجل بين سجدتين ط: سعيد كراچي، ابو داود: ۱/ ۱۳۱، ط: امداديه ملتان (قوله وليس بينهما ذكر مسنون) قال ابو يوسف: سألت الامام أيقول الرجل إذا رفع رأسه من الركوع والسجود اللهم اغفرلي: قال يقول ربنا لك الحمد وسكت: ولقد احسن في الجواب اذ لم ينه عن الاستغفار نهر وغيره اقول: بل فيه اشارة الى انه غير مكروه، اذ لو كان مكروها لنهى عنه كما ينهى عن القراءة في الركوع والسجود وعدم كونه مسنونا لا ينافي الجواز كالتسمية بين الفاتحة والسورة، بل ينبغي ان يندب الدعاء بالمغفرة بين السجدتين خروجا من خلاف الامام احمد لا بطاله الصلاة بتركه عامدا و لم ارمن صرح بذلك عندنا لكن صرحوا باستحباب مراعاة الخلاف، شامي: ۱/ ۵۰۵، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي، وما ورد محمول على النفل، الدر المختار (قوله محمول على النفل) ..... وصرح به في الحلية في الوارد في القومة والجلسة وقال انه ان ثبت في المكتوبة فليكن في حالة الانفراد او الجماعة والمامومون محصورون لا يثقلون بذلك الخ، شامي: ۱/ ۵۰۶، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم للناس فليخفف فان فيهم السقيم والضعيف والكبير، واذا صلى احدكم لنفسه فليطول ما شاء، مشكوٰة المصابيح، ص: ۱۰۱، باب ماعلى الامام، ط: قديمي كراچي، ويكره تحريما (تطويل الصلاة على القوم زائدا على قدر السنة في قراءة واذكار رضى القوم او لا لاطلاق الامر بالتخفيف الدر المختار، وفي الشامي: (قوله لاطلاق الامر بالتخفيف) وهو ما في الصحيحين "اذا صلى احدكم للناس فليخفف فان فيهم الضعيف والسقيم والكبير، واذا صلى لنفسه فليطول ما شاء" الخ، شامي: ۱/ ۵۶۴، باب الامامة، مطلب اذا صلى الشافعي قبل الحنفي هل الافضل الصلاة مع الشافعي ام لا، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/ ۳۵۱، باب الامامة، قوله وتطويل الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۸۷، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، ط: رشيدية كوئٹه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جلسہ میں ہاتھوں کو زانوں پر نہ رکھنا

''ہاتھوں کو زانوں پر نہ رکھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جماعت

جمعہ اور عیدین کی نمازوں کے لئے جماعت شرط ہے، جماعت کے بغیر جمعہ وعیدین کی نماز صحیح نہیں ہوتی، اور تراویح اور جنازہ کی نمازوں کے لئے جماعت سنت کفایہ ہے۔ اور نفل نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا مکروہ ہے، اور رمضان کے علاوہ باقی مہینوں میں وتر کی نماز جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے، اور نفل نمازوں میں تین آدمیوں سے زیادہ ہوں تو جماعت مکروہ ہے۔(۱)

۱..... مرد حضرات کے لئے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب یا سنت موکدہ ہے۔(۲)

۲..... جماعت کم سے کم دو آدمیوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھنے کو کہتے ہیں، اس طرح کہ ایک شخص ان میں تابع ہو اور دوسرا متبوع، اور تابع اپنی نماز صحیح یا خراب ہونے کو

---

(۱) والجماعة سنة مؤكدة للرجال..... الا فى جمعة و عيد فشرط وفى التراويح سنة كفاية فى وتر رمضان مستحبة على قول وفى وتر غيره وتطوع على سبيل التداعى مكروهة ، قال الشامى: (قوله وفى وتر غيره) كراهة الجماعة فيه هو المشهور..... (قوله على سبيل التداعى بأن يقتدى اربعة فاكثر بواحد، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۵۲ ،باب الامامة، ط: سعيد كراچى، خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۱۵۳ ،الباب الخامس عشر،ط:رشيدية كوئته. البحر: ۱/ ۳۴۵، باب الامامة، الجماعة سنة مؤكدة ،ط: سعيد كراچى.

(۲) فتسن أو تجب..... على الرجال العقلاء البالغين الاحرار القادرين على الصلاة بالجماعة، من غير حرج، الدر مع الرد: ۱/ ۵۵۴، باب الامامة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۸۲، الباب الخامس فى الامامة،ط:رشيدية كوئته. البحر: ۱/ ۳۴۴۔ ۳۴۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

امام کی نماز پر محمول کرے۔(۱)

دوسرے الفاظ میں یوں سمجھنا چاہیئے کہ جب کچھ لوگ کسی بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں، اور سب کا مطلب اور مقصد ایک ہوتا ہے تو کسی ایک کو اپنی طرف سے وکیل کر دیتے ہیں، اس وکیل کی گفتگو ان سب کی گفتگو سمجھی جاتی ہے۔ نماز پڑھانے والے کو ''امام'' اور اقتداء کر کے نماز پڑھنے والے کو ''مقتدی'' کہتے ہیں۔

۳.....امام کے علاوہ ایک آدمی نماز میں شریک ہونے سے جماعت ہو جاتی ہے۔ ہاں جمعہ کی نماز میں کم از کم امام کے علاوہ تین آدمیوں کے بغیر جمعہ کی جماعت نہیں ہوتی۔(۲)

۴.....جس طرح فرض نماز میں جماعت ہو سکتی ہے اسی طرح نفل میں بھی جماعت ہو سکتی ہے البتہ نفل نماز کی جماعت میں تین افراد سے زائد ہونا مکروہ تحریمی ہے۔(۳)

---

(۱) اذا زاد علی الواحد فی غیر الجمعة فهو جماعة وان کان معه صبی عاقل کذا فی السراجیة، هندیة: ۱/۸۳، الباب الخامس فی الامامة، ط:رشیدیه کوئٹة. وأقلها اثنان واحد مع الامام ولو ممیزا ، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۵۳، باب الامامة، ط: سعید کراچی، البحر : ۱/۳۴۵، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

(۲) واقلها اثنان واحد مع الامام، الدر المختار.....(قوله واقلها اثنان).....هذا فی غیر الجمعة ای فان اقلها فیها ثلاثة صالحون للامامة سوی الامام الدر مع الرد: ۱/۵۵۳، باب الامامة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۸۳، الباب الخامس فی الامامة، ط:رشیدیة کوئٹه. اعلم بأن الجمعة فریضة ولها شرائط منها الجماعة واختلفوا فی مقدار العدد قال ابو حنیفة و محمد ثلاثة سوی الامام وعن ابی یوسف اثنان سوی الامام ، خلاصة الفتاوی: ۱/۲۱۰، الفصل الثالث والعشرون، ط:رشیدیة، حلبی کبیر،ص: ۵۵۷، فصل فی صلاة الجمعة ، ط:سهیل. البحر: ۱/۳۴۵، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

(۳) والجماعة سنة مؤکدة للرجال ..... وفی وترغیره وتطوع علی سبیل التداعی مکروهة قوله علی سبیل التداعی بأن یقتدی اربعة فاکثر بواحد ، الدر مع الرد: ۱/۵۵۲، باب الامامة، ط: سعید کراچی، هندیة: ۱/۸۳، باب الخامس فی الامامة ط: رشیدیه کوئٹة البحر الرائق: ۱/۳۴۵، باب الامامة، ط:سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۵.....عورتوں پر جماعت لازم نہیں بلکہ اپنے گھر میں پردے کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں ثواب زیادہ ملے گا۔(۱)

جماعت ترک کرنا

کسی عذر کے بغیر قصداً جماعت ترک کرنے پر مداومت کرنا کبیرہ گناہ ہے اور ایسا آدمی فاسق ہے۔(۲)

اگر اتفاقاً ایک دو مرتبہ جماعت نکل گئی تو یہ کبیرہ گناہ نہیں ہوگا۔

جماعت ترک کرنے پر وعید

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ایسا ارادہ کیا تھا کہ جو لوگ جماعت کی نماز میں نہیں آتے ان کے گھروں کو آگ لگا دوں، لیکن عورتوں اور بچوں کی وجہ

---

(۱) ویکرہ تحریما جماعة النساء ولو فی التراویح(الدر المختارمع الرد: ۱/۵۶۵، باب الامامة، ط: سعید کراچی، هندیة: ۱/۸۵، باب الامامة، ط: سعید کراچی. النهر الفائق: ۱/۲۴۴، باب الامامة، ط: امدادیه ملتان. ولا یحضرن الجماعات لما فیه من الفتنة و المخالفة لقوله علیه السلام صلاة المرأة فی بیتها افضل من صلاتها فی حجرتها وصلاتها فی مخدعها افضل من صلاتها فی بیتها فالافضل لها ما کان استرلها لا فرق بین الفرائض وغیرها کالتراویح حاشیة الطحطاوی علی المراقی،ص: ۳۰۴، باب الامامة ، ط: قدیمی کراچی، ابو داود: ۱/۴۲۰،رقم: ۵۷۱، ط: بیروت، بذل المجهود: ۱/۳۱۹، باب ما جاء فی خروج النساء الی المسجد، ط:امدادیه ملتان. والدر المختار مع رد المحتار: ۱/۵۶۶، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

(۲) فتسن اوتجب ثمرته تظهر فی الاثم بترکها مرة (قوله بترکها مرة) بلا عذر هذا عند العراقیین وعند الخراسانیین انما یأثم اذا اعتاده الدر مع الرد: ۱/۵۵۴، باب الامامة، ط:سعید کراچی.وذکر فی غایة البیان معزیاالی الاجناس ان تارک الجماعة یستوجب اساء ة ولا تقبل شهادته،البحر الرائق: ۱/۳۴۵، باب الامامة، ط: سعید کراچی. ..... وهذه کلها احکام الواجب وقد یوفق بأن ترتب الوعید فی الحدیث وهذه الاحکام المذکورة مما استدل به علی الوجوب مقیدا بالمداومة علی الترک، حلبی کبیر،ص: ۵۰۹، فصل فی الامامة، وفیها مباحث، ط: سهیل اکیڈمی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے ایسا نہ کیا۔(۱)

اس سے معلوم ہوا کہ ایسے لوگ سخت گنہگار ہیں البتہ ان کے گھروں کو آگ لگانا جائز نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کے گھروں میں آگ نہیں لگائی۔

جماعت ترک کرنے کے عذر

۱.....نماز صحیح ہونے کی شرائط میں سے کوئی شرط مفقود ہو، مثلاً طہارت یا سترِ عورت کی شرط موجود نہ ہو۔

۲.....سخت بارش ہو۔

۳.....مسجد میں جانے کے راستہ میں سخت کیچڑ ہو، سردی سخت ہو کہ باہر نکلنے میں یا مسجد تک جانے میں بیمار ہو جانے یا بیماری میں اضافہ ہونے کا ڈر ہو۔

۴.....مسجد جانے میں مال واسباب چوری ہو جانے کا ڈر ہو۔

۵.....مسجد جانے میں کسی دشمن کی جانب سے حملے کا ڈر ہو۔

۶.....مسجد جانے سے کسی قرض خواہ کے ملنے کا اور اس سے تکلیف پہنچنے کا ڈر ہو۔ بشرطیکہ اس کا قرض ادا کرنے پر قادر نہ ہو۔ اور اگر قرض ادا کرنے پر قادر ہے اس کے باوجود

---

(۱) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم والذی نفسی بيده لقد هممت ان آمر بحطب فيحطب ثم آمر بالصلوٰة فيؤذن لها ثم آمر رجلا فيؤم الناس ثم اخالف الی رجال ، وفی رواية لا يشهدون الصلوة فأحرقهم عليهم بيوتهم ،رواه البخاری ، مشكوٰة ، ص: ۹۵ ، الفصل الاول، ط: قديمی كراچی. عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله عليه وسلم قال لو لا ما فی البيوت من النساء والذرية اقمت صلاة العشاء وامرت فتيانی يحرقون ما فی البيوت بالنار،رواه احمد،مشكوٰة المصابيح،ص: ۹۷ ،الفصل الثالث،ط:قديمی كراچی. فتاویٰ دار العلوم ديوبند: ۴۹/۳، ط: دار الاشاعت كراچی، حلبی كبير،ص: ۵۰۸، فصل فی الامامة، فيها مباحث، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قرض ادا نہیں کرتا تو وہ ظالم ہوگا، ایسے آدمی کے لئے قرض خواہ کے خوف سے جماعت ترک کرنا جائز نہیں ہوگا۔

۷.....اندھیری رات ہو روشنی کا کوئی انتظام نہ ہو، اور راستہ نظر نہ آتا ہو۔

۸.....رات کا وقت ہو، اور آندھی بہت چل رہی ہو۔

۹.....کسی مریض کی تیمارداری میں مصروف ہو، دوسرا کوئی شخص نہ ہونے کی وجہ سے جماعت کے لئے جانے کی صورت میں مریض کی تکلیف بڑھ جانے یا وحشت کا خوف ہو۔

۱۰.....کھانا حاضر ہے اور بھوک سخت لگی ہو کہ کھانے کے بغیر جماعت میں شامل ہونے کی صورت میں نماز میں طبیعت نہ لگنے کا خوف ہو۔

۱۱.....پیشاب یا پاخانہ کا تقاضہ ہو۔

۱۲.....سفر کا ارادہ ہو، اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے دیر ہونے کی صورت میں قافلہ نکل جانے یا جہاز یا ٹرین یا گاڑی نکل جانے کا ڈر ہو۔ (اور اگر علاقے کی گاڑی ہے ایک گاڑی کے بعد دوسری گاڑی آسانی سے مل جاتی ہے تو اس صورت میں جماعت ترک کرنے کی اجازت نہیں ہوگی)۔

۱۳.....فقہ وغیرہ کے پڑھنے پڑھانے میں ایسا مشغول ہو کہ بالکل فرصت نہ ملتی ہو، بشرطیکہ کبھی کبھار بلا قصد جماعت ترک ہو جاتی ہو۔

۱۴.....کوئی ایسی بیماری ہو جس کی وجہ سے چلنا پھرنا مشکل ہو، یا نابینا ہو اور لے جانے والا کوئی نہ ہو۔ (۱)

---

(۱) (فلا تجب علی مریض و مقعد وزمن و مقطوع ید ورجل من خلاف) او رجل فقط، ذکرہ الحدادی (ومفلوج و شیخ کبیر عاجز واعمی) وان وجد قائداً (ولا علی من حال بینہ وبینہا مطر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جماعت ثانیہ

☆.....ایسی مسجد جس میں امام، موذن اور جماعت کا وقت متعین نہ ہو اس میں دوسری جماعت کرانا جائز ہے۔(۱)

– وطين وبرد شديد و ظلمة كذلک) وريح ليلا لا نهارا، وخوف على ماله او من غريم او ظالم، او مدافعة احد الاخبثين ، وارادة سفر ، وقيامه بمريض، وحضور طعام تتوقه نفسه ذكره الحدادى، وكذا اشتغاله بالفقه لابغيره، كذا جزم به الباقانى تبعا للبهنسى: اى الا اذا واظب تكاسلا فلا يعذر، ويعزر ولو باخذ المال يعنى بحبسه عنه مدة ولا تقبل شهادته ، الدر المختار، وفى الشامية:(قوله وخوف على ماله) اى من لص ونحوه اذا لم يمكنه غلق الدكان او البيت مثلا ، ومنه خوفه على تلف طعام فى قدر او خبز فى تنور..... (قوله اومن غريم) اى اذا كان معسرا ليس عنده ما يوفى غريمه والا كان ظالما (قوله او ظالم) يخافه على نفسه او ماله، (قوله الاخبثين)وكذا الريح، (قوله وارادة سفر) اى واقيمت الصلاة ويخشى ان تفوته القافلة بحر، واما السفر نفسه فليس بعذر كما فى القنية (قوله وقيامه بمريض) اى يحصل له بغيبته المشقة والوحشة، كذا فى الامداد، (قوله تتوقه نفسه) اى تشتاقه و تنازعه اليه مصباح، سواء كان عشاء اوغيره لشغل باله " امداد" ومثله الشراب ، وقرب حضوره كحضوره فيما يظهر لوجود العلة، (قوله وكذا اشتغاله بالفقه الخ) عبارة نور الايضاح : وتكرار فقه بجماعة تفوته، ولم أر هذاالقيدلغيره ورمزفى القنية لنجم الأئمة فيمن لايحضرهالاستغراق اوقاته فى تكرير الفقه لا يعذر ولا تقبل شهادته، ثم رمزله ثانيا انه يعذر ، بخلاف مكرر اللغة، ثم وفق بينهما بحمل الاول على المواظب على الترک تهاونا، والثانى على غيره، الدر مع الرد: ۱/ ۵۵۵ ـ ۵۵۶، باب الامامة، مطلب فى تكرار الجماعة فى المسجد ، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۸۳، الباب الخامس فى الامامة، الفصل الاول فى الجماعة، ط: رشيدية كوئته. البحر : ۱/ ۳۴۵، باب الامامة ،ط: سعيد كراچى. حلبى كبير،ص: ۵۰۹، فصل فى الامامة، وفيها مباحث ، الثانى. ط:سهيل اكيڈمى لاهور.

(۱) ويكره تكرار الجماعة باذان واقامة فى مسجد محلة لا فى مسجد طريق او مسجد لا امام له ولا موذن الدر مع الرد: ۱/ ۵۵۲، باب الامامة، وفى الشامية: ولو كرر اهله بدونهما او كان مسجد طريق جاز اجماعا، كما فى مسجد ليس له امام ولا موذن ويصلى الناس فيه فوجا فوجا، فان الافضل ان يصلى كل فريق باذان واقامة على حدة، شامى: ۱/ ۵۵۳، باب الامامة، مطلب فى تكرارالجماعة فى المسجد، ط: سعيد كراچى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....اگر کسی مسجد میں مندرجہ ذیل چار شرائط ہیں تو ایک دفعہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے بعد دوسری دفعہ جماعت کرنا مکروہ تحریمی ہے، اور وہ چار شرائط یہ ہیں۔(۱)

۱.....محلّہ کی مسجد ہو عام راستہ کی مسجد نہ ہو۔(۲)

۲.....پہلی جماعت بلند آواز سے اذان اور اقامت کہہ کر پڑھی گئی ہو۔(۳)

۳.....پہلی جماعت محلّہ کے ایسے لوگوں نے ادا کی ہے جن کو اس مسجد کے انتظامات کا اختیار حاصل ہے۔(۴)

۴.....دوسری جماعت بھی اس ہیئت اور اہتمام سے ادا کی جائے جس ہیئت اور

---

(۱) یکرہ تکرار الجماعة باذان واقامة فی مسجد محلة لا فی مسجد طریق او مسجد لا امام له ولا موذن له.....لو کرراهله بدونهما او کان مسجد طریق جاز اجماعا کما فی مسجد لیس له امام ولا موذن ویصلی الناس فیه فوجا فوجا فان الافضل ان یصلی کل فریق باذان واقامة علی حدة، کذا فی امالی قاضی خان، الدر المختار مع الرد المحتار: ۱/۵۵۳، باب الامامة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۸۳، الباب الخامس فی الامامة،ط: رشیدیة کوئٹه. فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۳/۴۶، ط: دار الاشاعت کراچی. بزازیةعلیٰ هامش الهندیة: ۴/۵۶، ط: رشیدیة کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۶۱۵، فصل فی احکام المسجد، الثالث فی مسائل متفرقة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) والمراد بمسجد المحلة ماله امام وجماعة معلومون کما فی الدر وغیرهما، شامی: ۱/۵۵۳، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

(۳) یکره تکرار الجماعة فی مسجد محلة باذان واقامة الا اذا صلی بهما فیه اولاً غیر اهله أواهله لکن بمخافة الاذان،شامی: ۱/۵۵۳، باب الامامة، ط:سعید کراچی.

(۴) لو دخل جماعة المسجدبعد ما صلی فیه اهله یصلون وحدانا وهو ظاهر الروایة ،شامی: ۱/۵۵۳، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اہتمام سے پہلی جماعت ادا کی گئی ہے۔(۱)

☆.....اگر دوسری جماعت مسجد میں ادا نہ کی جائے بلکہ گھر میں ادا کی جائے تو پھر مکروہ نہیں اسی طرح اگر ان چار شرطوں میں سے کوئی ایک شرط نہ پائی جائے تو دوسری جماعت مکروہ نہیں مثلاً محلّہ کی مسجد نہیں بلکہ عام راستہ کی مسجد ہے تو اس میں دوسری بلکہ تیسری چوتھی جماعت بھی مکروہ نہیں، یا پہلی جماعت بلند آواز سے اذان اور اقامت کہہ کر نہ پڑھی گئی ہو تو دوسری جماعت مکروہ نہیں، یا مسجد میں پہلی جماعت ان لوگوں نے پڑھی ہے جو اس میں نہیں رہتے، یا دوسری جماعت اس ہیئت سے ادا نہیں کی گئی جس ہیئت سے پہلی جماعت ادا کی گئی ہے، یا جس جگہ پہلی جماعت کا امام کھڑا ہوا تھا دوسری جماعت کا امام وہاں سے ہٹ کر کھڑا ہوا ہو تو ہیئت بدلنے کی وجہ سے جماعت مکروہ نہیں ہوگی۔(۲)

جماعت سے الگ نماز پڑھنا

اگر جماعت ہو رہی ہے، اور کوئی شخص امام سے لڑائی کی وجہ سے جماعت میں شامل نہیں ہوتا اور اپنی نماز الگ پڑھتا ہے تو اس کی نماز ہو جائے گی البتہ جماعت میں شامل نہ ہونے کی وجہ سے فاسق اور گنہگار ہوگا۔(۳)

---

(۱) عن ابی یوسف انه اذا لم تکن الجماعةُ علی الهیئة الاولیٰ لا تکره والا تکره وهو الصحیح وبالعدول عن المحراب تختلف الهیئة. شامی: ۱/۵۵۳باب الامامة، مطلب فی تکرار الجماعة، فی المسجد، ط: سعید کراچی. بزازیةعلی هامش الهندیة: ۴/۵۶ ،نوع فیمایکره ومالایکره، ط: رشیدیة کوئٹه. حلبی کبیر،ص: ۶۱۵، فصل فی احکام المسجد، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) (والجماعة سنة مؤکدة للرجال)قال الزاهدی:ارادوا بالتأکید الوجوب ،الدر المختار:(قوله قال الزاهدی الخ،) ..... الا ان هذا یقتضی الاتفاق علی ان ترکها مرة بلا عذر یوجب اثما ..... وقال فی شرح المنیة: والاحکام تدل علی الوجوب، من ان تارکها بلا عذر یعزر وترد شهادته ویأثم الجیران بالسکوت عنه. شامی: ۱/۵۵۲، باب الامامة، قبل مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جماعت سے پہلے نماز پڑھ لی

اگر کوئی شخص اپنے گھر میں فرض نماز تنہا پڑھ چکا ہے، اس کے بعد دیکھا کہ وہی فرض نماز جماعت کے ساتھ ہو رہی ہے تو اس کو چاہیئے کہ جماعت میں شریک ہو جائے بشرطیکہ ظہر یا عشاء کا وقت ہو، فجر، عصر اور مغرب کے وقت جماعت میں شریک نہ ہو، اس لئے کہ فجر اور عصر کی نماز کے بعد نفل نماز مکروہ ہے، اور مغرب کے وقت اس لئے منع ہے کہ جماعت کے ساتھ دوبارہ جو نماز ادا کی جائے گی وہ نفل ہو گی اور تین رکعات کی نفل نماز قرآن وسنت سے ثابت نہیں۔(۱)

---

(۱) (ثم اقتدی) بالامام (متنفلا ویدرک) بذلک (فضیلة الجماعة) حاوی (الا فی العصر) فلا یقتدی لکراهة النفل بعده، الدر المختار، وفی الشامیة: (قوله ثم اقتدی متنفلا) ای ان شاء، وهو افضل، "امداد" واورد ان التنفل بجماعة مکروه خارج رمضان، واجیب بنعم اذا کان الامام والقوم متطوعین، اما اذا ادی الامام الفرض والقوم النفل فلا، لقوله علیه الصلاة والسلام للرجلین، اذا صلیتما فی رحالکما ثم اتیتما صلاة قوم فصلیا معهم واجعلا صلاتکما معهم سبحة، ای نافلة، شامی: ۲/ ۵۳، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/ ۷۲، باب ادارک الفریضة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۱۱۹، الباب العاشر فی ادراک الفریضة، ط: رشیدیة. (قوله او قیدها) ..... ولا یقتدی لکراهة التنفل بعد الفجر، وبالثلاث فی المغرب، شامی: ۲/ ۵۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۵۱۱، فصل فی الامامة، وفیها مباحث، الثالث، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، (قوله او قیدها) ..... ای وان قیدها بسجدة فی غیر رباعیة کالفجر والمغرب فانه یقطع ویقتدی ایضا ما لم یقید الثانیة بسجدة فان قیدها أتمّ ولا یقتدی لکراهة التنفل بعد الفجر، وبالثلاث فی المغرب، وفی جعلها اربعا مخالفة لامامه، الخ، شامی: ۲/ ۵۲، باب ادراک الفریضة، ط؛ سعید کراچی، (لمن صلی الفجر والعصر والمغرب مرة) فیخرج مطلقا (وان اقیمت) لکراهة النفل بعد الاولیین، وفی المغرب احد المحظورین البتیراء او مخالفة الامام بالاتمام، الدر مع الرد: ۲/ ۵۵، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جماعت سے روکیں

کچی لہسن اور پیاز کھانے والے، اور ایسا ہی گندہ دہن (جس کے منہ سے بدبو آئے) جذامی (کوڑھی) مبروص (سفید کوڑھ کے مریض) اور مچھلی بیچنے والوں کو اگر وہ کپڑے بدل کر نہ آئیں تو مسجد میں آنے سے روک دینا چاہیئے۔(۱)

جماعت فوت ہونے پر سوگ منانا

پہلے زمانے کے لوگوں کا یہ دستور تھا کہ اگر جماعت کی نماز فوت ہو جاتی تو سات دن تک سوگ وغم منایا کرتے تھے۔(۲)

جماعت کا ثواب

دین اسلام نے مردوں کو پانچ وقتوں کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ترغیب دی ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

---

(۱) واكل نحو ثوم. ويمنع منه، وكذا اكل مؤذ ولو بلسانه،الدرالمختار وفى الشامية:(قوله واكل نحو ثوم) اى كبصل و نحوه مما له رائحة كريهة، ..... قال الامام العينى فى شرحه على صحيح البخارى قلت : علة النهى أذى الملائكة وأذى المسلمين..... وكذلك ألحق بعضهم بذلك من بفيه بخرأوبه جرح له رائحة وكذلك القصاب، والسماك، والمجذوم والابرص اولى بالالحاق..... شامى: ۱/ ۶۶۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب فى الغرس فى المسجد، ط: سعيد كراچى.

(۲) وروى ان السلف كانوا يعزرون انفسهم ثلاثة ايام اذا فاتتهم التكبيرة الاولىٰ ويعزون سبعا اذا فاتتهم الجماعة، احياء علوم الدين: ۱/ ۱۲۶، فضيلة الجماعة، ط: ثانية بالمطبعة الازهرية المصرية و: ۱/ ۱۹۸، ط:دار الخير دمشق. وكان السلف رضى الله تعالىٰ عنهم يعزون انفسهم ثلاثة ايام اذا فاتتهم التكبيرة الاولىٰ وسبعا اذا فاتتهم الجماعة، المستطرف فى كل فن مستظرف، لأحمد الاشبهى: ۱/ ۱۰۰، الفصل الثانى فى الصلاة، وفضلها، ط: دار كرم دمشق.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ مِن صَلٰوۃِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً.

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں الگ الگ نماز پڑھنے سے ۲۷ درجے زیادہ فضیلت ہے۔(۱)

جماعت کا ثواب مل جائے گا

☆.....اگر ایک مقتدی بھی امام کے ساتھ ہوگا تو جماعت ہو جائے گی، اور جماعت کا ثواب پورا ملے گا۔(۲)

☆.....اگر کوئی بالغ مقتدی نہیں تو صرف بچوں کو مقتدی بنا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے جماعت ہو جائے گی، اور جماعت کا ثواب پورا ملے گا۔(۳)

جماعت کی حقیقت

اللہ تعالیٰ نے اطاعت اور طہارت کے ساتھ پانچ وقت جمع ہو کر اور مل کر اپنی

---

(۱) عن عبداللّٰہ بن عمر أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: صلوۃ الجماعۃ تفضل صلوۃ الفذ بسبع وعشرین درجۃ، صحیح البخاری: ۱/۸۹، باب فضل الجماعۃ، کتاب الأذان، ط: قدیمی کراچی. عن ابی سعید انہ سمع النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول صلاۃ الجماعۃ تفضل صلوۃ الفذ بخمس و عشرین درجۃ، حوالہ سابق. البحر: ۱/۳۴۶،باب الامامۃ،ط:سعید.

(۲) اذا زاد علی الواحد فی غیر الجمعۃ فھو جماعۃ وان کان معہ صبی عاقل کذا فی السراجیۃ، ھندیۃ: ۱/۸۳، ط: ماجدیہ کوئٹہ. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۵۳، باب الامامۃ، ط:سعید کراچی. فمنھا ان اقلھا اثنان واحد مع الامام فی غیر الجمعۃ لانھا ماخوذۃ من الاجتماع وھما اقل ما یتحقق بھما الاجتماع ولقولہ علیہ الصلاۃ والسلام الاثنان فما فوقھما جماعۃ وھو ضعیف کما فی شرح منیۃ المصلی وسواء کان ذلک الواحد رجلا او امرأۃ حرا او عبدا او صبیا یعقل ولا عبرۃ بغیر العاقل وفی السراج الوھاج: لو حلف لا یصلی بجماعۃ وام صبیا یعقل حنث فی یمینہ ولا فرق فی ذلک بین أن یکون فی المسجد او فی بیتہ حتیٰ لو صلی فی بیتہ بزوجتہ او جاریتہ او ولدہ فقد اتی بفضیلۃ الجماعۃ ،البحر: ۱/۳۴۵،باب الامامۃ، ط: سعید کراچی.

(۳) انظر الی الحاشیۃ السابقۃ.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عظمت و جبروت کو بیان کرنا مسلمانوں پر لازم کر دیا، کوئی شہر اور قصبہ ایسا نہیں ہے جس کے ہر محلّہ میں پانچ وقت کی نماز جماعت کے ساتھ ادا نہ کی جاتی ہو، لیکن اگر روزانہ پانچ وقت کے اجتماع میں شہر اور قصبہ کے تمام رہنے والوں کو اکٹھے ہونے کا حکم دیا جاتا تو یہ حد سے زیادہ مشکل بات ہوتی، اور سب کے لئے اس پر عمل کرنا ممکن نہ ہوتا اس لئے شہر اور قصبہ کے رہنے والے تمام مسلمانوں کو اجتماع کے لئے ہفتہ میں ایک دن جمعہ کا مقرر ہوا، پھر اسی طرح دیہات کے لوگوں کے اجتماع کے لئے عید کی نماز تجویز ہوئی، چونکہ یہ ایک بڑا اجتماع ہے اس لئے عید کا جلسہ شہر سے باہر میدان میں تجویز فرمایا، لیکن اس کے بعد پھر بھی کل دنیا کے مسلمان میل ملاپ سے محروم رہتے تھے اس لئے کل اہل اسلام کے اجتماع کے لئے ایک بڑے صدر مقام کی ضرورت تھی تا کہ مختلف مقامات کے مسلمان اسلامی رشتۂ اخوت کے سلسلے میں ایک جگہ پر جمع ہو جائیں اور ایک دوسرے کے حال واحوال سے واقف ہوں، چونکہ اس جیسے عظیم اجتماع میں امیر اور فقیر سب کا شامل ہونا محال تھا اس لئے صرف صاحب استطاعت لوگوں کو منتخب کیا۔ (احکام اسلام ص ۷۳)(۱)

---

(۱) وایضا فلا جتماع المسلمین راغبین فی اللہ راجین راھبین منه مسلمین وجوھھم الیه خاصة عجیبة فی نزول البرکات وتدلی الرحمة کما بینا فی الاستسقاء والحج، وایضا فمراد اللہ من نصب ھذہ الامة ان تکون کلمة اللہ ھی العلیا وان لا یکون فی الارض دین اعلیٰ من الاسلام، ولا یتصور ذلک الا بأن یکون سنتھم ان یجتمع خاصتھم وعامتھم وحاضرھم وبادیھم وصغیرھم وکبیرھم لما ھو اعظم شعائرہ واشھر طاعاته فلھذہ المعانی انصرفت العنایة التشریعیة الی شرع الجمعة والجماعات، والترغیب فیھاوتغلیظ النھی عن ترکھاوالاشاعة اشاعتان: اشاعة فی الحی، واشاعة فی المدینة والاشاعة فی الحی تتیسر فی کل وقت صلاة، والاشاعة فی المدینة لا تتیسر الا غب طائفة من الزمان کالاسبوع، اما الاولیٰ فھی الجماعة، الخ، حجة اللہ البالغة: ۲/۲۵، الجماعة، ط: کتب خانه رشیدیة دھلی، الجمعة الاصل فیھا انه لما کانت اشاعة الصلاة فی البلد، بأن یجتمع لھا اھلھا، متعذرة کل یوم وجب ان یعین لھا حد لا یسرع دورانه جدا فیتعسر علیھم ولا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جماعت کی حکمت

جب کسی امر کو زور و طاقت سے ظاہر کرنا مقصد ہوتا ہے، تو اس کو عملی صورت میں لاکر دکھاتے ہیں، چونکہ اللہ تعالیٰ کو اس دنیا کی ہر چیز میں اعتدال منظور ہے، اور چیزوں میں اعتدال اس وقت قائم ہوتا ہے جب ان میں اتحاد اور وحدت کا رابطہ قائم ہو، اللہ تعالیٰ نے وحدت اور اتفاق کو شریعت کی دنیا میں جماعت اور نماز کی امامت کی صورت میں دکھایا۔ ''نظام شمسی'' کو دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے بہت سارے چھوٹے چھوٹے اجسام پیدا کر کے ان سب کا بڑا امام سورج کو بنایا اور تمام بڑے چھوٹے اجسام کو اس کے تحت کر دیا۔

خلاصہ یہ کہ عالم اجسام کے تمام سلسلے درجہ بدرجہ آفتاب تک پہنچ جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے قانون قدرت اور دنیا میں جو شکل پیدا کی ہے وہی صورت جماعت، نماز کی امامت عالم تشریعی میں ظاہر کر کے بنی آدم کو ظاہری و باطنی اتفاق کی طرف اشارہ فرمایا، اور دکھا دیا کہ اتفاق اور وحدت ہی کی برکت سے دنیا قائم ہے، جس طرح عالم اجسام میں ہر وقت ایک امام کی ضرورت رہتی ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے روحانی عالم کے قیام کے لئے بھی کوئی روحانی امام مقرر کیا ہے، اور روحانی تمام سلسلے وہاں تک جا کر ختم ہو جاتے ہیں، وہ روحانی امام انبیاء اور رسول اور ان کے خلفاء ہیں، اور نماز کی امامت میں اسی روحانی رابطہ اور اتحاد کی طرف اشارہ ہے جن کا سلسلہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جا کر ختم ہو جاتا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت نماز کے اماموں کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔

– يبطؤ جدا فيفوتهم المقصود ، وكان الاسبوع مستعملا فى العرب والعجم، واكثر الملل ، وكان صالح لهذا الحد، فوجب ان يجعل ميقاتها ذلك..... وحاصل هذا العلم ان احق الاوقات باداء الطاعات هو الوقت الذى يتقرب فيه الله الى عباده ، ويستجاب فيه ادعيتهم لانه ادنى ان تقبل طاعتهم وتؤثر فى صميم النفس وتنفع نفع عدد كثير من الطاعات ، وان لله وقتا دائرا بدوران الاسبوع يتقرب فيه الى عباده، الخ، حجة الله البالغة: ۲/ ۲۸، الجمعة، ط: كتب خانه رشيدية دهلى، و: ۱/ ۷۵، باب اسرار الحج.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لہذا جو شخص جماعت کا قائل نہیں ہے وہ اعتدال کے مرتبہ کو چھوڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کے قانون اور عالم تشریعی سے خارج ہو کر باغی ہوتا ہے۔(۱)

(احکام اسلام ص ۷۲)

جماعت کی مشق کرانا

بچوں کو تعلیم کے لئے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے اور پڑھانے کی مشق کرانا درست ہے البتہ ایسی جماعت محراب سے علیحدہ ہٹ کر کرائی جائے، اور وہ تکبیر بھی کہیں۔(۲)

جماعت کا نظام لازم ہونے کی وجہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا نظام قائم فرمایا، اور ہر وہ شخص جو بیمار اور معذور نہیں ہے اس پر جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کو لازم قرار دیا ہے اس کا راز اور حکمت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ ہر روز امت کے ہر فرد کا پانچ مرتبہ احتساب ہو جاتا ہے۔

نیز تجربہ اور مشاہدہ یہ ہے کہ اس جماعتی نظام کی وجہ سے بہت سے وہ لوگ بھی

---

(۱) واما حكمة مشروعيتها فقد ذكر في ذلك وجوه احدها قيام نظام الالفة بين المصلين ولهذه الحكمة شرعت المساجد في المحال لتحصيل التعاهد باللقاء في اوقات الصلوات بين الجيران، ثانيها دفع حصر النفس ان تشتغل بهذه العبادة وحدها، ثالثها تعلم الجاهل من العالم افعال الصلاة، البحر : ۱/ ۳۴۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچی.

(۲) عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مروا اولادكم بالصلاة وهم ابناء سبع سنين واضربوهم عليها وهو ابناء عشر سنين وفرقوا بينهم في المضاجع (قال علی القاری) ليعتادو ويستانسوا بها، مرقاة المفاتيح: ۲/ ۲۷۵، كتاب الصلاة، الفصل الثاني، ط: رشيدية كوئٹه. وايضا في العرف الشذی علی الترمذی: باب ماجاء متی يؤمر الصبی بالصلوٰة، العرف الشذی: ۱/ ۹۵، ط: سعيد، فتاویٰ محموديه: ۶/ ۴۰۲، ط: فاروقيه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پانچوں وقت کی نماز پابندی سے ادا کرتے ہیں جو عزیمت کی کمی اور جذبے کی کمزوری کی وجہ سے انفرادی طور پر کبھی ایسی پابندی نہیں کر سکتے۔

نماز کی جماعت کا یہ نظام امت کے افراد کی دینی تعلیم وتربیت، اور ایک دوسرے کے احوال سے باخبر رہنے کا ایک غیر سرکاری اور بے تکلف انتظام بھی ہے۔

اور جماعت کی نماز کی وجہ سے مسجد میں عبادت اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی فضا قائم ہوتی ہے، اور زندہ دلوں پر اس کے بہتر اثرات پڑتے ہیں، اور مختلف حالات والے بندوں کے دل ایک ساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہونے کی وجہ سے آسمانی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، اور جماعت میں اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتوں کی شرکت کی وجہ سے ان کی معیت اور رفاقت نصیب ہوتی ہے، اور یہ سب جماعت کی برکات ہیں۔

نیز نماز کی جماعت کے نظام کے ذریعہ امت میں اجتماعیت پیدا کی جاسکتی ہے اور محلّہ کی مسجد میں روزانہ پانچ وقت کے نمازوں کی جماعت میں اکٹھے ہونے اور پوری بستی کی جامع مسجد میں جمعہ کے دن سب کے اکٹھے ہونے میں اجتماعی وملی فائدے ہیں، انہی برکات اور اسی قسم کی بہت ساری مصلحتوں اور فوائد کی وجہ سے امت کے ہر شخص کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا پابند کیا گیا ہے کہ جب تک کوئی واقعی مجبوری اور معذوری نہ ہو، تو وہ نماز جماعت ہی سے ادا کرے۔

جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت اور تعلیمات پر صحیح معنیٰ میں عمل ہوتا تھا منافق اور معذور کے علاوہ ہر شخص جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتا تھا، اور جماعت میں کوتاہی اور سستی کرنے کو نفاق کی علامت سمجھا جاتا تھا۔ (۱)

---

(۱) ''جماعت کی حقیقت'' اور ''جماعت کی حکمت'' کے عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

معارف الحدیث: ۳/۱۹۱، ۱۹۲، جماعت، کتاب الصلاۃ، ط: دارالاشاعت کراچی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں یہ فائدہ بھی ہے کہ تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کے حالات کے بارے میں علم ہوتا ہے، اور ایک دوسرے کے درد و مصیبت میں شریک ہو سکتے ہیں، اس سے دینی اخوت اور ایمانی محبت کا پورا پورا اظہار ہوتا ہے۔ اور یہ شریعت کا ایک بڑا مقصد ہے اور قرآن وحدیث میں اس کی تاکید کی گئی ہے اور جا بجا اس کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔(۱)

جماعت کو فرض پر فضیلت ہے

اگر کوئی شخص مغرب یا فجر کی فرض نماز الگ پڑھ رہا ہے، اگر دوسری رکعت کے سجدہ سے پہلے جماعت شروع ہو جائے تو نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو جانا چاہیئے تاکہ جماعت کا ثواب مل جائے۔(۲)

اس پر ایک شبہ یہ ہے کہ جماعت سنت ہے اور کسی عمل کو شروع کرنے کے بعد پورا کرنے سے پہلے باطل کرنا منع ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔ "ولا تبطلوا أعمالكم" (اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرو) لہذا جو نماز شروع کی ہے اس کو نہیں توڑنا چاہیے تھا اس شبہ کا

---

(۱) مظاهر حق جديد: ۱/ ۷۰۱، باب الجماعة وفضلها، جماعت کی حکمتیں اور فائدے، ط: دار الاشاعت کراچی.

(۲)(ويقتدى بالامام) وهذا (ان لم يقيد الركعة الاولىٰ بسجدة او قيدها) بها(فى غير رباعية او فيها) الدر المختار، وفى الشامية (قوله وهذا ان لم يقيد الخ) حاصل هذه المسئلة شرع فى فرض فاقيم قبل ان يسجد للاولىٰ قطع واقتدى فان سجد لها ، فان فى رباعى اتم شفعا واقتدى ما لم يسجد للثالثة، فان سجد اتم واقتدى متنفلا الا فى العصر وان فى غير رباعى قطع واقتدى ما لم يسجد للثانية فان سجدلها اتم ولم يقتد، (قوله اوقيدها)..... اى وان قيدها بسجدة فى غير رباعية كالفجر والمغرب فانه يقطع ويقتدى ايضا مالم يقيد الثانية بسجدة ، الخ،شامى: ۲/ ۵۲، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۱۱۹، الباب العاشر فى ادراک الفريضة، ط: رشيدية كوئٹه. البحر: ۲/ ۷۱، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جواب یہ کہ یہاں شروع کی ہوئی نماز کو کامل طور پر ادا کرنے کے لئے توڑا گیا ہے، یہ جائز ہے منع نہیں ہے، بلکہ بہتر اور ثواب کا کام ہے اس کو "ابطال للاکمال" کہتے ہیں۔(۱)

جماعت کی فضیلت

جماعت کی فضیلت اور تاکید میں اس قدر بکثرت احادیث وارد ہوئی ہیں کہ اگر ان تمام حدیثوں کو ایک جگہ پر جمع کیا جائے تو ایک بہت بڑی کتاب بن جائے گی، ان تمام حدیثوں کو دیکھنے کے بعد یقینی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نماز کامل ومکمل ہونے کے لئے جماعت ایک اعلیٰ درجہ کی شرط ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کو کبھی بھی ترک نہیں فرمایا،(۲) یہاں تک کہ بیماری کی حالت میں جب آپ کے جسم مبارک میں چلنے کی طاقت نہیں تھی تو دو آدمیوں کے سہارے سے مسجد میں تشریف لے گئے، اور جماعت سے نماز پڑھی،(۳) جو لوگ جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے تھے ان پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

---

(۱) والمستحب القطع للاکمال، رد المحتار: ۲/ ۵۲، باب ادراک الفریضة، مطلب قطع الصلاة، الخ، ط: سعید کراچی. لان الاصل ان نقض العبادة قصدا بلا عذر حرام لقوله تعالیٰ ولا تبطلوا اعمالکم ولا فضائه الی السفه خصوصا اذا کانت فرضا وان النقص للاکمال اکمال معنی فیجوز کنقض المسجد للاصلاح، وکنقض الظهر للجمعة..... وللجماعة مزیة علی الصلاة منفردا بالحدیث فجاز نقض الصلاة منفردا لاحراز الجماعة، الخ، البحر: ۲/ ۷۰، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی.

(۲) حدثنا الاعمش قال سمعت سالما قال سمعت ام الدرداء تقول دخل علی ابو الدرداء وهو مغضب فقلت ما اغضبک قال والله ما اعرف من امر محمد صلی الله علیه وسلم شیئا الا انهم یصلون جمیعا، صحیح البخاری: ۱/ ۹۰، باب فضل الجماعة، کتاب الاذان، ط: قدیمی کراچی. "وارکعوامع الراکعین" سورة البقرة الآیة ۴۳، أی صلوامع المصلین. جلالین پاره ۱، ص: ۵، تفسیر کبیر: ۱/ ۴۹۴، ط: مصر، أی فی جماعتهم، بیضاوی: ۱/ ۷۱، وصلوهامع المصلین لامنفردین. تفسیر کشاف: ۱/ ۵۳، تفسیر مدارک: ۱/ ۱۱۲، أی صلوابالجماعة، تفسیر مهائمی: ۱/ ۴۲.

(۳) قال الاسود کنا عند عائشة فذکرنا المواظبة علی الصلوٰة والتعظیم لها قالت: لما مرض النبی ﷺ مرضه الذی مات فیه فحضرت الصلوٰة فاذن فقال مروا أبابکر..... فوجد النبی من نفسه خفة فخرج یهادی بین رجلین کأنی انظرإلی رجلیه تخطان الارض من الوجع الی آخر الحدیث، صحیح البخاری: ۱/ ۹۱، باب حد المریض ان یشهد الجماعة، ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کو سخت غصہ آتا تھا، اور جماعت ترک کرنے والوں کو سخت سزا دینا چاہتے تھے۔(۱)

دین اسلام میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا بہت زیادہ اہتمام کیا گیا ہے اور ہونا بھی چاہیئے تھا، نماز جیسی عظیم عبادت کی شان بھی جماعت کو چاہتی ہے کیونکہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے سے نماز کامل ہوتی ہے، ورنہ نماز ہونے کے باوجود ناقص ہوتی ہے۔

☆.....صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا نماز سے ستائیس درجے زیادہ فضلیت رکھتی ہے۔ یعنی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والے کو اکیلے نماز پڑھنے والے سے ستائیس گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔(۲)

☆.....ابوداؤد شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تنہا نماز پڑھنے سے ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنا بہت بہتر ہے، اور دو آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھنا اور بھی بہتر ہے، اور جس قدر جماعت میں لوگ زیادہ ہوں گے اسی قدر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔(۳)

---

(۱) حدثنی یزید بن الاصم قال سمعت أبا هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لقد هممت ان آمر فتیتی فیجمعوا لی حزما من حطب ثم اتی قوما یصلون فی بیوتهم لیست بهم علة فاحرقها علیهم، سنن ابی داود: ۱/ ۹۱، باب فی التشدید فی ترک الجماعة، رقم الحدیث: ۵۴۹، ط: رحمانیه لاهور.

(۲) عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال صلوة الجماعة تفضل صلوة الفذ بسبع وعشرین درجة، صحیح البخاری: ۱/ ۸۹، باب فضل الجماعة، ط: قدیمی کراچی. عن ابی سعید انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول صلوة الجماعة تفضل صلاة الفذ بخمس و عشرین درجة، بخاری: ۱/ ۸۹، شامی: ۲/ ۵۳، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی.

(۳) عن ابی بن کعب قال صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما الصبح فقال..... وان صلوة الرجل مع الرجل ازکی من صلوته وحده وصلاته مع الرجلین ازکی من صلوته مع الرجل وما کثر فهو احب الی الله عز وجل، ابو داؤد: ۱/ ۹۲، باب فضل الجماعة، رقم الحدیث: ۵۵۴، ط: رحمانیه لاهور.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....صحیح بخاری شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنا وقت نماز کے انتظار میں گزرتا ہے وہ سب نماز میں شمار ہوتا ہے۔(۱)

☆.....ابن ماجہ میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت ترک کرنا چھوڑ دو ورنہ اللہ تعالیٰ دلوں پر مہر لگا دے گا، اور تم ان لوگوں میں سے ہو جاؤ گے جن کو اللہ تعالیٰ نے غافل قرار دیا ہے۔(۲)

☆.....ابو داؤد شریف میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ جوانوں کو حکم دوں کہ لکڑیاں جمع کریں، پھر میں ان کے یہاں پہنچوں جو عذر کے بغیر اپنے گھروں میں نماز پڑھتے ہیں، اور انہیں گھر والوں کے ساتھ کو جلا دوں۔(۳)

فتاویٰ رحیمیہ میں ہے کہ غور کیجئے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم آگ لگا دینے کی سزا ان لوگوں کے لئے تجویز فرماتے ہیں جو نماز تو پڑھتے ہیں مگر مسجد میں نہیں آتے گھر میں پڑھتے ہیں، اب غور فرمایئے کہ ان کی سزا کیا ہوگی جو نماز ہی نہیں پڑھتے۔(۴)

---

(۱) عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال الملائكة تصلی علی احدكم ما دام فی مصلاه ما لم يحدث اللّٰهم اغفر له اللّٰهم ارحمه لا يزال احدكم فی صلوة ما كانت الصلوة تحبسه لا ينقلب الی اهله الا الصلوٰة، صحيح البخاری: ۱/ ۹۰، باب من حبس فی المسجد ينتظر الصلاة، ط: قديمی كراچی.

(۲) عن الحكم بن ميناء اخبرنی ابن عباس وابن عمر انهما سمعا النبی صلی الله عليه وسلم يقول علی اعواده لينتهين اقوام عن ودعهم الجماعات اوليختمن الله علی قلوبهم ثم ليكونن من الغافلين، سنن ابن ماجه: ص: ۵۷، باب التغليظ فی التخلف عن الجماعة، ط: قديمی كراچی.

(۳) حدثنی يزيد بن الاصم قال سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لقد هممت ان آمر فتيتی فيجمعوا لی حزما من حطب ثم أتی قوما يصلون فی بيوتهم ليست بهم علة فاحرقها عليهم، سنن ابی داود: ۱/ ۹۱، باب فی التشديد فی ترک الجماعة، رقم الحديث: ۵۴۹، ط: رحمانيه لاهور.

(۴) فتاویٰ رحيميه: ۴/ ۱۳۰، باب الجماعة والامامة، ط: دار الاشاعت كراچی، ۲۰۰۳ء.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

احیاء العلوم میں ہے کہ پہلے زمانے کے بزرگ ایک وقت کی جماعت چھوٹ جانے پر اتنی دینی مصیبت سمجھتے تھے کہ سات دن تک غم اور سوگ منایا کرتے تھے اور اگر تکبیر اولیٰ فوت ہوتی تو تین دن تک سوگ منایا کرتے تھے۔(۱)

لہذا تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ پانچوں وقت کی نمازیں جماعت ہی سے ادا کریں اور تکبیر اولیٰ کا ثواب نہ چھوڑیں۔

جماعت کے بعد جماعت کرنا

☆.....اگر کچھ لوگوں نے کوئی فرض نماز جماعت سے ادا کر لی، پھر ان لوگوں نے اسی نماز کو جماعت کے ساتھ دوبارہ ادا کیا اور دوسری جماعت میں تین سے زیادہ آدمی تھے، تو یہ فعل مکروہ ہے، ہاں اگر تین افراد سے کم تھے تو مکروہ نہیں ہے بشرطیکہ دوسری جماعت کی نماز کو اذان کے بغیر ادا کیا جائے، اور اگر دوسری جماعت اذان کے ساتھ ادا کی جائے گی تو مکروہ ہوگی، چاہے اس میں تین افراد سے کم ہی کیوں نہ ہوں۔(۲)

☆.....اگر فجر اور عصر کی نماز شریعت کے قانون کے مطابق ادا کی گئی، اور فاسد نہیں ہوئی یا دوبارہ پڑھنا واجب نہیں ہوا تو اس صورت میں دوبارہ پڑھنا جائز نہیں، کیونکہ

---

(۱) وروی ان السلف کانوا یعزون انفسهم ثلاثة ایام اذا فاتتهم التکبیرة الاولیٰ ویعزون سبعا اذا فاتتهم الجماعة، احیاء علوم الدین للامام الغزالی: ۱/ ۱۹۸، فضیلة الجماعة، ط: دار الخیر دمشق.

(۲) وتطوع علی سبیل التداعی مکروهة(قال الشامی) قوله علی سبیل التداعی بأن یقتدی اربعة فاکثر بواحد ،الدر المختار مع شرحه، رد المحتار: ۱/ ۵۵۲، باب الامامة، ط: سعید کراچی. خلاصة الفتاوی: ۱/ ۱۵۳، الباب الخامس عشر، ط: رشیدیه کوئٹه. وعن ابی حنیفة لو کانت الجماعة اکثر من ثلاثة یکره التکرار والا فلا، شامی: ۱/ ۳۵۹، باب الاذان، ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فجر اور عصر کے بعد نفل نماز پڑھنا منع ہے۔(۱)

جماعت کا تارک فاسق ہے

کسی شرعی عذر کے بغیر جماعت کے ترک کرنے کی عادت بنالینا بہت بڑا گناہ ہے اور ایسا آدمی فاسق ہے اور فاسق کی امامت مکروہ ہے اور اذان بھی مکروہ ہے اور ایسے شخص کی دی ہوئی اذان کا اعادہ کرنا مستحب ہے۔(۲)

جماعت کے احکام

پانچ وقت کی نمازوں کے لئے جماعت واجب ہے،(۳) خواہ گھر میں پڑھے یا مسجد میں بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو، اور پورے رمضان میں تراویح کی نماز کے لئے جماعت سنت موکدہ ہے اور سورج گہن کی نماز کے لئے جماعت مستحب ہے، اور رمضان المبارک میں وتر کی نماز کے لئے جماعت مستحب ہے۔ اور رمضان المبارک کے علاوہ باقی گیارہ مہینوں میں وتر کی نماز جماعت سے پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ چاند گہن کی نماز اور تمام

---

(۱) لمن صلی الفجر والعصر والمغرب مرة فیخرج مطلقا وان اقیمت لکراهة النفل بعد الاولین وفی المغرب احد المحظورین البتیراء او مخالفة الامام بالاتمام، الدر المختارمع الرد: ۲/۵۵، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی.

(۲) وتارکهاعمداً مجانة ای تکاسلا فاسق یحبس حتیٰ یصلی. الدر المختار مع الرد: ۱/۳۵۲، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. کفایت المفتی: ۳/۴۷۸، ط: دار الاشاعت کراچی. فتسن او تجب ثمرته تظهر فی الاثم بترکها مرة (قوله بترکها مرة) ای بلا عذر وهٰذا عند العراقیین، وعند الخراسانیین انما یأثم اذا اعتاده کما فی القنیة، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۵۴، ط: سعید کراچی. وذکر فی غایة البیان معزیا الی الاجناس ان تارک صلاة الجماعة یستوجب اساءة ولا تقبل شهادته، البحرالرائق: ۱/۳۴۵، باب الامامة ط: سعید کراچی. امداد الاحکام: ۱/۵۲۴، ط: مکتبة، دار العلوم کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نوافل نماز میں اس طرح جماعت کا اہتمام کرنا جس طرح فرائض کی جماعت کے لئے کیا جاتا ہے مکروہ تحریمی ہے، ہاں اگر اہتمام اور لوگوں کو بلائے بغیر دو تین آدمی جمع ہو کر کسی نفل نماز کو جماعت سے پڑھ لیں تو کچھ حرج نہیں۔(۱)

جماعت کے درمیان خالی جگہ نہ چھوڑے

حضرت شاہ ولی اللہؒ لکھتے ہیں کہ ہم نے اس بات کا تجربہ کیا ہے کہ ذکر کے حلقوں میں ملکر بیٹھنے سے تسلی اور اطمینان بہت زیادہ ہوتا ہے اور ذکر کی حلاوت اور شیرینی معلوم ہوتی ہے، اور خطرات بند ہوتے ہیں اور اس بات کو ترک کرنے سے یہ باتیں کم ہو جاتی ہیں، اور ان باتوں میں سے جس قدر کسی بات میں کمی ہوتی ہے، اسی قدر وہاں شیطان کو دخل ہوتا ہے۔(۲)

---

(۱) الجماعة سنة مؤكدة) اى قوية تشبه الواجب فى القوة والراجح عند اهل المذهب الوجوب ونقله فى البدائع عن عامة مشايخنا وذكر هوو غيره ان القائل منهم انها سنة مؤكدة ليس مخالفا فى الحقيقة بل فى العبارة ..... وفى المجتبىٰ والظاهر انهم ارادوا بالتأكيد الوجوب لا ستدلاله، بالاخبار الواردة بالوعيد الشديد بترك الجماعة..... ولا فرق فى ذلك بين ان يكون فى المسجد او بيته حتىٰ لو صلى فى بيته بزوجته او جاريته او ولده فقد اتىٰ بفضيلة الجماعة ومنها انها واجبة للصلوات الاالخمس ..... وفى الكسوف والتراويح سنة..... وتستحب فى الوتر فى رمضان .....وهى مكروهة فى صلاة الخسوف.....ففى الخلاصة الاقتداء فى الوتر خارج رمضان يكره وذكر القدورى انه لا يكره وأصل هذا ان التطوع بالجماعة اذا كان على سبيل التداعى يكره فى الاصل لصدر الشهيد اما اذا صلوا بجماعة بغير اذان واقامة فى ناحية المسجد لا يكره، البحر الرائق: ۱/ ۳۴۴۔ ۳۴۵، باب الامامة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۸۲، الباب الخامس فى الامامة،الفصل الأول فى الجماعة ط: حقانيه پشاور، الدرالمختار مع الرد: ۱/ ۵۵۲ مطلب فى شروط الامامة الكبرىٰ، ط: سعيد كراچى.

(۲) اقول: قدجربنا ان التراص فى حلق الذكر سبب جمع الخاطر، ووجدان الحلاوة فى الذكر وسد الخطرات، وتركه ينقص من هذه المعانى والشيطان يدخل كلما انتقص شئى من هذه المعانى، الخ، حجة الله البالغة: ۲/ ۲۷، الجماعة، صلاة الجماعة، ط: كتب خانه رشيدية دهلى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم

مرد حضرات کے لئے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا نہ صرف سنت موکدہ بلکہ واجب کے قریب ہے، اگر سفر میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ممکن نہ ہو، یا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں ساتھیوں سے بچھڑنے کا خطرہ ہو یا سواری کی روانگی کا خطرہ ہو، تو ایسی صورت میں جماعت کے بغیر اکیلے نماز پڑھنا جائز ہے۔(۱)

جماعت کے فوائد:

حسد سے پاک

سیدھی اور ملی ہوئی صفوں میں اکٹھا ہو کر نماز پڑھنے سے اس امر کا اظہار ہوتا ہے کہ ان کے جدا جدا قلوب باہم ایک دوسرے کے قریب ہیں اور کینہ اور حسد سے پاک ہیں، اتحاد و اتفاق کے لئے جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دیا ہے، یہ عمل سب سے زیادہ کارگر ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔(۲)

---

(۱) وفی المفید و تسمیتها سنة لوجوبها بالسنة وفی البدائع تجب علی الرجال العقلاء البالغین الاحرار القادرین علی الصلاة بالجامعة من غیر حرج ..... وتسقط الجماعة بالاعذار .....او یرید سفراً واقیمت الصلاة فیخشی ان تفوته القافلة الخ، هندیة: ۱/ ۸۲، ۸۳ الباب الخامس فی الامامة، الفصل الاول فی الجماعة، ط: ماجدیه کوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۵۵، فصل واما بیان من تجب علیه الجماعة، ط: سعید کراچی. الدر المختارمع الرد: ۱/ ۵۵۴، مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ط: سعید کراچی. و: ۱/ ۵۵۲، باب الامامة، ط: سعید.

(۲) وأما حکمة مشروعیتها فقد ذکر فی ذلک وجوه احدها قیام نظام الالفة بین المصلین ولهٰذه الحکمة شرعت المساجد فی المحال لتحصیل التعاهد باللقاء فی اوقات الصلوات بین الجیران، ثانیها دفع حصر النفس ان تشتغل بهذه العبادة وحدها، ثالثها تعلم الجاهل من العالم افعال الصلاة وذکربعضهم انها ثابتة بالکتاب وهو قوله تعالیٰ وارکعوا مع الراکعین. البحر: ۱/ ۳۴۶. باب الامامة، ط: سعید کراچی. الرد المحتار: ۱/ ۵۵۱ مطلب فی شروط الامامة الکبریٰ ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وَاعْتَصِمُوْ بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعاً وَّلَا تَفَرَّقُوْا.

نیز جماعت اس اخوت کو یاد دلاتی ہے جس کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے۔

اِنَّمَا الْمُومِنُوْنَ اِخْوَةٌ.(۱) تمام ایماندار بھائی بھائی ہیں۔

جماعت کے لوٹانے میں اقامت دوبارہ کہنا

اگر جماعت کی نماز فاسد ہونے کی صورت میں بلا تاخیر دوبارہ جماعت کی نماز شروع ہوگئی، تو اقامت کو لوٹانے کی ضرورت نہیں، پہلی اقامت کافی ہے، اور اگر دوبارہ جماعت شروع کرنے میں تاخیر ہوگئی تو اقامت دوبارہ کہنا بہتر ہے۔ اور اگر تاخیر نہ ہونے کی صورت میں بھی دوبارہ تکبیر کہی جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔(۲)

جماعت کے لوٹانے میں نئے نمازی کا شرکت کرنا

☆.....اگر پہلی مرتبہ جماعت کی نماز میں فرض ترک ہونے کی وجہ سے دوبارہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کی جارہی ہے، تو اس میں نئے نمازیوں کے لئے شریک ہونا درست ہے، کیونکہ پہلی دفعہ جو نماز ادا کی گئی ہے فرض ترک ہونے کی وجہ سے وہ نماز باطل ہوگئی ہے۔(۳)

---

(۱) سورة الحجرات ، الآية: ۱۰.

(۲) فروع صلى السنة بعد الاقامة او حضر الامام بعدها لا يعيد ها بزازية وينبغى ان طال الفصل او وجد ما يعدقاطعا كأكل ان تعاد، الدر المختار،وفى الرد: لأن تكرارها غير مشروع اذا لم يقطعها قاطع من كلام كثير او عمل كثير ، شامى: ۱/ ۴۰۰، كتاب الصلاة ، باب الاذان قبيل باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۳) والمختار انه جابر للاول لا ن الفرض لا يتكرر) اى الفعل الثانى جابر للاول بمنزلة الجبر بسجود السهو، وبالاول يخرج عن العهدة وان كان على وجه الكراهة على الاصح ، كذا فى شرح الاكمل على اصول البزدوى ، ومقابله ما نقلوه عن ابى اليسر من ان الفرض هو الثانى

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....اور اگر پہلی دفعہ جماعت کی نماز میں واجب ترک ہونے کی وجہ سے دوبارہ جماعت کا اعادہ کررہے ہیں، تو اس صورت میں نئے آنے والے نمازیوں کے لئے اس جماعت میں شرکت کرنا درست نہیں ہے، کیونکہ پہلی مرتبہ جماعت کی نماز سے فرض ادا ہو چکا ہے، اور یہ صرف تکمیل ہے، فرض نہیں ہے، اس لئے فرض پڑھنے والوں کی نماز غیر فرض پڑھانے والے کے پیچھے جائز نہیں ہے۔(۱)

☆.....اگر امام کے ذمہ سجدہ سہو واجب ہوا تھا، اور وہ بھول گیا، اور بھول کر سجدہ سہو ادا نہیں کیا تو نماز ہو جائے گی لیکن ناقص ہوگی، ایسی نماز کو وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھنا ضروری ہے، لیکن دوبارہ پڑھنے کی صورت میں یہ نماز فرض نہیں ہوگی بلکہ نفل ہوگی، کیونکہ اس کا فرض ادا ہو چکا ہے، اگر چہ ناقص ادا ہوا ہے اور یہ جو دوبارہ جماعت ہو رہی ہے ناقص ہونے کی وجہ سے جو ثواب کم ہو گیا تھا اس کو پورا پورا حاصل کرنے کے لئے ہے،

– واختار ابن الهمام الاول قال لان الفرض لا يتكرر ، وجعله الثاني يقتضي عدم سقوطه بالاول،اذ هو لازم ترك الركن لا الواجب الاان يقال المرادان ذلك امتنان من الله تعالىٰ اذ يحتسب الكامل وان تأخر عن الفرض لما علم سبحانه انه سيوقعه آه، يعنى ان القول بكون الفرض هو الثاني يلزم عليه تكرار الفرض، لان كون الفرض هو الثاني دون الاول يلزم منه عدم سقوطه بالاول وليس كذلك لان عدم سقوطه بالاول انما يكون بترك فرض لا بترك واجب. الخ. الدر المختار مع الرد: ۱/۴۵۷، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها ،ط: سعيد كراچى. فتاوىٰ دار العلوم ديوبند: ۳/۴۲ كتاب الصلاة، الباب الخامس فى الامامة،الفصل الأوّل، ط: امداديه ملتان.

(۱) والمختار ان المعادة لترك الواجب نفل جابر والفرض سقط بالاولىٰ لان الفرض لا يتكرر كما فى الدر وغيره، طحطاوى على مراقى الفلاح،ص: ۲۴۸، كتاب الصلاة، فصل فى بيان واجبات الصلاة،ط:قديمى كراچى.وص: ۲۰۰،ط:مصطفى البابى،مصر. والمختار أنه جابر للاول لان الفرض لا يتكرر ، الرد المحتار: ۱/۴۵۷ مطلب كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب اعادته، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى.فتح القدير: ۱/۳۰۱،باب صفة الصلاة،ط:مصطفى البابى مصر.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس لئے نئے آنے والے نمازیوں کے لئے دوسری جماعت میں شریک ہونا درست نہیں ہے، اگر کوئی نئے آنے والے نمازی ایسی جماعت میں شریک ہوگا تو اس کا فرض ادا نہیں ہو گا اس آدمی کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

جماعت کے لئے سنت پڑھنے والے کا انتظار کرنا

جو لوگ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے تاخیر سے آتے ہیں، ان کو چاہیئے کہ گھڑی دیکھ کر وقت مقررہ کا خیال رکھتے ہوئے سنتیں پڑھیں، اگر وقت ہے تو سنت پڑھیں اور اگر وقت نہیں تو سنت نہ پڑھیں بلکہ جماعت کا انتظار کریں اگر مکروہ وقت نہیں تو سنت فرض کے بعد پڑھ لیں۔(۲)

تاہم اگر لوگ سنت پڑھ رہے ہیں، اور جماعت کا وقت ہو گیا ہے اور امام صاحب جماعت شروع کرنے میں چند منٹ کی تاخیر کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں اور اگر اس کی وجہ سے انتشار کا خوف ہے تو مقررہ وقت پر جماعت شروع کر دیں، سنت پڑھنے والے لوگوں کے فارغ ہونے کا انتظار نہ کریں۔(۳)

---

(۱) وكذا كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها والمختار أنه جابر للاول لأن الفرض لا يتكرر (قوله والمختار) اى الفعل الثانى جابر للاول بمنزلة الجبر بسجود السهو وبالاول يخرج عن العهدة وان كان على وجه الكراهة على الاصح، رد المحتار: ۱/۴۵۷، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها، ط: سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۴۸، فصل فى بيان واجبات الصلاة، ط: قديمى. وص: ۲۰۰، ط: مصطفى البابى مصر.

(۲) وأما بقية السنن فان امكنه ان يأتى بها قبل ان يركع الامام اتىٰ بها خارج المسجد وان خاف فوت ركعة شرع معه كذا فى التبيين، هندية: ۱/۱۲۰، الباب العاشر فى ادراك الفريضة، ط: حقانيه پشاور، الردالمحتار: ۲/۵۸، مطلب هل الاساءة دون الكراهة، او افحش، ط: سعيد كراچى.

(۳) اما الانتظار قبل الشروع فى غير ما يكره تأخيره كمغرب، وعند ضيق الوقت فالظاهر عدم الكراهة ولو لمعين الا اذا نقل على القوم، طحطاوى على الدر المختار، ۱/۲۲۰، كتاب الصلاة فصل فى الشروع فى الصلاة، ط: دار المعرفة بيروت. لبنان. ردالمحتار: ۱/۴۹۵، فصل فى بيان تأليف الصلاة، مطلب فى اطالة الركوع للجائى، ط: سعيد كراچى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جماعت مل گئی

☆.....اگر نمازی اقتداء کر کے امام کے ساتھ نماز کے کسی بھی حصہ میں شریک ہوجائے تو جماعت مل گئی، اگر چہ وہ صرف آخری قعدہ میں امام کے سلام پھیرنے سے پہلے جماعت میں شامل ہوا ہو یعنی اگر امام کے سلام پھیرنے سے پہلے کسی نے تکبیر تحریمہ کہہ لی تو اس کو جماعت مل گئی اور جماعت کا ثواب بھی مل جائے گا۔(۱) البتہ تکبیر اولیٰ کے ساتھ جماعت میں شامل ہونے کا جتنا ثواب ملتا ہے اتنا ثواب نہیں ملے گا اس لئے جماعت کی نماز میں تکبیر اولیٰ کے ساتھ شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔(۲)

☆..... پہلا سلام پھیرنے سے پہلے جو شخص امام کے ساتھ جماعت میں شامل ہو گیا اس کو جماعت مل گئی اور جماعت کا ثواب ملے گا،(۳) لیکن جب تک کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد کم سے کم امام کے ساتھ رکوع میں شامل نہ ہوگا تو وہ رکعت پانے والا نہیں

(۱) ولم یصل الظهر جماعة بادراک رکعة..... بل ادرک فضلها) ای فضل الجماعة لان من ادرک آخر الشئی فقد ادرکه ، ولحدیث الصحیح من ادرک رکعة من الصلاة فقد ادرک الصلاة وهو مجمع علیه، البحر الرائق: ۲/۷۵، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. ابوداؤد: ۱/۱۳۶ ،باب الرجل یدرک الامام ساجدا کیف یصنع : ۱/۱۳۶ ، ط: حقانیة. فظاهر کلامهم ان من ادرک الامام فی التشهد فقد ادرک فضلها ،البحر: ۲/۷۶،باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. وامافضائلها ففی السنة الصحیحة ان الصلوة مع الجماعة تفضل صلاة المنفرد ببضع و عشرین درجة، وفی المضمرات: انه مکتوب فی التورا ة صفة امة محمد وجماعتهم وانه بکل رجل فی صفوفهم تزادفی صلاتهم صلاة یعنی اذاکانواالف رجل یکتب لکل رجل الف صلاة، البحر: ۱/۶۰۲، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشیدیة کوئٹه.و: ۱/۳۴۶، ۳۴۷،ط:سعید. فتح القدیر: ۱/۳۰۰، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) وفی غایة البیان: ان المسبوق یکون مدرکا لثواب الجماعة لا یکون ثوابه مثل ثواب من ادرک اول الصلاة مع الامام لفوات التکبیرة الاولیٰ، البحر الرائق: ۲/۷۶،باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی.

(۳) انظر الی الحاشیةالسابقة.رقم ۱ .

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوگا۔ وہ رکعت اس کو امام کے سلام کے بعد کھڑے ہو کر پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر رکوع مل گیا تو رکعت مل گئی، امام کے سلام کے بعد اس رکعت کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ (۱)

جماعت میں شامل ہونے کے لئے نماز توڑنا

''فرض نماز تنہا پڑھ رہا تھا جماعت شروع ہوگئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جماعت میں شریک ہونے کے بعد قضاء نماز یاد آئے

اگر کوئی شخص جماعت کی نماز میں شریک ہوگیا، پھر اس کو نماز میں قضاء نماز یاد آئی اور وہ صاحب ترتیب ہے تو پہلے جماعت کے ساتھ جو نماز شروع کی ہے اس کو پوری کرے، پھر قضاء نماز پڑھے پھر اس کے بعد (۲) اس نماز کو دوبارہ پڑھے جو امام کے ساتھ جماعت سے ادا کی ہے اور اگر یہ شخص صاحب ترتیب نہیں تو امام کے ساتھ جو نماز ادا کی ہے وہ ہوگئی، قضا نماز پڑھ کر امام کے ساتھ پڑھی ہوئی نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔ (۳)

جماعت میں صف بندی کی وجہ

نماز کے لئے جو اجتماعی نظام ''جماعت'' کی شکل میں تجویز کیا گیا ہے، اس کے

---

(۱) وأجمعوا انه لو انتهى الى الامام وهو قائم فكبر ولم يركع مع الامام حتىٰ ركع الامام ثم ركع انه يصير مدركا لتلك الركعة وأجمعوا انه لو اقتدى به فى قومة الركوع لم يصر مدركا لتلك الركعة، البحر: ۲/۷۶، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچى.

(۲) وكذا اذا ذكر الفجر فى آخر وقت الظهر فوقع على ظنه ان الوقت لا يحتمل الصلاتين فافتتح الظهر فصلاها وقد بقى من وقت الظهر بعضه نظر فيه فان كان ما بقى من وقت الظهر ما امكنه ان يصلى فيه الفجر ثم الظهر لم تجزئه التى صلى وعليه ان يقضى الفجر ثم يعيد الظهر الخ،هندية: ۱/۱۲۲ الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، ط: ماجديه كوئٹه.

(۳) اخبرنا مالک حدثنا نافع عن ابن عمر انه كان يقول من نسى صلاة من صلاته فلم يذكر الا وهو مع الامام، فاذا سلم الامام فليصل صلوته التى نسى ثم ليصل بعدها الصلاة الاخرىٰ (اى التى صلاها مع الامام) قال محمد: وبهذا نأخذ الخ، المؤطا للامام محمد، ص: ۱۰۵، باب الرجل يصلى فيذكر ان عليه صلاة فائتة. و: ۱/۵۸۴، رقم الحديث: ۲۱۶، ط: دار القلم، دمشق.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ طریقہ تعلیم فرمایا ہے کہ ''لوگ صفیں بنا کر برابر برابر کھڑے ہوں''۔(۱)

ظاہر ہے کہ نماز جیسی اجتماعی عبادت کے لئے اس سے زیادہ حسین وسنجیدہ اور اس سے بہتر کوئی صورت نہیں ہوسکتی، پھر اس کی تکمیل کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی کہ صفیں بالکل سیدھی ہوں، کوئی شخص ایک انچ نہ آگے ہو اور نہ پیچھے، پہلے اگلی صف پوری کرلی جائے، اس کے بعد پیچھے کی صف شروع کی جائے، بڑے اور ذمہ دار اور اصحاب علم وفہم اگلی صفوں میں اور امام سے قریب جگہ حاصل کرنے کی کوشش کریں، چھوٹے بچے پیچھے ہوں، امام سب سے آگے اور صفوں کے درمیان میں کھڑا ہو۔

ظاہر ہے کہ ان سب باتوں کا مقصد جماعت کی تکمیل اور اس کو زیادہ مفید اور موثر بنانا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی ان باتوں کا عملاً اہتمام فرماتے اور وقتاً فوقتاً امت کو بھی ان کی ہدایت وتلقین فرماتے اور ان کا ثواب بیان فرما کر ترغیب دیتے، نیز ان امور میں لاپرواہی کرنے والوں کو سخت تنبیہ فرماتے اور اللہ کے عذاب سے ڈراتے تھے۔(۲)

جماعت میں کسی فرد کے لئے تاخیر کرنا

نمازیوں کے اجتماع کے بعد کسی فرد کے انتظار میں جماعت میں تاخیر کرنا جائز

---

(۱) (والفضل) مكان المأموم اذا كان رجلا حيث يكون اقرب الى الامام لقول النبى صلى الله عليه وسلم خير صفوف الرجال اولها وشرها آخرها.....واذا قاموا فى الصفوف تراصو او سووا بين مناكبهم لقوله ﷺ صلى الله عليه وسلم تراصوا والصقوا المناكب بالمناكب ، بدائع الصنائع: ۱۵۸/۱، فصل واما بيان مقام الامام والمأموم ،ط: سعيد كراچى.

(۲) معارف الحديث : جماعت میں صف بندی، حصہ سوم :۱۳۲/۳، ط: دار الاشاعت كراچى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہیں البتہ کوئی شخص شریر ہو اور اس سے خطرہ ہو تو اس کے شر سے بچنے کے لئے تاخیر کی جاسکتی ہے۔(۱)

جماعت میں یہ افراد شرکت نہ کریں

جو شخص امن میں خلل انداز ہو، اور شر و فساد کا باعث ہو، اور نمازیوں کو تکلیف اور ایذاء پہنچانے والا ہو، اور اس کا فعل اشتعال کا سبب ہو، تو ایسے لوگوں کو جماعت سے روکنا جائز ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچا لہسن، پیاز کھانے والوں کو مسجد سے نکال دیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں کو مسجد میں آنے سے منع کر دیا تھا جو خوشبو لگا کر آتی تھیں۔(۲)

---

(۱) (قوله إطالة ركوع أوقراءة)..... فلو انتظر قبل الصلاة ففي اذان البزازية لو انتظر الاقامة ليدرک الناس الجماعة يجوز لواحد بعد الاجتماع لا الا اذاكان داعرا شريرا، الدرمع الرد: ۱/ ۴۹۵، مطلب فی اطالة الركوع للجائی، ط: سعيد كراچی.

(۲) واكل نحو ثوم ويمنع منه وكذا كل مؤذ ولو بلسانه..... وقوله صلى الله عليه وسلم وليقعد فی بيته صريح فی ان اكل هذه الاشياء عذر فی التخلف عن الجماعة وايضاهنا علتان: اذی المسلمين واذی الملائكة، فبالنظر الى الاولىٰ يعذر فی ترک الجماعة وحضور المسجد وبالنظر الى الثانية يعذر فی ترک حضور المسجد ولو كان وحده، رد المحتار: ۱/ ۶۶۱ مطلب فی الغرس فی المسجد، و فيه ايضا (قوله وأكل نحوثوم) اى كبصل ونحوه مما له رائحة كريهة للحديث الصحيح فی النهی عن قربان آكل الثوم والبصل المسجد، ۱/ ۶۶۱. عن ابی هريرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اكل من هذه الشجرة فلا يقربن مسجدنا ولا يوذينا بريح الثوم وعن معدان بن ابی طلحة ان عمر بن الخطاب خطب يوم الجمعة فذكرنبی الله صلى الله عليه وسلم وذكر ابابكر، قال:..... ثم انكم ايها الناس تأكلون شجرتين لا اراهما الا خبيثتين هذا البصل والثوم لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ اوجد ريحهما من الرجل فی المسجدامر به فأخرج الى البقيع، صحيح مسلم: ۱/ ۲۰۹، ۲۱۰، كتاب المساجدومواضع الصلاة، باب نهی من أكل ثوماً... الخ، ط: قديمی كراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جماعت نہ ملی تو نماز کہاں پڑھے

جس کو نماز جماعت سے نہیں ملی اور دوسری مسجد میں جماعت ملنے کی امید بھی نہیں تو اس صورت میں اگر مسجد سے باہر جماعت ہو سکے تو مسجد سے باہر جماعت کر لینا بہتر ہے، ورنہ فرض نماز مسجد میں ہی ادا کرنا بہتر ہے۔(۱)

جماعت واجب ہونے کی شرائط

۱.....اسلام، کافر پر جماعت واجب نہیں۔

۲.....مرد ہونا، عورتوں پر جماعت واجب نہیں۔

۳.....بالغ ہونا، نابالغ بچوں پر جماعت واجب نہیں۔

۴.....عاقل ہونا، مست، بے ہوش، پاگل اور دیوانے پر جماعت واجب نہیں۔

۵.....آزاد ہونا، غلام پر جماعت واجب نہیں۔

۶.....تمام عذروں سے خالی ہو، عذروں کی حالت میں جماعت واجب نہیں، مگر جماعت کے ساتھ نماز ادا کر لے تو بہتر ہے، ورنہ جماعت کے ثواب سے محروم رہے گا۔(۲)

---

(۱) واما بیان ما یفعله بعد فوات الجماعة فلا خلاف فی انه اذا فاتته الجماعة لا یجب علیه الطلب فی مسجدآخرلکنه کیف یصنع ذکر فی الاصل انه اذ فاتته الجماعة فی مسجد حیه فان اتی مسجداً آخر یرجوا ادراک الجماعة فیه فحسن وان صلی فی مسجد حیه فحسن الخ، بدائع الصنائع: ۱/۱۵۶، کتاب الصلاة، فصل فی بیان ما یفعله بعد فوات الجماعة، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/۳۹۶، باب الاذان، مطلب فی کراهة تکرار الجماعة، ط: سعید کراچی. البحرالرائق: ۱/۳۴۶، ط: سعید کراچی. ولنا انه علیه السلام کان خرج لیصلح بین قوم فعاد الی المسجد وقد صلی اهل المسجد فرجع الی منزله فجمع اهله وصلی الدر المختارمع الرد: ۱/۵۵۳ مطلب فی تکرار الجماعة، ط: سعید کراچی.

(۲) فصل اما بیان من تجب علیه الجماعة فالجماعة انما تجب علی الرجال العاقلین الاحرار القادرین علیه من غیرحرج فلا تجب علی النساء والصبیان والمجانین والعبید والمقعد ومقطوع الید والرجل من خلاف والشیخ الکبیر الذی لا یقدر علی المشی و المریض ، بدائع الصنائع: ۱/۱۵۵ ،فصل فی بیان من تجب علیه الجماعة،ط:سعید. البحر: ۱/۳۴۶، ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جماعت واجب ہے۔

ہر عاقل بالغ غیر معذور مرد پر جماعت واجب ہے، لیکن اگر کوئی شخص معذور ہے اور عذر کی وجہ سے مسجد میں جا کر جماعت میں شریک نہیں ہوسکتا تو اس پر جماعت واجب نہیں ہوگی۔(۱)

جماعت ہو چکی ہے

☆.....اگر مسجد میں جانے کے بعد معلوم ہوا کہ جماعت ہو چکی ہے تو دوسری مسجد میں جماعت کی تلاش میں جانا واجب نہیں، اگر جانا چاہے تو جا سکتا ہے، منع نہیں ہے۔

☆.....اگر کوئی شخص اپنے محلّہ یا مکان کے قریب مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے ایسے وقت پر پہنچا کہ وہاں جماعت ہو چکی ہے، تو اس شخص کے لئے مستحب ہے کہ دوسری ایسی مسجد میں چلا جائے جہاں اس کو جماعت ملنے کی امید ہے، اور یہ بھی اختیار ہے کہ اپنے گھر میں واپس آ کر گھر کے آدمیوں کو جمع کر کے جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے۔(۲)

---

(۱) وفی البدائع: تجب علی الرجال العقلاء البالغین الاحرار القادرین علی الصلوة بالجماعة من غیر حرج..... وتسقط الجماعة بالاعذار، هندیة: ۱/ ۸۲۔ ۸۳، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الاول فی الجماعة، ط: ماجدیه کوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۵۵ واما بیان من تجب علیه الجماعة، ط: سعید کراچی. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۵۴، باب الاذان مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ط: سعید کراچی.

(۲) فصل: واما بیان ما یفعله بعد فوات الجماعة فلا خلاف فی انه اذا فاتته الجماعة لا یجب علیه الطلب فی مسجد آخر لکنه کیف یصنع ذکر فی الاصل انه اذا فاتته الجماعة فی مسجد حیه فان اتی مسجداً آخر یرجو ادراک الجماعة فیه فحسن وان صلی فی مسجد حیه فحسن، الخ، بدائع الصنائع: ۱/ ۱۵۶، کتاب الصلاة، فصل فی بیان ما یفعله بعد الجماعة، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/ ۳۹۶، مطلب فی کراهة تکرار الجماعة فی المسجد، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۳۴۶، ط: سعید کراچی. انه علیه الصلاة والسلام کان خرج لیصلح بین قوم فعاد الی المسجد وقد صلی أهل المسجد فرجع الی منزله فجمع اهله وصلی، شامی: ۱/ ۵۵۳، باب الاذان، مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جماعت ہورہی ہے تو آنے والا کیا کرے

اگر کوئی شخص ایسے وقت مسجد میں آیا کہ جماعت کی نماز ہورہی ہے، تو اسے فوراً نیت باندھ کر جماعت کی نماز میں شریک ہوجانا چاہیئے، اگرچہ ظہر کا وقت ہو، پھر بھی سنت نہ پڑھے، بلکہ جماعت میں شریک ہوجائے، اور سنت فرض سے فارغ ہونے کے بعد پڑھے۔(۱) البتہ فجر کی سنت اس سے مستثنیٰ ہے، اگر سنت پڑھ کر جماعت میں شامل ہونے کی امید ہے تو سنت پڑھ کر جماعت میں شامل ہونا چاہیے۔(۲)

جماعت ہوگئی

مسجد میں جماعت ہوجانے کے بعد مکان یا جنگل میں جماعت سے نماز پڑھنا

---

(۱) عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقيمت الصلوة فلا صلاة الا المكتوبة، مسلم: ۲۴۷/۱، واما بقية السنن فان امكنه ان يأتى بها قبل ان يركع الامام اتى بها خارج المسجد وان خاف فوت ركعة شرع معه كذا فى التبيين، هندية: ۱۲۰/۱، الباب العاشر فى ادراك الفريضة، ط: ماجديه كوئٹه. البحر الرائق: ۷۴/۲، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچى.

(۲) واذا خاف فوت ركعتى الفجر لاشتغاله بسنتها تركها لكون الجماعة اكمل والا بأن رجا ادراك ركعة فى ظاهر المذهب، وقيل التشهد واعتمده المصنف والشرنبلالى تبعا للبحر لكن ضعفه فى النهر لا يتركها بل يصليها، وفى الشامى: من ان من ادرك ركعة من الظهر مثلا فقد ادرك فضل الجماعة واحرز ثوابها كما نص عليه محمد وفاقا لصاحبيه وكذا لو ادرك التشهد يكون مدركا لفضيلتها على قولهم، قال: وهذا يعكر على ما قيل انه لو رجا ادراك التشهد لا ياتى بسنة الفجر على قول محمد، والحق خلافه لنص محمد على ما يناقضه آه، اى لان المدار هنا على ادراك فضل الجماعة وقد اتفقوا على ادراكه بادراكه التشهد فياتى بالسنة اتفاقا كما اوضحه فى الشرنبلالية ايضا، واقره فى شرح المنية وشرح نظم الكنز وحاشية الدررلنوح افندى وشرحها للشيخ اسماعيل ونحوه فى القهستانى وجزم به الشارح فى مواقيت الصلاة، شامى: ۵۶/۲، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

افضل ہے،(۱) جنگل یا مکان میں اذان اور اقامت کہنا افضل ہے، صرف اقامت کہنا بھی کافی ہے مکان میں نماز پڑھیں تو اس محلّہ کی مسجد میں جو اذان ہوگئی ہے وہی کافی ہے اگر جماعت کرنی ہے تو صرف اقامت کہہ لے۔(۲)

جمائی

۱.....نماز کے دوران جہاں تک ممکن ہو جمائی کو روکنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

۲.....اگر نماز کے دوران جمائی آجائے تو قیام (کھڑے ہونے) کی حالت میں دائیں ہاتھ کی پیٹھ منہ پر رکھ لینی چاہیئے۔(۳)

---

(۱) ان الاصح انه لو جمع باهله لا يكره وينال فضيلة الجماعة .رد المحتار: ۱/۳۹۶، مطلب فی كراهة تكرار الجماعةفی المسجد. ط: سعيد كراچی.البحر: ۱/۳۴۶،باب الامامة،ط:سعيد. انه عليه الصلاة والسلام كان خرج ليصلح بين قوم فعاد الى المسجد وقد صلى اهل المسجد فرجع الى منزله، فجمع اهله وصلى ،شامی: ۱/۵۵۳، مطلب تكرار الجماعة فی المسجد، ط: سعيد كراچی. و: ۱/۳۹۵، ط: سعيد كراچی، وفی التفاريق: وان كان فی كرم او ضيعة يكتفی باذان القرية او البلدة ان كان قريبا والا فلا.....وحد القرب أن يبلغ الاذان اليه منها،رد المحتار: ۱/۳۹۵،ط:سعيد كراچی.

(۲)(وكره تركهما لمسافر وكذا تركها)لا تركه لحضور الرفقة (بخلاف مصل) ولوبجماعة فی بيته بمصر او قرية لها مسجد فلا يكره تركهما اذ اذان الحی يكفيه ، لان اذان المحلة واقامتها كأذانه واقامته، لان الموذن نائب اهل المصر كلهم،شامی: ۱/۳۹۴،۳۹۵ باب الاذان ،ط: سعيد كراچی. البحر: ۱/۲۶۵ ،باب الاذان،ط:سعيد.

(۳) عن ابی هريرة ان النبی صلى الله عليه وسلم قال التثاوب من الشيطان فاذا تثاء ب احدكم فليكظم ما استطاع والا دب ان يكظمه مااستطاع ای يرده ويحبسه فان لم يقدر فليضع يده ..... فانه قد صرح بانه يغطی فاه بيمينه وقيل بيمينه فی القيام وفی غيره بيساره، البحر: ۲/۲۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی.حلبی كبير،ص: ۳۴۵، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور،(وامساك فمه عند التثاؤب) فائدة لدفع التثاؤب مجربة ولو بأخذ شفتيه بسنه (فان لم يقدر غطاه) بظهر (يده) اليسرىٰ وقيل باليمنىٰ لو قائما والا فيسراه، الدر المختار مع الرد المحتار: ۱/۴۷۸، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچی. شامی: ۱/۶۴۵، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جمائی لینا

☆.....نماز کی حالت میں جمائی لینا مکروہ تنزیہی ہے۔(۱)

☆.....اگر نماز کے دوران مجبوری کی وجہ سے جمائی لی ہو، اور احتیاط بھی کرتا ہو، اور جمائی لینے کی وجہ سے آواز بھی نہیں نکلی تو معاف ہے، نماز ہو جائے گی اور اگر اس میں احتیاط نہ کرتا ہو، اور بے احتیاطی کی وجہ سے آواز نکلتی ہو، اور حروف پیدا ہوں تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔(۲)

جمع کو واحد پڑھنا

''واحد کو جمع پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جمعہ

اگر جمعہ کی نماز میں سجدہ سہو لازم ہوتا ہے تو کرنا ضروری نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) انه علیه الصلوة والسلام قال ان التثاوب فی الصلاة من الشیطان فاذا تثاوب احدکم فلیکظم ما استطاع وفی روایة فلیضع یده علی فیه ودل هذا علی ان التثاوب مکروه، حلبی کبیر، ص: ۳۴۵، کراهیة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/ ۴۷۸، آداب الصلاة، ط: سعید. البحر: ۲/ ۲۵، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی.

(۲) ویفسد الصلاة التنحنح بلا عذر بأن لم یکن مدفوعا الیه وحصل منه الحروف هکذا فی التبیین عالمگیری: ۱/ ۱۰۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: ماجدیه کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۴۴۸، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/ ۶۱۸ باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی. الالمریض لا یملک نفسه عن أنین و تأوه لانه حینئذ کعطاس وسعال و جشاء وتثاوب، وان حصل حروف للضرورة، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۱۹، باب مایفسدالصلاة ومایکره فیها، ط: سعید کراچی.

(۳) (والسهو فی صلاة العید والجمعة والمکتوبة والتطوع سواء) والمختار عند المتأخرین عدمه فی الاولیین لدفع الفتن کما فی جمعة، الدر المختار مع الرد: ۲/ ۹۲، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. وفی الشامیة: بل الاولیٰ ترکه لئلا یقع الناس فی فتنة شامی: ۲/ ۹۲، باب سجودالسهو، ط: سعید کراچی. و: ۲/ ۱۵۷، ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جمعہ عورتوں پر فرض نہیں

☆.....عورتوں پر جمعہ کی نماز فرض نہیں،(۱) بلکہ جمعہ کے دن عام دنوں کی طرح ظہر کی چار رکعت فرض پڑھیں، اور اس سے پہلے اور بعد کی سنتیں بھی ادا کریں۔(۲)

☆.....اور عورتوں کے لئے جمعہ کے دن مسجد جا کر جماعت کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھنا ضروری نہیں، تاہم اگر کوئی عورت مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ جمعہ کی دو رکعت نماز پڑھے گی تو جمعہ کی نماز ادا ہو جائے گی اور ظہر کی نماز ساقط ہو جائے گی۔(۳) اور جمعہ کے فرض سے پہلے چار رکعت سنت اور فرض کے بعد چار رکعت سنت موکدہ اور دو رکعت سنت غیر موکدہ پڑھے گی۔(۴)

---

(۱) حتیٰ لا تجب الجمعة على العبيد والنسوان الخ، هندية: ۱/۱۴۴، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه، الدر مع الرد: ۲/۱۵۳، باب الجمعة، ط: سعيد كراچی. البحر: ۲/۲۶۴، باب الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه، و: ۲/۱۵۱، ط: سعيد كراچی. حلبی كبير، ص: ۴۷۲، فصل فی صلاة الجمعة، ط: نعمانيه كوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/۲۶۸، فصل فی بيان شرائط الجمعة، ط: سعيد كراچی.

(۲) ..... وكفاهم اداء الظهر، حلبی كبير، ص: ۴۷۳، فصل فی صلاة الجمعة، ط: نعمانيه كوئٹه.

(۳) ومن لا جمعة عليه ان اداها جاز عن فرض الوقت (وفی البحر) وأما من كان اهلا للوجوب كالمريض والمسافر والمرأة والعبد يجزئهم ويسقط عنهم الظهر الخ، البحر الرائق: ۱/۲۶۴-۲۶۶، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه، و: ۲/۱۵۲، ط: سعيد. الدر المختار: ۲/۱۵۳، ۱۵۵، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۱۴۴، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه،... وينبغی ان يستثنی منه المرأة فان صلاتها فی بيتها افضل، البحر الرائق: ۲/۱۵۲، باب صلاة الجمعة، ط: سعيد كراچی، بدائع الصنائع: ۱/۲۶۸، فصل فی بيان شرائط الجمعة، ط: سعيد كراچی.

(۴) (وسن) مؤكدا قبل الظهر واربع قبل الجمعة و اربع بعدها بتسليمة، الدر مع الرد: ۲/۱۲، مطلب فی القنوت النازلة، ط: سعيد كراچی، خلاصة الفتاویٰ: ۱/۲۱۱، كتاب الصلاة، الجنس فی السنن، ط: رشيدية كوئٹه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جمعہ کا مستحب وقت

جمعہ کی نماز کے لئے بھی مستحب وقت ظہر کی نماز کے مانند ہے، لیکن فتویٰ اس پر ہے کہ جمعہ کی نماز ہمیشہ اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے، جمہور کا یہی مذہب ہے، کیونکہ یہ بہت بڑے مجمع کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے، اور لوگ بہت پہلے سے آئے ہوئے ہوتے ہیں، اس لئے اس میں تاخیر سے لوگوں کو پریشانی ہوگی۔(۱)

جمعہ کا وقت

جمعہ کی نماز کا وقت ظہر کا وقت ہی ہے۔(۲)

جمعہ کی اذان کے بعد غسل کرنا

جمعہ کی اذان سے پہلے غسل کر لینا چاہیئے،(۳) اگر خدانخواستہ کسی دن بہت ضروری کام میں مشغول ہونے کی وجہ سے اذان سے پہلے غسل کرنے کا بالکل موقعہ نہیں ملا تو کپڑے کی درستگی اور تبدیلی کے ساتھ ساتھ جلدی سے غسل کرنے کی گنجائش ہوسکتی ہے، بشرطیکہ جمعہ

(۱،۲) وجمعة كظهر اصلا واستحبابا فی الزمانين لانها خلفه (قوله واستحبابا فی الزمانين) ای الشتاء والصيف ، لكن جزم فی الاشباه من فن الاحكام انه لا يسن لها الابراد وفی جامع الفتاوىٰ لقاری الهداية، : قيل انه مشروع لانها تودی فی وقت الظهر وتقوم مقامه، وقال الجمهور ، ليس بمشروع لانها تقام بجمع عظيم فتأخيرها مفض الی الحرج ولا كذلك الظهر وموافقة الخلف لاصله من كل وجه ليس بشرط ، شامی: ۱/۳۶۷، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچی. و: ۲/۱۶۵، مطلب ما اختص به يوم الجمعة، ط: سعيد كراچی. خلاصة الفتاوىٰ : ۱/۲۰۹، صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه، البحر : ۱/۴۲۹ ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) فتاوىٰ رحيميه: ۸/۱۱۶.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے پہلے کی سنت اور خطبہ فوت نہ ہو، مگر اس کی عادت بنا لینے کی ہرگز ہرگز اجازت نہیں ہوگی۔ اور اگر جمعہ کی سنت اور خطبہ فوت ہونے کا گمان ہو تو اس صورت میں صرف وضو کر کے جمعہ کے لئے روانہ ہو جائے۔(۱)

جمعہ کی اذان کے بعد غیر مسلم ملازم کو دکان پر بٹھا کر دکان کھلی رکھنا

جمعہ کی اذان ہونے کے بعد غیر مسلم ملازم کو دکان پر بیٹھا کر دکان کھلی رکھنا ناجائز تو نہیں ہے لیکن جمعہ کی فضیلت اور احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ جمعہ کی پہلی اذان کے ساتھ دکان بند کر دی جائے، تاکہ غافل قسم کے لوگوں کو اس سے غلط فہمی نہ ہو، دکان بند رکھنے میں جمعہ کے دن کی عظمت اور شان و شوکت میں اضافہ ہوگا، اگر ایک گھنٹہ دکان بند رہے گی تو کیا نقصان ہو جائے گا۔ ''ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ'' سورۂ جمعہ۔(۲)

جمعہ کی اذان کے بعد کاروبار بند کرنا

جمعہ کی پہلی اذان سنتے ہی کاروبار بند کر کے نماز اور خطبہ کے لئے تیار ہونا ضروری

---

(۱) ويغتسل لان الجمعة من اعظم شعائر الاسلام فيستحب ان يكون المقيم لها على احسن وصف..... واما ما روى ابو هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال من توضأ يوم الجمعة فبها ونعمت ومن اغتسل فهو افضل، بدائع الصنائع: ۱/ ۲۶۹، فصل واما بيان ما يستحب يوم الجمعة، ط: سعيد كراچى، حلبى كبير، ص: ۴۸۰۔ ۴۸۱، فصل فى صلاة الجمعة، البحث الثانى، ط: نعمانيه، شامى: ۱/ ۱۶۸، قبل مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۱۴، الباب الثانى فى الغسل الفصل الثالث، ط: رشيدية كوئٹه. حلبى كبير، ص: ۴۷، باب فرائض الغسل، ط: نعمانيه، حجة الله البالغة، : ۲/ ۲۹، الجمعة، ط: مكتبه رشيديه دهلى.

(۲) وقد خص منه من لا جمعة عليه ذكره المصنف (الدر المختار) والحاصل ان الدليل خص من وجوب السعى جماعة كالمريض والمسافر، شامى: ۵/ ۱۰۱، باب بيع الفاسد، مطلب فى البيع المكروه، ط: سعيد كراچى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے ورنہ گناہ ہوگا۔(۱)

جمعہ کی جماعت دومرتبہ کرنا

جس مسجد میں ایک مرتبہ باقاعدہ جمعہ کی جماعت ہوئی ہے وہاں دوسری مرتبہ جمعہ کی جماعت درست نہیں، جن لوگوں نے جمعہ کی نماز نہیں پڑھی وہ دوسری مسجد میں جاکر پڑھیں ورنہ اذان اقامت اور جماعت۔ کے بغیر تنہا تنہا ظہر کی نماز ادا کرلیں۔(۲)

جمعہ کی حقیقت

''جماعت کی حقیقت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جمعہ کی دو جماعتیں کرنا

☆.....ایک ہی مسجد میں جمعہ کی نماز دو دفعہ پڑھنا صحیح نہیں ہے، جن لوگوں کو پہلی جماعت میں جگہ نہیں ملی وہ دوسری مسجد میں چلے جائیں، اگر دوسری مسجد میں گنجائش نہیں یا دوسری مسجد ہے ہی نہیں تو کسی ہال یا کسی بڑے مکان میں جمعہ کا انتظام کیا جائے۔(۳)

---

(۱) (قوله ويجب السعي اليهاوترک البيع بالاذان الأول)لقوله تعالىٰ يا ايها الذين آمنوا اذا نودى للصلوٰة ،الخ، البحر: ۲/۱۵۶، باب صلاة الجمعة، ط: سعيد كراچی. بدائع الصنائع: ۱/۲۷۰، فصل واما بيان ما يستحب يوم الجمعة، ط: سعيد كراچی. شامی: ۲/۱۶۱، باب الجمعة، ط: سعيد كراچی.

(۲) (قوله الا الجامع) اى الذى تقام فيه الجمعة فان فتحه فى وقت الظهر ضرورى والظاهر انه يغلق ايضا بعد اقامة الجمعة لئلا يجتمع فيه احد بعدها ، شامی: ۲/۱۵۷، باب الجمعة، مطلب فى شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد كراچی. وكذا اهل مصر فاتتهم الجمعة، فانهم يصلون الظهر بغير اذان ولا اقامة ولا جماعة، وفى الشامية تحت قوله وكذا اهل مصر،..... عن المضمرات يصلون وحدانا، شامی: ۲/۱۵۷، باب الجمعة،مطلب فى شروط وجوب الجمعة،ط:سعيد كراچی.

(۳) وكذا اهل المصر اذا فاتتهم الجمعة يصلون فرادى كالمسافرين فى المصر ، خلاصة الفتاوىٰ كتاب الصلاة، ۱/۲۱۱، ط: رشيدية كوئٹه. المحيط البرهانى: ۲/۴۷۳، كتاب الصلاة صلاة الجمعة، ط: ادارة القرآن كراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....ضرورت کے وقت ایک شہر میں متعدد مقامات پر جمعہ کی نماز ادا کرنا جائز ہے،(۱) نمازیوں کی تعداد کے پیش نظر جہاں جہاں جمعہ قائم کرنے کی ضرورت ہو وہاں جمعہ قائم کرنا چاہیئے تا کہ ہر علاقے والے اپنے اپنے علاقہ میں جمعہ ادا کریں۔

☆.....اگر موجودہ مسجد نمازیوں کے لئے کافی نہیں تو دوسری مسجد کا انتظام کرنا ایمانی فریضہ ہے،(۲) اور اگر باقاعدہ دوسری مسجد بنانے میں کوئی رکاوٹ ہے تو عبادت خانہ کا انتظام کیا جائے، یا پہلے ہی سے کوئی بڑا ہال بک کرالیا جائے جیسا کہ شادی وغیرہ کی تقریبات کے لئے کیا جاتا ہے۔

بہر حال ایک ہی مسجد میں دومرتبہ جمعہ کی اجازت نہ دی جائے ورنہ یہ عام رواج ہو جائے گا اور یہ صحیح نہیں ہے۔

جمعہ کی سنت

☆.....جمعہ کے وقت فرض نماز سے پہلے چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا سنت موکدہ ہیں اور فرض نماز کے بعد بھی چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا سنت موکدہ ہیں۔(۳)

---

(۱) وتصح اقامة الجمعة فی مواضع کثیرة بالمصر وفنائه، طحطاوی علی المراقی،ص: ۴۱۳، باب الجمعة، ، ط: مصطفیٰ البابی الحلبی مصر، (وتؤدی فی مصر واحد بمواضع کثیرة مطلقا علی المذهب ، وعلیه الفتویٰ. الدر المختارمع الرد : ۲/ ۱۴۴، باب الجمعة، ط: سعید کراچی. خلاصة الفتاویٰ: ۱/ ۲۱۱، کتاب الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) عن عطاء : لما فتح الله الامصار علی ید عمرؓ امر المسلمین ان یبنوا المساجد ولا یتخذوا فی المدینة مسجدین یضار احدهما صاحبه ، روح المعانی، سورة التوبة:۱۰۷ : ۱۱/ ۲۱، ط: دار الاحیاء . معالم التنزیل للبغوی سورة التوبة ، تالیفات رشیدیه ملتان. : ۲/ ۳۲۷.

(۳) وسن) مؤکدا (اربع قبل الظهر واربع قبل الجمعة و) اربع بعدها بتسلیمة،فلو بتسلیمتین لم تنب عن السنة. الدر مع الشامی: ۲/ ۱۲، مطلب فی القنوت النازلة، ط: سعید کراچی. خلاصة الفتاویٰ: ۱/ ۲۱، کتاب الصلاة، الجنس فی السنن، ط: رشیدیة کوئٹه. طحطاوی علی المراقی،ص: ۳۱۲، فصل فی بیان النوافل، ط: مصطفیٰ البابی مصر.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆..... جمعہ کی سنت موکدہ کا حکم ظہر کی سنت کی طرح ہے، اگر کسی نے جمعہ کی چار رکعت سنت مؤکدہ شروع کی، اور فرض نماز ہونے لگی تو قرات وغیرہ مختصر کر کے چار رکعات سنت پوری کر لے اور اگر دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر کر فرض کی جماعت میں شامل ہو گیا تو فرض سے فارغ ہونے کے بعد پہلی والی چار سنتوں کو دوبارہ پڑھ لے۔ (۱)

جمعہ کی فضیلت

احادیث میں جمعہ کے دن کی اور جمعہ کی نماز کی بہت ہی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ یہ عید کے دن کے مانند ہے بلکہ اس سے بھی افضل ہے، (۲) لہذا بہتر تو یہ ہے کہ صبح ہی سے جمعہ کی نماز کی تیاری میں مشغول ہو جائے، جلد از جلد غسل کرے، عمدہ سے عمدہ کپڑے جو اس کے پاس ہوں پہنے، خوشبو لگائے، "سورۂ کھف" پڑھے، اور جتنی

---

(۱) ولو خرج وهو فی السنة یقطع علی الرکعتین آه وهو قول ضعیف ، وعزاه قاضیخان الی النوادر، قال : فاذا قطع یلزمه اربع رکعات، والصحیح خلافه کما فی المحیط ، قال الولوالجی فی فتاواه اذا شرع فی الاربع قبل الجمعة ثم افتتح الخطبة او الاربع قبل الظهر ثم اقیمت هل یقطع علی رأس الرکعتین ، تکلموا فیه ، والصحیح انه یتم ولا یقطع، لانها بمنزلة صلاة واحدة واجبة، البحر الرائق: ۱۵۵/۲ ، باب صلاة الجمعة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱۲۰/۱ ، الباب العاشر فی ادراک الفریضة، ط: رشیدیة کوئٹه، المحیط البرهانی: ۲۴۶/۲ ، الفصل الثانی عشر ، ط: ادارة القرآن کراچی. مراقی الفلاح، ص: ۱۷۴ ، باب الجمعة. و: ۵۱۸، ط: قدیمی، ط: قدیمی کراچی. والصحیح انه یتمها ، لانه کصلاة واحدة واجبة بحر ، ولکن یخفف القراءة، "در" یعنی بقدر الواجب لادراک الواجب ، وهل یترک تسبیح الرکوع والسجود، والصلاة علی البشیر النذیر فی القعود الاخیر لانها سنة والاستماع فرض، یحرر، طحطاوی علی المراقی، ص: ۴۲۴، باب الجمعة، ط: مصطفیٰ البابی الحلبی، مصر. و: ص: ۵۱۸، ط: قدیمی.

(۲) عن ابی لبابة بن عبد المنذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : ان یوم الجمعة سید الایام واعظمها عند الله وهو اعظم عند الله من یوم الاضحیٰ ویوم الفطر الخ، مشکوة المصابیح، ص: ۱۲۰ ، باب الجمعة، ط: قدیمی کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جلدی ہو سکے اذان سے پہلے ہی جامع مسجد میں پہنچ کر نوافل، صلوٰۃ التسبیح، قرآن مجید کی تلاوت، ذکر واذکار اور درود شریف پڑھنے میں مشغول رہے تو بڑی فضیلت کا مستحق ہوگا۔ (۱)

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن (بیوی کو) غسل کرائے اور خود بھی غسل کرے اور سویرے پیدل مسجد میں چلا جائے سوار ہو کر نہ جائے، اور امام کے قریب بیٹھے اور خطبہ غور سے سنے، اور اس درمیان کوئی لغو فعل نہ کرے تو اس کو ہر قدم کے عوض ایک پورے سال کی عبادت کا ثواب ملے گا، ایک سال کے روزوں کا اور ایک سال کی نمازوں کا ثواب ملے گا۔ (۲)

جمعہ کی نماز ایک مسجد میں دو دفعہ پڑھنا

''جمعہ کی جماعت دو مرتبہ کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جمعہ کی نماز ایک ہی مسجد میں پڑھنا

جمعہ کی نماز ایک مقام میں ایک ہی مسجد میں سب لوگوں کے لئے جمع ہو کر پڑھنا بہتر ہے، (۳) اور اگر ایک مقام پر متعدد جامع مسجد ہیں تو اس صورت میں ہر مسجد میں الگ الگ

---

(۱) واستنان الغسل لها والتطيب ولبس الاحسن، وتقليم الاظفار وحلق الشعر ولكن بعدها افضل والبخور في المسجد والتبكير لها والاشتغال بالعبادة الى خروج الخطيب ولا يسن الابراد بها ويكره افراده بالصوم وافراد ليلته بالقيام وقراءة الكهف فيه، الخ، شامي: ۲/۱۶۵، قبيل باب العيدين، ط: سعيد كراچي.

(۲) وعن اوس بن اوس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من غسل يوم الجمعة واغتسل وبكّر وابتكر ومشى ولم يركب ودنا من الامام واستمع ولم يلغ كان له بكل خطوة عمل سنة اجر صيامها وقيامها، رواه الترمذي وابو داود، مشكوة المصابيح، ص: ۱۲۲، باب التبكير، والتنظيف، ط: قديمي كراچي. سنن النسائي: ۱/۲۰۵، فصل المشي الى الجمعة، ط: قديمي كراچي.

(۳) الخاصة الثالثة: صلاة الجمعة التي هي من آكد فروض الاسلام، ومن اعظم مجامع المسلمين وهي اعظم من كل مجمع يجتمعون فيه وافرضه..... ومن تركها تهاونا بها طبع الله على قلبه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جمعہ کی نماز پڑھنا بھی درست ہے۔(۱)

آج کل ماشاءاللہ لوگوں میں نماز کی رغبت بہت زیادہ ہے، کراچی شہر میں ہر مسجد جمعہ کے دن نمازیوں سے بھر جاتی ہے، بلکہ مسجد میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے راستے گلیوں میں بھی صف بچھانی پڑھتی ہے تو ایسی صورت میں ایک ہی مسجد میں تمام لوگوں کے لئے جمعہ کی نماز پڑھنا مشکل ہے، اس لئے شہر کی ہر مسجد میں جمعہ قائم کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

جمعہ کی نماز کی التحیات میں شامل ہوا

اگر کوئی شخص جمعہ کی نماز میں التحیات میں آکر شامل ہوا ہے، تو اس کی شرکت صحیح ہو جائے گی، امام کے سلام کے بعد کھڑا ہو جائے اور خود دو رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیر دے، جمعہ کی نماز ادا ہو جائے گی، ظہر کی نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، باقی جمعہ کی نماز میں اتنی دیر سے آنا درست نہیں۔(۲)

– وقرب اهل الجنة يوم القيامة وسبقهم الى الزيارة يوم المزيد بحسب قربهم من الامام يوم الجمعة وتبكيرهم ، زاد المعاد لابن القيم الجوزية، ص: ۱۴۱ ، فصل هديه صلى الله عليه وسلم فى تعظيم يوم الجمعة، ط: دار الفكر بيروت.و: ۱/ ۳۷۶،فصل فى ذكر خصائص يوم الجمعة،الثالثة:صلاة الجمعة واجتماع المسلمين فيها،ط:مؤسسة الرسالة،بيروت.

(۱) قوله(وتودى فى مصر فى مواضع) اى يصح اداء الجمعة فى مصر واحد بمواضع كثيرة وهوقول ابى حنيفة و محمد وهو الاصح لان فى الاجتماع فى موضع واحد فى مدينة كبيرة حرجا بينا وهو مدفوع الخ، البحر الرائق: ۲/ ۲۵۰ ، كتاب الصلاة باب صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئته. و: ۲/ ۱۴۲ ،ط:سعيد. هندية: ۱/ ۱۴۵ ، كتاب الصلاة، الباب السادس فى صلاة الجمعة،ط: رشيدية كوئته.شامى: ۲/ ۱۴۵ ، باب الجمعة، ط: سعيد كراچى.

(۲) ومن ادركها فى التشهد او فى سجود السهو اتم جمعة عند الشيخين رحمهما الله تعالىٰ عالمگيرى: ۱/ ۱۴۹ ، الباب السادس عشر فى صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئته، حلبى كبير،ص: ۵۶۱ ، فصل فى صلوة الجمعة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، فتح القدير: ۲/ ۳۵، باب صلوة الجمعة، ط: سعيد. شامى: ۲/ ۱۵۷ ، باب الجمعة، ط: سعيد كراچى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جمعہ کی نماز کی نیت

جمعہ کی نماز کی نیت اس طرح کرے کہ ''میں نے دو رکعت جمعہ کی فرض نماز امام کے اقتداء میں پڑھنے کی نیت کی اللہ اکبر''۔(۱)

جمعہ کی نماز گھر میں پڑھنا

شہر، قصبہ یا بڑے گاؤں میں جس جگہ لوگوں کو جمعہ کے لئے آنے کی عام اجازت ہو وہاں جمعہ ادا تو ہو جاتا ہے لیکن مسجد کو چھوڑ کر گھر میں جمعہ قائم کرنا مکروہ اور نہایت نا پسندیدہ اقدام ہے اس سے مسجد کی فضیلت بھی حاصل نہیں ہوتی، اور یہ مساجد میں تقلیل جماعت کا سبب بھی ہے۔(۲)

---

(۱) (قوله وللفرض شرط تعيينه) كالعصر مثلا لاختلاف الفروض فلا بد من التعيين..... ويستثنى من فرض الوقت الجمعة فانها بدل فرض الوقت لانفسه، البحر: ۱/ ۲۷۹، باب شروط الصلاة، ط: سعيد، لا بد للمقتدى من ثلاث نيات اصل الصلاة، ونية التعيين ونية الاقتداء، الخ، البحر: ۱/ ۲۸۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی. وينوى جمعة لا ظهرا، الدر مع الرد: ۲/ ۱۵۸، باب الجمعة، ط: سعيد كراچی.

(۲) وفى الفتاوىٰ الغياثية لو صلى الجمعة فى قرية بغير مسجد جامع والقرية كبيرة لها قرى وفيها وال وحاكم جازت الجمعة بنوا المسجد او لم يبنوا .....والمسجد الجامع ليس بشرط ولهٰذا اجمعوا على جوازها بالمصلى فى فناء المصر، حلبى كبير، ص: ۵۵۱، فصل فى صلاة الجمعة، ط: سهيل اكيڈمىٰ لاهور، رد المحتار: ۲/ ۱۳۸، باب الجمعة، ط: سعيد كراچی. فتح القدير: ۲/ ۲۴، باب صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه. (فلو دخل امير حصنا) او قصره (واغلق بابه وصلى باصحابه (لم تنعقد) ولو فتحه واذن للناس بالدخول جاز، وكره، (قوله وكره) لانه لم يقض حق المسجد الجامع زيلعى ودرر شامى: ۲/ ۱۵۲، باب الجمعة، قبيل مطلب فى شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد كراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جمعہ کی نماز ملازم پر معاف نہیں

''ملازمت کی وجہ سے جمعہ معاف نہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جمعہ کی نماز میں سجدۂ سہو کے بعد شامل ہوا

اگر امام نے جمعہ کی نماز پڑھاتے ہوئے آخری قعدہ میں سجدہ سہو کیا، اس کے بعد کوئی شخص نماز میں شامل ہوا تو اس کی شرکت صحیح ہو جائے گی، اور اس آدمی کے لئے امام کے سلام کے بعد خود دو رکعت نماز پڑھنا لازم ہوگا پھر اس کے بعد ظہر کی نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

جمعہ کی نماز میں عصر کا وقت آجائے

☆.....اگر جمعہ کی نماز کے دوران عصر کا وقت داخل ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی اس صورت میں انفرادی طور پر ظہر کا فرض ادا کرنا لازم ہوگا۔(۲)

☆.....اگر قعدہ اخیرہ میں التحیات پڑھنے کے بعد عصر کا وقت داخل ہو گیا ہے تو اس صورت میں امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی، اور امام صاحبؒ کے مذہب میں احتیاط ہے، اور

---

(۱) (ومن ادرکها فی تشهد او سجود سهو) علی القول به فیها (یتمها جمعة) خلافا لمحمد، الدر مع الرد: ۱۵۷/۲، باب الجمعة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱۴۹/۱، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ط: رشیدیة کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۵۶۱، فصل فی صلاة الجمعة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، فتح القدیر: ۳۵/۲، باب صلاة الجمعة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) والثالث (وقت الظهر فتبطل) الجمعة (بخروجه) مطلقا، الدر مع الرد: ۱۴۷/۲، باب الجمعة، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر، ص: ۵۵۵، فصل فی صلاة الجمعة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، البحر الرائق: ۲۵۶/۲، باب صلوة الجمعة، ط: رشیدیة کوئٹه. عالمیگیری: ۱۴۶/۱، الباب السادس عشر فی صلوة الجمعة، ط: رشیدیة کوئٹه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے مذہب میں آسانی ہے۔(۱)

جمعہ کی نماز میں عصر کا وقت ہو گیا

اگر جمعہ کی نماز کے دوران عصر کا وقت داخل ہو گیا، تو جمعہ کی نماز باطل ہو جائے گی اور اس صورت میں ظہر کی نماز کی قضا لازم ہوگی۔(۲)

جمعہ کے دن تقریر کرنا

جمعہ کے دن خطبے سے پہلے اور جمعہ کے بعد دونوں وقت تقریر کرنا جائز ہے جس صورت میں مسلمانوں کا زیادہ فائدہ اور سہولت ہو اسے اختیار کیا جا سکتا ہے۔(۳)

---

(۱) حتیٰ لو خرج وقت الظهر فی خلال الصلوة تفسد الجمعة وان خرج بعد ما قعد قدر التشهد فكذا عند ابی حنيفة رحمه الله ، هندية: ۱/ ۱۴۶ ، الباب السادس عشر فی صلوة الجمعة ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۲/ ۱۴۷ ، مطلب فی نية آخر ظهر بعد صلوة الجمعة، ط: سعيد كراچی، حلبی كبير، ص: ۵۵۵ ، فصل فی صلوة الجمعة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور. البحر: ۲/ ۲۵۶ ،باب صلاة الجمعة،ط:رشيدية.

(۲)حتیٰ لو خرج وقت الظهر فی خلال الصلاة تفسدالجمعة ، هندية: ۱/ ۱۴۶ ، الباب السادس عشر فی صلوة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه. الدر مع الرد: ۲/ ۱۴۷ ، باب الجمعة،ط: سعيد كراچی. حلبی كبير،ص:۵۵۵ فصل فی صلوة الجمعة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۳) واخرج ابن عساكر عن حميد بن عبدالرحمٰن ان تميما الدارى رضی اللهعنه فی القصص سنين، فأبى ان يأذن له فاستأذنه فی يوم واحد فلما اكثر عليه قال له: ما تقول قال اقرأ عليهم القرآن وآمرهم بالخير وانهاهم عن الشر قال عمر رضی الله عنه ذالک الذبح ثم قال عظ قبل ان اخرج فی الجمعة فكان يفعل ذلک يوما واحدا فی الجمعة ،الموضوعات الكبير، ص: ۲۰ ، فصل ولما كان اكثر القصاص والوعاظ، ط: مير محمد كتب خانه كراچی. بخاری شريف : ۱/ ۱۶ ، كتاب العلم، باب من جعل لاهل العلم ايامامعلومة، ط: قديمی كراچی. شرح مسلم للامام نووی: ۱/ ۵۴ ، كتاب الايمان، باب ان الدين نصيحة، ط: قديمی كراچی.عن عاصم بن محمدعن أبيه قال رأيت أباهريرة رضی اللّٰه عنه يخرج يوم الجمعة فيقبض على رمانتی المنبر قائماً ويقول: حدثنا ابو القاسم رسول الله ﷺ الصادق المصدوق ﷺ ،فلايزال يحدث حتى اذا سمع فتح باب المقصورةلخروج الإمام للصلاة جلس،المستدرک للحاكم، ۴/ ۶۵۳ ، كتاب معرفة الصحابة،تحديث ابی هريرة فی المسجدقبل الجمعة،ط:دارالمعرفة،بيروت.

وروی عبداللّٰه بن عمررضی اللّٰه عنهماعن النبی ﷺ النهی عن التحلق يوم الجمعة قبل الصلاة الا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جمعہ کے دن زوال کا وقت ہے

جس طرح جمعہ کے دن کے علاوہ باقی چھ دنوں میں سورج کا زوال ہوتا ہے اسی طرح جمعہ کے دن بھی سورج کا زوال ہوتا ہے، جس طرح ٹھیک دوپہر کے وقت جب تک سورج کا زوال نہ ہو جائے کسی قسم کی بھی نماز پڑھنا ممنوع اور مکروہ تحریمی ہے اسی طرح جمعہ کے دن کا بھی یہی حکم ہے۔(۱)

ایک حدیث(۲) میں ٹھیک دوپہر کے وقت نماز پڑھنا منع ہے اور وہ مطلق اور عام ہے اس میں جمعہ کا دن بھی داخل ہے، اور ایک حدیث میں جمعہ کے دن کا استثناء ہے،(۳) اور یہ حدیث پہلی والی عموم والی حدیث کے مقابلہ میں ضعیف ہے، اور اگر بالفرض دونوں حدیثوں کو برابر بھی مان لی جائے تو اصول حدیث کے قانون کے مطابق

=أن يكون عالما بالله يذكر بأيام الله ويفقه فى دين الله ينكلم فى الجامع بالغداة فيجلس إليه فيكون جامعاً بين البكوروبين الاستماع،احياء علوم الدين، كتاب اسرار الصلاةومهماتها، ۱/ ۱۵۵ ،ط: المطبعة الأزهرية.
ومن ذلک :تذكير الناس المسمىٰ بالوعظ فى عرفنا.....وذكرعن أوّل من قص فى مسجد رسول الله ﷺ تميم دارى رضى الله عنه،استأذن عمررضى الله عنه أن يذكرالناس فأبىٰ عليه حتى كان آخرولايته فأذن له أن يذكرفى يوم الجمعة قبل أن يخرج عمرالخ،اقامة الحجة على أن الإكثار فى التعبدليس ببدعة للإمام عبدالحى اللكنوى: ۱/ ۳۲،ط:مكتبة المطبوعات الاسلامية ،حلب، اتحاف سادة المتقين شرح احياء علوم الدين: ۳/ ۴۵۳، ۴۵۴،الباب الخامس فى فضل الجمعة،ط: مكتبة دارالكتب العلمية،بيروت،لبنان.

(۱) (وكره) تحريما وكل ما لا يجوز مكروه (صلاة) مطلقا .....استوىٰ) الّايوم الجمعة على القول الثانى (قوله والا يوم الجمعة) لما رواه الشافعى فى مسنده، نهى عن الصلاة نصف النهار حتىٰ تزول الشمس الا يوم الجمعة، قال الحافظ ابن حجر: فى اسناده انقطاع ، وذكر البيهقى له شواهد ضعيفة اذا ضمت قوى (وبعد ۱۳ أسطر) وكذا رواية استثناء يوم الجمعة غريب فلا يجوز تخصيص المشهور به ، الدر مع الرد: ۱/ ۳۷۱۔ ۳۷۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲) عن عقبة بن عامر رضى الله عنه يقول: ثلاث ساعات كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهانا ان نصلى فيهن او نقبر فيهن موتانا حين تطلع الشمس بازغة حتىٰ ترتفع و حين يقوم قائم الظهيرة حتىٰ تميل الشمس وحين تضيف الشمس للغروب حتىٰ تغرب، مسلم : ۱/ ۲۷۶، باب الاوقات التى نهى عن الصلاة فيها، ط: سعيد، اس حدیث میں ممانعت کا حکم مطلق اور عام ہے اس میں جمعہ کے دن کا استثناء نہیں ہے۔

(۳) عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الصلاة نصف النهار حتىٰ تزول الا يوم الجمعة، حلبى كبير ،ص:۲۰۸، اما الاوقات التى تكره فيها ، ط: نعمانية ، كوئٹه.و،ص:۲۳۶،ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تحریم والی حدیث کو جواز کی حدیث پر ترجیح ہوتی ہے،(۱) نیز یہ کہ پہلی والی حدیث مشہور ہے دوسری حدیث اس کے مقابلہ میں مشہور نہیں ہے۔

جمعہ کے دن ظہر کے لئے اذان دینا

جمعہ کے دن ایسے شہر اور بڑے گاؤں میں جہاں جمعہ کی نماز ہوتی ہے ظہر کی نماز کے لئے اذان دینا اور اقامت کہنا مکروہ ہے، کیونکہ اس میں جمعہ کی مخالفت کا شبہ ہوتا ہے، (۲) اور چھوٹے گاؤں جہاں جمعہ کی نماز نہیں ہوتی ہے وہاں ظہر کی نماز کے لئے اذان دینا اور اقامت کہنا مکروہ نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) وفی التعارض یقدم المحرم علی المبیح، واجاب الشیخ ابن الهمام بأن هذین الحدیثین معارضان لحدیث النهی والمحرم راجح عند المعارضة، رسائل الارکان،ص: ۶۲، فصل فی المواقیت، بحواله فتاویٰ رحیمیه: ۹۸/۲، والجواب عنه ان استثناء یوم الجمعة لم یرد فی حدیث صحیح وکل ما جاء فیه ضعیف باسره قال الحافظ فی التلخیص بعد ذکر الحدیث المذکور واسحاق وابراهیم ضعیفان، ورواه البیهقی من طریق ابی خالدالاحمرعن عبد الله- شیخ من اهل المدینة- عن سعید به، ورواه الاثرم بسند فیه الواقدی وهو متروک ورواه البیهقی بسند آخر فیه عطاء بن عجلان وهو متروک، الخ، اعلاء السنن: ۵۹/۲، کراهة الصلاة عند الاستواء، ط:ادارة القرآن..... حلبی کبیر،ص:۲۰۸، اما الاوقات التی تکره فیها الخ، ط: نعمانیة کوئٹه.وص:۲۳۶،ط:سهیل.

(۲) وکره تحریما (لمعذور ومسجون) ومسافر(اداء ظهر بجماعة فی مصر) قبل الجمعة وبعد ها لتقلیل الجماعة وصورة المعارضة(قوله بغیر اذان ولا اقامة) قال فی الولوالجیة ولا یصلی یوم الجمعة جماعة بمصر ولا یوذن ولا یقیم فی سجن وغیره لصلاة الظهر، رد المحتار: ۱۵۷/۲، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ط: سعید کراچی. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۵۲۲، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: قدیمی کراچی.

(۳)(قوله فی مصر)بخلاف القری لانه لا جمعة علیهم فکان هذا الیوم فی حقهم کغیره من الایام شرح المنیة، وفی المعراج عن المجتبیٰ من لا تجب علیهم الجمعة لبعد الموضع صلوا الظهر بجماعة، شامی: ۱۵۷/۲، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ط: سعید کراچی. وأماأهل القریٰ فلهم ذلک بالاذان والإقامة من غیر کراهة.هندیة: ۱۴۹/۱،الباب السادس عشرفی صلاة الجمعة ومنهاالاذن العام،ط:رشیدیة.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جمعہ کے دن عورت ظہر کی نماز پڑھے

''خواتین جمعہ کے دن ظہر کی نماز پڑھیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جمعہ کے لئے جماعت شرط ہے

جمعہ کی نماز صحیح ہونے کے لئے جماعت شرط ہے، جماعت کے بغیر اکیلا جمعہ کی نماز پڑھنے سے جمعہ کی نماز صحیح نہیں ہوگی،(۱) اگر کسی آدمی کو جمعہ کی نماز نہیں ملی اور اس دن کسی اور جگہ جمعہ کی نماز ملنے کی امید نہیں تو ظہر کی نماز ادا کرے۔(۲)

جمعہ کے لئے مسجد کی شرط

جمعہ کی نماز صحیح ہونے کے لئے مسجد کی شرط نہیں ہے، شہر یا فنائے شہر میں جہاں کہیں مسجد کی طرح نماز پڑھنے کی عام اجازت ہے وہاں جمعہ کی نماز پڑھنا صحیح ہے، لیکن جمعہ کی نماز جامع مسجد میں پڑھنا سنت ہے، اس لئے مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ پر جمعہ کی نماز

---

(۱) والسادس الجماعة واقلها ثلاثة رجال. الدرمع الرد: ۲/ ۱۵۱، باب الجمعة، ط: سعيد كراچی. عالمگيرية: ۱/ ۱۴۸، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه. حلبی كبير، ص: ۵۵۷، فصل فی صلوة الجمعة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، و، ص: ۴۷۹، ط: نعمانية. فتح القدير: ۲/ ۳۱، باب صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه. والسادس (الجماعة) لان الجمعة مشتقة منها ولان العلماء اجمعوا على انها لا تصح من المنفرد، حاشية الطحطاوی على المراقی، ص: ۵۱۱، باب الجمعة، ط: قديمی كراچی، شامی: ۲/ ۱۵۱، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد كراچی.

(۲) وكذا (اهل مصر فاتتهم الجمعة) فانهم يصلون الظهر بغير اذان ولا اقامة ولا جماعة، الدر مع الرد: ۲/ ۱۵۷، باب الجمعة، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/ ۱۴۵، الباب السادس عشر فی صلوة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه. حلبی كبير، ص: ۵۶۴، فصل فی صلاة الجمعة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پڑھنے سے مسجد میں جمعہ پڑھنے کا ثواب نہیں ملے گا۔(۱)

جمعہ مسافر پڑھا سکتا ہے

''مسافر جمعہ کی نماز پڑھ سکتا ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جمعہ میں جماعت شرط ہے

جمعہ کی نماز صحیح ہونے کے لئے جماعت شرط ہے، اس لئے انفرادی طور پر جمعہ کی نماز پڑھنے کی صورت میں جمعہ کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۲) اگر اتفاق سے جمعہ کی نماز نکل گئی کسی اور جگہ جمعہ کی نماز ملنے کی امید نہیں تو ظہر کی نماز پڑھ لیا کرے۔(۳)

جمعہ وعیدین وغیرہ میں جہری قرأت کی وجہ

خاص مواقع کی وہ نمازیں جن میں اسلام کی تبلیغ، تعلیم وعظ، تربیت اور تلقین بھی

---

(۱) و فی الفتاوی الغیاثیة: لوصلی الجمعة فی قریة بغیر مسجد جامع والقریة کبیرة لها قری وفیها وال وحاکم جازت الجمعة بنوا المسجد او لم ینوا..... والمسجد الجامع لیس بشرط ولهذا اجمعوا علی جوازها بالمصلی فی فناء المصر، حلبی کبیر، ص: ۵۵۱، فصل فی صلاة الجمعة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، رد المحتار: ۲/۱۳۷، باب الجمعة، ط: سعید کراچی. تاتارخانیة: ۲/۴۹، کتاب الصلاة، النوع الثانی فی بیان شرائط الجمعة، ط: ادارة القرآن کراچی، (قوله وکره) لانه لم یقض حق المسجد الجامع، شامی: ۲/۱۵۲، باب الجمعة، قبیل مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ط: سعید کراچی.

(۲) والسادس الجماعة واقلها ثلاثة رجال، الدر مع الرد: ۲/۱۵۱، باب الجمعة، ط: سعید کراچی. عالمگیری: ۱/۱۴۸، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ط: رشیدیة کوئٹه، حلبی کبیر، ص: ۵۵۷، فصل فی صلاة الجمعة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، فتح القدیر: ۲/۳۱، باب صلاة الجمعة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳) وکذا (اهل مصر فاتتهم الجمعة) فانهم یصلون الظهر بغیر اذان ولا اقامة، ولا جماعة. الدر مع الرد: ۲/۱۵۷، باب الجمعة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۱۴۵، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ط: رشیدیة کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۵۶۴، فصل فی صلوة الجمعة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بنیادی مقاصد میں شامل تھی وہاں دن میں قرأت بلند آواز سے پڑھنے کا حکم آیا ہے، مثلاً جمعہ، عیدین اور استسقاء، اور بعض ائمہ کے نزدیک کسوف کی نمازوں میں قرأت بلند آواز سے پڑھی جاتی ہے، کیونکہ ان اوقات میں بلند آواز سے قرأت پڑھنے سے تعلیم، اور احکام اسلام کی تبلیغ اور وعظ ونصیحت کے اعتبار سے فائدہ ہوتا ہے، اس لئے ایسے موقعوں پر بلند آواز سے قرأت پڑھنے کا حکم ہے، کیونکہ ان موقعوں پر عام لوگوں کی بڑی بڑی جماعتوں کو اللہ تعالیٰ کا کلام سنایا جاتا ہے، اور ان کو اللہ کے احکام کی تبلیغ کی جاتی ہے، کیونکہ ایسے اجتماع کا موقعہ روز روز آتا نہیں اور یہ نبوت ورسالت کے سب سے بڑے مقاصد میں سے ہے۔ جیسا کہ علامہ حضرت ابن قیمؒ فرماتے ہیں: اذا عارض فی فلک معارض ارجح منه كالمجامع العظام فی العیدین والجمعة والا ستسقاء والكسوف، فان الجهر حینئذ احسن وابلغ فی تحصیل المقصود وانفع للجمع فیه من قرأة كلام الله علیهم وتبلیغه فی المجامع العظام ماهو من اعظم مقاصد الرسالة.

خلاصہ یہ کہ ایسی نمازوں میں قرآن پاک جہر سے پڑھنا مقرر کیا گیا تا کہ لوگوں کو قرآن کے اندر تدبر اور غور وفکر کا موقع ملے، اور اس میں قرآن کی عظمت بھی پائی جاتی ہے۔(۱)

(احکام اسلام ص ۶۵)

---

(۱) عن ابی رافع قال: استخلف مروان ابا هریرة رضی الله عنه علی المدینة وخرج الی مكة فصلی لنا ابو هریرة یوم الجمعة فقرأ بعد سورة الجمعة فی الركعة الآخرة، "اذا جاء ك المنافقون" قال فادركت ابا هریرة حین انصرف فقلت له انك قرأت بسورتین كان علی بن ابی طالب یقرأ بهما بالكوفة فقال ابو هریرة انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ بهما یوم الجمعة، رواه مسلم، اعلاء السنن: ۱۹/۴، باب الجهر بالقراءة فی صلوة الجمعة، والعیدین، ط: ادارة القرآن كراچی. ویجهر بالقراءة فیها لورود الاثر فیها بالجهر وهو ما روی عن ابن عباس انه قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقرأ فی صلاة الجمعة فی الركعة الاولیٰ سورة الجمعة وفی الثانیة سورة المنافقین ولو لم یجهر لما سمع، وكذا الامة توارثت ذلك ولان الناس یوم الجمعة فرغوا قلوبهم عن الاهتمام لامور التجارة لعظم ذلك الجمع فیتأملون قراءة الامام فتحصل لهم ثمرات القراءة فیجهر بها كما فی صلاة اللیل، بدائع الصنائع: ۲۶۹/۱، صلوة الجمعة، فصل فی بیان مقدارها، ط: ایچ ایم سعید كراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جنابت

☆.....صحبت، ہمبستری، احتلام اور انزال سے انسان ناپاک ہو جاتا ہے اس ناپاکی کو ''جنابت'' کہتے ہیں،(۱) اور ایسے آدمی کو ''جنبی'' کہتے ہیں،(۲) اس ناپاکی سے پاک ہونے کے لئے غسل کرنا فرض ہوتا ہے، اگر بیماری یا ضعف کی وجہ سے غسل نہیں کر سکتا تو تیمّم کرنا ضروری ہے۔(۳)

☆.....اگر نماز میں نیند آنے کی وجہ سے جنابت لاحق ہوگئی، تو نماز فاسد ہوگئی، غسل کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۴)

جنابت کی حالت میں امام نے نماز پڑھادی

اگر امام نے جنابت کی حالت میں نماز پڑھادی تو امام اور مقتدی دونوں کی نماز

(۱) والجنابة : هي النجاسة ، والجنب هو الذي اصابته جنابة اي نجاسة،فذلك بالتقاء الختانين او الانزال ، مجموعة قواعد الفقه، ص: ۲۵۳ ، ط: مير محمد كتب خانه. كراچي.

(۲) منها الجنابة وهي تثبت بسببين احدهما خروج المني على وجه الدفق والشهوة من غير ايلاج باللمس او النظر او الاحتلام او الاستمناء كذا في محيط السرخسي من الرجل والمرأة في النوم واليقظة ، عالمگيري: ۱/ ۱۴ ، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۱/ ۱۵۹ ،مطلب في تحرير الصاع والمد والرطل، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/ ۵۳، كتاب الطهارة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير،ص: ۴۰۔ ۴۱، مطلب في طهارة الكبرى، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) ويجوز التيمم اذا خاف الجنب اذا اغتسل بالماء ان يقتله البرد او يمرضه، هندية: ۱/ ۲۸، الباب الرابع في التيمم ، ط: رشيدية كوئٹه. حلبي كبير،ص: ۶۲ ، فصل في التيمم ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور،الدر مع الرد: ۱/ ۲۳۲، باب التيمم ، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/ ۱۴۰، باب التيمم ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۱/ ۴۸، فصل في شرائط ركن التيمم ،ط: سعيد كراچي.

(۴) وكذالك اذا نام في صلاته و احتلم يستقبل ولا يبني.هندية: ۱/ ۹۴ ،الباب السادس في الحدث في الصلاة، ط:رشيدية كوئٹه، وكذا اذا جن او اغمي عليه واجنب الخ، هندية: ۱/ ۹۴، ط: رشيدية كوئٹه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہیں ہوئی، دونوں کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے، امام کو چاہیئے کہ مقتدیوں کو تنہا تنہا بتادے، یا نماز کے وقت اعلان کردے کہ فلاں دن فلاں نماز میں جو حضرات شریک تھے وہ اپنی نماز کا اعادہ کرلیں، جن مقتدیوں کو اس کی اطلاع نہ ہوسکے وہ معذور ہیں۔(۱)

جنبی

جنبی اس بالغ مرد یا عورت کو کہتے ہیں جس پر جنابت کی وجہ سے غسل کرنا فرض ہو۔

جنتری

''نقشہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جنت میں گھر بنائے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان فرائض کے علاوہ بارہ رکعتیں پڑھ لیا کرے گا اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بنائے گا۔(مسلم شریف)(۲)

---

(۱) (واذا ظهر حدث امامه بطلت فيلزم اعادتها) لتضمنها صلاة المؤتم صحة، وفساداً(كما يلزم الامام اخبار القوم اذا ام وهو محدث او جنب) او فاقد شرط او ركن..... (بالقدر الممكن) بلسانه او(بكتاب او رسول على الاصح، الدر مع الرد: ۱/ ۵۹۱ ـ ۵۹۲، باب الامامة، ط: سعيد كراچی.(قوله لتضمنها)... واذا فسدت صلاته فسدت صلاة المقتدی لانه متیٰ فسد الشئی فسد مافی ضمنه. شامی: ۱/ ۵۹۱،ط:سعيد كراچی.البحر: ۱/ ۳۶۶،قبيل باب الحدث فی الصلاة،ط:سعيد.

(۲) عن ام حبيبة زوج النبی صلی الله عليه وسلم انها سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول ما من عبد مسلم يصلی لله كل يوم ثنتی عشرة ركعة تطوعا غير فريضة الا بنی الله له بيتا فی الجنة او الا بنی له بيت فی الجنة، مسلم : ۱/ ۲۵۱، باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض: ط: قديمی كراچی. مشكوة شريف: ۱/ ۱۰۳،باب السنن وفضائلها،ط:قديمی كراچی. ابوداود : ۱/ ۱۸۵، باب التطوع وركعاتها، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

احادیث میں ان بارہ رکعتوں کی تفصیل اس طرح منقول ہے: چار رکعت ظہر کی فرض نماز سے پہلے اور دو رکعت ظہر کی فرض نماز کے بعد، دو رکعت مغرب کی فرض نماز کے بعد، دو رکعت عشاء کی فرض نماز کے بعد، اور دو رکعت فجر کی فرض نماز سے پہلے۔(۱)

جنسی امراض

دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا (جلسہ) گھٹنوں اور پنڈلیوں کو مضبوط بناتا ہے۔اس کے علاوہ رانوں میں جو پٹھے (Muscles) اللہ تعالیٰ نے نسل کشی کے لئے بنائے ہیں ان کو خاص قوت عطا کرتا ہے جس سے مردانہ اور زنانہ کمزوریاں دور ہو جاتی ہیں تا کہ انسان کی نسلیں دماغی اور جسمانی اعتبار سے صحت مند پیدا ہوں۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/ ۷۵)

جنون

☆.....اگر کسی کو جنون طاری ہو جائے، اور چھ نمازوں کے وقت تک رہے، تو اس کے ذمہ ان نمازوں کی قضاء نہیں وہ نمازیں معاف ہیں، ہاں اگر پانچ نمازوں کے وقت

---

(۱) عن عبداللہ بن شقیق قال سالت عائشة عن صلاة رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عن تطوعه فقالت کان یصلی فی بیتی قبل الظهر اربعا ثم یخرج فیصلی بالناس ثم یدخل فیصلی رکعتین وکان یصلی بالناس المغرب ثم یدخل فیصلی رکعتین ویصلی بالناس العشاء ویدخل بیتی فیصلی رکعتین وکان یصلی من اللیل تسع رکعات فیهن الوتر وکان یصلی لیلا طویلا قائماً ولیلا طویلا قاعداً وکان اذا قرأ وهو قائم رکع وسجدوهوقائم واذا قرأقاعداً رکع وسجد وهو قاعد وکان اذا طلع الفجر صلی رکعتین، مسلم: ۲/ ۲۵۲، باب جواز النافلة قائماً، وقاعداً: ط: قدیمی کراچی. ابو داود: ۱/ ۱۸۵، کتاب الصلاة،باب التطوع ورکعات السنة، ط: سعید کراچی. مشکوٰة: ۱/ ۱۰۳،باب السنن وفضائلها،ط:قدیمی. (قوله بتسلیمة) لما عن عائشة رضی اللہ عنها، کان النبی صلی اللہ علیه وسلم یصلی قبل الظهر اربعا، وبعدها رکعتین، وبعد المغرب ثنتین، وبعد العشاء رکعتین، وقبل الفجر رکعتین، رواه مسلم وابوداود وابن حنبل، الخ، شامی: ۲/ ۱۲ - ۱۳،باب الوتر والنوافل، مطلب فی السنن، والنوافل، ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تک جنون رہا، اور چھٹی نماز میں اس کا جنون جاتا رہا اور وہ ہوش میں آ گیا تو ان پانچ نمازوں کی قضاء لازم ہوگی۔(۱)

☆.....اگر نماز کے دوران جنون لاحق ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی جنون ختم ہونے کے بعد اس نماز کی قضاء لازم ہوگی۔(۲)

جنون لاحق ہوا قعدۂ اخیرہ میں

''قعدۂ اخیرہ میں جنون لاحق ہوا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جنبی تیمّم کب کر سکتا ہے

اگر ''جنبی'' (جس کو غسل کی ضرورت ہو) کو غسل کرنے سے ہلاکت یا مرض کے بڑھ جانے کا غالب اندیشہ ہو، یا پانی نہ ہو، یا پانی ہے لیکن استعمال پر قادر نہ ہو تو ایسی صورت

---

(۱) (ومن جن او اغمی علیه) ولو بفزع من سبع او آدمی یوما ولیلة قضی الخمس وان زاد کوقت صلاة سادسة (لا) للحرج، الدر المختار مع الرد: ۲/ ۱۰۲، باب صلاة المریض، مطلب فی الصلاة فی السفینة، ط: سعید کراچی. عالمگیری: ۱/ ۱۳۷، الباب الرابع عشر فی صلاة المریض، ط: رشیدیة کوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/ ۵۶۱، کتاب الصلاة شرائط الوجوب، ط: رشیدیة کوئٹه، تاتارخانیة: ۲/ ۹۶، ط: قدیمی کراچی. البحر الرائق: ۲/ ۱۱۷، باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی.

(۲) وکذا اذا جن او اغمی علیه او اجنب لانه لا یکثر وقوعه فکان للبناء منه بد، بدائع: ۱/ ۲۲۲، فصل فی بیان ما یفسد الصلاة، ط: سعید کراچی. ویفسدها..... (والاغماء والجنون والجنابة) حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۲۱ ـ ۳۲۹، باب ما یفسد الصلاة، ط: قدیمی کراچی، حلبی کبیر، ص: ۴۵۳، مفسدات الصلاة، تذییل فی الحدث، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/ ۵۹۹ ـ ۶۰۳، باب الاستخلاف، ط: سعید کراچی، وبقی من المفسدات ارتداد بقلبه وموت وجنون واغماء، الدر المختار: (قوله وجنون واغماء) فاذا افاق فی الوقت وجب اداؤها وبعده یجب القضاء مالم یزد الجنون والاغماء علی یوم ولیلة، شامی: ۱/ ۶۲۹، باب ما یفسد الصلاة مطلب فی المشی فی الصلاة، ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں تیمّم کرنا جائز ہے۔(۱)

جواب دینا آیتوں کا

''آیات کا جواب دینا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جواب میں درود شریف پڑھنا

''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر جواب میں درود شریف پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جوتا

۱.....اگر ''جوتا'' پاک ہے یعنی اس کو نجاست نہیں لگی، یا نجاست لگی ہو لیکن اس کو پاک صاف کر لیا گیا ہو، تو دونوں صورتوں میں جوتا پہن کر نماز پڑھنے کی گنجائش ہو گی بشرطیکہ پاؤں کی انگلیوں کا سرا جوتے کے چمڑے سے لگتا ہو۔(۲)

---

(۱)(من عجز عن استعمال الماء لبعده ميلا او لمرض) يشتد او يمتد بغلبة ظن او قول حاذق مسلم ولو بتحرك ..... (او برد) يهلك او الجنب او يمرضه(..... او خوف عدو) كحية او نار على نفسه ولو من فاسق او حبس غريم او ماله ولو امانة..... اوعطش .....أوعدم آلة طاهرة يستخرج بها الماء ولو شاشا الخ، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۲۳۲ ـ ۲۳۶، باب التيمم، ط: سعيد. هندية: ۱/ ۲۸، الباب الرابع فى التيمم، ط:رشيدية. البحر: ۱/ ۱۴۱، باب التيمم (قوله او برد)، ط: سعيد كراچى. بدائع الصنائع: ۱/ ۴۷، فصل واما شرائط الركن فأنواع، واما العدم من حيث المعنى، ط: سعيد كراچى، و ص: ۱/ ۱۶۸، ط: رشيدية كوئته.

(۲) (قوله وصلاته فيهما) اى فى النعل والخف الطاهرين افضل مخالفة لليهود وفى الحديث " صلوا فى نعالكم، ولا تشبهوا باليهود رواه الطبرانى كما فى الجامع الصغير، فتاوىٰ شامى: ۱/ ۶۵۷، مطلب فى احكام المساجد ط: سعيد كراچى. (ومنها السجود) بجبهته وقدميه ووضع اصبع واحدة منهما شرط وفى الشامية (قوله وقدميه) يجب اسقاطه لان وضع اصبع واحدة منهما يكفى ..... انه لو لم يصنع شيئا من القدمين لم يصح، السجود، الدر المختار مع شرحه رد المحتار: ۱/ ۴۴۷، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لیکن موجودہ زمانہ میں چونکہ مساجد میں فرش، چٹائیاں، دریاں اور قالین وغیرہ بچھی ہوئی ہوتی ہیں، اور جوتا پہن کر مساجد میں جانے کی صورت میں فرش اور قالین وغیرہ مٹی وغیرہ کے ساتھ ملوث ہونے کا احتمال ہے، نیز اس میں بے احترامی اور بے ادبی بھی معلوم ہوتی ہے اس لئے مسجد میں جوتا پہن کر نہ جائے اور اس میں نماز بھی نہ پڑھے بلکہ مسجد کے دروازے ہی میں جوتا اتار لے اور کسی جگہ پر حفاظت سے رکھ دے۔(۱)

۲.....اگر جوتا پاک ہے تب بھی مسجد کے ادب اور احترام کے خلاف ہے لہذا مسجد میں جوتا پہن کر داخل ہونا ٹھیک نہیں ہے۔(۲)

۳.....اگر عید گاہ میں گھاس ہے اور صفیں وغیرہ بچھی ہوئی نہیں ہیں تو وہاں جوتا پہن کر نماز پڑھنے کی گنجائش ہوگی، تاہم اس میں فتنہ فساد کا ڈر ہے اس لئے اس سے بچنا چاہیئے۔(۳)

۴.....اگر نمازی کے سامنے جوتے ہوں تو نماز ہو جاتی ہے، جوتوں پر اگر نجاست لگی ہوئی ہو تو ان کو صاف کر کے مسجد میں لانا چاہیئے، ناپاک جوتا مسجد میں رکھنا صحیح نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کو پاک رکھنے کا حکم دیا ہے۔(۴)

---

(۱)(قوله وصلاته فيهما).....قلت لكن اذ اخشى تلويث فرش المسجد بها ينبغى عدمه وان كانت طاهرة واما المسجد النبوى فقد كان مفروشا بالحصا فى زمنه صلى الله عليه وسلم بخلافه فى زماننا ولعل ذلك محمل ما فى عمدة المفتى من ان دخول المسجد متنعلا من سوء الادب، شامى: ۱/۶۵۷، باب ما يفسد الصلاة، ومايكره فيها، مطلب فى احكام المسجد، ط: سعيد كراچى. فتاوىٰ سراجيه:، ص: ۷۱.

(۲) ايضا. (۳) ايضا.

(۴) (قوله مطلقا) ..... وفى شرح المنية : وجه عدم الكراهة ان كراهة استقبال بعض الاشياء باعتبار التشبه بعبادها و المصحف والسيف لم يعبد هما احد الخ، شامى: ۱/۶۵۲، باب ما يفسد الصلاة،مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة،ط:سعيد كراچى.قلت ان وضع الحذاء والنعل وغيرهما امام المصلى للحفظ والصيانة عن السرقة لا للعبادة، محمد انعام الحق.وسيأتى فى كتاب الحج قبيل باب القِران،يكره للمصلى جعل نحو نعله خلفه لشغل قلبه،شامى: ۱/۶۵۴،باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها،مطلب فى بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه وخلاف الأولىٰ،ط: سعيد.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جوتا رکھنا

اگر نمازی کا جوتا پاک ہے، نجاست اور گندگی لگی ہوئی نہیں ہے تو جوتے کو مسجد کے اندر رکھنا جائز ہے، تاہم اگر چوری کا ڈر نہیں ہے تو مسجد سے باہر رکھنا بہتر ہے، اور اگر جوتے میں ناپاکی لگی ہوئی ہے تو اس کو دور کئے بغیر ناپاک جوتے کو مسجد میں رکھنا جائز نہیں ہے۔(۱)

جہاز

اگر سفر کے دوران جہاز اور راکٹ میں نماز کا وقت آجائے اور پانی ملے تو وضو کر کے ورنہ تیمّم کر کے نماز پڑھنا جائز ہوگا، اگر نماز جہاز کی سیٹ سے علیحدہ ہو کر کسی خالی جگہ پر قیام، رکوع اور سجدہ کے ساتھ ادا کی جائے گی تو بعد میں زمین، چاند، مریخ یا زہرہ پر اترنے کے بعد دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا، وہ نماز کافی ہو جائے گی،(۲) اور اگر کسی خالی جگہ پر قیام، رکوع اور سجدہ کے ساتھ ادا نہیں کی بلکہ سیٹ ہی پر بیٹھے بیٹھے اشارہ سے رکوع اور سجدہ کر کے

---

(۱)(وادخال نجاسة فيه) وعليه ..... وينبغي لداخله تعاهد نعله وخفه، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۵۶، (قوله وعليه فلايجوزالخ)..... من عدم جواز ادخال النجاسة المسجد،شامي: ۱/ ۶۵۶، (قوله وصلاته فيهما) ..... قلت لكن اذ اخشى تلويث فرش المسجد بها ينبغي عدمه وان كانت طاهرة ، شامي: ۱/ ۶۵۷، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب في احكام المسجد ، ط: سعيد كراچي.

(۲) ومنها القيام وهو فرض في صلاة الفرض والوتر هكذا في الجوهرةالنيرة والسراج الوهاج ..... هندية: ۱/ ۶۹،الباب الرابع في صفة الصلاة،ط:مكتبه حقانيه پشاور،الدرالمختارمع الرد: ۱/ ۴۴۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.فرضها التحريمة والقيام والقراءة والركوع والسجود والقعود الاخير قدر التشهد ، البحرالرائق: ۱/ ۵۰۵،باب صفة الصلاة،ط:دارالكتب العلمية،عباس احمدالباز مكة المكرمة.و: ۱/ ۲۹۰-۲۹۱،ط:سعيد. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۰۵، فصل واما اركانها فستة ، ط: سعيد و ص: ۱/ ۲۸۲، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت، لبنان.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پڑھ لی تو زمین، چاند یا مریخ وغیرہ پر اترنے کے بعد اس فرض نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

جہاز لنگر گاہ میں ہے تو جمعہ کا کیا ہوگا؟

اگر پانی کا جہاز لنگر گاہ میں ہے، ابھی تک روانہ نہیں ہوا، لیکن جہاز میں جو لوگ ہیں وہ شہر واپس نہیں جاسکتے ہیں، اور شہر والے جہاز میں نہیں آسکتے ہیں، اور جمعہ کا دن ہے، تو یہ لوگ جب تک لنگر گاہ کی حدود میں ہیں شہر کی حدود میں ہونے کی وجہ سے مقیم ہیں، (۲) نماز پوری ادا کریں، لیکن ان پر جمعہ کی نماز واجب نہیں ہے، بلکہ یہ لوگ ظہر کی نماز اذان، اقامت اور جماعت کے بغیر تنہا تنہا پڑھیں۔(۳)

---

(۱) ولا يجوز للمسافر ان يصلي فيها بالايماء سواء كانت الصلاة مكتوبة او نافلة، ، لانه يمكن ان يسجد فيها فلايعذر في تركه والايماء إنماشرع عندالعجزوهو قادرفلايجوزله الإيماء، المحيط البرهاني: ۲/ ۴۳۱، الفصل الرابع والعشرون في الصلاة في السفينة، ط:ادارةالقرآن، هندية: ۱/ ۱۲۹، الباب الرابع في صفة الصلاة، ط: مكتبه حقانيه پشاور، بدائع الصنائع: ۱/ ۱۰۹، واما اركانها فستة، الصلاة على الدابةوالسفينة، ط:سعيد. و: ۱/ ۲۹۱، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت.

(۲)(قوله من خرج من عمارة موضع اقامته) .....قال في الامداد : فيشترط مفارقتها ولو متفرقة وان نزلوا على ماء او محتطب يعتبر مفارقته كذا في مجمع الروايات ، ولعله ما لم يكن محتطباً واسعاً جداً، وكذا مالم يكن الماء نهرا بعيد المنبع ، واشار الى انه يشترط مفارقة ما كان من توابع موضع الاقامة كربض المصر وهو ما حول المدينة من بيوت ومساكن فانه في حكم المصر، شامي: ۲/ ۱۲۱، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچي.

(۳) (وكره للمعذور والمسجون اداء الظهر بجماعة في المصر).....قال في الظهيرية جماعة فاتتهم الجمعة في المصر فانهم يصلون الظهر بغير اذان ولا اقامة ولا جماعة، البحر الرائق: ۲/ ۱۵۴، باب صلاة الجمعة، ط:سعيد كراچي. تاتارخانية: ۲/ ۶۲ ـ ۶۳، كتاب الصلاة،ط:قديمي.بدائع الصنائع: ۱/ ۲۷۰، كتاب الصلاة،فصل في بيان مايستحب في يوم الجمعة ومايكره فيه،ط:سعيد. عالمگيري: ۱/ ۱۴۹، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة،ط:رشيدية. (وكره) تحريما (لمعذور و مسجون) و مسافر (اداء ظهر بجماعة في مصر) الدر مع الرد: ۲/ ۱۵۷، باب الجمعة ، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد كراچي.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جہر کرنا

''بلند آواز سے قرأت کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جہر کی تشریح

اگر امام کی قرأت کی آواز کو پہلی صف والے نمازی عموماً سن لیں تو یہ جہر ہے۔(۱)

جہر میں سر کرلیا

''بلند آواز والی نماز میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جہر نہیں کیا

جن نمازوں میں امام کے لئے جہر کرنا واجب ہے، ان میں جہر نہ کرنے سے سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔(۲)

---

(۱) والجهر ان يسمع الكل اى كل الصف الاول لا كل المصلين بدليل القهستانى عن المسعودية ان جهر الامام اسماع الصف الاول، رد المحتار: ۱/ ۵۳۴، فصل فى القراءة، ط: سعيد كراچى، خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۹۵، الفصل الحادى عشر فى القراءة، ط: امجد اكيڈمى لاهور، البحر الرائق: ۱/ ۵۸۸، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه، وص: ۱/ ۳۳۶، فصل واذا اراد الدخول فى الصلاة كبر، ط: سعيد كراچى.

(۲) والجهر فيما يخافت فيه للامام (وعكسه) لكل مصل فى الاصح والا صح تقديره بقدر ما تجوز به الصلاة فى الفصلين) وقيل قائله قاضى خان، (يجب) السهو (بهما) اى بالجهر والمخافتة (مطلقا) اى قل او كثر (وهو ظاهر الرواية) رد المحتار: ۲/ ۸۱ـ ۸۲، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۱۲۸، الباب الثانى عشر فى سجود السهو، ومنها الجهر والاخفاء، ط: رشيدية كوئٹه. حلبى كبير، ص: ۴۵۷، فصل فى سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، البحر الرائق: ۲/ ۱۷۰، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: رشيديه كوئٹة. و: ۲/ ۹۶، ط: سعيد كراچى، كتاب المبسوط: ۱/ ۳۸۷، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. المحيط البرهانى: ۲/ ۳۱۱، نوح آخر فى بيان ما يجب به سجود السهو، وما لا يجب، ط: ادارة القرآن.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جہری قرأت کی وجہ

ظہر اور عصر کی نمازوں میں آہستہ اور مغرب، عشاء اور فجر کی نمازوں میں بلند آواز سے قرأت پڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ مغرب، عشاء اور فجر میں اکثر بیشتر خاموشی ہوتی ہے اس سے سکون اور آرام ہوتا ہے، اور ان اوقات میں لوگوں کے افکار، ہموم غموم اور پریشانی بھی کم ہوتی ہے، اور ایسے اوقات میں قرأت دلوں میں زیادہ موثر ہوتی ہے، جب دل افکار اور غم وغیرہ سے خالی اور صاف ہو، اور شور شرابہ نہ ہونے کی وجہ سے کان بھی سمجھنے اور سننے پر آمادہ ہو تو قرأت کا اثر دلوں میں اور زیادہ ہوتا ہے، چنانچہ رات میں کہی ہوئی بات کانوں سیگزر کر سیدھی دل پر جا کر لگتی ہے، اور پکّی اور موثر ہوتی ہے، اس بات کی طرف اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن کریم میں اشارہ فرمایا ہے۔

اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْأً وَّاَقْوَمُ قِيْلاً.

(رات کے اٹھنے سے نفس خوب پامال ہوتا ہے اور کچلا جاتا ہے، اور کہی ہوئی بات دل پر موثر اور پکّی ہوتی ہے اور بیٹھ جاتی ہے)۔

غرض یہ بات سب کو تسلیم ہے اور تجربہ بھی اس پر گواہ ہے کہ اچھی آواز والے آدمی پرندے اور باجوں وغیرہ کی آواز دن کی بنسبت رات کو دلوں پر زیادہ موثر اور اچھی معلوم ہوتی ہے، اس لئے ان اوقات میں جہری قرأت مقرر ہوئی تا کہ یہ دل پر زیادہ موثر ہو۔(۱)

(احکام اسلام ص ۶۴)

---

(۱) والسر فی مخافتة الظهر والعصر ان النهار مظنة الصخب واللغط فی الاسواق والدور، واما غیرهما فوقت هدو الاصوات والجهر اقرب الی تذکر القوم واتعاظهم، حجة الله البالغة: ۲/ ۹، اذکار الصلاة وهیأتها المندوب الیها، ط: کتب خانه رشیدیه دهلی، وفی مقام آخر: واعلم انه لما کان آخر اللیل وقت صفاء الخاطر عن الاشغال المشوشة وجمع القلب، وهدء الصوت، ونوم الناس، وابعد من الریاء والسمعة، وافضل اوقات الطاعة ما کان فیه الفراغ واقبال الخاطر، وهو قوله

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جہری نماز

☆.....بلند آواز والی نماز کو ''جہری نماز'' کہتے ہیں۔

☆.....امام پر جہری نماز میں جہر کرنا واجب ہے، اس لئے اس کے ترک پر سجدۂ سہو واجب ہوگا۔(۱)

☆.....اور تنہا نماز پڑھنے والے کو جہری نماز میں بلند آواز یا آہستہ آواز سے

= صلی اللہ علیہ وسلم :" وصلو باللیل والناس نیام "وقوله تعالیٰ: " ان ناشئة اللیل هی اشد وطئا واقوم قیلا، ان لک فی النهار سبحا طویلا ، وایضا فذلک الوقت وقت نزول الرحمة الالٰهیة، واقرب ما یکون الرب الی العبد فیه، حجة الله البالغة: ۲/ ۱۵ ، النوافل، ط: کتب خانه رشیدیه دهلی، (قوله وجهر بقراءة الفجر واولي العشائین.....)...والاصل فیه کما ذکره المصنف فی الکافی، ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یجهر بالقرآن فی الصلوات کلها فی الابتداء ، وکان المشرکون یؤذونه ویسبون من انزل وانزل علیه فانزل الله تعالیٰ " ولا تجهر بصلاتک ولا تخافت بها"ای لا تجهر بصلاتک کلها ولا تخافت بها کلها وابتغ بین ذلک سبیلا بان تجهر لصلاة اللیل وتخافت بصلاة النهار، فکان یخافت بعد ذلک فی صلاة الظهر والعصر لانهم کانوا مستعدین للایذاء فی هذین الوقتین ویجهر فی المغرب لانهم کانوا مشغولین بالاکل وفی العشاء والفجر لکونهم رقودا ، وفی الجمعة والعیدین لانه اقامهما بالمدینة وما کان للکفار بها قوة ، وهٰذا العذر وان زال بغلبة المسلمین فالحکم باق لان بقاءه یستغنی عن بقاء السبب الخ، البحر: ۱/ ۳۳۵، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة کبر، ط: سعید کراچی.

(۱) والجهر فیما یخافت فیه للامام (وعکسه) لکل مصل فی الاصح والاصح تقدیره بقدرما تجوز به الصلاة فی الفصلین وقیل قائله قاضی خان (یجب السهو (بهما) ای بالجهر والمخافتة (مطلقا) ای قل اوکثر(وهو ظاهر الروایة) رد المحتار: ۲/ ۸۱-۸۲، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط:سعید کراچی. حلبی کبیر،ص: ۴۵۷، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور،البحر الرائق: ۲/ ۱۷۰ ،کتاب الصلاة،باب سجودالسهو،ط:رشیدیة کوئٹه،و: ۲/ ۹۶،ط: سعید کراچی.مبسوط: ۲/ ۳۸۷، باب سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه. المحیط البرهانی: ۲/ ۳۱۱، نوع آخر فی بیان ما یجب سجود السهو، ط: ادارة القرآن کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قرأت کرنے کا اختیار ہے۔(۱)

جہری نماز تنہا پڑھ رہا تھا کسی نے اس کی اقتداء کی

اگر کوئی شخص جہری نماز یعنی فجر، مغرب یا عشاء کی فرض نماز آہستہ آواز سے پڑھ رہا تھا، اسی دوران کوئی شخص آیا اور اس کی اقتداء کی، تو تنہا نماز پڑھنے والے پر بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہوگا۔ اگر اس نے تنہا نماز پڑھتے ہوئے سورہ فاتحہ یا دوسری سورت بھی آہستہ پڑھ چکا تھا، تو اس کو دوبارہ سورہ فاتحہ اور دوسری سورت کو بلند آواز سے پڑھنا ضروری ہے،(۲) کیونکہ فجر، مغرب اور عشاء میں امام کے لئے بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے،(۳) ہاں سورہ فاتحہ مکرر پڑھنے کی وجہ سے سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۴)

---

(۱) قوله والجهر والاسرار ..... الخ، ان المنفرد مخير فيمايجهر، البحر الرائق: ۱/ ۳۰۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی وكذلك المنفرد يتخير بين الجهر والمخافتة، المحيط البرهانی: ۲/ ۳۱۲، كتاب الصلاة نوع آخر فی بيان ما يجب به سجود السهو، وما لا يجب، ط: ادارة القرآن كراچی، بدائع الصنائع: ۱/ ۳۹۶، كتاب الصلاة، واجبات الصلاة، ط: دار احياء التراث العربی، عالمگيری: ۱/ ۷۲، الفصل الثانی فی واجبات الصلاة، ط: مكتبه حقانيه پشاور، خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۹۴، كتاب الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) وفی الخلاصة عن الاصل رجل يصلی وحده فجاء رجل واقتدی به بعدماقرأالفاتحة اوبعضها يقرأ الفاتحة ثانيا ويجهر كذا فی البحر الرائق: هندية: ۱/ ۷۲، الفصل الثانی فی واجبات الصلاة، ط: حقانيه پشاور.

(۳) ويجهر بالقراءة فی الفجر وفی الركعتين الاوليين من المغرب والعشاء ان كان اماما هندية: ۱/ ۷۳، الفصل الثانی فی واجبات الصلاة، ط: حقانيه پشاور، البحر الرائق: ۱/ ۳۳۵، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچی، حاشية الطحطاوی على المراقی: ۱/ ۳۴۴، فصل فی بيان واجبات الصلاة، ط: المكتبة الغوثية.

(۴) ولو كررها فی الاوليين يجب عليه سجود السهو، هندية: ۱/ ۱۲۶، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ثم واجبات الصلاة انواع منها، ط: رشيدية كوئٹه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جہری نماز تنہا پڑھے.....

اگر جہری نماز تنہا پڑھے تو آواز سے پڑھنا افضل ہے، جب کہ بلند آواز سے قرأت کرنا دوسروں کے لئے تکلیف کا باعث نہ ہو۔ اور اگر بلند آواز سے قرأت کرنے کی صورت میں دوسروں کے لئے تکلیف دہ ہو تو آہستہ پڑھے۔(۱)

جہری نماز میں آہستہ پڑھنا شروع کیا

اگر امام نے جہری نماز میں بھول کر آہستہ پڑھنا شروع کیا، اور چھوٹی تین آیتیں پڑھنے کے بعد اسے یاد آیا یا کسی مقتدی نے لقمہ دیا، تو اس کو سورۂ فاتحہ شروع سے بلند آواز کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے،(۲) اور آخر میں سجدہ سہو بھی کرے۔(۳)

---

(۱) وكذا يجهر في التراويح والوتر ان كان اماما، وان كان منفردا ان كانت صلاة يخافت فيها يخافت حتما هو الصحيح وان كانت صلاة يجهر فيها فهو بالخيار والجهر افضل ولكن لا يبالغ مثل الامام لانه لا يسمع غيره كذا في التبيين هندية: ۱/ ۷۲، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط:رشيديه كوئٹه. شامي: ۱/ ۴۶۹، مطلب واجبات الصلاة،(قوله والجهر للامام)قبل مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام،ط:سعيد كراچي. البحر: ۱/ ۳۰۲،باب صفة الصلاة،ط: سعيد كراچي.

(۲) فصل (ويجهر الامام) وجوبا بحسب الجماعة ، فان زاد عليه اساء ولو ائتمَّ به بعد الفاتحة او بعضها سرا اعادها جهرا ، بحر، لكن في آخر شرح المنية ائتمَّ به بعد الفاتحة، يجهر بالسورة ان قصد الامامة، والا فلا يلزمه الجهر، الدر المختار،(قوله لكن الخ)استدراك على قوله ولو اتم به، وهذا قول آخر، وقد حكى القولين القهستاني حيث قال: ان الامام لو خافت ببعض الفاتحة او كلها او المنفرد ثم اقتدى به رجل اعادها جهر اكما في الخلاصة ، وقيل لم يعد وجهر فيما بقي من بعض الفاتحة او السورة كلها او بعضها كما في المنية،الخ،شامي: ۱/ ۵۳۲، فصل في القراءة، ط:سعيد كراچي. ولو جهر فيما يخافت او خافت فيما يجهر فتذكر في بعض الفاتحة، يعيد الفاتحة جهرا ان كان في صلاة الجهر كيلا يؤدي الى الجمع بين الجهر والمخافتة في ركعة واحدة، كذا نقل عن الصدر القاضي برهان الائمة رحمه الله خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۱۷۶، الفصل السادس عشر في السهو في الصلاة، جنس في القراءة والاذكار، ط: امجد اكيڈمي .

(۳) ومنها الجهر والاخفاء حتىٰ لو جهر فيما يخافت او خافت فيما يجهر وجب عليه سجود السهو، واختلفوا في مقدار ما يجب به السهو منهما قيل يعتبر في الفصلين بقدر ما تجوز به

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جھوٹ بولنے والے کو امام بنانا

جو شخص جھوٹ بولتا ہے یا جھوٹی قسم کھاتا ہے وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو کر فاسق اور سخت گنہگار ہے، جب تک ان گناہوں سے توبہ نہیں کرے گا تب تک اس کو امام بنانا جائز نہیں ہوگا۔ اگر ایسے آدمی کو امام بنا کر نماز ادا کی گئی تو کراہت تحریمی کے ساتھ نماز ہو جائے گی، اعادہ کی ضرورت نہیں ہوگی، لیکن جتنا ثواب ملنا چاہیئے اتنا ثواب نہیں ملے گا۔ (۱)

جیب میں ناپاک چیز ہے

''ناپاک چیز جیب میں ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

= الصلاة وهو الاصح ولا فرق بين الفاتحة وغيرها، هندية: ۱/۱۲۸، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشيدية كوئته. البحر الرائق: ۲/۹۶، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. شامی: ۲/۸۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی.

(۱) ويكره) تنزيها (امامة عبد) .....وفاسق الدر المختار (قوله وفاسق) من الفسق: وهو الخروج عن الاستقامة ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر، والزانی وآكل الربا ونحو ذلک الخ، شامی: ۱/۵۵۹، ـ ۵۶۰، باب الامامة، وبعد اسطر، واما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بانه لا يهتم لامر دينه، وبأن فی تقديمه للامامة تعظيمه وقد وجب عليهم اهانته شرعا.....بل مشى فی شرح المنية على ان كراهة تقديمه كراهة تحريم لما ذكرنا ..... شامی: ۱/۵۶۰، باب الامامة، قبل مطلب البدعة خمسة، ط: سعيد كراچی. تبيين الحقائق: ۱/۱۳۴، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: امداديه، البحر الرائق: ۱/۳۴۸، باب الامامة، ط: سعيد كراچی، حلبی كبير، ص: ۵۱۳، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، ولهذا ذكر فی المحيط انه لو صلى خلف فاسق او مبتدع احرز ثواب الجماعة لكن لا يحرز ثواب المصلی خلف تقی، حلبی كبير، ص: ۵۱۴، الرابع فی الاولىٰ بالامامة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، شامی: ۱/۵۶۲، باب الامامة، قبيل مطلب فی امامة الامرد، ط: سعيد.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جیل میں نماز پڑھنا

☆.....موجودہ دور میں بعض جیلوں میں قیدیوں کو وضو اور غسل کے لئے پانی نہیں دیتے جبکہ بعض جیلوں میں پانی طلب کرنے کی صورت میں پیشاب دیا جاتا ہے، اور جو پانی دیا جاتا ہے وہ پینے کے لئے بھی کافی نہیں ہوتا، ایسی حالت میں مہینہ بلکہ بعض دفعہ سالہا سال گزر جاتا ہے، تو ایسی صورت میں تیمّم کر کے نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی بعد میں پانی ملنے کی صورت میں یا رہائی کے بعد ان نمازوں کا اعادہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔ یہ امام ابو یوسفؒ کا قول ہے، حالات اور ضرورت کے اعتبار سے اس قول پر فتویٰ دینا مناسب ہے۔(۱)

☆.....اگر جیل میں قیدیوں کے لئے پانی کا انتظام ہے، وضو غسل کی بھی گنجائش ہے، تو ایسی صورت میں جیل میں تیمّم کر کے نماز پڑھنا صحیح نہیں ہوگا، اگر کسی قیدی نے ایسی حالت میں تیمّم کر کے نماز پڑھی ہے، تو بعد میں ان نمازوں کا اعادہ لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) (المحبوس فی السجن اذا منع عن الطهارة بالماء یصلی بالتیمم ویعید ، وقال ابو یوسف لا یعید) قید السجن اما باعتبار الغالب او للاشارة الی کونه فی المصر ، فان محل الخلاف ما اذا کان محبوسا فی المصر اما لو کان محبوسا فی موضع فی الصحراء فانه لا یعید بالاتفاق کذا فی المبسوط اما اذا حبس فی موضع فی المصر فعند ابی یوسف لا یعید لانه عاجز عن استعمال الماء فصار کالخائف من عدو و نحوه الخ، حلبی کبیر،ص: ۷۴، فصل فی التیمم، ط: سهیل اکیڈمی لاهور،الدرمع الرد: ۱/ ۲۵۳، باب التیمم،مطلب فاقد الطهورین،ط:سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۱۴۲، باب التیمم، ط:سعید کراچی.منحة الخالق علی هامش البحر: ۱/ ۱۴۲، باب التیمم ، ط: سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۱/ ۵۰، فصل فی شرائط رکن التیمم، ط: سعید کراچی.

(۲) واما شرائط الرکن فانواع: منها ان لا یکون واجدا للماء قدر ما یکفی الوضوء او الغسل فی الصلاة التی تفوت الی خلف وما هو من اجزاء الصلاة، لقوله تعالیٰ، " فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیداً طیبا" شرط عدم وجدان الماء لجواز التیمم، بدائع الصنائع: ۱/ ۴۶، فصل فی شرائط رکن التیمم، ط : سعید کراچی. حلبی کبیر،ص: ۶۵، فصل فی التیمم، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، الدر مع الرد: ۱/ ۲۳۲، باب التیمم، ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....اگر جیل میں پانی ہے لیکن جیل کے نگران لوگ پیسے کے بغیر پانی نہیں دیتے اور قیدی کے پاس پانی خریدنے کے لئے پیسے کا انتظام ہے تو اس صورت میں پیسے سے پانی خرید کر وضو کر کے نماز پڑھنا لازم ہوگا، تیمّم کی اجازت نہیں ہوگی، اور اگر پیسے کا انتظام نہیں تو پھر تیمّم کر کے نماز پڑھنا جائز ہوگا۔(۱)

☆.....اگر جیل میں پانی نہ ہونے کی وجہ سے ناپاک کپڑا دھو نہ سکا، اور قیدی کے پاس پاک کپڑا نہیں تو اس صورت میں قیدی مجبوراً اس ناپاک کپڑے کو پہن کر نماز پڑھ سکتا ہے، بعد میں ان نمازوں کا اعادہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) قال (واذا كان مع رفيقه ماء فعليه ان يسأله)..... فانه سأله فأبى ان يعطيه الا بالثمن فان لم يكن معه ثمنه يتيمم لعجزه عن استعمال الماء وان كان معه ثمنه فان اعطاه بمثل قيمته فى ذلك الموضع او بغبن يسير فليس له ان يتيمم وان ابى ان يعطيه الا بغبن فاحش فله ان يتيمم، كتاب المبسوط: ۱/۲۵۵، ۲۵۶، باب التيمم، ط:عباس احمد الباز مكة المكرمة.وط:رشيدية.هندية: ۱/۳۹، باب التيمم، ط: رشيدية كوئٹه.الدر المختارمع الرد: ۱/۲۵۱، باب التيمم، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۱/۱۶۲، باب التيمم، ط: سعيد كراچى.

(۲) (واذا لم يجد)المكلف المسافر(ما يزيل به نجاسته اويقللهالبعده ميلا او لعطش(صلى معها) اوعاريا(ولا اعادة عليه)الدر مع الرد: ۱/۴۱۴، باب شروط الصلاة، قبيل بحث النية،ط:سعيد كراچى، و: ۱/۴۱۲ ـ ۱/۲۵۰، باب التيمم ، مطلب فى الفرق بين الظن وغلبة الظن، (قوله اعاد اجماعاً) ، ط: سعيد كراچى. البحر: ۱/۲۷۳، باب شروط الصلاة، قوله ولو وجد ثوبا ربعه طاهر، ط: سعيد كراچى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چ

چادر لٹکانا

نماز کے دوران چادر کو کاندھوں سے لٹکا کر رکھنا مکروہ ہے،(۱) نیز کپڑے کو اس طرح لپیٹنا کہ ہاتھ باہر نہ نکالے جاسکیں مکروہ ہے۔(۲)

چارپائی پر نماز پڑھنا

اگر تندرست یا بیمار آدمی چارپائی یا پلنگ پر نماز پڑھتا ہے تو نماز صحیح ہو جائے گی، فرض اور غیر فرض میں کوئی فرق نہیں۔(۳)

باقی چارپائی خوب کسی ہوئی سخت ہونی چاہئیے تا کہ سجدہ وغیرہ میں کمر کا توازن صحیح رہے، ورنہ نماز صحیح نہیں ہوگی۔

چار رکعت کی جگہ پر چھ رکعت پڑھ لی

اگر کسی نے ظہر، عصر اور عشاء کی فرض نماز میں چار رکعت کی جگہ چھ رکعت پڑھ لی، پس اگر چار رکعت پر بیٹھنے کے بعد بھولے سے کھڑے ہو کر مزید دو رکعت پڑھ کر چھ

---

(۱) (وکرہ)..... سدل تحریما للنهی ثوبه ای ارساله بلا لبس معتاد وفسره الکرخی بان یجعل ثوبه علی رأسه او علی کتفیه، ویرسل اطرافه من جانبه، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۳۹، مکروهات الصلاة، ط: سعید کراچی، عالمگیری: ۱/ ۱۰۶، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة، ط: ماجدیه.

(۲) [فروع] (یکره اشتمال الصماء) لنهیه علیه الصلاة والسلام عنها، وهی ان یأخذ بثوبه فیخلل به جسده کله من رأسه الی قدمه ولا یرفع جانبا یخرج یده منه، الدر مع الرد: ۱/ ۶۵۲، مکروهات الصلاة، ط: سعید کراچی. عالمگیری: ۱/ ۱۰۶، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلوة وما لا یکره، ط: ماجدیه کوئٹه.

(۳) (وان صح) عندنا (بشرط کونه علی جبهته)..... وبشرط طهارة المکان وان یجد حجم الارض، الدر المختار، وفی الشامیة (قوله وان یجد حجم الارض) تفسیره ان الساجد لوبالغ لا یتسفل رأسه ابلغ من ذلک فصح علی طنفسة و حصیر و حنطة و شعیر وسریر و عجلة ان کانت علی الارض لا علی ظهر حیوان کبساط مشدود بین اشجار، شامی: ۱/ ۵۰۰، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، مطلب فی اطالة الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۳۶۰، فروع، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رکعت پڑھ لی، تو اس کی فرض نماز ادا ہوگئی، اور دو رکعت زائد نفل ہو جائے گی، البتہ اخیر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا، اور اس طرح بھولے سے پڑھنے والا گنہگار بھی نہیں ہوگا۔(۱)

واضح رہے کہ عصر کی فرض نماز کے بعد قصداً نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے، البتہ بھولے سے چھ رکعت یا کسی مجبوری کی وجہ سے پڑھنا مکروہ نہیں ہے، اور گناہ بھی نہیں ہے۔(۲)

☆.....اگر چار رکعت والی فرض نماز میں چار رکعت پر بیٹھا نہیں، چوتھی رکعت کے سجدہ سے اٹھتے ہی پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا اور چھ رکعت پڑھ لی تو آخری قعدہ فوت ہو جانے کی وجہ سے نماز نہیں ہوگی اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳) اگر امام

(۱) وان قعد فی الرابعة مثلا قدر التشهد (ثم قام عادو سلم.....وان سجد للخامسة سلموا.....وضم اليها سادسة)لوفی العصر خامسة فی المغرب،ورابعة فی الفجر،به يفتی لتصير الركعتان له نفلا .....وسجد للسهو،الدرالمختارمع الرد: ۲/۸۷،باب سجود السهو،ط:سعيد كراچی، حلبی كبير، ص: ۴۶۳، فصل فی سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، بدائع الصنائع: ۱/۱۷۸، ،ط: سعيد كراچی، هندية: ۱/۱۲۹، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: ماجديه كوئٹه.

(۲) (قوله لو فی العصر) اشار الی انه لا فرق فی مشروعية الضم بين الاوقات المكروهة، وغيرها، لما مر ان التنفل فيها انما يكره لو عن قصد والا فلا وهو الصحيح وعليه الفتوىٰ والی انه كما لا يكره فی العصر لا يكره فی الفجر.....بأن الفتوىٰ علی انه لا فرق بينهما فی عدم كراهة الضم، شامی: ۲/۸۷، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. حلبی كبير،ص: ۴۶۳، فصل فی سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، هندية: ۱/۱۲۹، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط:فصل سهو الامام، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) وان لم يقعد علی رأس الرابعة حتىٰ قام الی الخامسة ان تذكر قبل ان يقيد الخامسة بالسجدة عاد الی القعدة هكذا فی المحيط، وفی الخلاصة ويتشهد ويسلم ويسجد للسهو ، وان قيد بالخامسة بالسجدة فسد ظهره ، عندنا، هندية: ۱/۱۲۹، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشيديه كوئٹه،(ولو سها عن القعود الاخير) كله اوبعضه(عاد)ويكفی كون كلا الجلستين قدر التشهد ما لم يقيد ها بسجدة وان قيدها بسجدة عامداً اوناسيا او ساهيا او مخطئا (تحو ل فرضه نفلا) ،شامی: ۲/۸۵، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. حلبی كبير، ص: ۴۶۲، فصل فی سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، بدائع الصنائع: ۱/۱۷۱، قبل فصل فی بيان محل سجود السهو، ط: سعيد كراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے ایسا کیا تو امام کی نماز کے ساتھ ساتھ مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی، دونوں کے لئے نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا کیونکہ آخری قعدہ فرض ہے اور فرض ترک ہونے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔(۱)

چار رکعت میں سے ایک رکعت ملی

اگر مقتدی کو چار رکعت والی نماز میں صرف ایک رکعت ملی، تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملائے گا، اور آخر کی ایک رکعت میں صرف فاتحہ پڑھے گا اور رکوع کر کے آخر تک نماز مکمل کرے گا۔(۲)

چار رکعت والی نماز میں ایک رکعت ملی

جس شخص کو چار رکعت والی نماز میں یعنی ظہر، عصر اور عشاء والی نماز میں امام کے ساتھ صرف ایک رکعت ملی، تو وہ شخص امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی ماندہ رکعات

---

(۱)(واذا ظهر حدث امامه) وكذا كل مفسد فى رأى مقتد(بطلت فيلزم اعادتها) لتضمنها صلاة المؤتم صحة و فسادا (قوله لتضمنها) اى تضمن صلاة الامام..... واشار به الى حديث (الامام ضامن) ..... فاذا صحت صلاة الامام صحت صلاة المقتدى الا لمانع آخر واذا فسدت صلاته فسدت صلاة المقتدى لانه متى فسد الشئى فسد ما فى ضمنه ، شامى: ۱/ ۵۹۱، مطلب المواضع التى تفسد صلاة الامام دون المؤتم، ط: سعيد كراچى.

(۲) فمدرك ركعة من غير فجر يأتى بركعتين بفاتحة و سورة وتشهد بينهما ، وبرابعة الرباعى بفاتحة فقط ، الدر مع الرد: ۱/ ۵۹۶، باب الامامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع او السجود او بهما مع الامام او قبله او بعده ، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير،ص: ۴۶۹، فصل فى سجود السهو، فروع سبق بركعة ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور ، وفى الشامية: لو ادركه فى ركعة الرباعى يقضى ركعتين بفاتحة و سورةثم يتشهد ثم يأتى بالثالثة بفاتحة ، خاصة، عند ابى حنيفة، شامى: ۱/ ۵۹۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچى،.هندية: ۱/ ۹۱، الفصل السابع فى المسبوق واللاحق ، الباب الخامس فى الامامة، ط: رشيدية كوئٹه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس طرح ادا کرے کہ اٹھ کر "سبحانک اللّٰھم.... پڑھ کر أعوذ باللّٰہ ..... بسم اللّٰہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت اس رکعت میں پڑھے، اور رکوع سجدہ کر کے بیٹھ جائے اور التحیات پڑھے کیونکہ مجموعی اعتبار سے اس کی دوسری رکعت ہوگئی، ایک رکعت امام کے ساتھ اور ایک رکعت خود اٹھ کر پڑھی، التحیات پڑھ کر اٹھ جائے اور بسم اللہ۔۔۔الحمد ،آمین، اور سورت پڑھ کر رکوع اور سجدہ کر لے، یہ اس کی تیسری رکعت ہوئی، سجدہ کے بعد بیٹھے نہیں فوراً اٹھ کر چوتھی رکعت میں صرف بسم اللہ... اور الحمد ... پڑھ کر رکوع اور سجدہ کر کے بیٹھ جائے التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے نماز پوری ہو گئی، کیونکہ یہ آخری رکعت اس کی چوتھی رکعت ہے۔(۱)

چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا

اگر کسی نے ظہر، عصر یا عشاء کی فرض نماز میں دو رکعت کے بعد یہ سمجھ کر کہ میں چار رکعتیں پڑھ چکا ہوں، سلام پھیر دیا، اور سلام پھیرنے کے بعد خیال آیا کہ نماز دو رکعت پڑھی ہے، چار رکعت نہیں، اور اس دوران بات چیت نہیں کی اور قبلہ سے رخ بھی نہیں پھیرا تو اس کو چاہیئے کہ فوراً کھڑا ہو جائے اور نئی نیت کے بغیر دو رکعتیں پڑھ کر نماز پوری کر لے اور

---

(۱) (والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد) حتیٰ یثنی ویتعوذ ویقرأ، وان قرأ مع الامام لعدم الاعتداد بها لکراهتها..... (فیما یقضیه) ای بعد متابعته لامامه، فلو قبلها فالاظهر الفساد ، ویقضی اول صلاته فی حق قراءة ، وآخرها فی حق تشهد ، فمدرک رکعة من غیر فجر یأتی برکعتین بفاتحة وسورة وتشهد بینهما ، وبرابعة الرباعی بفاتحة فقط، (قوله حتیٰ یثنی الخ) تفریع علی قوله منفرد فیما یقضیه بعد فراغ امامه، فیأتی بالثناء والتعوذ لانه للقراءة ویقرأ لانه یقضی اول صلاته فی حق القراءة کما یاتی، حتیٰ لو ترک القراءة فسدت ، شامی: ۱/ ۵۹۶، باب الامامة، مطلب فیما لو أتی بالرکوع او السجود الخ، ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آخر میں سجدہ سہو کرے۔(۱)

اور اگر کھڑے ہونے کے بعد دوبارہ نیت باندھے گا تو پھر چار رکعت پڑھنا لازم ہوگا، صرف دو رکعت کافی نہیں ہوگی۔

چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا

اگر چار رکعت والی نماز میں یہ سمجھ کر کہ یہ دو رکعت والی نماز ہے، دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ مثلاً ظہر کی چار رکعت فرض نماز کو جمعہ کی نماز سمجھ کر دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا تو نماز باطل ہو جائے گی، اور ظہر کی نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) ولو سلم علی رأس الرکعتین علی ظن انها رابعة فانه یمضی علی صلاته ویسجد للسهو کذا فی فتاویٰ قاضیخان هندیة: ۱/۹۸، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: ماجدیه کوئٹه، المحیط البرهانی: ۲/۳۲۶، کتاب الصلاة، ط: ادارة القرآن کراچی. (وان سلم علی رأس الرکعتین فی الظهر علی ظن انه اتمها ثم تذکر) انه صلی رکعتین فقط (یتمها ویسجد للسهو، لانه سلم علی ظن اتمام الاربع فیکون سلامه سهوا (حلبی کبیر، ص: ۴۶۲، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل. (سلم مصلی الظهر) مثلا (علیٰ) رأس (الرکعتین توهما) اتمامها (اتمها) اربعا وسجد للسهو، لان السلام ساهیا لا یبطل، شامی: ۲/۹۱، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی البحر الرائق: ۲/۱۱۱، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. (ویسجد للسهو ولو مع سلامه) ناویا (للقطع) لأن نیة تغییر المشروع لغو (مالم یتحول عن القبلة اویتکلم)، شامی: ۲/۹۱، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی.

(۲) بخلاف ما لو سلم علی ظن ان فرض الظهر رکعتان، بأن ظن انه مسافر او انها الجمعة.....او سلم ذاکرا ان علیه رکنا حیث تبطل لانه سلام عمد، شامی: ۲/۹۲، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی، (وان سلم علی رأس الرکعتین (علی ظن انها) ای صلاته (جمعة اوفجر یستأنف) صلاته لانه سلم عالما بأنه صلی رکعتین فوقع سلامه عمدا فیکون قاطعا فلا یبنی، حلبی کبیر، ص: ۴۶۲، ط: سهل اکیڈمی لاهور.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چار زانو بیٹھنا

نماز میں بلا عذر چار زانو بیٹھنا مکروہ تنزیہی ہے۔(۱)

چاشت کی نماز

☆.....نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے چاشت کے وقت بارہ رکعتیں پڑھیں، تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں جنت کے اندر ایک سونے کا محل تیار کرتے ہیں۔(۲)

☆.....چاشت کی نماز مستحب ہے، پڑھنے سے ثواب ملتا ہے اور نہ پڑھنے کی صورت میں ثواب سے محروم ہو جاتا ہے، اور چار رکعات سے بارہ رکعت تک منقول ہیں چاہے چار رکعت پڑھے چاہے اس سے زیادہ پڑھے دونوں صحیح ہیں۔(۳)

☆.....چاشت کی نماز کا وقت سورج اچھی طرح نکل آنے کے بعد سے زوال سے پہلے تک رہتا ہے۔(۴)

---

(۱) (و) کرہ (التربع) تنزیها لترک الجلسة المسنونة (بغیر عذر)، شامی: ۱/ ۶۴۴، باب ما یفسد الصلاة، مطلب مکروهات الصلاة، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر، ص: ۳۵۰، کراهیة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، البحر الرائق: ۲/ ۲۳، باب ما یفسد الصلاة، ومایکره فیها، ط: سعید کراچی.

(۲) انه صلی الله علیه وسلم قال " من صلی الضحیٰ ثنتی عشرة رکعة بنی الله له قصراً من ذهب فی الجنة" مشکوة، ص: ۱۱۶، حلبی کبیر، ص: ۳۹۰، فصل فی النوافل فروع لو ترک، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، هندیة: ۱/ ۱۱۲، الباب التاسع فی النوافل، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳) (و) ندب (اربع فصاعدا فی الضحیٰ) علی الصحیح..... وفی المنیة اقلها رکعتان واکثرها اثنی عشر واوسطها ثمان وهو افضلها، شامی: ۲/ ۲۲، باب الوتر والنوافل، مطلب سنة الضحیٰ، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر، ص: ۳۹۰، فصل فی النوافل، فروع لو ترک، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، هندیة: ۱/ ۱۱۲، الباب التاسع فی النوافل، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۴) ووقت صلوة الضحیٰ من ارتفاع الشمس الی ما قبل الزوال، قال صاحب الحاوی ووقتها المختار اذا مضی ربع النهار الخ، حلبی کبیر، ص: ۳۹۰، فصل فی النوافل، فروع لو ترک، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، الدر مع الرد: ۲/ ۲۲، باب الوتر والنوافل، مطلب سنة الضحی، ط: سعید، هندیة: ۱/ ۱۱۲، الباب التاسع، فی النوافل، ط: رشیدیة کوئٹه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....چاشت کی نماز کے لئے صرف نفل نماز کی نیت کر لینا کافی ہے اور اگر لمبی نیت کرنا چاہے تو اس طرح نیت کر سکتا ہے۔

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ اَرْبَعَ رَکَعَاتِ صَلٰوۃَ الضُّحٰی سُنَّۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ(۱)

☆.....چاشت کی نماز کے لئے صرف نفل نماز کی نیت کر لینا کافی ہے، خاص وقت یا خاص نماز کی نیت کرنا ضروری نہیں ہے۔(۲)

چاند

اگر انسان چاند پر اتریں گے یا وہاں سکونت اختیار کر لیں گے، تو وہاں بھی نماز فرض ہوگی اور تنہا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا صحیح ہوگا، اور اذان دینا اور اقامت کہنا بھی صحیح ہوگا(۳) اور وہاں بھی قبلہ کی سمت رخ کر کے نماز پڑھنا لازم ہوگا، اور قبلہ رخ معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ''قبلہ نما'' رکھ کر قبلہ معلوم کر لیں، یا اندازہ اور غور وفکر کر کے قبلہ کی سمت متعین کر لیں، اگر غور وفکر کر کے قبلہ کی سمت متعین کر کے نماز پڑھنے کے بعد معلوم ہوا

(۱) والاحتیاط فی التراویح أن ینوی التراویح أوسنة الوقت أوقیام اللیل کذا فی منیة المصلی والاحتیاط فی السنن ان ینوی الصلاة متابعا لرسول الله صلی الله علیه وسلم کذا فی الذخیرة، هندیة: ۱/ ۶۵، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الرابع فی النیة، ط: رشیدیة.

(۲) ویکفیه مطلق النیة للنفل والسنة والتراویح، هو الصحیح . هندیة: ۱/ ۶۵، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الرابع فی النیة، ط: رشیدیة کوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۲۸، فصل فی شرائط الارکان،، منها النیة، ط؛ سعید کراچی. البحرالرائق: ۱/ ۲۷۸، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی. و: ۱/ ۴۸۴، ط: عباس احمدالبازمکة المکرمة.

(۳) وهی فرض عین علی کل مکلف (قوله هی) ای الصلاة الکاملة وهی الخمس المکتوبة(قوله علی کل مکلف) ای بعینه، شامی: ۱/ ۳۵۱، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی، هندیة: ۱/ ۵۰، کتاب الصلاة، ط: حقانیه پشاور، بدائع الصنائع: ۱/ ۲۵۲، کتاب الصلاة، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، و: ۱/ ۸۹، ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہ قبلہ درست نہیں تھا تب بھی نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، مریخ وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے۔(۱)

واضح رہے کہ چاند، زہرہ، مریخ وغیرہ پر جانا، اترنا اور رہنا ممکن ہے اس میں شرعاً کوئی ممانعت نہیں ہے اور وہاں بھی روئے زمین کی طرح نماز پڑھنا فرض ہوگا، اور قبلہ رو ہو کر نماز پڑھنا لازم ہوگا، قضاء کرنا جائز نہیں ہوگا۔

چاندی

۱.....مرد حضرات کے لئے صرف ساڑھے چار ماشہ تک کی چاندی کی انگوٹھی پہننے کی اجازت ہے باقی انگوٹھی کے علاوہ کسی اور شکل میں چاندی استعمال کرنا یا ساڑھے چار ماشہ سے زیادہ مقدار والی انگوٹھی استعمال کرنا ناجائز اور حرام ہے،(۲) اگر کسی نے چاندی کی انگوٹھی پہن کر نماز پڑھ لی تو نماز جائز ہو جائے گی، اعادہ کی ضرورت نہیں ہوگی لیکن چاندی کی انگوٹھی ساڑھے چار ماشہ سے زیادہ ہونے کی صورت میں سخت گنہگار ہوگا۔

---

(۱) (ویتحری)هوبذل المجهود لنيل المقصود عاجز عن معرفة القبلة)لمامر (فان ظهر خطؤه لم يعد) لمامر وفي الشامية (قوله فان ظهر خطؤة) اى بعد ما صلى ، شامى: ۱/۴۳۳، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى. هندية : ۱/۶۳ ، الفصل الثالث فى استقبال القبلة، ط: حقانيه پشاور، البحر الرائق: ۱/۵۰۲، باب شروط الصلاة، ط: عباس احمد الباز مكة المكرمة، و : ۱/۲۸۶، ط: سعيد كراچى. بدائع الصنائع: ۱/۳۱۱، كتاب الصلاة، فى بيان شرائط اركان الصلاة، ط: دار احياء التراث العربى بيروت، و : ۱/۱۱۸، ط: سعيد كراچى.

(۲) (ولا يتحلى) الرجل (بذهب و فضة) مطلقا (الا بخاتم ..... منها) اى الفضة ..... ولا يزيده على مثقال) الدر المختار مع رد المحتار: ۶/۳۵۸ـ ۳۶۱، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى اللبس، ط: سعيد كراچى، البحر الرائق: ۸/۱۹۰ ـ ۱۹۱ ، كتاب الكراهية، فصل فى اللبس، ط:سعيد كراچى. مجمع الانهر شرح ملتقى الابحر: ۴/۱۹۵ ، كتاب الكراهية، فصل فى اللبس، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۲.....عورتوں کے لئے چاندی استعمال کرنا ہر شکل میں اور ہر صورت میں جائز ہے لہذا ان کے لئے کوئی مسئلہ نہیں۔(۱)

چٹائی پر نماز پڑھنا

خالی زمین پر نماز پڑھنا اور چٹائی پر نماز پڑھنا دونوں صحیح ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں طرح نماز پڑھنا ثابت ہے، البتہ اگر گرمی، سردی یا گرد وغبار کی وجہ سے کھلی زمین پر نماز پڑھنے سے تکلیف ہو یا کپڑے میلے ہو جانے کا خطرہ ہو تو ان صورتوں میں کھلی زمین پر نماز پڑھنے سے چٹائی وغیرہ بچھا کر نماز پڑھنا افضل ہے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز پڑھ رہے تھے اور اس پر سجدہ کر رہے تھے۔

کپڑے، جائے نماز، مصلے، دری اور گھاس وغیرہ سب کا یہی حکم ہے۔(۲)

---

(۱) ویجوز للنساء التحلی بالذهب والفضة لا للرجال الا الخاتم..... من الفضة، ..... وفی الاختیار: سن ان یکون الخاتم علی قدر مثقال او دونه، مجمع الانهر شرح ملتقی الابحر: ۱۹۵/۴ ـ ۱۹۶، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس، ط: دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان.

(۲) (ولابأس بالصلوة علی الطنافس)..... (واللبود وسائر الفرش) .....(اذا کان المفروش رقیقا) بحیث یجد الساجد علیه حجم الارض.....(و)لکن الصلوة (علی الارض) بلا حائل (و) علی (ما انبته الارض) کالحصیر والبوریا (افضل) لانه اقرب الی التواضع، حلبی کبیر، ص: ۳۶۰، کراهیة الصلاة، فروع فی الخلاصة، ط: سهیل اکیدمی لاهور، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۷۱، کتاب الصلوة، باب ما یفسد الصلاة، فصل فیما لا یکره للمصلی، ط: قدیمی کراچی. "ولکن الافضل عندنا السجود علی الارض او علی ما تنبته کما فی نور الایضاح، ومنیة المصلی، رد المحتار: ۵۰۲/۱، فصل فی بیان تالیف الصلاة، الی انتهائها، الخ، ط: سعید کراچی، شامی: ۵۰۰/۱، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، مطلب فی اطالة الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چٹخانا

نماز کی حالت میں ایک ہاتھ کی انگلیوں کا دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کر کے چٹخانا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

چراغ

اگر مسجد میں جماعت کی نماز کے دوران سامنے چراغ ہو تو نماز خراب نہیں ہوگی، اگر دائیں یا بائیں یا پیچھے چراغ رکھا جائے تو زیادہ بہتر ہے، اس صورت میں کسی کو اعتراض کا موقع نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) (قوله وفرقعة الاصابع) وهو غمزها او مدها حتى تصوت ..... وينبغي ان تكون كراهة الفرقعة تحريمية للنهي الوارد في ذلك ولانها من افراد العبث ..... واشار المصنف الى كراهة تشبيك الاصابع وهو ان يدخل احدى اصابع يديه بين اصابع الاخرىٰ في الصلاة، البحر الرائق: ۲/ ۲۰، كتاب الصلوة، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی. تاتارخانية: ۱/ ۵۶۴، كتاب الصلاة، ما يكره للمصلي وما لا يكره، ط: ادارة القرآن كراچی. فتح القدير: ۱/ ۳۵۷، كتاب الصلاة، باب الامامة، فصل ويكره للمصلي، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ولا يكره (صلوة الى ظهر قاعد) او قائم..... ولا الى (مصحف او سيف مطلقا او شمع او سراج) (قوله او شمع) ..... وعدم الكراهة هو المختار كما في غاية البيان وينبغي الاتفاق عليه فيما لو كان على جانبيه كما هو المعتاد في ليالي رمضان "بحر" الدر مع الرد: ۱/ ۶۵۱ - ۶۵۲، كتاب الصلاة، مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ط: سعيد كراچی. (لا قتل الحية والعقرب ..... (والصلوة الى ظهر قاعد يتحدث) ..... (والى مصحف او سيف معلق) ..... (او شمع او سراج) .....(قوله: او شمع او سراج) لا يكره..... لانهما لا يعبدان والكراهة باعتبارها ..... وذكر في غاية البيان اختلاف المشايخ في التوجه الى الشمع او السراج والمختار انه لا يكره آه وينبغي ان يكون عدم الكراهة متفقا عليه فيما اذا كان الشمع على جانبيه، البحر الرائق: ۱/ ۳۰ - ۳۲، كتاب الصلوة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی. وفي التاتارخانية: نقلا عن الحجة: اذا صلى وبين يديه سراج يضيء فلا بأس به، والاولىٰ ان لا يواجهه، تاتارخانية: ۱/ ۵۶۷، كتاب الصلاة، الفصل الرابع: في بيان ما يكره للمصلي أن يفعل في صلاته ومالايكره، قبيل ومما يتصل بهٰذا الفصل، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چست لباس

ایسا تنگ اور چست لباس پہننا جس سے مخفی اعضاء کی شکل وصورت نظر آئے حرام ہے،(۱)اس طرح پوشیدہ اعضاء کو دکھانا اور دیکھنا دونوں حرام ہیں،اگر چہ بلاشہوت ہو(۲)،ایسا لباس اگر اتنا موٹا ہے کہ اس میں سے بدن کا رنگ نظر نہ آئے،تو اس میں اگر چہ نماز کا فرض ادا ہو جائے گا مگر حرام لباس میں نماز پڑھنا مکروہ اور گناہ ہے،(۳)عورتوں کے لباس کی بنسبت مردوں کا چست پتلون زیادہ خطرناک ہے،اس لئے کہ عورت نے چست کُرتے کو چادر یا دوپٹہ سے چھپا کر نماز پڑھی تو اس میں کراہت نہیں۔(۴)

(۱،۲) اقول: مفاده ان رؤية الثوب بحيث يصف حجم العضو ممنوعة ولو كثيفا لا ترى البشرة منه..... وعلى هذا لا يحل النظر الى عورة غيره فوق ثوب ملتزق بها يصف حجمها، الخ، شامی:۶/۳۶۶، كتاب الحظر والاباحة، فصل فی النظر واللمس ، ط: سعيد كراچی. وايضا فی مشكوٰة المصابيح، ص:۳۷۷، كتاب اللباس،الفصل الثالث،ط: قديمی كراچی.الفقه الاسلامی وادلته:۹/۶۵۰۱، كتاب النكاح، مطلب حرمة النظر الى الاجنبية، ط: مكتبه رشيدية كوئٹه.

(۳) اما لو كان غليظا لا يرى منه لون البشرة الا انه التصق بالعضو وتشكل بشكله فصار شكل العضو مرئيا فينبغی ان لا يمنع جواز الصلوة لحصول الستر ، حلبی كبير،ص: ۲۱۴، كتاب الصلوة، شرائط الصلاة الشرط الثالث ستر العورة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور،وقال،ط:وانظرهل يحرم النظرإلىٰ ذلك المتشكل مطلقاًأو حيث وجدت الشهوة؟آه،قلت:سنتكلم على ذلك فی كتاب الحظر،والذی يظهرمن كلامهم هناك هوالأوّل، شامی: ۱/۴۱۰، باب شروط الصلاة، مطلب فی النظر الی وجه الامرد، ط: سعيد كراچی. – وان كان يستر لونها ويصف الخلقة أوالحجم، جازت الصلوة به.....، الفقه الاسلامی وادلته، : ۱/۷۳۹، كتاب الصلاة، الفصل الرابع شروط الصلاة ، الشرط الرابع ستر العورة، شروط الساتر، ط: مكتبه رشيدية كوئٹه.

(۴) ايضا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چلنا

نماز کے دوران بلا عذر چلنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے،(۱)ہاں اگر کوئی شخص جماعت کی نماز میں شامل ہے،اور چلنے کی حالت میں سینہ قبلے سے نہ پھرنے پائے،اور ایک رکعت میں ایک صف سے زیادہ نہ چلے،(۲)یا اگر تنہا نماز پڑھ رہا ہے تو اپنے سجدے کے مقام سے آگے نہ بڑھے،اور مکان نہ بدلے مثلاً سجدے میں ہے تو مسجد سے باہر نہ نکلے تو نماز فاسد نہیں ہوگی،(۳)یا کسی عذر کی وجہ سے چلا مثلاً وضو ٹوٹ گیا،تو وضو کرنے کے لئے

(۱) فالحاصل ان المشی اذا کان بعذر لا یفسد ولا یکرہ وان کان بغیر عذر فان کان ثلاث خطوات متوالیات یفسد والا یکرہ فقط ولا یفسد، حلبی کبیر،ص: ۳۵۳، کتاب الصلاۃ، کراھیۃ الصلاۃ، ط: سھیل اکیڈمی لاھور، . وفی الشامیۃ: ان المشی لا یخلو اما ان یکون بلا عذر او عذر فالاول ان کان کثیرا متوالیا تفسد وان لم یستدبر القبلۃ، شامی: ۱/۶۲۸، کتاب الصلوۃ، مطلب فی المشی فی الصلوۃ، ط: سعید کراچی. الفقہ الاسلامی وادلتہ: ۲/۱۰۳۱، کتاب الصلاۃ،الفصل السابع: مبطلات الصلوۃ، او مفسداتھا، العمل الکثیر المتوالی ، ط: رشیدیۃ کوئٹہ.

(۲) واذا استدبر القبلۃ فسدت کذا فی الظھیریۃ، ولو مشی فی صلاتہ مقدار صف واحد لم تفسد صلاتہ، ولو کان مقدار صفین ان مشی دفعۃ واحدۃ فسدت صلاتہ، عالمگیری: ۱/۱۰۳،کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ، وما یکرہ فیھا،ط: حقانیہ ، وذکر فی الذخیرۃ المشی فی الصلاۃ، اذا کان ای الماشی حال المشی (مستقبل القبلۃ) غیر منحرف عنھا (لا تفسد) الصلاۃ ..... فان مشی مشیا متلاحقا بأن مشی قدر صفین دفعۃ واحدۃ او خرج من المسجد او تجاوز الصفوف فی الصحراء فسدت صلوتہ حلبی کبیر،ص: ۴۵۰، مفسدات الصلاۃ، فصل فیما یفسد الصلاۃ، ط: سھیل اکیڈمی لاھور، فان استدبرھا فسدت صلوتہ للمنافی بلا ضرورۃ ، شامی: ۱/۶۲۸، کتاب الصلاۃ، مطلب فی المشی فی الصلاۃ، ط: سعید کراچی.

(۳) رجل یصلی فتأخر عن موضع قیامہ مقدار سجودہ لا تفسد صلوتہ، ھندیۃ: ۱/۱۰۳، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ط: حقانیہ پشاور، وان کان منفردا فالمعتبر موضع سجودہ ان جاوزہ فسدت والا فلا ، حلبی کبیر،ص: ۴۵۰، مفسدات الصلاۃ، فصل فی مایفسد الصلاۃ، ط: سھیل اکیڈمی لاھور، وبعض المشایخ او لوا الحدیث ثم اختلفوا فی تاویلہ فقیل تاویلہ اذا لم یجاوز الصفوف او موضع سجودہ والا فسدت ، شامی: ۱/۶۲۸، کتاب الصلاۃ، مطلب فی المشی فی الصلاۃ، ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چلا تو نماز فاسد نہیں ہوگی اس صورت میں سینہ قبلے سے پھر جانے سے اور وضو خانہ تک چل کر جانے سے بھی نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

چمڑے کا مصلّٰی

دباغت دی ہوئی کھال کا مصلے بنانا درست ہے، اس پر نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔(۲)

چندہ کرنا خطبہ کے وقت

''خطبہ کے وقت چندہ کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

چوتھی رکعت سے پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا

☆.....اگر امام چوتھی رکعت پر تشہد کی مقدار بیٹھ کر سہواً (بھولے سے) کھڑا

---

(۱) وان كان بعذر، فان كان للطهارة عند سبق الحدث او فى صلاة الخوف لم يفسدها ولم يكره قل او كثر استدبر اولا، شامى: ۱/۶۲۸، كتاب الصلاة، مطلب فى المشى فى الصلاة، ط: سعيد كراچى. استدبار القبلة بتحويل الصدر عنها بغير عذر عند الحنفية والشافعية، فان كان بعذر كاستدبار القبلة للذهاب الى الوضوء فلا تبطل لانه مفتقر، الفقه الاسلامى وأدلته، ص: ۲/۱۰۳۳، كتاب الصلاة، باب مفسدات الصلاة، مطلب استدبار القبلة، ط: مكتبه رشيدية كوئٹه.

(۲) وكل اهاب دبغ فقد طهر.....(جازت الصلاة) معه ملبوسا او مفروشا او محمولا، حلبى كبير، ص: ۱۳۴، فصل فى الانجاس والنجاسة الحقيقية، ط: مكتبه نعمانيه كوئٹه، وص: ۱۵۳، ط: سهيل. كل اهاب دبغ دباغة حقيقية بالادوية او حكمية بالتتريب والتشميس والالقاء فى الريح فقد طهر وجازت الصلاة فيه هندية: ۱/۲۵، كتاب الطهارة، الباب الثالث فى المياه، الفصل الثانى فيما لا يجوز به التوضوء، ط: مكتبه حقانيه پشاور، شامى: ۱/۲۰۳، كتاب الطهارة، باب المياه، مطلب: فى احكام الدباغة، ط: سعيد كراچى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوگیا، اور پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کرلیا، تو چھٹی رکعت ملا لے اور سجدہ سہو کرے، اس کی نماز ہوجائے گی چار رکعت فرض اور دو رکعت نفل ہوجائیں گی۔(۱) اگر کوئی شخص پانچویں یا چھٹی رکعت میں اس امام کا مقتدی ہوا تو اس کی نماز نہیں ہوگی؛ کیونکہ امام کی وہ دو رکعت نفل ہیں۔(۲)

☆.....اگر امام یا کوئی تنہا نماز پڑھنے والا چوتھی رکعت میں التحیات پڑھ کر پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا، تو اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے پہلے یاد آجائے تو فوراً بیٹھ جائے اور التحیات پڑھ کر دائیں طرف ایک سلام کرکے دو سجدے کرلے پھر بیٹھ کر التحیات درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز پوری کرلے، نماز ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) (وان قعد فی آخر) الرکعة (الرابعة) ثم (قام) قبل ان یسلم یعود ایضا مالم یسجد ..... فان سجد للخامسة کان فرضه تاما لتمام ارکانه.....ویضم الی تلک الرکعة رکعة اخریٰ وتکون الرکعتان نافلة له بناء علی صحة النفل بتحریمة، الفرض، حلبی کبیر، ص: ۴۰۰، فصل فی سجود السهو، ط: نعمانیه کوئٹه، وص: ۴۶۳، ط: سهیل. (وان قعد فی الرابعة) مثلا قدر التشهد (ثم قام عاد وسلم).....(وان سجدللخامسة سلموا) لانه تم فرضه..... (وضم الیها سادسة) .....لتصیر الرکعتان له نفلا، شامی: ۸۷/۲، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. هدایه: ۱۵۹/۱، ط: مکتبه المصباح.

(۲) لو اقتدی به مفترض فی قیام الخامسة بعد القعود قدر التشهد لم یصح ولوعاد الی القعدة لانه لما قام الی الخامسة فقد شرع فی النفل، فکان اقتداء المفترض بالمتنفل، شامی: ۸۸/۲، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی.

(۳) وان قعد فی آخر الرکعة الرابعة، ثم قام قبل ان یسلم یعود ایضا ما لم یسجد و یسلم لیخرج عن الفرض بالسلام لانه واجب ولا یسلم قائما لانه غیر مشروع فی الصلاة المطلقة وامکنه الاقامة علی وجهه بالعود الی القعدة ویسجد للسهو، لانه اخر واجبا وهو السلام بسبب فعل زائد لم یلحق بالصلوة بخلاف ما لو اطال الدعاء بعد التشهد لانه یلتحق بها فلا یعد تأخیرا فان سجد

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا تو اس کو چاہیئے کہ وہ چھٹی رکعت بھی ملا لے اور آخر میں سہو سجدہ کرے، اس کی نماز صحیح ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہو گی، یعنی چار رکعت فرض اور دو رکعت نفل ہو جائیں گی۔(۱)

☆.....اور اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والا چار رکعت پر بیٹھا ہی نہیں، سیدھا پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو اس صورت میں اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے پہلے یاد آجائے تو فوراً بیٹھ جائے اور سہو سجدہ کے ساتھ نماز پوری کر لے، اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا تو اس کا فرض باطل ہو گیا، اب ایک رکعت مزید پڑھ کر چھ رکعت مکمل کر لے اور سجدہ سہو بھی کرے، اور فرض نماز کو دوبارہ پڑھے۔(۲)

چور

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدتر اور سب سے بڑا چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! نماز میں کس طرح چوری کرتا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں چوری یہ ہے کہ رکوع اور سجدے کو ٹھیک

= للخامسة كان فرضه تاما لتمام اركانه اذ الم يبق منه الا السلام وهو واجب ويضم الى تلك الركعة ركعة اخرىٰ وتكون الركعتان نافلة له بناء على صحة النفل، حلبى كبير، ص: ۴۰۰، فصل فى سجود السهو، ط: مكتبه نعمانيه كوئٹه. وص: ۴۶۳ ط: سهيل اكيڈمى لاهور، شامى: ۸۷/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى. هداية: ۱۵۹/۱، ط: المصباح.

(۱) انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) ولو سها عن القعود الاخير كله او بعضه (عاد) ويكفى كون كلا الجلستين قدر التشهد (ما لم يقيدها بسجدة) ..... (وان قيدها بسجدة عامدا او ناسيا او ساهيا او مخطئا (تحول فرضه نفلا برفعه وضم سادسة ان شاء. الدر مع الرد: ۸۵/۲، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى، البحر الرائق: ۱۰۲/۲، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى. فتح القدير: ۴۴۴/۱، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طور پر ادا نہیں کرتا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز کی طرف نہیں دیکھتا جو رکوع اور سجود میں اپنی پیٹھ کو سیدھا نہیں کرتا۔(۱)

چوری کے کپڑے

چوری کے کپڑے جو قیمت ادا کر کے لئے گئے ہیں، ان میں نماز صحیح ہے، مگر جان بوجھ کر چوری کے کپڑے خریدنا ٹھیک نہیں، اور جان بوجھ کر چوری کے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مناسب نہیں، اور اگر کسی نے چوری کے کپڑے پہن کر نماز پڑھ لی تو نماز صحیح ہو جائے گی لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوگی لیکن ثواب پورا نہیں ملے گا۔(۲)

---

(۱) عن عبداللہ بن ابی قتادة عن ابیه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم : اسوأ الناس سرقة الذی یسرق صلاته" قالوا: یا رسول اللہ! وکیف یسرق صلاته، قال: لا یتم رکوعها ، ولا سجودها ،سنن الدارمی ، : ۱/ ۳۲۰،رقم الحدیث:۱۳۲۸ ، کتاب الصلاة، باب فی الذی لایتم الرکوع والسجود، ط: دار الحدیث القاهرة، مکاشفة القلوب،ص: ۶۸ ، الباب التاسع عشر فی بیان الخشوع فی الصلاة، ط:دارالکتب العلمیةبیروت. صحیح ابن خزیمة : ۱/ ۳۳۱، کتاب الصلاة، باب اتمام السجود والزجر عن انتقاصه وتسمیة المنتقص رکوعه وسجوده سارقا او سارق من صلاته، رقم الحدیث[۶۶۳]، ط: المکتب الاسلامی، قال صلی اللہ علیه وسلم: لا ینظر اللہ یوم القیامة الی العبد الذی لایقیم صلبه بین رکوعه وسجوده ، مکاشفة القلوب،ص: ۶۷ ، الباب التاسع عشر فی بیان الخشوع فی الصلاة، ط: دار الکتب العلمیة بیروت، مؤطاللإمام مالک، ص: ۱۵۳ ، و صحیح ابن حبان:۳/۲۷۷ ، ابوهریرة.

(۲) فروع : تکره الصلاة فی الثوب المغصوب وان لم یجد غیره لعدم جواز الانتفاع بملک الغیر قبل الاذن او اداء الضمان . حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۵۸، فصل فی المکروهات، ط: قدیمی کراچی. وایضا قال الطحطاوی:(قوله: مع الکراهة) ای التحریمیة، ذکره السید وفی السراج والقهستانی: تکره الصلوة فی الثوب الحریر، والثوب المغصوب، وان صحت، والثواب الی اللہ تعالیٰ باب شروط الصلاة، ص: ۲۱۱ ، ط: قدیمی کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۴۶۷، باب شروط الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه، (قوله والحرمة تتعدد) ..... وما نقل عن بعض الحنفیة من ان الحرام لا یتعدی ذمتین ، سألت عنه الشهاب بن الشلبی فقال:وهو محمول علی ما اذا لم یعلم بذلک اما لو رأی المکاس مثلا یأخذ من احد شیئا من المکس ثم یعطیه آخر ثم یأ خذ من ذلک الآخر آخر فهو حرام، شامی:۵/۹۸ ، باب البیع الفاسد، مطلب الحرمة تتعدد،ط:سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چوری کے لباس

جان بوجھ کر چوری کے لباس میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

چولہا

اگر چولہے میں آگ جل رہی ہے، تو مجبوری کے بغیر اس کے عقب میں نماز پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ یہ مجوسیوں کی عبادت سے مشابہ ہے اور اگر اتفاق سے نماز پڑھنے کے لئے کوئی اور جگہ نہیں ہے تو اس صورت میں مکروہ نہیں ہوگی۔(۲)

چھٹی رکعت میں اقتداء کرنا

اگر امام چوتھی رکعت پر تشہد کی مقدار بیٹھ کر بھولے سے کھڑا ہو گیا، اور پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کر لیا تو چھٹی رکعت بھی ملا لے اور آخر میں سہو سجدہ بھی کرے فرض نماز ادا ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا، اگر کوئی شخص پانچویں یا چھٹی رکعت میں اس امام کا مقتدی ہوا، تو اس مقتدی کی نماز صحیح نہیں ہوگی اور اس مقتدی کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، کیونکہ امام کی پانچویں اور چھٹی رکعت نفل ہیں، اور نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والے آدمی کی اقتداء صحیح نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) (قوله او شمع او سراج لانهما لا يعبدان والكراهة باعتبارها، وانما يعبدها المجوس اذا كانت في الكانون وفيها الجمر او في التنور فلا يكره التوجه اليها على غير هذا الوجه، البحر الرائق: ۲/ ۳۲، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها،، ط: رشيدية. تاتارخانية: ۱/ ۵۶۷، كتاب الصلاة، ما يكره للمصلي وما لا يكره، ط؛ ادارة القرآن كراچی. هندية: ۱/ ۱۰۸، الباب السابع في ما يفسد الصلاة الفصل الثاني، ط: رشيدية.

(۳) لو اقتدى به مفترض في قيام الخامسة بعد القعود قدر التشهد لم يصح ولو عاد الى القعدة: لانه لما قام الى الخامسة فقد شرع في النفل، فكان اقتداء المفترض بالمتنفل، شامي: ۲/ ۸۸، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. (و) لا (مفترض بمتنفل وبمفترض فرضا آخر) لان اتحاد الصلاتين شرط عندنا، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۷۹، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چہرہ سجدے میں

سجدہ کی حالت میں چہرے کو دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھے۔(۱)

چہرے پر جھریاں

ریڑھ کی ہڈی میں حرام مغز بجلی کی ایک ایسی تار ہے جس کے ذریعے پورے جسم کو حیات ملتی ہے۔سجدہ کرنے سے خون کا بہاؤ جسم کے اوپری حصوں کی طرف ہو جاتا ہے جس سے آنکھیں، دانت اور پورا چہرہ سیراب ہوتا رہتا ہے اور رخساروں پر سے جھریاں دور ہو جاتی ہیں۔یادداشت صحیح کام کرتی ہے، فہم وفراست میں اضافہ ہو جاتا ہے آدمی کے اندر تدبر کی عادت پڑ جاتی ہے۔بڑھاپا دیر تک نہیں آتا، سو سال کی عمر تک بھی آدمی چلتا پھرتا رہتا ہے اور اس کے اندر ایک برقی رو دوڑتی رہتی ہے جو اعصاب کو تقویت پہچانے کا سبب بنتی ہے۔صحیح طریقہ پر سجدہ کرنے سے بند نزلہ، ثقل سماعت اور سر درد جیسی تکلیفوں سے نجات ملتی ہے۔(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس:۱/۷۵)

چھڑی کا سترہ

''رومال کا سترہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

– فتح القدير: ۱/۳۲۳، كتاب الصلاة، باب الامامة، ،ط: رشيدية كوئٹه. هندية: ۱/۸۶، كتاب الصلاة،الباب الخامس فى الامامة،الفصل الثالث فى بيان من يصلح اماما لغيره، ط:رشيدية كوئٹه.

(۱) ويقع ركبتيه اولا ثم يديه ثم وجهه بين كفيه على الارض..... واما كون وضع الوجه بين الكفين فلمافى مسلم من حديث وائل ايضاانه عليه الصلاة والسلام سجدووضع وجهه بين كفيه،حلبى كبير، ص: ۳۲۱، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور،هندية: ۱/۷۲، كتاب الصلاة، الباب الرابع فى صفة الصلاة، الفصل الثالث فى سنن الصلاة وآدابها، ط: رشيدية كوئٹه. تاتار خانية: ۱/۵۰۷، كتاب الصلاة، الفرائض ، السجود، ط: ادارة القرآن كراچى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چھ ماہ دن اور چھ ماہ رات

☆.....قطب جنوبی اور قطب شمالی پر سورج چھ مہینے مسلسل غروب رہتا ہے اور چھ مہینے مسلسل طلوع رہتا ہے، ان مقامات پر انسانی آبادی مشکل ہے، تاہم جو لوگ وہاں آباد ہیں، ان کے لئے یہ حکم ہے کہ جس وقت سورج غروب ہو، اس وقت سے ہر ۲۴ گھنٹے کو گھڑی دیکھ کر، ان کو دن اور رات کا مجموعہ قرار دے کر پانچوں نمازیں جس فصل اور اندازے سے پڑھتے ہیں، پڑھتے رہیں۔ دجال کے بارے میں جو حدیث وارد ہوئی ہے، اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے۔

پھر اسی طرح جب چھ ماہ مسلسل سورج غروب نہ ہو، اس وقت بھی وہی سابقہ حساب کے اعتبار سے ہر ۲۴ گھنٹے میں رات و دن کی پانچوں نمازیں اندازہ کر کے پڑھتے رہیں، اور اسی طرح حساب سے جب رمضان المبارک کا مہینہ آئے تو اس میں روزہ بھی رکھیں، جس طرح دنیا کا اپنا ہر کام سونا، جاگنا، کام کرنا، ملازمت میں ڈیوٹی دینا وغیرہ وقت کے حساب سے کرتے ہیں، اسی طرح نماز روزہ بھی حساب کر کے ادا کریں۔ (۱)

---

(۱) وليس مثل اليوم الذى كسنة من ايام الدجال لا مر فيه بتقدير الاوقات وكذا الآجال فى البيع والاجارة والصوم والحج والعدة، قوله : وليس مثل اليوم الخ، روى مسلم عن النواس بن سمعان قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الدجال ، ولبثه فى الارض اربعين يوما يوم كسنة يوم كشهر ويوم كجمعة وسائر ايامه كايامكم قلنا فذلك اليوم الذى كسنة يكفينا فيه صلاة يوم قال " لا،قدروا له قدره" قال الاسنوى ويقاس عليه اليومان التاليان واستظهر الكمال وجوب القضاء استدلالا بحديث الدجال وتبعه ابن الشحنة فصححه فى الغازه ، وذكر فى المنح انه المذهب ولا ينوى القضاء لفقد وقت الاداء وفرق فى النهر بأن الوقت موجود حقيقة فى يوم الدجال، والمفقود العلامة فقط بخلاف ما نحن فيه فان الوقت لا وجود له اصلا ورد بأن الوقت موجود قطعا والمفقود هو العلامة فقط فاذن لا فرق وتمامه فى تحفة الاحيار، حاشية الطحطاوى على المراقى: ۱/ ۲۵۰، كتاب الصلاة،ط: مكتبة الغوثية كراچى.وص: ۱۷۸، ۱۷۹،ط:قديمى. وفاقد وقتهما كبلغار فان فيها .....مكلف بهما فيقدر لهما ولا ينوى القضاء لفقد وقت الاداء،

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....جب ایک مرتبہ کوئی نماز ایک مقام پر پڑھ لی گئی تو پھر اگر اُسی نماز کا وقت کسی دوسرے مقام میں دوبارہ آئے گا تو دوبارہ نہیں پڑھی جائے گی، وہ ہی ایک بار کی ایک دن میں پڑھی ہوئی کافی ہوگی۔(۱)

(مثلاً کوئی شخص ظہر کی نماز پڑھ کر ہوائی جہاز سے مشرق سے مغرب کی طرف سفر کرتا ہے اور منزل پر پہنچنے کے بعد یہاں ظہر کا وقت ہوتا ہے تو اب اس کو ظہر کی نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں جو نماز پڑھ کر آیا تھا کافی ہے)

چھوٹی تصویر

''چھوٹی تصویر'' اس تصویر کو کہتے ہیں کہ اگر اس کو زمین پر رکھ دیا جائے، اور کوئی شخص کھڑے ہو کر اس کو دیکھے تو اس کے اعضاء محسوس نہ ہوں۔(۲)

=الدر المختار مع الرد: ۱/ ۳۶۲، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. وهو ما تواطأت علیه اخبار الاسراء من فرض الله تعالیٰ الصلوات خمسا بعد ما امر اولا بخمسین ثم استقرالامرعلی الخمس شرعا عاما لاهل الآفاق لا تفصیل بین قطر وقطرردالمحتار: ۱/ ۳۶۳، کتاب الصلاة، ط:سعید کراچی. قال الرملی فی شرح المنهاج:ویجری ذلک فیمالو مکثت الشمس عند قوم مدة آه،قال فی امدادالفتاح قلت: وکذالک یقدر لجمیع الآجال کالصوم ،والزکاة، والحج، والعدة، وآجال البیع والسلم والاجارة، وینظر ابتداء الیوم فیقدر کل فصل من الفصول الاربعة بحسب ما یکون کل یوم من الزیادة والنقص کذا فی کتب الائمة الشافعیة، ونحن نقول بمثله ، اذ اصل التقدیر مقول به اجماعا فی الصلوات ، رد المحتار: ۱/ ۳۶۵، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۲۴۷، کتاب الصلاة،ط: سعید کراچی.

(۱)(قوله ولو صلی ثلاثا یتم ویقتدی متطوعا) لان للاکثر حکم الکل، فلا یحتمل النقص وانما یقتدی متطوعا لان الفرض لا یتکرر فی وقت واحد، البحرالرائق: ۲/ ۷۱، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. واذا اتمها ای الظهر ید خل مع القوم، والذی یصلی معهم نافلة، لان الفرض لا یتکرر فی وقت واحد، هدایة: ۱/ ۱۵۸، باب ادراک الفریضة، ط: رحمانیه.

(۲) او کانت صغیرة لا تتبین تفاصیل اعضائها للناظر قائما وهی علی الارض ، الدر مع الرد: ۱/ ۶۴۸، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، مطلب اذا تردد الحکم بین سنة وبدعة، ط: سعید کراچی. ولو کانت صغیرة بحیث لا تبدو للناظر الا بتأمل لا یکره، هندیة: ۱/ ۱۰۷، کتاب الصلاة،فصل فیما یکره فی الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۲۸، کتاب الصلاة،باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط:سعید کراچی.تاتارخانیة: ۱/ ۵۶۳، کتاب الصلاة، الفصل الرابع فی بیان ما یکره للمصلی ، ط: ادارة القرآن کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چھینٹے

اگر ہسپتال وغیرہ کے ملازم کے کپڑوں پر ناپاک چھینٹیں آتی رہتی ہیں تو ناپاک کپڑے بدل کر دوسرا پاک کپڑا پہن کر نماز پڑھے۔(۱)

چھینک

☆.....نماز کے دوران چھینک آنے سے جو آواز پیدا ہوتی ہے، اُس سے نماز فاسد نہیں ہوتی کیونکہ اس سے بچنا مشکل ہے۔(۲)

☆.....اگر نماز کے دوران چھینک میں ایسے حروف کا خود اضافہ کیا جو قدرتی طور پر نہیں نکلتے تو نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ اس سے بچنا ممکن ہے۔(۳)

---

(۱) هی ستة (طهارة بدنه) ای جسده ..... (من حدث) بنوعیه ..... وخبث مانع کذلک(وثوبه) الدر مع الرد: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی، ومن جملتها طهارة ما یستر به عورته اذا کان مقیما و ثوب آخر اولیس له ثوب آخر، واذا کان مسافر وله ثوب آخر لا یجوز صلاته مع الثوب النجس، اذا کانت النجاسة اکثر من قدر الدرهم، الفتاویٰ التاتارخانیة: ۱/۴۱۶، کتاب الصلاة، الفصل الثانی فی فرائض الصلاة، وواجباتها وسننها وآدابها، ط: ادارة القرآن کراچی. واما طهارة ثوبه فلقوله تعالیٰ: وثیابک فطهر فان الاظهر ان المراد ثیابک الملبوسة وان معناه طهر ها من النجاسة، البحر الرائق: ۲/۲۶۶، کتاب الصلاة، باب شروط الصلوة، ط: سعید کراچی. الدر المختار مع الرد: ۱/۴۰۲، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۲) وفی الخانیة لو تثاءب فارتفع صوته فحصل به حروف لم تفسد صلاته، التاتارخانیة: ۱/۵۷۸، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما لا یفسد، ط: ادارة القرآن کراچی. .ولو عطس او تجشأ فحصل منه کلام لا تفسد کذا فی المحیط، هندیة: ۱/۱۰۱، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳) ویفسد الصلاة التنحنح بلا عذر بأن لم یکن مدفوعا الیه وحصل منه حروف.....ولو لم یظهر له حروف فانه لا یفسد اتفاقا لکنه مکروه، وان کان بعذر بأن کان مدفوعا الیه لا تفسد لعدم امکان الاحتراز عنه وکذا الانین والتأوه اذا کان بعذر بان کان مریضا لا یملک نفسه فصار کالعطاس والجشاء .هندیة: ۱/۱۰۱، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: رشیدیة کوئٹه. واما الجشاء ان حصل به حروف ولم یکن مدفوعا الیه یقطع عندهما

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چھینک آجائے

اگر نماز کے دوران چھینک آجائے تو "الحمدللہ" نہیں کہنا چاہئے تاہم اگر کسی نمازی نے نماز کے دوران چھینک آنے پر "الحمدللہ" کہہ دیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

چھینکنے والے کے جواب میں

نماز کے دوران چھینکنے والے کے جواب میں "یرحمک اللہ" کہنے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے۔اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۲)

= ..... وفی السراجیة : ولو تنحنح بغیر عذر وحصل حرفان تفسد الخ، تاتارخانیة: ۱/۵۷۸، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما لا یفسد ، ط: ادارة القرآن کراچی، حلبی کبیر، ص: ۴۴۸، مفسدات الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۱) لو قال العاطس او السامع الحمد لله لا تفسد لانه لم یتعارف جوابا، البحر الرائق: ۲/۵، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلوة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی. ولو عطس فقال له المصلی الحمد لله لا تفسد لانه لیس بجواب.....ولو قال العاطس لاتفسد صلاته وینبغی أن یقول فی نفسه والأحسن هو السکوت، هندیة: ۱/۹۸، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: رشیدیه کوئٹة. تاتارخانیة: ۱/۵۷۲، مایفسد الصلاة ومالایفسد، ط: ادارة القرآن.

(۲) رجل عطس فقال المصلی یرحمک الله تفسد صلاته هندیة: ۱/۹۸، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: رشیدیة کوئٹه. وجواب عاطس بیرحمک الله ای یفسدها لانه من کلام الناس، البحر الرائق: ۲/۵، کتاب الصلاة ، باب ما یفسد الصلاةوما یکره فیها، ط: سعید کراچی. تاتارخانیة: ۱/۵۷۲، کتاب الصلاة ، ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: ادارة القرآن کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چیونٹی مارنا

نماز کے دوران بلا وجہ چیونٹی پکڑ کر مارنا مکروہ ہے، ہاں اگر چیونٹی کے کاٹنے کی وجہ سے نماز میں خلل واقع ہو، تو اس صورت میں چیونٹی مارنا مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

---

(۱) وان أخذ قملة فی الصلاة یکره له ان یقتلها لکن یدفنها تحت الحصیر .....وروی ایضا لو اخذ قملة او برغوثا وقتله او دفنه فقد اساء وعن محمد انه یقتلها و قتلها احب الی من دفنها فی الصلاة، تاتارخانیة: ۱/ ۵۶۶، کتاب الصلاة، ما یکره للمصلی وما لایکره، ط: ادارة القرآن کراچی. قال فی الظهیریة : فان أخذ قملة فی الصلاة کره له ان یقتلها لکن یدفنها تحت الحصی، وهو قول ابی حنیفةؒ وروی عنه اذا اخذ قملة او برغوثا فقتله او دفنه فقد أساء وعن محمد انه یقتلها و قتلها احب الی من دفنها وایّ ذلک فعل فلا بأس به .....وان الحاصل أنه یکره التعرض لکل منها بالأخذفضلا عن القتل أوالدفن عند عدم تعرضهما له بالأذیٰ وأما عند تعرضهماله بالأذیٰ فإن کان خارج المسجد فلا بأس حینئذ بالأخذ والقتل،.....وإن کان فی المسجد فلا بأس بالقتل بالشرط المذکور،البحرالرائق: ۲/ ۳۱، کتاب الصلاة،باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها،ط:سعید کراچی. حلبی کبیر،ص: ۳۵۳، کراهیة الصلاة،سهیل اکیڈمی لاهور.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ح

حاجت کی نماز

''نماز حاجت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

حائضہ پر روزہ ادا کرنا اور نماز ادا نہ کرنے کی وجہ

حضرت ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے: کہ حائضہ عورت پر حیض کے ایام کا روزہ واجب ہونا اور نماز ادا کرنا واجب نہ ہونے کا سبب دین شریعت کی خوبی اور اس کی حکمت کا تقاضہ ہے، اور اس میں عاقل، بالغ، مکلّف لوگوں کی مصلحت اور فائدہ کی رعایت بھی ہے، کیونکہ حیض عبادت کی ضد اور خلاف ہونے کی وجہ سے اس میں عبادت کا کام شرع کے موافق نہیں ہے، اور عورتوں کے لئے پاکی کے ایام میں نماز پڑھنا حیض کے ایام میں نماز پڑھنے سے کافی ہو جاتی ہے، کیونکہ نماز بار بار روزانہ فرض ہوتی ہے مگر روزہ روزانہ فرض نہیں ہوتا بلکہ سال میں صرف ایک مہینہ روزہ فرض ہوتا ہے، اگر حیض کے ایام کے روزے بھی اس سے ساقط کر دیئے جائیں تو پھر انکی نظیر کا تدارک نہیں ہوسکتا، اور اس سے روزہ کی مصلحت فوت ہو جاتی ہے، اس لئے حائضہ عورت پر پاک ہونے کے بعد حیض کے ایام کے روزے رکھنا لازم ہے تا کہ اس کو روزہ کا وہ فائدہ اور مصلحت حاصل ہو جائے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر محض رحمت اور احسان سے ان کے فائدہ کے لئے مشروع فرمائے ہیں۔

(احکام اسلام ص ۷۹)

حج کی حقیقت

''جماعت کی حقیقت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حدث اکبر ہو گیا قعدۂ اخیرہ میں

اگر کسی کو قعدۂ اخیرہ میں التحیات کی مقدر بیٹھنے کے بعد حدث اکبر ہو گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، غسل کے بعد اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

حدث امام کو ہو گیا

''امام کو حدث ہو گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

حدث قصداً کیا قعدۂ اخیرہ میں

''قعدۂ اخیرہ میں وضو توڑ دیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

حدث مقتدی کو ہو گیا

''مقتدی کو حدث ہو گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) واذا احدث فی صلاته من بول او غائط او ریح او رعاف متعمدا فسدت صلاته ، وان سبقه الحدث ولم یتعمد ان کان موجبه الغسل فکذلک نحو ان احتلم او نظر الی امرأة فانزل او تفکر فأنزل..... کذلک لو سقط من السقف حجر او خشب علی المصلی فأدماه، وکذلک لو دخل الشوک فی رجل المصلی او وضع جبهةعلی الارض فی السجود فسال منه الدم من غیر قصده تفسد صلاته عندهما ،وقیل: تفسد عند الکل. تاتارخانیة: ۱/۵۹۳، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة ومالا یفسد ، ط: ادارة القرآن کراچی. هندیة: ۱/۹۳ ـ ۹۴،الباب السادس فی الحدث فی الصلاة ،ط: مکتبه حقانیه پشاور. حلبی کبیر،ص: ۴۵۲، مفسدات الصلاة، فروع ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، وکذلک اذا نام فی صلاته واحتلم یستقبل ولا یبنی استحسانا هندیة: ۱/۹۴، الباب السادس فی الحدث فی الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. فهٰذه المسائل کلها اذا عرض له واحد منها بعد ما قعد قدر التشهد او فی سجود السهو بطلت صلاته، هندیة: ۱/۹۷، فصل فی الاستخلاف، مسائل الاثنا عشریة، ط: رشیدیة کوئٹه.(وحدثه العمد) الحاصل بغیر القهقهة اذا وجدا (بعد الجلوس الاخیر) قدر التشهد عند الامام بفساد الجزء الذی حصلت فیه،حاشیة الطحطاوی علی المراقی ،ص:۳۳۸، باب مایفسد الصلاة ط: قدیمی کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حدث منفرد کو ہو جائے

اگر منفرد کو نماز کے دوران حدث ہو جائے، تو اس کو چاہئیے کہ فوراً جا کر وضو کر لے، اور جس قدر جلد ممکن ہو وضو کر کے فارغ ہو جائے، مگر وضو تمام سنن اور مستحبات کے ساتھ کرنا چاہئیے، اور اس درمیان میں کوئی بات چیت وغیرہ نہ کرے، پانی اگر قریب مل سکے تو دور نہ جائے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جس قدر حرکت کرنے کی سخت ضرورت ہو اتنا ہی کرے اس سے زیادہ نہ کرے، اور وضو کرنے کے بعد منفرد کو اختیار ہے چاہے جہاں وضو کیا ہے وہیں اپنی باقی ماندہ نماز تمام کر لے، چاہے جہاں پہلے نماز پڑھ رہا تھا وہاں جا کر پڑھے۔(۱)

حدث ہو جائے

☆.....حدث کی دو قسمیں ہیں، حدث اکبر یعنی غسل واجب ہونا اور حدث اصغر یعنی بے وضو ہو جانا۔

---

(۱) "وقال العلامة ابراهيم الحلبي الكبير رحمه الله : " من سبقه حدث سماوي من بدنه موجب للوضوء في الصلوٰة انصرف من فوره ، وتوضأ من غير ان يشتغل بشئي غير ضروري في وضوئه وبنى على صلاته عندنا ان لم يعرض له ما ينافيها ..... ولكن الاستيناف افضل للعبد عن شبهة الخلاف، وقيل: ذلك في حق المنفرد ..... ثم المنفرد ان شاء اتمها في مكان وضوئه ان امكن او اقرب المواضع اليه ان لم يكن تحرزاً عن زيادة المشي، وان شاء رجع الى مصلاه ليؤدي صلاته في مكان واحدٍ ،حلبي كبير،ص: ۴۵۲، كتاب الصلاة ، فصل فيما تفسد الصلاة ،فروع ،ط: سهيل اكيڈمي لاهور. سنن ابن ماجه ، ص: ۵، كتاب الصلاة ، باب ما جاء في البناء على الصلاة، ط: قديمي كراچي. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۳۱ - ۳۳۳، باب ما يفسد الصلاة ، ط: قديمي كراچي.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....اگر نماز کے دوران حدث اکبر ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

☆.....اور اگر نماز میں حدث اصغر ہو جائے، تو دو حال سے خالی نہیں، اختیاری ہوگا یا غیر اختیاری، یعنی اس کے وجود یا اس کے سبب میں بندوں کے اختیار کو دخل ہوگا یا نہیں، اگر اختیاری ہوگا تو نماز فاسد ہو جائے گی مثلاً کوئی شخص نماز میں قہقہہ کے ساتھ ہنسے یا اپنے بدن میں کوئی ضرب لگا کر خون نکالے یا قصداً گیس خارج کرے، ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی، اس لئے کہ یہ تمام افعال بندوں کے اختیار سے صادر ہوتے ہیں۔

اور اگر غیر اختیاری ہوگا تو اس میں دو صورتیں ہیں، یا نادر الوقوع ہوگا جو کبھی کبھار ہوتا ہے، جیسے قہقہہ، جنون، بے ہوشی وغیرہ یا کثیر الوقوع جو اکثر و بیشتر پیش آتا ہے جیسے خود بخود گیس خارج ہونا، پیشاب، پاخانہ اور مذی وغیرہ نکل آنا، اگر نادر الوقوع ہوگا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر نادر الوقوع نہیں ہوگا تو نماز فاسد نہیں ہوگی بلکہ اس شخص کو اختیار ہے کہ وضو کرنے کے بعد اسی نماز کو تمام کر لے، اور اگر چاہے تو نماز کو شروع سے پڑھے

---

(۱) (والاغماء والجنون والجنابة) الحاصلة بنظر او احتلام نائم متمكن ، حاشية الطحطاوى على المراقى،ص: ۳۲۹، باب ما يفسد الصلاة ، ط: قديمى كراچى. وكذا اذا جن او اغمى عليه او اجنب ،هندية: ۱/ ۹۴، الباب السادس فى الحدث فى الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. ثم لجواز البناء شروط منها ان يكون الحدث موجبا للوضوء ولا يندر وجوده ، هندية: ۱/ ۹۳، الباب السادس فى الحدث فى الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. شامى: ۱/ ۵۹۹، باب الاستخلاف ،ط: سعيد كراچى. و: ۱/ ۶۰۳، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچى.

مزید تخریج ''حدث اکبر ہو گیا قعدہ اخیرہ میں'' کے حاشیہ کے تحت دیکھیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

البتہ شروع سے پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔(۱)

اس صورت میں نماز فاسد نہ ہونے کی چند صورتیں ہیں:

۱..... کسی رکن کو حدث کی حالت میں ادا نہ کرے۔

۲..... کسی رکن کو چلنے کی حالت میں ادا نہ کرے، مثلاً جب وضو کے لئے جائے یا وضو کر کے لوٹے تو قرآن مجید کی تلاوت نہ کرے کیونکہ قراءت نماز کا رکن ہے۔

---

(۱) " واذا احدث فی صلاته من بول او غائط او ریح او رعاف متعمدا فسدت صلاته ، وان سبقه الحدث ولم یتعمد ان کان موجبه الغسل فکذلک نحو ان احتلم او نظر الی امرأة فانزل او تفکر فانزل..... کذلک لو سقط من السقف حجر او خشب علی المصلی فادماه، وکذلک لو دخل الشوک فی رجل المصلی او وضع جبهة علی الارض فی السجود فسال منه الدم من غیر قصده تفسد صلاته عندهما ،وقیل: تفسد عند الکل. تاتارخانیة: ۱/۵۹۳، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة ومالا یفسد ، ط: ادارة القرآن کراچی.

(ثم لجواز البناء شروط) (منها) ان یکون الحدث موجبا للوضوء ولا یندر وجوده وان یکون سماویا لااختیار للعبد فیه ولا فی سببه هکذا فی البحر الرائق، فاذا احدث فی الصلاة من بول او غائط ، او ریح، او رعاف متعمدا فسدت صلاته ولا یبنی وان لم یتعمد فان کان الحدث موجبا للغسل فکذالک وان کان موجبا للوضوء فان کان بفعل الآدمی فکذلک خلافا لابی یوسف رحمه الله تعالیٰ کذا فی الخلاصة،..... ولو اصاب المصلی حدث بغیر فعله کما لو اصابته بندقة او رماه انسان بحجر او مدر فشج رأسه او مس احد قرحه فأدماه لا یجوز له البناء فی قول ابی حنیفة و محمد رحمهماالله تعالیٰ هکذا فی شرح الطحاوی..... اذا اغمی فی صلاته او جن اوقهقه یتوضأ ویستقبل الصلاة..... (ومنها ان ینصرف من ساعته حتیٰ لو ادی رکنا مع الحدث او مکث مکانه قدر ما یؤدی رکنا فسدت صلاته ولو قرأ ذاهبا تفسد صلاته وآیاً لا وقیل بالعکس والصحیح الفساد فیهما..... (ومنها) ان لا یفعل بعد الحدث فعلا منافیا للصلوٰة لو لم یکن احدث إلاما لا بد منه او کان من ضرورات ما لا بد منه او من توابعه وتتماته حتیٰ اذا سبقه الحدث ثم تکلم او احدث متعمدا او قهقه او اکل او شرب او نحو ذلک لا یجوز له البناء ، وکذا اذا جن او اغمی علیه او أجنب هکذا فی البدائع ، او نظر الی فرج امرأة فأمنی هکذا فی شرح الطحاوی، هندیة: ۱/۹۳ ـ ۹۴، الباب السادس فی الحدث فی الصلاة، ط: مکتبه حقانیه پشاور، حلبی کبیر،ص: ۴۵۱ ـ ۴۵۲، مفسدات الصلوٰة، فروع، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/۶۰۰، باب الاستخلاف، ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۳.....کوئی ایسا فعل نہ کرے جو نماز کے منافی ہو، اور کوئی ایسا فعل بھی نہ کرے جس سے احتراز ممکن ہے۔

۴.....وضو ٹوٹنے کے بعد کسی عذر کے بغیر ایک رکن ادا کرنے کی مقدار توقف نہ کرے بلکہ فوراً وضو کرنے کے لئے چلا جائے، ہاں اگر کسی عذر کی وجہ سے دیر ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں، مثلاً صفیں زیادہ ہوں، اور خود پہلی صف میں ہو، اور صفوں کو چیر کر آنا مشکل ہو۔(۱)

۵.....مقتدی کو ہر حال میں اور امام کو اگر جماعت باقی ہو تو باقی نماز وہیں پڑھنا جہاں پہلے نماز شروع کی تھی۔(۲)

۶.....امام کا کسی ایسے آدمی کو خلیفہ بنانا جس میں امامت کی صلاحیت ہو۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) (ومنها) اذا کان مقتدیا أن یعود الی الامام ان لم یکن فرغ الامام و کان بینهما حائل یمنع جواز الاقتداء، ولو فرغ امامه لا یعود ولو عاد اختلفوا فی فساد صلاته، ولو لم یکن بینهما مانع فله الاقتداء من مکانه من غیر عود ..... والمنفرد بعد ما توضأ یتخیر بین اتمام الصلاة فی بیته والرجوع الی مصلاه والرجوع افضل ..... والامام کالمنفرد ان فرغ امامه والاعاد ویتم خلف خلیفته، هندیة: ۱/۹۵، الباب السادس فی الحدث فی الصلاة،ط: رشیدیه کوئٹه. (..... ویتم صلاته ثمة) وهو اولیٰ تقلیلا للمشی(او یعود الی مکانه) لیتحد مکانها(کمنفرد) فانه مخیر وهذا کله (ان فرغ خلیفته والا عاد الی مکانه) حتما لو بینهما ما یمنع الاقتداء (کالمقتدی اذا سبقه الحدث) الدر مع الرد: ۱/۶۰۲، باب الاستخلاف، ط: سعید کراچی.

(۳) (ومنها) اذا کان اماما ان لا یستخلف من لا یصلح للامامة ،هندیة: ۱/۹۵، الباب السادس فی الحدث فی الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه. ولم یستخلف الامام غیر صالح لها، شامی: ۱/۶۰۰، باب الاستخلاف،ط : سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حرام آمدنی سے خریدے ہوئے قالین

حرام آمدنی سے خریدے ہوئے قالین پر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

حرام آمدنی کا لباس

حرام آمدنی سے خریدے ہوئے لباس پہننا اور استعمال کرنا حرام ہے، اور ایسا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

حرام کمائی کے کپڑے

جس طرح مغصوبہ زمین میں نماز پڑھنا مکروہ ہے، اسی طرح حرام کمائی سے بنائے گئے یا خریدے گئے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا بھی مکروہ ہے۔(۳)

حرامی کا امام بنانا

کسی حرامی کو امام بنانا مکروہ ہے، ہاں اگر حرامی عالم اور فاضل ہے، اور لوگوں کو اس کو امام بنانا ناگوار نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں ہے۔(۴)

(۱،۲) "تکره الصلاة فی الثوب المغصوب وان لم یجد غیره لعدم جواز الانتفاع بملک الغیر قبل الاذن او اداء الضمان". حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۵۸، فصل فی المکروهات، ط: قدیمی کتب خانه کراچی. وایضا قال الطحطاوی: (قوله: مع الکراهة) ای التحریمیة، ذکره السید وفی السراج والقهستانی، تکره الصلاة فی الثوب الحریر، والثوب المغصوب، وان صحت، والثواب الی الله تعالیٰ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۱۱، باب شروط الصلاة، ط: قدیمی کتب خانه کراچی. البحر الرائق: ۱/۴۶۷، باب شروط الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. وکذا تکره فی اماکن کفوق کعبة..... وارض مغصوبة، الدر مع الرد: ۱/۳۷۹-۳۸۱، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۳) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۴) "وکره امامة العبد .....وولدالزنا..... وقید کراهة امامة الاعمیٰ فی المحیط وغیره بأن لا یکون افضل القوم فان کان افضلهم فهو اولیٰ..... وینبغی ان یکون کذلک فی العبد وولد الزنا اذا کان افضل القوم فلا کراهة اذا لم یکونا محتقرین بین الناس لعدم العلة للکراهة، البحر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور حرامی کی امامت مکروہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حرامی کو علم دین حاصل کرنے کا موقع نہیں ملتا اور اس کو کوئی تربیت دینے والا نہیں ہوتا۔(۱)

حرکت دینا

نماز میں عذر کے بغیر جسم کو مختلف انداز سے حرکت دینا صحیح نہیں ہے، اور ہاتھوں کو ضرورت کے بغیر حرکت دینا، اور سجدے کو جاتے ہوئے درمیان میں ضرورت کے بغیر توقف کرنا مکروہ ہے۔(۲)

= الرائق: ۱/ ۳۴۸۔ ۳۴۹، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

(ویکرہ) تنزیها (امامة عبد) ..... (وولد الزنا) هذا ان وجد غیرهم والا فلا کراهة، الدر المختار مع رد المحتار: ۱/ ۵۶۲، کتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب البدعة خمسة اقسام، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۵۱۴، فصل فی الامامة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۱) ولیس لولد الزنا اب یربیه ویؤدبه ویعلمه فیغلب علیه الجهل، البحر الرائق: ۱/ ۳۴۸، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید کراچی. "ویکره ایضا تقدیم العبد..... وولد الزنا ..... وفی ولد الزنا لعدم من یثقفه ویؤدبه ویحمله علی التعلم الذی مکروه النفس، ومخالف لهواها، حلبی کبیر، ص: ۵۱۴، فصل الامامة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(ویکره تقدیم العبد وولد الزنا) لانه لیس له اب یثقفه فیغلب علیه الجهل ولان فی تقدیم هؤلاء تنفیر الجماعة فیکره، فتح القدیر: ۱/ ۳۰۴، وفی نسخة: ۱/ ۳۵۹۔ ۳۶۱، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) (و) کره (کفه) ..... (وعبثه به) ای بثوبه (وبجسده) للنهی الالحاجة ولا بأس به خارج صلاة، الدر المختار، وفی الشامیة: (قوله وعبثه) هو فعل لغرض غیر صحیح، قال فی النهایة: وحاصله ان کل عمل هو مفید للمصلی فلا بأس به اصله ما روی" ان النبی صلی الله علیه وسلم عرق فی صلاته فسلت العرق عن جبینه" ای مسحه لا نه کان یؤذیه فکان مفیدا وفی زمن الصیف کان اذا قام من السجود نفض ثوبه یمنة او یسرة لانه کان مفیدا کی لا تبقی صورة، فاما ما لیس بمفید فهو العبث..... (قوله للنهی) وهو ما اخرجه القضاعی عنه صلی الله علیه وسلم "ان الله کره لکم ثلاثا: العبث فی الصلاة، والرفث فی الصیام والضحک فی المقابر" وهی کراهة تحریم. شامی: ۱/ ۶۴۰، باب ما یفسد الصلاة، مطلب مکروهات الصلاة، ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حرم شریف میں بھیڑ کے وقت مسبوق کیا کرے؟

حرم شریف میں بہت زیادہ رش ہونے کی وجہ سے حجاج کرام کو اکثر دروازے میں جہاں سے لوگوں کی آمد ورفت ہے، نماز کے لئے جگہ ملتی ہے، اور جس کی رکعت نکل جاتی ہے امام کے سلام کے بعد کھڑا ہوکر بقیہ نماز پڑھنا دشوار ہو جاتا ہے، لوگ باہر نکلنے کی کوشش کرتے ہیں، ایسے حالات میں چونکہ کچل جانے کا خطرہ ہوتا ہے تو جان بچانے کے لئے یہ صورت اختیار کرسکتا ہے کہ امام کے ساتھ آخری قعدہ میں تشہد کی مقدار بیٹھ کر کھڑا ہو جائے، اور اپنی فوت شدہ رکعتیں جلدی جلدی ادا کرلے، نماز صحیح ہو جائے گی۔

''کبیری'' میں ہے کہ اگر نمازی کو خطرہ ہے کہ لوگ اس کے سامنے سے گزریں گے یا اس طرح کا کوئی خدشہ ہے تو اس وقت یہ بات مکروہ نہیں ہے کہ امام جب آخری قعدہ میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھ چکے یعنی اتنی دیر گذر جائے جتنی دیر میں التحیات پڑھی جاسکتی ہے تو وہ مقتدی کھڑا ہو جائے اور بقیہ رکعتیں پڑھ لے، مگر اس بات کا پورا خیال رکھے کہ جتنی دیر میں التحیات پڑھی جاتی ہے اس سے پہلے ہرگز کھڑا نہ ہو، ورنہ نماز نہیں ہوگی۔(۱)

حرم میں ثواب زیادہ ہے

حرم میں نماز پڑھنے کا ثواب ایک لاکھ گنا زیادہ ہے، اور یہ ثواب پورے حرم کی

---

(۱)" او یخاف مرور الناس بین یدیه ونحو ذلک فلا یکره ان یقوم قبل سلامه بعد قعوده قدر التشهد ولا یقوم قبل قعوده قدر التشهد اصلا"، حلبی کبیر، ص: ۴۳۹، مفسدات الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، وکذا خاف المسبوق ان یمر الناس بین یدیه لو انتظر سلام الامام قام الی قضاء ما سبق قبل فراغه، هندیة: ۱/ ۹۱، کتاب الصلاة، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق، ط: رشیدیة کوئٹه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حدود میں کسی جگہ پر بھی نماز پڑھنے سے حاصل ہوگا، البتہ حدود حرم کی مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب غیر مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ ہے، اور حدود حرم کی تمام مساجد میں بیت اللہ کے حرم کا ثواب سب سے زیادہ ہے۔(۱)

حقیقی نمازی

حقیقی معنوں میں وہ شخص نمازی ہے، جس کا دل نماز میں حاضر ہو، اللہ تعالیٰ کے

---

(۱)[تتمه] قال السيد الفاسی فی شفاء الغرام: يتحصل من طرق حديث ابن الزبير ثلاث روايات: احداها ان الصلوٰة فی المسجد الحرام تفضل على الصلاة بمسجد المدينة بمائة صلاة، الثانية بألف صلاة، الثالثة بمائة الف صلاة كما فی مسند الطيالسی واتحاف ابن عساكر..... قال السيد: ورأيت لشيخنا بدر الدين بن الصاحب المصری ان الصلاة فيه فرادىٰ بمائة الف، وجماعة بالفی الف وسبع مائة الف، والصلوات الخمس فيه بثلاثة عشر الف الف وخمس مائة صلاة، الدر المختار مع الرد: ۲/ ۵۲۴ ـ ۵۲۵، كتاب الحج، مطلب فی مضاعفة الصلاة بمكة، ط: سعيد كراچی. مسند ابی داؤد الطيالسی، رقم الحديث: ۱۴۶۴، ۲/ ۱۴۵، ط: دار الكتب العلمية بيروت. شعب الايمان للبيهقی، باب المناسک افضل الحج والعمرة، حديث: ۴۱۴۳، ۳/ ۴۸۵، ط: مكتبة دار الباز مكة المكرمة. (قوله افضل المساجد مكة) ای مسجد مكة، وكذا ما بعده الى قوله الاقدم، وفی تسهيل المقاصد للعلامة احمد بن العماد ان افضل مساجد الارض الكعبة لانه اول بيت وضع للناس، ثم المسجد المحيط بها لانه اقدم مسجد بمكة ثم مسجد المدينة لقوله صلى الله عليه وسلم "صلاة فی مسجدی هٰذا تعدل الف صلاة فيما سواه الا المسجدالحرام" حموی ملخصا.

وفی البيری: واختلف فی المراد من المسجد الحرام الذی فيه المضاعفة المذكورة، فقيل بقاع الحرام، وقيل الكعبة وما فی الحجر من البيت، وقيل الكعبة وما حولها من المسجد، وجزم به النووی، وقال انه الظاهر. وقال الشيخ ولی الدين العراقی: ولا يختص التضعيف بالمسجد الذی كان فی زمنه صلى الله عليه وسلم: بل يشمل جميع ما زيد فيه، بل المشهور عند اصحابنا انه يعم جميع مكة بل جميع حرمها الذی يحرم صيده كما صححه النووی. شامی: ۱/ ۶۵۸ ـ ۶۵۹، باب ما يفسد الصلاة، مطلب فی افضل المساجد، ط: سعيد كراچی.

وقال الرافعی..... ان حسنات الحرم كل حسنة بمائة الف حسنة كما قال ابن عباس كما نقله السندی عن الحموی عن ابن العماد، تقريرات الرافعی: ۱/ ۸۶، ط: سعيد كراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خوف سے دل پُر ہو اور ناجائز وباطل وسوسے اور ضرر رساں خیالات سے خالی ہو اور آخرت کی نجات کا طلب گار ہو۔

اگر انسان اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہو، تو اس حال میں اس کا دل خشوع اور خضوع سے پُر ہو، اور بے پناہ قدرت کے مالک اپنے پروردگار کے سامنے عاجزی اور فروتنی سے حاضر ہو وہی شخص اپنے گناہوں سے توبہ کرنے والا اور اپنے رب کی جانب مائل ہوگا، اور اس کے ظاہری اور باطنی اعمال کی اصلاح ہو سکے گی، اس کا رابطہ اپنے پروردگار کے ساتھ مضبوط ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کی جماعت میں شامل ہوگا، اور دین کی قائم کردہ حدود پر قائم ہوگا، اور وہی شخص ان تمام امور سے باز رہے گا جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اِن الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاءِ والمنکر اور حقیقی معنوں میں مسلمان ہونے کی یہی صورت ہے۔(۱)

حکم کی تعمیل کرنا

نماز کے دوران کسی کے حکم کی تعمیل کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو

---

(۱) " وقال ابو العالية فی قوله تعالیٰ (ان الصلوٰة تنهی عن الفحشاء والمنکر)قال: ان الصلاة فيها ثلاث خصال، فكل صلاة لا يكون فيها شئی من هذه الخلال فليست بصلاة: الاخلاص، والخشية، وذكر الله فالإخلاص يأمره بالمعروف والخشية تنهاه عن المنكر ، وذكر الله القرآن يأمره وينهاه، الخ، تفسير ابن كثير . سورة العنكبوت:۵/۳۲۷، ط: دار الاندلس.

قال النبی صلی الله عليه وسلم: انما الصلاة تمسكن وتواضع و تضرع وتأوه وتنادم، وتضع يديک، فتقول: اللّٰهم، اللّٰهم، فمن لم يفعل فهی خداج، وروی عن اللهسبحانه فی الكتب السالفة: انه قال: ليس كل مصل أتقبل صلاته، وانما اقبل صلاة من تواضع لعظمتی ولم يتكبر علی عبادی ، واطعم الفقير الجائع لوجهی، احياء علوم الدين: ۱/۲۰۰، فضيلة الخشوع، ط: دار الخير، دمشق ، وفيه ايضا: ۱/۲۱۴،بيان المعانی الباطنة التی تتم بها حياة الصلاة، ط: دار الخير دمشق، شامی: ۱/۴۱۷، باب شروط الصلاة، مطلب فی حضور القلب و الخشوع، ط: سعيد كراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دوبارہ پڑھنا لازم ہوتا ہے۔(۱)

حمام میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ

حمام اور غسل خانے میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہاں لوگوں کے ستر کھلتے ہیں، اور لوگ آتے جاتے ہیں، ان باتوں سے نمازی کا دل ہٹ جاتا ہے، اور انسان حضورِ دل کے ساتھ وہاں اپنے پروردگار کے آگے التجا نہیں کرسکتا۔(احکام اسلام ص ۷۵)(۲)

حملہ ہوگیا

اگر نماز کی حالت میں انسان یا حیوان حملہ کردے تو نماز توڑ دینا جائز ہے، پھر اس کے بعد اس نماز کو دوبارہ پڑھ لے۔(۳)

حیض

☆.....حیض اس خون کو کہا جاتا ہے جو تندرست، بالغ عورت کے رحم سے کم

---

(۱) " وفی القنیة: قیل لمصل منفرد تقدم بأمره او دخل رجل فرجة الصف فتقدم المصلی حتی وسع المکان علیه فسدت صلاته، وینبغی ان یمکث ساعة ثم یتقدم برأی نفسه وعلله فی شرح القدوری بأنه امتثال لغیر امر الله تعالیٰ" الدر المختار مع رد المحتار: ۱/ ۵۷۱، کتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب فی الکلام علی الصف الاول، ط: سعید کراچی.

(۲) اقول: الحکمة فی النهی عن المزبلة والمجزرة..... وفی الحمام انه محل انکشاف العورات ومظنة الازدحام فیشغله ذلک عن المناجاة بحضور القلب، حجة الله البالغة: ۱/ ۱۹۳ - ۱۹۴، المساجد، ط: کتب خانه رشیدیه دهلی.

(۳) ویباح قطعها لنحو قتل حیة، وند دابة، وفورقدرالخ الدرالمختار مع الرد: ۱/ ۶۵۴، باب ما یفسدالصلاة، مطلب فی بیان السنة والمستحب الخ و: ۲/ ۵۱. باب ادراک الفریضة، ط: سعید. (و) یجوز قطعها لخشیة (خوف) من (ذئب) ونحوه (علی غنم) ونحوها، حاشیة الطحطاوی علی المراقی ص ۳۷۲، فصل فیمایوجب قطع الصلاة ومایجیزه وغیر ذلک، ط: قدیمی، وفی نسخة. ص: ۲۰۴، ط: قدیمی کراچی.. حلبی کبیر ص ۳۵۴ کراهیة الصلاة. ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے کم پندرہ دن کے وقفے سے آتا ہو، اس کی مدت کم سے کم تین دن تین رات اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس رات ہے، اور اگر اس سے زائد ہے تو وہ حیض کے حکم میں نہیں بلکہ وہ استحاضہ ہوگا، استحاضہ کے دوران روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا لازم ہے۔(۱)

☆.....حیض کے دوران ہم بستری کرنا، قرآن مجید کو ہاتھ لگانا، قرآن مجید کی تلاوت کرنا، مسجد میں جانا، نماز پڑھنا، بیت اللہ کا طواف کرنا، ناجائز اور حرام ہے، لہذا ان چیزوں سے بالکل احتراز کیا جائے۔(۲)

☆.....البتہ حیض کے زمانے کی نماز بالکل معاف ہو جاتی ہے، پاک ہونے کے بعد اس کی قضاء واجب نہیں ہوتی، لیکن روزہ معاف نہیں ہوتا پاک ہونے کے بعد قضاء رکھنا لازم ہے۔(۳)

---

(۱)وهو دم ينفضه رحم امرأة سليمة عن داء وصغر واقله ثلاثة ايام واكثره عشرة ،فمانقص من ذلک اوزاداستحاضة، البحر : ۱/ ۱۹۰، باب الحيض ،ط:سعيد الدرمع الرد : ۱/ ۲۸۳ ـ ۲۸۴، باب الحيض .ط:سعيد .حاشية الطحطاوى على المراقى. ص:۱۳۸ باب الحيض والنفاس والاستحاضة ،ط:قديمى

(۲)(ودم استحاضة)حكمه (كرعاف دائم)وقتا كاملا(لايمنع صوماوصلاة)ولونفلا.الدرمع الرد: ۱/ ۲۹۸، باب الحيض ،ط:سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على المراقى ،ص: ۱۴۸، باب الحيض والنفاس وا لا ستحاضة،ط:قديمى.البحر: ۱/ ۲۱۵،باب الحيض ،ط:سعيد بدائع: ۱/ ۴۴،قبيل فصل فى التيمم ،ط:سعيد كراچى.

(۳)واماحكم الحيض .....فمنع جوازالصلاة والصوم وقراءة القرآن ومس المصحف الابغلاف، ودخول المسجد والطواف بالبيت .بدائع الصنائع: ۱/ ۴۴، قبيل فصل فى التيمم ، ط:سعيد كراچى.

ان الحيض يتعلق به احكام :احدهايمنع صحةالطهارة ....السادس عشر يحرم الوطء وماهو فى حكمه .البحر: ۱/ ۱۹۳ ـ ۱۹۴ باب الحيض ،ط:سعيد كراچى. الدرمع الرد: ۱/ ۲۹۰، باب الحيض،ط:سعيد. هندية: ۱/ ۳۸، الفصل الرابع فى احكام الحيض، ط:رشيدية كوئٹه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....اگر فرض نماز کے دوران حیض آ گیا تو وہ نماز معاف ہو جائے گی پاک ہونے کے بعد اس کی قضاء لازم نہیں ہوگی۔(۱)

☆.....اگر نفل یا سنت نماز پڑھنے کے دوران حیض آ گیا تو پاک ہونے کے بعد اس کی قضاء لازم ہوگی، مزید تفصیل کے لئے ''روزے کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا'' کے لفظ ''حیض'' کو دیکھیں۔(۲)

☆.....عورت کو حیض کے دوران نماز پڑھنے کی اجازت نہیں، البتہ حیض کے دوران نماز کے اوقات میں وضو کر کے جائے نماز میں بیٹھ کر کچھ دیر تسبیح پڑھ لے۔(۳)

---

(۱)(یمنع صلاة)مطلقا ولو سجدة شکر (وصوما)وجماعا(وتقضیه)لزومادونهاللحرج. الدرالمختار (قوله للحرج)علة لقوله دونها:ای لأن فی قضاء الصلاة حرجابتکررهافی کل یوم وتکررالحیض فی کل شهر بخلاف الصوم فانه یجب فی السنة شهراًواحدا،وعلیه انعقد الاجماع لحدیث عائشة فی الکتب الستة .شامی: ۱/ ۲۹۰ ـ ۲۹۱، باب الحیض ،ط:سعید هندیة: ۱/ ۳۸،الفصل الرابع فی احکام الحیض،ط:رشیدیة کوئٹه. (قوله فتقضیه دونها)ای فتقضی الصوم لزوما دون الصلاة...البحر: ۱/ ۱۹۴، باب الحیض، ط: سعید کراچی.

وعن معاذة ان امرأة قالت لعائشة اتجزئ احدانا صلاتهااذا طهرت؟ فقالت:أحرورية انت؟ قد کنا نحیض مع النبی صلی الله علیه وسلم فلا یأمرنا أو قالت فلا نفعله ، بخاری: ۱/ ۴۶، باب لا تقضی الحائض الصلاة، ط: قدیمی کراچی.

(۲)لو افتتحت الصلاة فی آخرا لوقت ثم حاضت لایلزمها قضاء هذه الصلوة بخلاف التطوع، هندیة: ۱/ ۳۸، الفصل الرابع فی احکام الحیض ،ط:رشیدیه .(قوله قضتهما)لزومهابالشروع، شامی: ۱/ ۲۹۱، باب الحیض ،ط:سعید ،البحر: ۱/ ۲۰۵، باب الحیض قبیل قوله والطهر بین الدمین ،ط:سعید کراچی.

(۳)قوله ذکراحکامه.....یستحب لها ان تتوضأکل صلاة وتقعد علی مصلاهاتسبح وتهلل وتکبربقدرادائهاکی لاتنسی عادتهاوفی روایة یکتب لهاثواب احسن صلاة کانت تصلی، شامی: ۱/ ۲۹۰، باب الحیض ،ط:سعید : ۱/ ۱۹۳،ط:داراحیاء التراث بیروت، البحر: ۱/ ۱۹۳ باب الحیض، ط:سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۳۸، الفصل الرابع فی احکام الحیض ، ط:رشیدیة.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حیض آخری وقت میں آجائے

اگر کسی عورت کو وقت کے آخر میں حیض آجائے، اور ابھی تک اس نے نماز نہیں پڑھی، تو اس وقت کی نماز اس سے معاف ہے، پاک ہونے کے بعد اس کی قضاء اس پر لازم نہیں ہوگی۔(۱)

حیض والی پاک ہوگئی

اگر حیض والی عورت تراویح کے وقت پاک ہو جائے، تو اس عورت کے لئے غسل کر کے عشاء کی نماز کے بعد تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگر چہ اس نے دن میں روزہ نہیں رکھا۔(۲)

نفاس سے پاک ہو جائے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

حیض والی پاک ہوئی

☆.....اگر حیض والی عورت حیض سے دس دن پورا کر کے پاک ہوئی ہے، اور

---

(۱)اذاحاضت فی الوقت او نفست سقط فرضه بقی من الوقت مایمکن ان تصلی فیه اولا ..... ولوافتتحت الصلاة فی آخر الوقت ثم حاضت لایلزمهاقضاء هذه الصلوة، هندية: ۱/۳۸، الفصل الرابع فی احکام الحیض، ط:رشیدية.

(قوله ولوشرعت تطوعافیهما)ای فی الصلاة والصوم اماالفرض ففی الصوم تقضیه دون الصلاة وان مضی من الوقت مایمکنها اداؤها فیه لأن العبرة عندنا لآخر الوقت کمافی المنبع، شامی : ۱/۲۹۱، باب الحیض ،ط:سعید و: ۱/۱۹۳ ،ط:مکتبه داراحیاء التراث بیروت .

(۲)وهی (التراویح)سنة الوقت لاسنة الصوم فی الاصح ،فمن صاراهلا للصلاة فی آخر الیوم یسن له التراویح کالحائض اذا طهرت والمسافر،والمریض المفطر،مراقی الفلاح، حاشیة الطحطاوی علی المراقی ، ص:۴۱۶، فصل فی صلاة التراویح، قبیل باب الصلاة فی الکعبة ، ط:قدیمی کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس وقت صرف تکبیر تحریمہ " اللّٰہ اکبر " کہنے کا وقت باقی تھا تو وہ نماز فرض ہو جائے گی، اور وہ نماز ادا کرنا لازم ہوگا۔(۱)

☆.....اگر حیض والی عورت حیض سے دس دن سے کم مدت میں پاک ہوگئی، تو اگر غسل کرنے کے بعد پہنے ہوئے کپڑے اتارنے کے بعد دوسرا کپڑا پہننے کے بعد کم سے کم تکبیر تحریمہ "اللّٰہ اکبر" کہنے کی مقدار کا وقت باقی بھی رہے گا تو نماز فرض ہوگی، اور ادا کرنا لازم ہوگا، اور اگر غسل سے فارغ ہونے کے بعد تکبیر تحریمہ کہنے کی مقدار وقت باقی نہیں تھا تو وہ نماز فرض نہیں ہوگی، اس کے بعد سے جو وقت آرہا ہے اس وقت سے نماز فرض ہوگی۔(۲)

حی علی الفلاح میں کھڑا ہونے کا مطلب

اقامت میں "حی علی الفلاح" میں کھڑا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کھڑا ہونے میں اس سے تاخیر نہ کرے اس سے پہلے کھڑا ہونا چاہے تو کھڑا ہوسکتا ہے، شرعاً اس

---

(۱)(قوله ولو لعشرة الخ)ای ولو انقطع لعشرة فتقضی الصلاة ان بقی قدر التحریمة فقط. والحاصل ان زمن الغسل من الحیض لو انقطع لأقله لانها انما تطهر بعد الغسل ،فاذا ادرکت من آخر الوقت قدر مایسع الغسل فقط لم یجب علیها قضاء تلک الصلاة لانها لم تخرج من الحیض فی الوقت بخلاف ما اذا کان یسع التحریمة ایضا ،لان التحریمة من الطهر فیجب القضاء .واما اذا انقطع لأکثره فانها تخرج من الحیض بمجرد ذلک فیکون زمن الغسل من الطهر والالزم ان تزید مدة الحیض علی العشرة ،فاذا ادرکت من آخر الوقت قدر التحریمة وجب القضاء وان لم تتمکن من الغسل ،لانها ادرکت بعد الخروج من الحیض جزء ا من الوقت ،وانما حل الوطء فی الانقطاع لاکثره مطلقا لتوقفه علی الخروج من الحیض وقد وجد بخلاف وجوب الصلاة لتوقفه علی ادراک جزء آخر بعده .شامی: ۱/ ۲۹۷ ــ ۲۹۴، باب الحیض ،ط:سعید کراچی. البحر: ۱/ ۲۰۴،باب الحیض ،ط:سعید کراچی.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں کوئی ممانعت نہیں۔(۱)

(۱)عبدالرزاق عن ابن جریج قال اخبرنی ابن شهاب ان الناس کانوا ساعة یقول المؤذن" الله اکبر" "الله اکبر "یقیم الصلوة ،یقوم الناس الی الصلوة فلایأتی النبی صلی الله علیه وسلم مقامه یعدل الصفوف .مصنف عبدالرزاق : ۱/۳۷۶، باب قیام الناس عند الاقامة،ط:العلمیة.

(قوله والقیام لامام ومؤتم حین قیل حی علی الفلاح) مسارعة لامتثال أمره والظاهر انه احتراز عن التاخیر لاالتقدیم حتی لوقام اول الاقامة لابأس، طحطاوی علی الدرالمختار: ۱/۲۱۵، قبیل فصل واذا أراد الشروع فیها کبر،ط: رشیدیة کوئٹه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خ

خاص تجربہ

بندہ کا تعلق چونکہ مکمل ریسرچ سے ہے اس لئے ایک خاص نگاہ سے ہر ایک چیز کو دیکھتا ہے۔ یہ بات تجربے میں آئی ہے کہ اگر آپ سارا دن کاروباری مصروفیات میں ڈوبے رہیں اور نماز ظہر میں جلدی پہنچ کر سنتیں پڑھیں اور جماعت کی نماز میں شریک ہو کر نماز مکمل ادا کریں تو اپنے جسم کی سابقہ اور موجودہ کیفیت کا اندازہ لگالیں۔

بندہ ایک دفعہ کسی کام کے سلسلے میں کراچی گیا، مارکیٹ میں کام کے سلسلے میں گھومتا رہا حتیٰ کہ جسم اور دماغ تھک گیا دوست نے کہا کہ قریب مسجد ہے نماز پڑھ لیں جب میں نے نماز پڑھی تو اپنے آپ کو پھر سے تر و تازہ پایا اور وہ احساس آج عرصہ گذرنے کے بعد بھی محسوس کرتا ہوں۔(۱) (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس:۱/۴۴)

خالی جگہ پر کرنے کے لئے نمازی کے آگے سے گذرنا

اگر جماعت کی نماز میں شریک ہونے کے لئے کوئی آنے والا پہلی صف میں خالی جگہ دیکھے، تو اس کو دوسری صف کے آگے سے گذر کر پہلی صف کی خالی جگہ پر پہنچ کر جماعت میں شریک ہونا جائز ہے۔ اس صورت میں دوسری صف والے قصوروار ہیں کہ انہوں نے آگے بڑھ کر پہلی صف کی خالی جگہ کو پر نہیں کیا، بعد میں آکر خالی جگہ کو پر کرنے والا قصوروار نہیں ہوگا، اور یہ حکم صرف پہلی صف کے لئے خاص نہیں بلکہ تمام صفوف

---

(۱) وفی التفسیر .واقیموا الصلوة و آتوا الزکاة وارکعوامع الراکعین ....وفی نهایة الآیات امرهم الله تعالی والامر للوجوب..... وفی الصلوة تطهیر النفوس وفی الزکاة تطهیر المال (التفسیر المنیر: ۱/ ۵۲. المکتبه الغفاریة) وفی الفقه الاسلامی وادلته :فمن فوائد هاالدینیة عقدالصلة بین العبد وربه ....ومن فوائدهاالشخصیة التقرب لهاالی الله تعالی .... کمااان فی الصلوة راحة نفسیة کبیرة وطمانینة روحیة ....الخ " الفقه الاسلامی وادلته : ۱/ ۶۵۵،ط: مکتبه رشیدیة کوئٹه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے لئے یہی حکم ہے۔(۱)

خاموش رہا تشہد کے بعد

''تشہد کے بعد خاموش رہا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

خاموش رہا رکوع سے پہلے

اگر کوئی شخص قراءت کرنے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے ایک رکن یعنی تین مرتبہ ''سبحان اللّٰہ'' کہنے کی مقدار خاموش رہا، تو اس پر سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔(۲)

خاموش رہا فاتحہ کے بعد

''فاتحہ کے بعد خاموش رہا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱)"ولو وجد فرجة فی الاوّل لاالثانی له خرق الثانی لتقصیر هم ،وفی الحدیث "من سد فرجة غفرله (قوله لتقصیر هم)یفید ان الکلام فیمااذاشرعوا.وفی القنیة قام فی اخر صف وبینه وبین صفوف مواضع خالیة فللداخل ان یمر بین یدیه لیصل الصفوف لانه اسقط حرمة نفسه فلایأثم المار بین یدیه دل علیه مافی الفردوس عن ابن عباسؓ عنه صلی اللہ علیه وسلم "من نظر الی فرجة فی صف فلیسدها بنفسه ،فان لم یفعل فمر مار فلیتخط علی رقبته فانه لاحرمة له "ای فلیتخط المار علی رقبة من لم یسدالفرجة " شامی: ۱/ ۵۷۰، باب الامامة، مطلب فی الکلام علی الصف الاول ،ط:سعید "واذاوجد فرجة فی الصف الاول دون الثانی فله خرقه لترکهم سدالاول (قوله لترکهم الخ)ای فلاحرمة لهم لتقصیرهم ،حاشیه الطحطاوی علی مراقی الفلاح ،ص:۳۰۷، فصل فی بیان الاحق بالامامة .ط:مکتبه رشیدیه کوئٹه ،وقدیمی .

(۲)وکذااذاسجد فی موضع الرکوع اورکع فی موضع السجود اوکرر رکنا او قدم الرکن اواخره ففی هذه الفصول کل مایجب سجودالسهو .هندیة: ۱/ ۱۲۷، الباب الثانی عشر فی سجودالسهو،ط:رشیدیه .وفی الهندیة :ولایجب السجود الابترک واجب او تأخیره او تأخیر رکن "هندیة: ۱/ ۱۲۶،ط:رشیدیه(قوله قیل الافی اربع)واجاب فی الحلیة عن وجوب السجود فی مسألة التفکرعمدابانه وجب لمایلزم منه من ترک واجب هو تاخیرالرکن. شامی: ۲/ ۸۰، باب سجودالسهو ،ط:سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خاموش رہا قراءت کے بعد

''قراءت کے بعد خاموش رہا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

خانہ کعبہ کی تصویر والی جائے نماز

☆.....جائے نماز پر غیر جاندار کی تصویر کا ہونا نماز کے لئے مانع نہیں ہے، اور اس سے نماز مکروہ بھی نہیں ہوتی، خانہ کعبہ اور روضۂ اقدس کی تصاویر بھی غیر جاندار کی تصاویر میں داخل ہیں، اس لئے جس جائے نماز پر اس قسم کی تصاویر ہوں اس پر نماز جائز ہے۔(۱)

☆.....کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کی دیواروں پر نماز پڑھنا جائز ہے، اگرچہ مکروہ تنزیہی ہے۔(۲)

---

(۱)ولایکرہ تمثال غیر ذی الروح (ھندیة: ۱/۱۰۷، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیھا، الفصل الثانی فیما یکرہ فی الصلاة، ط: مکتبة رشیدیة کوئٹہ "(او لغیر ذی الروح)" لایکرہ، شامی: ۱/۶۴۹، مکروھات الصلاة، ط:سعید .ولایکرہ تمثال غیر ذی الروح لانه لایعبد، تاتارخانیة: ۱/۵۶۳، الفصل الرابع فی بیان ما یکرہ للمصلی ان یفعل فی صلاته وما لا یکرہ ط:ادارۃالقرآن.

(۲)وفی التنویر "یصح فرض ونفل فیھا وفوقھا وان کرہ الثانی وفی الشامیة :(قولہ وان کرہ الثانی)ای الصلاة فوقھا. شامی: ۲/۲۵۴، قبیل کتاب الزکاة، ط:سعید .

وفی الھدایة "الصلوۃ فی الکعبة جائز فرضھا ونفلھا....ومن صلی علی ظھر الکعبة جازت صلوتہ" الھدایة: ۱/۱۴۳، ط: سعید کراچی. وفی البحر"(صح فرض ونفل فیھا وفوقھا)لانه صلی الله علیه وسلم صلی فی جوف الکعبة یوم الفتح،ولانھاصلاة استجمعت شرائطھا الاانه یکرہ لمافیه من ترک التعظیم ".البحر الرائق: ۲/۲۰۰، باب الصلاة فی الکعبة. ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....تصویر کا حکم عین شئی کا حکم نہیں ہوتا۔(۱)

☆.....نماز پڑھنے کے دوران ان تصاویر پر سر رکھا جاتا ہے پاؤں نہیں رکھا جاتا یہ توہین نہیں، تعظیم میں داخل ہے۔(۲)

لہذا ان وجوہات کی بنا پر کعبۃ اللہ اور روضۂ اقدس کے نقش والی جائے نماز پر نماز پڑھنا جائز ہے، تاہم اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ ان نقشوں پر پاؤں نہ آئے تاکہ بے ادبی کا شبہ پیدا نہ ہو۔

ختم نماز

نماز کو صرف لفظ "السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ" پر ختم کرنا چاہئے "وبرکاتہ" کا اضافہ نہ کرے۔(۳)

---

(۱)وفی البحر: "والنظر من وراء الزجاج یوجب حرمة المصاهرة بخلاف المرآة لانه لم یرفرجها وانمارأی عکس فرجها "البحر الرائق:۳/ ۱۰۱، فصل فی المحرمات، ط: سعید کراچی.(قوله لان المرئی مثاله الخ).....وانمااراد به انعکاس نفس المرئی وهو المراد بالمثال فیکون مبنیا علی القول الآخر، ویعبرون عنه بالانطباع وهو ان المقابل للصقیل تنطبع صورته ومثاله فیه لاعینه، ویدل علیه تعبیر قاضیخان بقوله لانه لم یرفرجها ، وانمارأی عکس فرجهافافهم. شامی:۳/ ۳۴، فصل فی المحرمات ،ط:سعید.

(۲)ونظیره :وفیه تعظیم لها ان سجدعلیها ..... لان الذی یصلی علیه معظم فوضع الصورة فیه تعظیم لها. البحر:۲/ ۲۸، باب مایفسد الصلاة ،ط:سعید، کراچی. شامی :۱/ ۶۴۹، باب مایفسد الصلاة ،مکروهات الصلاة ،ط:سعید.

(۳)(یسلم عن یمینه ویقول السلام علیکم ورحمة الله ولایقول فی هذاالسلام)ای فی سلام الخروج من الصلاة سواء کان عن الیمین اوالیسار(وبرکاته کذاذکرفی المحیط). حلبی کبیر ص:۳۳۶، صفةالصلاة ،ط:سهیل ،الدرمع الرد:۱/ ۵۲۶، آداب الصلاة، مطلب فی وقت ادراک فضیلة الافتتاح،ط:سعید. البحر:۱/ ۳۳۲، فصل واذاارادالدخول فی الصلاة کبر،ط:سعید.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خسوف کی نماز

☆.....''خسوف'' چاند گرہن کو کہتے ہیں یعنی چاند پر زمین کا سایہ ہو جانے سے اس کا سیاہ نظر آنا۔(۱)

☆.....نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسوف اور خسوف اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں ،اس سے مقصود بندوں کو خوف دلانا ہے،پس جب تم اسے دیکھو تو نماز پڑھو۔(۲)

☆.....خسوف کے وقت بھی دو رکعت نماز پڑھنا مسنون ہے ،مگر اس میں جماعت مسنون نہیں ہے۔(۳)

---

(۱)وفی المراقی: وکسوف القمر ذهاب ضوئه والخسوف ذهاب دائرته ، حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص:۵۴۶، باب صلاةالکسوف والخسوف،ط: مکتبه رشیدیه کوئٹه ،وقدیمی. وفی الفقه الاسلامی:الخسوف هوذهاب ضوء القمراوبعضه لیلالحیلولة ظل الارض بین الشمس والقمر". الفقه الاسلامی :۲/۱۴۲۱ ، ط:رشیدیه کوئٹه.وفی قواعدالفقه "الخسوف للقمر ذهاب ضوئه ". مجموعة قواعدالفقه. ص:۲۷۶ ، ط:میرمحمدکتب خانه.

(۲)وفی البخاری."عن قیس قال سمعت ابا مسعودیقول قال النبیﷺ ان الشمس والقمر لایخسفان لموت احدمن الناس ولکنهما آیتان من آیات الله فاذارأیتموها فقوموافصلوا.". بخاری: ۱/۱۴۱ ، ط: سعید کراچی. وفی مسلم."عن ابی مسعود ان رسول اللهﷺ قال ان الشمس والقمر لیس ینکسفا ن لموت احد من الناس ولکنهماایتان من ایات الله فاذا رأیتموه فقوموافصلوا.مسلم : ۱/۲۹۹ . مکتبه ایچ ایم سعید. وفی ابی داود : "ثم قال ان الشمس والقمرلاینکسفان لموت احد ولالحیاته ولکنهما آیتان من آیات الله عزوجل یخوف بهماعباده فاذاکسفافزعوا الی الصلوة ". ابوداؤد : ۱/۱۶۶ ،ط: سعید کراچی.

(۳)وظاهرالروایة هو الرکعتان ثم الدعاء الی ان تنجلی ، شرح المنیة :شامی:۲/۱۸۲ ، باب الکسوف ،ط:سعید.

یصلون رکعتین فی خسوف القمروحداناهکذافی محیط السرخسی . هندیة : ۱/۱۵۳ ،الباب الثانی عشرفی صلاة الکسوف،ط: رشیدیة کوئٹه. اماخسوف القمر فیصلون فی منازلهم لان السنة فیهاان یصلوا وحدانا ".بدائع الصنائع: ۱/۲۸۲ ، قبیل فصل فی صلاة الاستسقاء ، ط:سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....قراءت آہستہ پڑھے۔(۱)

خشوع والی نماز کیسی ہو؟

شیخ الحدیث مولانا منظور احمد نعمانی نے اپنی کتاب ''حقیقت صلوٰۃ'' میں خشوع والی نماز کا ایک پورا نقشہ کھینچا ہے۔ جس میں انہوں نے بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے کہ نمازی کی کیفیات اذان سے لے کر مسجد جانے تک اور تکبیر تحریمہ سے لے کر سلام پھیرنے تک کیا ہونی چاہئے۔ قارئین کے استفادے کیلئے پیش خدمت ہے۔

اذان سنتے وقت دل کی حالت:

جب اذان کی آواز کان میں آئے تو ایمان والوں کو چاہئے کہ ادب کے ساتھ ادھر متوجہ ہو جائیں اور خیال کریں کہ یہ پکارنے والا، اللہ تعالیٰ مالک الملک کی طرف سے پکار رہا ہے اور اس کے دربار میں حاضری اور اظہار عبودیت کے لئے بلا رہا ہے۔

پھر جب مؤذن اللہ اکبر، اللہ اکبر اور اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہے تو اللہ کی بے انتہا عظمت و کبریائی اور اس کی لاشریک الوہیت کے تصور کو تازہ کرتے ہوئے خود بھی دل و زبان سے یہی کلمات کہیں، اور اگر بالفرض کسی کام میں مشغول ہوں یا کسی خدمت میں لگے ہوئے ہوں تو یہ خیال کر کے کہ اللہ تعالیٰ سب سے برتر اور بالاتر ہے اور اسکی عبادت کا حق سب سے اہم اور مقدم ہے، نماز کے واسطے اس کام کو ملتوی کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

---

(۱) "بلااذان ولااقامة ولاجهر "الدرمع الرد: ۱۸۲/۲، باب الكسوف ،ط:سعيد "بلااذان ولااقامة ولاجهر فى القراءة فيهماعنده "حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۵۴۵. باب صلاةالكسوف والخسوف ،ط: رشيديه وقديمى .

ولايجهر بالقراءة فى صلاة الجماعة فى كسوف الشمس فى قول ابى حنيفة "هندية : ۱۵۳/۱، الباب الثامن عشر فى صلاةالكسوف .ط: رشيدية كوئته.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھر جب مؤذن اشھد ان محمدًا رسول اللہ کہے تو حضور اکرم ﷺ کی رسالت کے یقین کو دل میں تازہ کرتے ہوئے اور رسالت کی عظمت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے دل وزبان سے بھی یہی شہادت ادا کریں۔

پھر جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہے تو خیال کریں کہ یہ مؤذن حضور ﷺ کی تعلیم سے، بلکہ گویا آپ ﷺ ہی کی طرف سے ہم کو نماز کے لئے بلا رہا ہے جس میں سراسر ہمارا بھلا ہے بلکہ اسی پر ہماری نجات اور کامیابی کا انحصار ہے، پھر اپنے نفس اور اپنی روح کو مخاطب کر کے مؤذن کا یہی پیغام خود اپنی زبان سے دہرائیں۔

پھر اخیر میں جب مؤذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ تو اپنی زبان سے بھی ان کلمات کو دہراتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی شان کبریائی اور لاشریک الوہیت وربوبیت کا تصور پھر دل میں تازہ کریں اور خیال کریں کہ ایسے عظمت وجلال والے مالک الملک لاشریک لہٗ کے دربار میں حاضری اور اسکی بندگی کتنی بڑی سعادت ہے، اور اس میں غفلت وکوتاہی کس قدر کمینگی اور کتنی محرومی اور کیسی شقاوت ہے۔

مسجد جاتے ہوئے دل کی حالت:

پھر اس مالک الملک کے قہر وجلال کے تصور سے لرزتے ہوئے اور اس کی شان رحیمی وکریمی سے لطف وکرم اور عفوورحم کی امید کرتے ہوئے نہایت عاجزی اور مسکنت اور خوف وادب کی کیفیت کے ساتھ مسجد کی طرف چل دیں اور اس چلنے کے وقت قیامت کے دن قبر سے اٹھ کر میدان حشر اور مقام حساب کی طرف چلنے کو یاد کر کے قلب میں ایک بیم وامید کی سی کیفیت پیدا کریں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھر جب مسجد میں داخل ہونے لگیں تو تصور کریں کہ یہ خانۂ خدا اور مالک الملک کا دربار ہے، اور یہاں کا ادب یہ ہے کہ داہنا پاؤں پہلے اندر رکھا جائے یہ خیال کر کے داہنا پاؤں پہلے مسجد میں رکھیں اور دعا کریں۔

"رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک"

ترجمہ: میرے مالک! میرے گناہ بخش دے اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے۔

وضو کی کیفیت:

پھر اگر وضو کرنا ہو تو یہ خیال کریں کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے حضور میں پاک وصاف ہو کر حاضر ہونا چاہیئے جیسا کہ اس کا حکم ہے نیز احادیث نبویہ میں وضو کے جو فضائل آئے ہیں مثلاً یہ کہ "وضو کے وقت اعضاء وضو کے تمام گناہ دھل جاتے ہیں" اور مثلاً یہ کہ "قیامت میں اعضاء وضو روشن اور منور ہوں گے جس کے ذریعہ سے اس امت کے نمازی تمام دوسرے لوگوں سے ممتاز ہوں گے اور یہ انکی خاص نشانی اور پہچان ہوگی"۔ سو وضو کے وقت اعضاء ان فضائل کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ان کی پوری امید کرتے ہوئے وضو کریں اور سنن ومستحبات کی کماحقہٗ رعایت رکھیں بالخصوص مسواک کا ہمیشہ اہتمام کریں اور خیال کریں کہ اپنے مولا سے اسی منہ سے کچھ عرض کرنا ہے اور اس کا پاک کلام اس کے حضور پڑھنا ہے اس لئے مسواک کے ذریعہ منہ کے صاف کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔

ہزار بار بشویم دہن بمشک وگلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رسول اللہ ﷺ خود بھی مسواک کا حد سے زیادہ اہتمام فرماتے تھے اور دوسروں کو بھی بہت تاکید فرماتے تھے، اور اس کے بڑے فضائل اور فوائد بیان فرماتے تھے۔

پھر وضو کرنے والا جب اس طرح وضو کر کے فارغ ہو جائے تو خیال کرے کہ یہ تو میں نے صرف ظاہری طہارت کی ہے اس سے زیادہ ضروری باطن کی طہارت ہے یعنی گندے ارادوں اور ناپاک خیالات سے اور گناہوں کی ناپاکی سے اپنے دل کی طہارت، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہاتھ پاؤں اور چہروں سے زیادہ دلوں کو دیکھتا ہے۔ پس بڑا احمق اور بیوقوف ہے وہ انسان جس نے اللہ کے حضور میں حاضر ہونے کے لئے ہاتھ پاؤں وغیرہ چند ظاہری اعضاء تو دھو لئے لیکن دل کی صفائی اور پاکی کی کوئی فکر نہ کی حالانکہ جس مالک ومولا کے سامنے اس کو حاضر ہونا اور جس کو کچھ عرض ومعروض کرنا ہے وہ سب سے زیادہ دلوں ہی کو پاک اور صاف دیکھنا چاہتا ہے، اور پاکی کا خاص ذریعہ توبہ واستغفار ہے پس وضو کے بعد تمام گناہوں سے توبہ واستغفار بھی کرے۔

نماز شروع کرتے وقت دل کی حالت:

پھر جب نماز کے لئے کھڑا ہونے لگے تو قیامت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے ہونے والی اپنی پیشی کو یاد کرے اور ندامت وحیا اور خوف سے اس کے دل کی حالت وہ ہونی چاہیے جو نہایت محسن آقا کے سامنے حاضر ہوتے وقت کسی بھاگے ہوئے خطا کار غلام کی ہوتی ہے۔ نیز نماز کے فضائل کا بھی دھیان کریں، خصوصاً اس کی یہ فضیلت یاد کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے حضوری اور انتہائی قرب کا خاص موقع ہے، اور یہ کہ قیامت میں نماز ہی کی اچھائی یا برائی پر آدمی کی سعادت یا شقاوت کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ پھر یہ خیال کر کے کہ کیا خبر ہے یہی نماز میری آخری نماز ہو اور اس کے بعد کوئی نماز پڑھنی مجھے نصیب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہ ہو۔ لہٰذا بہتر سے بہتر نماز ادا کرنے کا عزم کرے، اور اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگے۔

نیت کی کیفیت:

پھر جب قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو جائے تو خیال کرے جس طرح میں نے اپنے جسم کا رخ بیت اللہ کی طرف کر لیا جو ہمارے جسموں کا قبلہ ہے اسی طرح میرے دل کا رخ پوری یکسوئی کے ساتھ اللہ ہی کی طرف ہونا چاہیئے جو قلوب وارواح کا قبلہ ہے۔ یہ خیال کر کے دل وزبان سے کہے:

"انی وجهت وجهی للذی فطر السمٰوت والارض حنیفا وما انا من المشرکین۔ ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العلمین۔ لاشریک له وبذالک امرت وانا اوّل المسلمین".

"میں نے اپنا رخ یکسوئی کے ساتھ اس اللہ کی طرف پھیر دیا، جس نے زمین وآسمان پیدا کئے ہیں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ میری نماز اور میری ساری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو رب العلمین ہے اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی کا حکم ہے اور میں اس کا حکم ماننے والوں میں سے ہوں"۔

تکبیر تحریمہ کی کیفیت:

اس کے بعد نماز شروع کرے اور سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بے انتہا عظمت و کبریائی کا تصور کرتے ہوئے اور اپنی ذلت و بیچارگی اور تمام ماسوی اللہ کی بے حقیقی کو پیش نظر رکھتے ہوئے پورے خشوع وخضوع کے ساتھ دل وزبان سے کہے اللہ اکبر (اللہ بہت بڑا ہے، ہر طرح کی کبریائی اور برتری اسی کے لئے ہے) اس تکبیر تحریمہ کے وقت اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلالت کا زیادہ سے زیادہ دھیان اور دل میں زیادہ سے زیادہ خشوع اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تذلل کی کیفیت ہونی چاہیے۔ بعض عارفین نے لکھا ہے کہ پوری نماز کی اجمالی حقیقت اللہ اکبر میں سمٹی ہوئی ہے اور ساری نماز اسی اللہ اکبر کے معنی کی تفصیل اور عملی صورت ہے۔

ثناء کی کیفیت:

پھر اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر یقین کرتے ہوئے اور اپنے آپ کو اس کے حضور میں کھڑا ہوا تصور کر کے اولاً ثناء پڑھے اور اس خیال کے ساتھ پڑھے کہ حق تعالیٰ اپنی خاص کریمانہ شان کے ساتھ متوجہ ہے اور سن رہا ہے۔

سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک

وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک.

(اے میرے اللہ! پاک ہے تیری ذات اور تیرے ہی لئے ہے ہر تعریف اور برکت والا ہے تیرا نام، اور اونچی ہے تیری شان اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں)

تعوذ کی کیفیت:

اور پھر یہ خیال کر کے کہ شیطان ہمارے دین و ایمان کا اور خاص طور سے ہماری نمازوں کا بڑا سخت دشمن ہے اور وہ ہماری گھات میں ہے اور میں آگے جو کچھ اپنے رب سے عرض کرنا چاہتا ہوں وہ اس میں ضرور خرابی ڈالنے کی کوشش کرے گا اور صرف اللہ تعالیٰ ہی اس کے شر سے میری حفاظت فرما سکتا ہے۔ غرض اپنے آپ کو شیطان کے بچاؤ سے عاجز سمجھ کر اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور عرض کرے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سورۃ فاتحہ پڑھتے ہوئے دل کی حالت:

اس کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ الخ پڑھ کر سورۃ فاتحہ اَلْحَمْدُ شروع کرے، اور ایک ایک آیت کو ٹھہر ٹھہر کر اور سمجھ کر پورے خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھا جائے۔ (جب امام یا اکیلا نماز پڑھنے والا ہو)

صحیح حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیان فرمایا کہ: بندہ جب نماز میں یہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (سب تعریفیں اللہ رب العٰلمین کے لئے ہیں) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ (میرے بندے نے میری حمد کی) پھر جب کہتا ہے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (جو بڑی رحمت والا ہے اور نہایت مہربان ہے) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ (میرے بندے نے میری صفت بیان کی) پھر جب کہتا ہے مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (جو یوم جزا کا مالک ہے) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ (میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی) پھر جب کہتا ہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ هٰذَا بَيْنِیْ وَبَيْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَأَلَ (اس میرے بندے نے میری توحید کا اقرار کیا اور اپنے واسطے مجھ سے مدد مانگی، میرے بندے کو اس کی مانگ ملے گی) اس کے بعد جب بندہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ سے آخر تک پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ هٰذَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَاسَأَلَ (میرے بندہ نے اپنے لئے مجھ سے ہدایت مانگی اور میرے بندہ کی یہ مانگ پوری کی جائے گی)۔

پس نماز کو پڑھنے والے کو چاہیے کہ سورۃ فاتحہ کی ہر آیت کو سمجھ کر اور ٹھہر ٹھہر کر اس تصور کے ساتھ نماز پڑھے کہ اللہ تعالیٰ میری سن رہے ہیں اور مذکورہ بالا احادیث کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مطابق میری ہر بات کا جواب دے رہے ہیں، چنانچہ جب اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن پر پہنچے اور اللہ تعالیٰ کے اس جواب کا خیال آئے کہ ''میرا بندہ جو مانگے گا وہ اس کو ملے گا، تو یہ تصور کر کے کہ میری سب سے بڑی حاجت اور سب سے اہم ضرورت صراط مستقیم کی ہدایت اور دین حق پر چلنا ہے اور اس وقت اللہ تعالیٰ سے جو مانگا جائے گا وہ اس کو عطا کرنے کا وعدہ فرما رہا ہے دل کی پوری تڑپ کے ساتھ اس رب کریم سے عرض کرے۔

اھدنا الصراط المستقیم ۔ صراط الذین انعمت علیھم ۔ غیر المغضوب علیھم و لا الضآلین ۔آمین.

اے اللہ! سیدھے راستہ پر چلا ان اچھے بندوں کے راستے پر جن پہ تو نے فضل فرمایا۔ نہ ان کے راستہ پر جن پر تیرا غضب ہوا، اور نہ گمراہوں کے راستے پر، اے اللہ! میری یہ دعا قبول فرما۔

اس کے بعد جو سورت پڑھنی ہو پڑھے، اور خیال کرے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہی میری دعا کا جواب ہے جو خود میری زبان سے کہلوایا جا رہا ہے۔ قرآن شریف کی جو بھی چھوٹی بڑی سورۃ پڑھی جائے یا جہاں سے بھی اس کی دو چار آیتیں پڑھی جائیں لازماً اس میں ہماری ہدایت کا کوئی نہ کوئی سبق ہوگا، یا تو اللہ تعالیٰ کی توحید، تسبیح و تقدیس اور اسکی صفات عالیہ کا بیان ہوگا یا قیامت و آخرت کا ذکر ہوگا یا عبادات اور اخلاق کا یا معاملات و معاشرت کے اچھے اصولوں کی تلقین ہوگی، یا گذشتہ پیغمبروں اور ان کی امتوں کے سبق آموز واقعات ہوں گے۔ غرض قرآن شریف کی ہر آیت میں ضرور بالضرور ہمارے لئے کوئی خاص ہدایت ہوگی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قرأت کرتے ہوئے دل کی حالت:

پس نمازی سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن مجید کی جو سورۃ یا آیت بھی پڑھے ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی دعا کا جواب سمجھے اور اپنے آپ کو مثل شجرہ موسوی کے تصور کرے (یعنی اس درخت کی مانند جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وادی طویٰ میں حق تعالیٰ کا کلام سنا تھا) درحقیقت کلام اللہ پڑھنے والے ہر مؤمن پر (اور بالخصوص نماز میں قرآن شریف پڑھنے والے مؤمنین پر) اللہ تعالیٰ کے ہزاروں بڑے بڑے احسانات میں سے ایک بڑا احسان وانعام یہ بھی ہے کہ شجرہ موسوی والی سعادت عظمیٰ ان کو حاصل ہوتی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کے حقیقی اور ازلی مقدس کلام کو اپنی زبان سے ادا کرنا اور دہرانا نصیب ہوتا ہے۔

بریں مژدہ گر جاں فشانم روا ست

رکوع کی کیفیت:

پھر جب قرأت ختم کر چکے تو شکر کے جذبہ سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی وراء الوریٰ شان کبریائی کا دھیان کرتے ہوئے اور اپنے کو اس کی عبادت اور اس کے شکر کی کما حقہ ادائیگی سے قاصر سمجھتے ہوئے **اللہ اکبر** کہہ کے رکوع کرے، اور سر نیاز اس کے آگے جھکائے اور اپنی ذلت وحقارت اور حق تعالیٰ کی بے انتہا عظمت وجلالت کا تصور کر کے دل وزبان سے بار بار کہے۔

سبحان ربی العظیم، سبحان ربی العظیم، سبحان ربی العظیم.

پاک ہے میرا عظمت والا پروردگار، پاک ہے میرا عظمت والا پروردگار، پاک ہے میرا عظمت والا پروردگار۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قومہ کی کیفیت:

اس کے بعد سر اٹھائے اور کہے سمع اللہ لمن حمدہ (اللہ نے حمد کرنے والے کی سن لی) یہ کلمہ گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور جواب کے ہے، جو بندے ہی کی زبان سے کہلوایا جاتا ہے، مطلب یہ ہے کہ اے بندے! تیری حمد کو تیرے رب نے سن لیا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ قدر افزائی اور یہ بندہ نوازی معلوم کر کے بندہ کو چاہیئے کہ اس کے تمام ظاہر و باطن پر حمد و شکر کا جذبہ طاری ہو جائے اور وہ دل و زبان اور جسم و جان سے کہے ربنا لک الحمد (اے میرے پروردگار! ساری حمد و ثنا تیرے ہی لئے ہے)۔

سجدے کی کیفیت:

اس کے بعد حق تعالیٰ کی عظمت و کبریائی اور اپنی بے حقیقی اور شکر و عبادت کا حق ادا کرنے میں اپنی عاجزی اور کوتاہی کا تصور کرتے ہوئے دل و زبان سے اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے میں گر جائے اور اپنی پیشانی (جو اس کے جسم کا سب سے اعلیٰ اور اشرف حصہ ہے) اللہ کے حضور میں زمین پر رکھ کر اللہ تعالیٰ کی بے انتہا عظمت و رفعت کے سامنے اپنی انتہائی ذلت و پستی اور بندگی اور سرافگندگی کی عملی شہادت دے، اور اللہ تعالیٰ کے بے انتہا جلال و جبروت کا تصور کر کے اپنے کو اس کا عبد ذلیل اور خاک پر پڑا ہوا ایک کیڑا سمجھتے ہوئے اسی حالت میں بار بار دل و زبان سے کہے:

سبحان ربی الاعلیٰ، سبحان ربی الاعلیٰ، سبحان ربی الاعلیٰ.

(پاک ہے میرا پروردگار جو بہت برتر اور بالاتر ہے، پاک ہے میرا پروردگار جو بہت برتر اور بالاتر ہے، پاک ہے میرا پروردگار جو بہت برتر اور بالاتر ہے،)

پھر اللہ تعالیٰ کی ذات کو اپنے سجدے سے اعلیٰ وارفع اور اپنے سجدے اور اپنی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عبادت کو اس دربار عالی کی شان کے لحاظ سے نہایت ناقص اور نا قابل قبول سمجھتے ہوئے ندامت اور اعتراف قصور کے ساتھ اللہ اکبر کہہ کے سجدے سے سر اٹھائے اور سیدھا بیٹھنے کے بعد پھر اسی تصور و تأثر کے ساتھ اللہ اکبر کہہ کر دوبارہ سجدے میں گر جائے اور اس وقت اس کا دل اللہ تعالیٰ کی بے نہایت رفعت و عظمت اور اپنی انتہائی حقارت و ذلت کے خیال میں ڈوبا ہوا ہو، اور اس کو ہر کمزوری اور ہر نامناسب بات سے پاک اور اپنے کو سراسر گندگیوں اور عیبوں کا مجموعہ اور نہایت حقیر اور خطا کار بندہ تصور کرتے ہوئے پھر بار بار زبان سے کہے:

سبحان ربی الاعلیٰ، سبحان ربی الاعلیٰ، سبحان ربی الاعلیٰ.

دوسری رکعت:

پھر یہ تصور کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کی شان ہمارے ان سجدوں اور ہماری عبادات سے بہت بالاتر اور برتر ہے، اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے اور جن تصورات کے ساتھ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھی تھی اس رکعت میں پھر اسی طرح سورۃ فاتحہ اور اس کے بعد کوئی سورۃ پڑھے اور مذکورہ تفصیل کے مطابق رکوع و سجدہ کرے۔ غرض ہر رکعت میں اسی طرح کرے۔

تشہد کی کیفیت:

پھر جب بیٹھ کر تشہد پڑھنے کا وقت آئے تو دل کو پوری یکسوئی کے ساتھ متوجہ کر کے عرض کرے:

"التحیات للہ والصلوٰات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصٰلحین اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ".

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''ادب و تعظیم کے سارے کلمے اللہ ہی کے لئے ہیں اور تمام عبادات اور تمام صدقات اللہ ہی کے لئے ہیں۔ سلام ہو تم پر اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور رحمت اللہ کی اور اس کی برکتیں، سلام ہو تم پر اور اللہ کے سب نیک بندوں پر، میں شہادت دیتا ہوں کہ کوئی قابل عبادت نہیں سوا اللہ کے اور شہادت دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں''۔

درود شریف پڑھتے ہوئے دل کی کیفیت:

اور قعدہ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کے بعد یہ خیال کر کے رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھے کہ اس دربار خداوندی تک ہم کو رسائی رسول اللہ ﷺ کی رہنمائی سے حاصل ہوئی ہے اور ہمارا ایمان و اسلام اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمارا تعلق حضور ﷺ ہی کی تبلیغی کوششوں کا نتیجہ ہے اور آپ ہی ہمارے ہادی اول ہیں، اور اللہ تعالیٰ ہی حضور ﷺ کو اس ہدایت و رہنمائی کا اور اس سلسلہ کی تکلیفوں اور مصیبتوں کا بدلہ دے سکتا ہے، لہٰذا دعائے رحمت یعنی درود کی شکل میں آپ کے احسان کا اعتراف کہے بغیر اللہ تعالیٰ سے عرض و معروض کے اس سلسلے کو ختم کر دینا بڑے بے مروتی اور احسان فراموشی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جس درود شریف کی تعلیم فرمائی تھی اور جو عام طور پر نمازوں میں پڑھا جاتا ہے وہ یہ ہے:

''اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید. اللھم بارک علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید''.

''اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر ان کی آل پر (یعنی ان کے متعلقین اور متبعین پر)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اپنی خاص رحمت نازل فرما جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل کی، تو قابل حمد ہے اور صاحب مجد ہے۔ اے اللہ حضرت محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر برکتیں نازل فرما جیسے کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر برکتیں نازل کیں، تو قابل حمد ہے اور صاحب مجد ہے"۔

استغفار:

درود شریف پر گویا نماز پوری ہوگئی مگر اس کو اللہ تعالیٰ کی شان عالی کے لحاظ سے نہایت ناقص اور نا قابل اعتبار سمجھتے ہوئے اور اس بارہ میں اپنے کو سراسر قصور وار اور خطا کار تصور کرتے ہوئے اپنے اندر خوف اور دل شکستگی کی کیفیت پیدا کرے اور نہایت الحاح اور تضرع کے ساتھ حق تعالیٰ سے عرض کرے:

"اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا وانه لا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرة من عندک وارحمنی انک انت الغفور رحیم". (صحیح بخاری)

"اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بڑا ظلم کیا میں سخت قصوروار ہوں اور صرف تو ہی گناہوں کو معاف کرنے والا ہے، پس تو مجھے معافی دے دے محض اپنے فضل سے اور مجھ پر رحم فرما، یقیناً تو بخشنے والا اور مہربان ہے"۔

یہ دعا رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ان کی درخواست پر نماز ہی میں پڑھنے کے لئے تعلیم فرمائی تھی۔

اس دعا و استغفار ہی کو اپنی نماز کا خاتمہ بنائے۔

سلام کی کیفیت:

اس کے بعد سلام کے ذریعہ نماز ختم کردے۔ دائیں جانب کے سلام میں دائیں جانب کے رفقاء نمازی اور فرشتوں کی نیت کرے اور بائیں جانب کے سلام میں اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جانب والوں کی۔ اور امام جس جانب ہو اس کی نیت اسی جانب کے سلام میں کرے۔

یہ ظاہر ہے کہ سلام کا اصل موقع ابتدائے ملاقات ہے، یعنی جدا ہونے کے بعد جب وہ مسلمان باہم ملیں تو انہیں سلام کا حکم ہے۔ پس نماز کے ختم پر دو طرفہ سلام کی مشروعیت میں ہمارے لئے اشارہ ہے کہ ہم پوری نماز میں اس قدر یکسوئی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ اور اس سے مناجات اور عرض معروض میں ایسے غرق رہیں کہ اپنے گردوپیش کی دنیا سے بھی، حتی کہ اپنے ساتھ کے فرشتوں سے بھی منقطع اور غائب ہو کر گویا کسی دوسرے ہی عالم میں ہیں اور نماز کے ختم پر گویا اس عالم سے پلٹ کر تازہ ملاقات کرتے ہیں اور دائیں بائیں کے رفیقوں اور فرشتوں کو سلام کرتے ہیں۔

سلام کے بعد:

سلام پھیرنے کے بعد پھر یہ خیال کرے کہ میری یہ نماز بہت ناقص ہوئی اور اللہ تعالیٰ محض اپنے کرم سے معاف نہ فرمائے تو میں اس پر سزا کا مستحق ہوں بہر حال یہ خیال کر کے شرم وندامت اور خفت کے جذبہ کے ساتھ اپنی نماز کے کوتاہیوں اور دوسری عام مصیبتوں سے معافی مانگے اور عفوودرگزر کی التجا کرے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد تین دفعہ ایسی آواز سے استغفر اللّٰہ، استغفر اللّٰہ، استغفر اللّٰہ. کہتے تھے کہ پیچھے کے لوگ بھی آپ کے اس استغفار کو سن لیتے تھے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے خاص اور مقبول بندوں کی یہ صفت بیان کی گئی ہے:

''کانوا قلیلا من اللیل ما یھجعون وبالاسحارھم یستغفرون''.

''وہ راتوں کو بہت کم سوتے ہیں، بلکہ راتوں کا زیادہ حصہ اللہ کی عبادت اور اس کی یاد میں گزارتے ہیں، اور پھر سحری کے وقت اس سے معافی مانگتے ہیں''۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گویا رات بھر کی عبادت کے بعد بھی اپنے کو قصوروار اور خطا کار گردانتے ہوئے اپنے مالک ومولیٰ سے اپنے گناہوں اور اپنی خطاؤں کی معافی ہی چاہتے ہیں۔ بہر حال ایمان والوں کا یہی حال ہونا چاہیئے کہ اپنی طرف سے اچھی سے اچھی نماز پڑھنے کی کوشش کریں اور سلام پھیرنے کے بعد اپنے قصور اور اپنی کوتاہ کاری کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں۔ اس سے بخش دینے کی التجا کریں، اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے جو چاہیں دعائیں مانگیں۔ (بحولہ نماز کے اسرار ورموز، ص:۲۰۹-۲۲۴، ط: مکتبۃ الفقیر)

خشوع وخضوع سے نفسیاتی امراض کا خاتمہ

انسان دنیا میں پھنستا چلا جارہا ہے اور جتنا دنیا میں پھنستا ہے اتنا ہی بے سکون اور بے چین ہوتا چلا جارہا ہے، اب پھر سکون کی تلاش میں مزید کوشش کرتا ہے، مزید دنیا حاصل کرتا ہے لیکن پھر مزید پھنستا ہے۔

مکھی شہد کے میٹھے پر آبیٹھی، کچھ کھایا پھر پھنس گئی، اب نکلنے کے لئے کوشش کی تو پھنستی چلی گئی۔ آخر کار ریشم کے کیڑے کی طرح مرگئی۔ بالکل اسی طرح انسان کی کیفیت ہے لیکن نماز واحد علاج ہے سکون کا، لیکن کونسی نماز؟ میری اور آپ کی؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ وہ نماز جس کے اندر خشوع وخضوع ہو۔

خشوع اندر کے سکون، دھیان اور توجہ کا نام ہے۔(۱)

خضوع باہر کی ترتیب اور توجہ کا نام ہے۔

اور یہی دونوں چیزیں مطلوب ہیں ٹیلی پیتھی میں۔

یہی دو چیزیں مطلوب ہیں ہپناٹزم میں۔

---

(۱) وفی التفسیر المنیر: والخشوع .خشوع القلب "(التفسیر المنیر :۱۸/ ۱۱ ،مکتبہ غفاریۃ .
وفی القرطبی :"والخشوع محلہ القلب ". تفسیر قرطبی :۱۲/ ۱۰۳ ، مکتبۃ الغزالی .
وفی القرطبی :"والخشوع فی القلب ". تفسیر قرطبی :۱/ ۳۷۴. مکتبۃ الغزالی .

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہی دو چیزیں مطلوب ہیں یوگا میں۔

یہ سب مل کر علاج انسانی بن جاتا ہے۔

ماہر نفسیات اس بات پر متفق ہیں کہ نماز مکمل سکون ہے۔ اور اس وقت نفسیاتی مریضوں کو نماز دھیان سے پڑھنے کی تربیت دی جاتی ہے۔

ایک ماہر نفسیات (Pcshycologist) کہنے لگے کہ اگر لوگوں کو خشوع و خضوع کے فوائد اور محاسن کا علم ہو جائے تو وہ کاروبار چھوڑ کر ایسی نماز پڑھیں کہ انہیں پھر دنیا بھول جائے۔

کہنے لگے میرے پاس ایک مریض آیا تمام دوائی علاج کر چکا تھا۔ میں نے کہا میرا صرف اور صرف یہی مشورہ ہے کہ نماز تہجد سے لے کر نماز اوابین تک تمام نفل اور فرض نماز پڑھیں اور پڑھیں اس دھیان اور توجہ سے جس طرح دین کہتا ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد مریض نے بتایا کہ واقعی میرے امراض سے (1/3) ایک تہائی حصہ ختم ہو گیا ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۱۸۰)

خصی کی امامت

خصی کی امامت مکروہ تنزیہی ہے، البتہ اگر اس سے زیادہ بہتر آدمی امامت کے لئے موجود نہ ہو تو کراہت نہیں ہوگی۔ (۱)

---

(۱) وكذا تكره خلف امرد وسفيه ومفلوج. الدر المختار وفي الشامية: (قوله ومفلوج وابرص شاع برصه) وكذلك اعرج يقوم ببعض قدمه، فالاقتداء بغيره اولى، تاتارخانية، وكذا اجذم "بيرجندى" ومجبوب وحاقن، ومن له يدواحدة، فتاوى الصوفية عن التحفة: والظاهر ان العلة النفرة، ولذا قيد الابرص بالشيوع ليكون ظاهرا ولعدم امكان اكمال الطهارة ايضا في المفلوج والاقطع والمجبوب، شامي: ۱/۵۶۲، باب الامامة، مطلب في امامة الامرد، ط: سعيد. قلت: ان الخصي في حكم المجبوب، محمد انعام الحق.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خضاب لگانے والے کی امامت

خالص سیاہ خضاب کے علاوہ باقی رنگوں کا خضاب لگانا جائز ہے اور سیاہ خضاب لگانا حرام ہے ،(۱)اور ایسا آدمی فاسق ہے ،اور فاسق کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے،(۲)

البتہ مجاہدین کے لئے سیاہ خضاب لگانا جائز ہے۔(۳)

خطاب کرنا

''کلام کی پانچ قسمیں''عنوان کے تحت دیکھیں۔

خطبوں کے درمیان ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

جمعہ اور عیدین کے دو خطبوں کے درمیان جب امام بیٹھتا ہے،تو حاضرین کے لئے اس وقت ہاتھ اٹھا کر یا زبانی دعا کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ حاضرین اس وقت بھی خاموش بیٹھے رہیں۔(۴)

---

(۱)یستحب للرجل خضاب شعره ولحیته ولو فی غیر حرب فی الاصح ،والاصح انه علیه الصلاة والسلام لم یفعله ویکره بالسواد ،وفی الشامیة :(قوله ویکره بالسواد)ای لغیر الحرب .قال فی الذخیرة :اماالخضاب بالسواد للغزو،لیکون أهیب فی عین العدوفهو محمود بالاتفاق ،وان لیزین نفسه للنساء فمکروه ،وعلیه عامة المشایخ وبعضهم جوزه بلاکراهة روی عن ابی یوسف انه قال: کمایعجبنی ان تتزین لی یعجبها ان اتزین لها. شامی:۶/۴۲۲، فصل فی البیع ،کتاب الحظروالاباحة ،ط:سعید و:۶/۷۵۶، مسائل شتی ،ط:سعید کراچی.

(۲)"واماالفاسق فقدعللوا کراهة تقدیمه بانه لا یهتم لامر دینه وبأن فی تقدیمه للامامة تعظیمه وقدوجب علیهم اهانته شرعا الی ان قال فهو کالمبتدع تکره امامته بکل حال بل مشی فی شرح المنیة علی ان کراهة تقدیمه کراهة تحریم لماذکرنا".شامی :۱/۵۶۰، باب الامامة ،ط:سعید. ویکره ان یکون الامام فاسقاویکره للرجال ان یصلوا خلفه. تاتارخانیة:۱/۶۰۳، الفصل السادس الکلام فی بیان من هو احق بالامامة.ط: مکتبه ادارة القرآن.

(۳) انظر الی الحاشیة السابقة رقم ۱ .

(۴)(اذاخرج الامام)(فلاصلوة ولاکلام الی تمامها، الدرالمختار،وفی الشامیة (قوله إلی تمامها) ای الخطبة لکن قال فی الدرر لم یقل الی تمام الخطبة کماقال فی الهدایة لماصرح به فی المحیط وغایة البیان انهمایکرهان من حین یخرج الامام الی ان یفرغ من الصلوة .شامی ۲/۱۵۸، باب الجمعة ،ط:سعید)وفی الشامیة "(قوله ولاکلام).....قال البقالی فی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خطبہ بیٹھ کر پڑھنا

خطبہ کھڑے ہوکر پڑھنا مسنون ہے، بلا عذر بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں، ہاں اگر کوئی عذر ہے تو بیٹھ کر خطبہ پڑھنا جائز ہے، لیکن ہمیشہ بیٹھ کر پڑھنے کی عادت بنالینا صحیح نہیں ہے، اس لئے ایسی صورت میں دوسرے خطیب کا انتظام کیا جائے۔(۱)

خطبہ پڑھنے کا طریقہ

حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو آنکھ مبارک لال ہوجاتی، اور آواز بلند اور طرز کلام میں شدت آجاتی، اور ایسا معلوم ہوتا کہ کوئی لشکر حملہ کرنے والا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سامعین کو اس عظیم خطرہ سے آگاہ فرما رہے ہیں۔(۲)

=مختصره واذاشرع فی الدعاء لایجوز للقوم رفع الیدین ولاتأمین باللسان جهراً فان فعلوا ذلک اثموا وقیل اساؤا ولااثم علیهم والصحیح هو الاول وعلیه الفتوی .شامی: ۲/ ۱۵۸، باب الجمعة،مطلب فی شروط وجوب الجمعة،ط:سعیدوفی الجوهرة :(قال بهامشه)واذاخرج الامام علی المنبر یوم الجمعة ترک الناس الصلوةوالکلام حتی یفرغ من خطبته وصلوته بلافرق بین بعید وقریب فی الاصح محیط "(الجوهرة النیرة: ۱/ ۱۱۸ ط :میرمحمد)مزید تفصیل کیلئے غایةالاوطار:۱/۳۷۳،کودیکھیں۔

(۱)(قوله وطهارة وسترعورة قائما)جعل الثلاثة فی شرح المنیة واجبات مع انه نفسه صرح فی متن الملتقی بسنیة الطهارة والقیام کمافی کثیرمن المعتبرات ..... وصرح فی المجمع وغیره بکراهة ترک الثلاثة "شامی: ۲/ ۱۵۰، باب الجمعة ،ط:سعید .

قال النووی فی شرح مسلم فی هذه الروایة دلیل لمذهب الشافعی والاکثرین ان خطبة الجمعة لاتصح من القادر علی القیام الاقائمافی الخطبتین ولاتصح حتی یجلس بینهماالی قوله وحکی ابن عبدالبراجماع العلماء علی ان الخطبة لاتکون الاقائمالمن اطاقه وقال ابوحنیفة تصح قاعداًولیس القیام بواجب ".شرح النووی لمسلم: ۱/ ۲۸۳، کتاب الجمعة.مکتبة:ایچ ایم سعید کراچی. وفی التاتارخانیة: وقال محمد ویخطب الامام قائما یوم الجمعة هکذاجری التوارث من لدن رسول اللهﷺالی یومنا"تاتارخانیة : ۲/ ۶۰، الفصل الخامس والعشرون فی صلاة الجمعة، الشرط الخامس ، الخطبة.ط: مکتبه ادارة القرآن. حلبی کبیر ص ۵۵۶فصل فی صلاة الجمعة،ط:سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲)وفی الحدیث :عن جابرؓقال کان رسول اللهﷺاذاخطب احمرت عیناه وعلاصوته واشتد غضبه حتی کأنه منذرجیش یقول صبحکم مساکم ویقول بعثت اناوالساعة کهاتین ویقرن بین اصبعیه السبابة والوسطی. مسلم: ۱/ ۲۸۴، کتاب الجمعة ،ط:سعید.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پر جوش مقرروں کی طرح آپ ہاتھ نہیں پھیلاتے تھے، البتہ سمجھانے یا آگاہ کرنے کے موقع پر شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا کرتے تھے، اس لئے خطیب کے لئے خطبہ کے دوران مضمون کے اعتبار سے شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنے کی اجازت ہے بلکہ یہ مسنون ہے، لیکن دائیں بائیں رخ پھیرنا صحیح نہیں ہے بلکہ بعض محققین نے اس کو بدعت کہا ہے، البتہ چہرہ کا رخ سامنے رکھ کر دائیں بائیں نظر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۱)

خطبہ پڑھنے کے بعد وضو کی حاجت

اگر جمعہ کا خطبہ پڑھنے کے بعد امام کا وضو ٹوٹ گیا اور وہ وضو کر کے آیا تو خطبہ کا اعادہ ضروری نہیں، پہلے والا خطبہ کافی ہے اور اس کے بعد جمعہ کی نماز پڑھنا صحیح ہے۔(۲)

خطبہ سے پہلے بیان کرنا

☆..... جمعہ کی اذان کے بعد خطبہ سے پہلے ضروری مسائل اور دینی احکام بیان

---

(۱) عن عمارة بن زويبة انه رأى بشربن مروان على المنبر رافعايديه ،فقال قبح الله هاتين اليدين لقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم مايزيد على ان يقول بيده هكذاواشاره باصبعه المسبحة رواه مسلم . مشكوة، ص: ۱۲۴ باب الخطبة والصلوة ،ط:قديمى كراچى. وفى الشامية :(تنبيه) مايفعله بعض الخطباء من تحويل الوجه جهة اليمين وجهة اليسار عند الصلاة على النبى ﷺ فى الخطبة الثانية لم ارمن ذكره والظاهر انه بدعة ينبغى تركه لئلايتوهم انه سنة ،ثم رأيت فى منهاج النووى قال :ولايلتفت يمينا وشمالا فى شئ منها،قال ابن حجرفى شرحه لان ذلك بدعة ، ويؤخذ ذلك عندنا من قول البدائع ومن السنة ان يستقبل الناس بوجهه ويستدبر القبلة ، لان النبى صلى الله عليه وسلم كان يخطب هكذا ، شامى: ۱۴۹/۲ ، باب الجمعة، مطلب فى قول الخطيب قال الله تعالى" اعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ط: سعيد كراچى.

(۲) ولو خطب ثم ذهب فتوضأ فى منزله ثم جاء فصلى تجوز ، حلبى كبير،ص:۵۵۷، فصل فى صلاة الجمعة، ط:سهيل اكيڈمى لاهور.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرنا نہ صرف جائز بلکہ مستحب ہے۔(۱)

☆.....اگر خطبہ کا ترجمہ بیان کرنا چاہے تو کرسکتا ہے، اس میں کوئی بھی حرج نہیں ہے۔(۲)

خطبہ عربی زبان میں ہونا ضروری ہے

جمعہ اور عیدین کا خطبہ عربی زبان میں ہونا ضروری ہے۔عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں جمعہ اور عیدین کا خطبہ دینا سنت متوارثہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے صحیح نہیں ہے۔(۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام خطبات عربی میں ہوتے تھے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ملک عرب سے نکل کر دوسرے ملکوں میں تشریف لے گئے، وہاں کے باشندے انہیں صحابہ اور صحابہ کے بعد حضرات تابعین اور تبع تابعین کے فیوض

(۱،۲)عاصم بن محمد عن ابیه قال: رأیت ابا هریرة رضی الله عنه یخرج یوم الجمعة فیقبض علی رمانتی المنبر قائماویقول: حدثناابو القاسم رسول الله الصادق المصدوق صلی الله علیه وسلم فلا یزال یحدث حتیٰ اذاسمع فتح باب المقصورة لخروج الامام للصلاة جلس" مستدرک حاکم: ۳/۵۸۶، کتاب معرفة الصحابة، تحدیث ابی هریرة فی المسجد قبل الجمعة رقم الحدیث[۶۱۷۳] ط: العلمیة، بیروت.

نهی عن التحلق یوم الجمعة قبل الصلاة الا ان یکون عالما بالله یذکر بایام الله ویفقه فی دین الله یتکلم فی الجامع بالغداة فیجلس الیه فیکون جامعا بین البکور وبین الاستماع الخ. اتحاف السادة المتقین شرح احیاء علوم الدین: ۳/۴۵۳، الباب الخامس فی فضل الجمعة، ط: دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان.. مزید "جمعہ کے دن تقریر کرنا" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

فتاویٰ رحیمیہ: ۶/۱۴۱، متفرقات صلاۃ، خطبہ سے پہلے احکام دین کا بیان۔ط: دارالاشاعت کراچی۔

(۳) وان تکون بالعربیة فلا تصح الخطبة بغیر العربیة مع القدرة علیها کقراءة القرآن، فانها لا تجزئی بغیر العربیة، الفقه الاسلامی وادلته: ۲/۱۳۱۰، ط: رشیدیة کوئٹه. فانه لاشک فی ان الخطبة بغیر العربیة خلاف السنة المتوارثة من النبی ﷺ والصحابة رضی الله تعالی عنهم اجمعین، فیکون مکروهاتحریما. عمدة الرعایة شرح الوقایة: ۱/۳۴۲، باب صلاة الجمعة.

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں: چوں خطب آنحضرت ﷺ وخلفاء وهلم جرا ملاحظه کردیم تنقیح آن وجود چند چیز است، حمد، شهادتین، وصلوة بر آنحضرت ﷺ.....وعربی بود نیز بجهت عمل مستمر مسلمین درمشارق ومغارب باوجود آن که در بسیارے اقالیم مخاطبان عجمی بودند. مسوی مصفی شرح موطاامام مالک: ۲/۱۵۴، کتاب الجمعة. شامی: ۲/۱۴۷، باب الجمعة، (تتمة)، ط: سعید.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وبرکات سے فائدہ اٹھا کر مسلمان ہوئے، ان نومسلم لوگوں میں دینی تعلیم، مسائل اور تبلیغ احکام کی شدید ضرورت تھی، اس زمانہ میں نہ اخبارات تھے، نہ رسائل ومیگزین، اور نہ پریسوں میں دینی کتابوں کی اشاعت ہوتی تھی، وعظ ونصیحت اور درس وتدریس کے ذریعے ہی احکام ومسائل کی تبلیغ ہوتی تھی، ان تمام ضرورتوں کے باوجود صحابہ کرام، حضرات تابعین اور تبع تابعین، حضرات محدثین، مجتہدین، فقہاء متقدمین اور متاخرین میں سے کسی سے بھی ثابت نہیں ہے کہ انہوں نے جمعہ یا عیدین کے خطبے عربی کے سوا کسی اور زبان میں پڑھے ہوں، یا اس کی ہدایت کی ہو، اس لئے خطبہ عربی میں پڑھنا ضروری ہے، کسی اور زبان میں اس کی اجازت نہیں ہے۔(۱)

خطبۂ عیدین میں حاضرین کا تکبیر کہنا

جب خطیب عیدین کے خطبہ میں تکبیرات کہے تو حاضرین بھی آہستہ آہستہ تکبیر کہہ سکتے ہیں اور جب خطیب "ان اللّٰہ وملائکتہ" کی آیت پڑھے، تو حاضرین دل ہی دل میں درود پڑھ سکتے ہیں زبان سے نہیں۔(۲)

---

(۱) ایضا، وفتاوی رحیمیہ: ۶/۱۳۷ خطبہ کس زبان میں پڑھا جائے، ط: دارالاشاعت کراچی۔

(۲) وفی التاتارخانیة: "واذا کبر الامام فی الخطبة یکبر القوم معه واذا صلی علی النبی علیه السلام یصلی الناس فی انفسهم. امتثالاً للامر وسنة الانصات" تاتارخانیة: ۲/۸۹، ط: مکتبه ادارة القرآن. هندیة: ۱/۱۵۱، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین. ط: رشیدیة کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۵۶۰، فصل فی صلاة الجمعة. ط: سهیل اکیڈمی لاهور. "والصواب انه یصلی علی النبی علیه السلام عند سماع اسمه فی نفسه". الدرمع الرد: ۲/۱۵۹، باب الجمعة، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ط: سعید، وفی الجوهرة "وکذا إذا ذکر الخطیب النبی علیه السلام استمعوا وصلوا علیه فی انفسهم، الجوهرة النیرة: ۱/۱۱۸، ط: میر محمد. (قوله ولا کلام). .....وکذلک اذا ذکر النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم لایجوز ان یصلوا علیه بالجهر بل بالقلب وعلیه الفتوی. شامی: ۲/۱۵۸، باب الجمعة، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خطبہ کے دوران بچوں کو شرارت سے روکنا

اگر خطبہ کے دورن بچے شوراور شرارت کرتے ہیں تو ان کو سر اور ہاتھ کے اشارے سے روکا جاسکتا ہے، زبان سے کچھ نہ کہے، زبان سے بولنا جائز نہیں حرام ہے۔ البتہ خطیب کے لئے زبان سے روکنا جائز ہے۔(۱)

خطبہ کے دوران بیٹھنے کی کیفیت

خطبہ کے دوران تشہد کی ہیئت میں بیٹھنا، ہاتھ باندھنا، اور خاص وقت پر ہاتھ چھوڑنا سنت نہیں، اگر یہ چیزیں واجب یا مستحب سمجھ کر کی جائیں تو بدعت ہے، ترک کرنا لازم ہوگا۔ادب کے خیال سے دوزانو ہوکر بیٹھنے میں کچھ حرج نہیں بلکہ مستحب ہے۔(۲)

---

(۱)والاصح انه لابأس بان يشير برأسه اويده عندرؤية منكر .الدرمع الرد: ۲/ ۱۵۹ باب الجمعة، ط:سعيد .حلبى كبير، ص ۵۲۰ فصل فى صلاة الجمعة ،ط:سهيل اكيڈمى لاهور، (وكل ماحرم فى الصلاة حرم فيها)اى فى الخطبة، خلاصة وغيرها فيحرم اكل وشرب وكلام ولوتسبيحااو رد سلام او امرابمعروف بل يجب عليه ان يستمع ويسكت، الدرالمختاروفى الشامية :(قوله او امرا بمعروف)الااذاكان من الخطيب كماقدمه الشارح .شامى: ۲/ ۱۵۹ ، باب الجمعة ،ط:سعيد (قوله ولاكلام).....امابعده فالكلام مكروه تحريماباقسامه كمافى البدائع بحرونهر. شامى: ۲/ ۱۵۸ ، باب الجمعة ،ط:سعيد.

والتكلم به من غير الامام حرام. طحطاوى على الدرالمختار: ۱/ ۵۵۲، باب الجمعة ،ط: قديمى كراچى.

(۲)عن يعلى بن شداد بن اوس قال شهدت مع معاوية بيت المقدس فجمع بنا فنظرت .... فاذارجل من فى المسجد اصحاب النبى عليه الصلوة والسلام فرأيتهم محتبين والامام يخطب،ابوداؤد: ۱/ ۱۵۸ ، باب الاحتباء والامام يخطب.ط:سعيد كراچى.و: ۱/ ۱۶۵ ط:حقانيه. وفى الحجة:اذاشهد الرجل الخطبة ان شاء جلس محتبيا او متربعا اوكما تيسرلانه ليس بصلوة حقيقة ".تاتارخانية : ۲/ ۶۳ ، ط:ادارة القرآن. "(قوله لانه عليه الصلاة والسلام الخ)..... قال فى شرح المنية:الجلوس على الركبتين اولى ،لانه اقرب الى التواضع "شامى : ۱/ ۶۴۴ ، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها،مطلب اذا ترددالحكم الخ ،ط: سعيد كراچى.اذاشهد الرجل عند الخطبة ان شاء جلس محتبيااومتربعااوكماتيسرلانه ليس بصلاةعملاوحقيقة.....ويستحب ان يقعدفيها كما يقعد فى الصلاة.هندية: ۱/ ۱۴۸ ،الباب السادس عشرفى صلاة الجمعة ،قبيل "ومنهاالجماعة.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خطبہ کے شروع میں "الحمد للّٰہ" دومرتبہ پڑھنا

خطبہ کے شروع میں "الحمد للّٰہ" دومرتبہ پڑھنا جائز ہے، اس میں کوئی مضائقہ نہیں، البتہ اس کو لازم نہ سمجھا جائے۔(۱)

خطبہ کے وقت چندہ کرنا

خطبہ کے دوران چندہ کرنا منع ہے، اس لئے خطبہ شروع ہونے سے پہلے چندہ کرلیا جائے خطبہ شروع ہونے کے بعد نہیں۔(۲)

خطبہ کے وقت نماز پڑھنا

جب امام جمعہ کے دن خطبہ دینے کے لئے کمرہ سے نکلے، یا جہاں کمرہ نہیں وہ اپنی جگہ سے خطبہ دینے کے لئے منبر پر چڑھنے کے لئے کھڑا ہو، اس وقت سے جمعہ کی فرض نماز ختم ہونے تک ہر قسم کے نوافل اور سنتیں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ بعض لوگ دونوں خطبوں کے درمیانی وقفہ میں جمعہ کی سنتیں شروع کر دیتے ہیں یہ مکرہ تحریمی اور منع ہے۔ البتہ جو سنتیں امام کے کھڑا ہونے سے پہلے شروع کی تھیں ان چاروں کو پورا کرلے، یہ صحیح ہے۔ فرض واجب کی قضاء، نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت بھی اس وقت مکروہ تحریمی ہے، مگر صاحب ترتیب کے لئے جمعہ کے خطبہ کے وقت قضاء نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے،(۳) ہر خطبہ کا یہی حکم ہے، خطبے دس ہیں اور وہ یہ ہیں (۱) خطبۂ جمعہ (۲) خطبۂ عید الفطر

---

(۱) فتاوی رحیمیہ: ۶/ ۱۲۹، باب الجمعة والعیدین، ط: دار الاشاعت. کراچی.

(۲) "خطبہ کے دوران بچوں کو شرارت سے روکنا" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۳) اذا خرج الامام .... فلا صلاة ولا کلام الی تمامها .... خلا قضاء فائتة لم یسقط الترتیب بینها وبین الوقتیة فانها لا تکره ..... لضرورة صحة الجمعة والا لا، ولو خرج وهو فی السنة ..... یتم. الدر مع الرد (قوله اذا خرج الامام الخ) هذا لفظ حدیث ذکره فی الهدایة مرفوعا لکن فی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

(۳)خطبۂ عید الاضحیٰ (۴)حج کے تین خطبے (۷)خطبۂ ختم قرآن (۸)خطبۂ نکاح (۹)خطبۂ استسقاء (۱۰)خطبۂ کسوف۔

خطبہ کے وقت ہاتھ سے پنکھا کرنا

خطبہ کے وقت ہاتھ سے پنکھا کرنا مکروہ ہے، اس لئے خطبہ کے دوران اس سے پرہیز کرے ورنہ خطبہ کے ثواب سے محروم ہو جائے گا۔(۱)

خطبہ مقرر ہونے کی وجہ

جمعہ، عیدین، کسوف اور استسقاء میں خطبہ اس لئے مقرر کیا گیا ہے تا کہ جو لوگ ناواقف ہیں وہ واقف ہو جائیں، اور اسلام کی تبلیغ اور احکام الٰہی کی تلقین ان کو پورے طور پر ہو جائے، اور وہ بھی دین کے عالم بن جائیں اور جو لوگ عالم اور واقف ہونے کے باوجود غافل ہیں ان کے لئے یاددہانی ہو جائے اور وہ ہوشیار ہو جائیں (۲) (احکام اسلام ص ۶۶)

=الفتح ان رفعه غريب ،والمعروف كونه من كلام الزهرى ،واخرج ابن ابى شيبة فى مصنفه عن على وابن عباس وابن عمر رضى الله تعالى عنهم : كانوا يكرهون الصلاة والكلام بعد خروج الامام .والحاصل ان قول الصحابى حجة يجب تقليده عندنا اذالم ينفه شئ آخر من السنة (قوله فلاصلاة)شمل السنة وتحية المسجد بحر قال محشيه الرملى: فلاصلاة جائزة، وتقدم فى شرح قوله ومنع عن الصلاة وسجدة التلاوة الخ، ان صلاة النفل صحيحة مكروهة حتى يجب قضاؤه اذاقطعه ،ويجب قطعه وقضاؤه فى غير وقت مكروه فى ظاهر الرواية ،ولو أتمه، خرج عن عهدة مالزمه بالشروع فالمراد الحرمة لاعدم الانعقاد .شامى :۲/ ۱۵۸ ، باب الجمعة ،ط:سعيد

(۱) اس کی نظیر یہ ہے..... ومن مس الحصى فقد لغا. مسلم: ۱/ ۲۸۳ ، كتاب الجمعة ،ط: قديمى . جب کنکریاں لینا منع ہے تو پنکھا لینا بھی منع ہوگا۔ محمد انعام الحق۔

(۲)ويكون فيها خطبة ليعلم الجاهل ويذكر الناسى . حجة الله البالغة: ۲/ ۳۰، الجمعة ط: كتب خانه رشيديه دهلى .

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خطبہ میں تشہد مقرر ہونے کی وجہ

خطبہ اس طرح پڑھنا مسنون ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی جائے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا جائے، اور توحید ورسالت کی شہادت ادا کی جائے اور درمیان میں کلمۂ فصل ''امابعد'' کہہ کر لوگوں کو وعظ ونصیحت کی جائے اور تقویٰ کا حکم کیا جائے، اور ان کو دنیا وآخرت کے عذاب سے ڈرایا جائے اور کچھ قرآن پڑھا جائے اور کچھ مسلمانوں کے حق میں دعائے خیر کی جائے، اس کا سبب یہ ہے کہ اس طریقہ سے نصیحت کرنے میں اللہ تعالیٰ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی عظمت پائی جاتی ہے، کیونکہ خطبہ دین کا شعار ہے، اذان کی طرح یہ چیزیں بھی ضروری ہونی چاہئیں اور حدیث میں آیا ہے: کل خطبة ليس فيها تشهد فهى كاليد الجذعاء .

(ترجمہ) جس خطبہ میں تشہد نہ ہو وہ کٹے ہوئے ہاتھ کی مانند ہے۔(۱)(احکام اسلام ص ۸۳)

خطبہ میں جلسۂ استراحت کرنے کی وجہ

نبی علیہ السلام نے جمعہ کے اندر دو خطبے اور پھر اذان کے درمیان جلسہ کرنے کو اس لئے مسنون فرمایا ہے کہ مقصد بھی پورا پورا حاصل ہو جائے، اور خطیب کو بھی آرام مل جائے، اور سننے والوں کا نشاط از سر نو تازہ ہو جائے۔(۲)(احکام اسلام ص ۸۳)

خطبہ میں عصا پکڑنا

خطبہ کے وقت ہاتھ میں عصا لینا اور سہارا دینا جائز ہے، مکروہ نہیں، مگر اس کو ضروری سمجھنا اور عصا نہ لینے والے کو ملامت کرنا، برا بھلا کہنا مکروہ ہے۔(۳)

---

(۱) وسنة الخطبة ان يحمد الله ويصلى على نبيه ويتشهد ويأتى بكلمة الفصل وهى .امابعد . ويذكر ويأمر بالتقوى ويحذر عذاب الله فى الدنيا والاخرة ،ويقرأ شيئا من القرآن ويدعو للمسلمين ،وسبب ذلك انه ضم مع التذكير التنويه بذكر الله ونبيه وبكتاب الله لان الخطبة من شعائر الدين فلاينبغى ان يخلوا منها كالأذان ،وفى الحديث ''كل خطبة ليس فيها تشهد فهى كاليد الجذماء ''حجة الله البالغة : ۲/ ۳۰،الجمعة. ط: كتب خانه رشيديه دهلى .

(۲) وسنّ رسول الله ﷺ فى الجمعة خطبتين يجلس بينهما ليتوفر المقصد مع استراحة الخطيب وتطرية نشاطه ونشاطهم .حجة الله البالغة : ۲/ ۳۰، الجمعة ،ط: كتب خانه رشيديه دهلى .

(۳) وفى الخلاصة: ويكره ان يتكئى على قوس أو عصا، (قوله وفى الخلاصة الخ) استشكله فى الحلية بأنه فى رواية ابى داود (انه صلى الله عليه وسلم قام أى فى الخطبة متوكئا على عصا أو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خطبہ نیا پڑھنا

ہر جمعہ کو نیا نیا خطبہ پڑھنا ضروری نہیں، البتہ نیا نیا خطبہ ہو تو بہتر ہے۔(۱)

خطبے کے دوران خاموش رہنا

خطبے کو دھیان سے سننا واجب ہے، اور خطبے کے دوران بالکل خاموش رہنا بھی واجب ہے، حدیث شریف میں ہے کہ اگر کوئی شخص بول رہا ہے تو اسے چپ کرانے کے لئے بولنا بھی ناجائز ہے۔(۲)

خلیفہ

''خلیفہ'' سے امام بنانا یا بننا دونوں مراد ہے، اگر امام نماز کے دوران وضو ٹوٹنے کی وجہ سے کسی کو خلیفہ بنادے، یا مقتدی اپنے میں سے کسی کو خلیفہ بنادیں، یا خود کوئی مقتدی آگے بڑھ کر امام کی جگہ پر کھڑا ہو جائے، اور امام کی نیت کر لے، تب بھی درست ہے بشرطیکہ امام مسجد سے باہر نہ نکل چکا ہو۔(۳)

= قوس)ونقل القهستانی عن عبدالحمید ان أخذ العصاسنة کالقیام،ردالمحتار: ۲/ ۱۶۳ ،باب الجمعة.ط:سعید کراچی.البحر: ۱/ ۱۴۸ ،کتاب الجمعة،ط:سعید کراچی.تاتارخانیة : ۲/ ۶۱، کتاب الجمعة،ط:ادارة القرآن کراچی.

(۱)فتاوی رحیمیه :۶/ ۱۳۱ متفرقات صلوة ،ط:دارالاشاعت ،طباعت ۲۰۰۳ء .

(۲)(وکل ماحرم فی الصلاةحرم فیها)أی فی الخطبة خلاصةوغیرها فیحرم أکل وشرب وکلام ولو تسبیحاأورد سلام او امرا بمعروف بل یجب علیه ان یستمع ویسکت ..... (قوله فالترقیة المتعارفةالخ)ای من قراء ة آیة ـ ان الله وملائکته ـ والحدیث المتفق علیه (اذاقلت لصاحبک یوم الجمعة انصت والامام یخطب فقد لغوت). شامی: ۲/ ۱۵۹ ـ ۱۶۰ کتاب الصلاة، باب الجمعة .ط:سعید. تاتارخانیة: ۲/ ۶۷، کتاب الصلاة باب الجمعة.ط:ادارة القرآن کراچی. البحر الرائق: ۲/ ۱۴۸ کتاب الصلاة باب الجمعة .ط:سعید کراچی.

(۳)(قوله استخلف)أشارالی ان الاستخلاف حق الامام .....وان قدم القوم واحدا او تقدم بنفسه لعدم استخلاف الامام جاز ان قام مقام الاول قبل ان یخرج من المسجد ....(قوله مالم یتقدم الخ) تخصیص لمافی المتن کالهدایة وحاصله ان حده الصفوف ان ذهب یمنة او یسرة او خلفا واما ان ذهب اماماً فحده السترة او موضع السجود ان لم تکن له سترة ..... فتاوی شامی : ۱/ ۶۰۱، کتاب الصلاة ، باب الاستخلاف .ط:سعید.عالمگیری: ۱/ ۹۶، کتاب الصلاة فصل فی الاستخلاف .ط:رشیدیة کوئٹه (البحر الرائق : ۱/ ۳۷۰،کتاب الصلوة باب الحدث فی الصلوة . ط:سعید.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور اگر نماز مسجد میں نہیں ہو رہی ہے بلکہ مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ پر ہو رہی ہے، تو صفوں سے یا سترے سے آگے نہ بڑھا ہو، اور اگر ان حدود سے آگے بڑھ چکا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

خلیفہ بنانے کے بعد امام نہیں رہتا

اگر امام نماز کے دوران وضو ٹوٹ جانے کے بعد کسی مقتدی کو خلیفہ (امام) بنا دیتا ہے تو اس کے بعد امام، امام نہیں رہتا بلکہ اپنے خلیفہ کا مقتدی ہو جاتا ہے لہٰذا اگر وضو کر کے آتے آتے جماعت ہو چکی ہے، تو یہ امام اپنی باقی ماندہ نماز لاحق کی طرح پوری کرے۔(۲)

خلیفہ مسبوق کو بنانا

''مسبوق کو خلیفہ بنایا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

خلیفہ نااہل کو بنایا

اگر امام کا وضو ٹوٹا اور اس نے کسی ایسے آدمی کو خلیفہ بنایا، جس میں امامت کی صلاحیت نہیں مثلاً کسی مجنون یا نابالغ بچے یا کسی عورت کو بنا دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) فاذا استخلف الامام وتقدم الخلیفة فقد صار هو الامام وبطلت الامامة فی حق الاول لانه لایجتمع فی الصلاة الواحدة امامان .....ولو استخلف رجلا فانه یصلی صلاته ثم اذا رجع الاول وقد بقی من صلوته شئ یتم خلف الخلیفة وان فرغ الخلیفة أتم صلاته بغیر قراءة لانه لاحق. فتاوی تاتارخانیة: ۱/۶۹۷، الاستخلاف، ط: ادارة القرآن کراچی. ردالمحتار: ۱/۶۰۲، ۶۰۳، کتاب الصلوٰة باب الاستخلاف. ط: سعید کراچی. البحر: ۱/۶۴۸، کتاب الصلاة باب الحدث فی الصلوة. ط: رشیدیة، مجمع الانهر کتاب الصلوة باب الحدث فی الصلوة. ط: دارالکتب العلمیة بیروت.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

خلیفہ نہیں بنایا

اگر امام کا نماز کے دوران وضو ٹوٹ گیا، اور وہ کسی مقتدی کو خلیفہ بنا کر وضو کرنے کے لیے چلا گیا اور مسجد سے باہر نکل گیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

اور اگر وضو ٹوٹ جانے کے بعد، امام نے کسی مقتدی کو خلیفہ نہیں بنایا اور مسجد سے باہر نکل گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، امام اور مقتدی کے لئے اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

خنثیٰ کا مقام صف

اگر خنثیٰ میں مردانہ علامات زیادہ ہیں تو مردوں کے ساتھ کسی بھی صف میں کھڑا ہو سکتا ہے، اور اگر زنانہ علامات زیادہ ہیں تو عورتوں کی صف میں کھڑا ہوگا، اور اگر

---

(۱)(قوله غير صالح لها) كصبي وامرأة وامي فاذااستخلف احدهم فسدت صلوته وصلوة القوم ردالمحتار: ۱/ ۶۰۰، كتاب الصلاة باب الاستخلاف. ط:سعيد. خلاصةالفتاوى، كتاب الصلاة: ۱/ ۱۴۱، ط:رشيديه كوئٹه. فتح القدير: ۱/ ۳۲۹، كتاب الصلوة، باب الحدث فى الصلوة. ط: رشيديه.

(۲)فان لم يستخلف حتى جاوز او خرج بطلت صلاة القوم ان لم يستخلفوهم قبل خروجه. حلبى كبير، ص: ۴۴۴ باب تذييل فى الصلاة. وان لم يستخلف الامام ولاالقوم حتى خرج من المسجد فسدت صلوةالقوم ويتوضأالامام ويبنى لانه فى حق نفسه كالمنفرد، وفى الظهيرية وهوالاصح، وذكرالطحاوى ان صلوته تفسد ايضاً فتاوى تاتا رخانية: ۱/ ۶۹۲، كتاب الصلاة، الفصل السادس عشر فى الاستخلاف. ط:ادارة القرآن. ردالمحتار: ۱/ ۶۰۱. كتاب الصلوة، باب الاستخلاف. ط:سعيد، عالمگيرى: ۱/ ۹۲، كتاب الصلوة فصل فى الاستخلاف. ط: رشيدية كوئٹه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دونوں علامات برابر ہیں تو وہ بچوں کے پیچھے اور عورتوں سے آگے کھڑا ہوگا۔(۱)

خنثیٰ کی اذان

خنثیٰ کی اذان مکروہ تحریمی ہے، اگر خنثیٰ نے اذان دی تو دوبارہ اذان دینی چاہیئے۔ اگر دوبارہ اذان نہیں دی گئی اور نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی البتہ دوبارہ اذان نہ دینے کی وجہ سے گناہ ہوگا۔(۲)

خنثیٰ کی امامت

اگر خنثیٰ میں مرد کی علامات زیادہ ہیں تو اس کی امامت صحیح ہے، اور اگر زنانہ علامات زیادہ ہیں یا دونوں علامات برابر ہیں تو اس کی امامت صحیح نہیں بلکہ اپنے ہم جنس کا بھی امام نہیں بن سکتا، البتہ اس کے پیچھے عورتوں کی اقتداء درست ہے۔(۳)

---

(۱)والسنة ان یصف الرجال ثم الصبیان ثم النساء لمامر من حدیث انس والخنثی المشکل یقوم قدام النساء ولا یقف معهن لاحتمال انه رجل ولامع الرجال لاحتمال انه امرأة. حلبی کبیر، ص: ۵۲۱. فصل فی الامامة ط:سهیل اکیڈمی بدائع الصنائع: ۱/ ۱۵۹، فصل فی بیان مقام الامام والماموم .ط:سعید. شامی: ۱/ ۵۶۸ ـ ۵۷۱باب الامامة.ط:سعید. البحر الرائق: ۱/ ۶۱۸، باب الامامة .ط:رشیدیه .و: ۱/ ۳۵۳، ط: سعید کراچی.

(۲)ویکره اذان جنب واقامته.....واذان امرأة وخنثی.....ویعاد اذان جنب .....وکذایعاد اذان امرأة .الدرالمختارمع الرد: ۱/ ۳۹۲ ـ ۳۹۳، باب الاذان.ط:سعیدکراچی.وامااذان المرأة فلانها منهیة عن رفع صوتهالانه یؤدی الی الفتنة وینبغی ان یکون الخنثی کالمرأة .....ویعاد اذان المرأة البحر الرائق: ۱/ ۴۵۸ ـ ۴۵۹، کتاب الصلوة، باب الاذان .ط:رشیدیه کوئٹه .و: ۱/ ۲۶۳، ط: سعید کراچی.

(۳)ولایصح اقتداء رجل بامرأة وخنثی وصبی مطلقاولوفی جنازة ونفل علی الاصح،وفی الشامیة (قوله ولایصح اقتداء الخ)المراد بالمرأة الانثی الشامل للبالغة وغیرها ،کماان المراد بالخنثی مایشملهماایضا، .....والخنثی البالغ تصح امامته للانثی مطلقا فقط لالرجل ولالمثله ، لاحتمال انوثته وذکورة المقتدی ،ویصح اقتداء ه بالرجل لابمثله ولابانثی مطلقا لاحتمال ذکورته .ردالمحتار: ۱/ ۵۷۶ ـ ۵۷۷. کتاب الصلوة،باب الامامة ط:سعیدکراچی.البحرالرائق: ۱/ ۶۲۸، کتاب الصلوة باب الامامة.ط:رشیدیة کوئٹه . خلاصة الفتاوی : ۱/ ۱۴۷، کتاب الصلوة فصل فی الامامةط:رشیدیة .

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خواتین جمعہ کے دن ظہر کی نماز پڑھیں

خواتین جمعہ کے دن گھروں میں ظہر کا وقت داخل ہونے کے بعد ظہر کی نماز پڑھیں۔عوام میں یہ مشہور ہے کہ جب تک جمعہ کے دن جمعہ کی نماز مسجد میں ختم نہ ہو جائے عورتیں گھر میں ظہر کی نماز نہ پڑھیں، یہ بات غلط ہے، درست نہیں، خواتین ظہر کا وقت ہونے کے بعد جمعہ کی نماز سے پہلے بھی اپنے گھروں میں ظہر کی نماز پڑھ سکتی ہیں۔(۱)

خواتین کی نماز اور سائنسی حقائق

عورتوں کو شرعی حکم ہے کہ وہ سجدے میں کہنیوں کو نہ پھیلائیں بلکہ کہنیاں بدن کے ساتھ لگی رہیں۔ایسا کرنے سے عورتوں کے اعصاب، دودھ پیدا کرنے والے غدود، سینے کے اعصاب اور حسن نسواں پر بہت گہرے اثرات پڑتے ہیں۔

یہی کیفت سجدے میں رانوں کو جدا نہ کرنے کی ہے، کیونکہ اگر عورت شرعی حکم کے مطابق سجدہ کرے گی تو وہ بے شمار نسوانی امراض سے محفوظ رہے گی، ورنہ ایسے پوشیدہ نسوانی امراض پیدا ہوتے ہیں جو زندگی کے لئے وبال جان بن سکتے ہیں۔(۲)

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس:۱/۸۴)

---

(۱)ولاتجب الجمعة على مسافر ولاامرأة ولامريض ولا عبد ولااعمى ،فتح القدير: ۲/۳۲، كتاب الصلاة باب الجمعة.ط:رشيدية.البحر الرائق: ۱/۲۴۶،كتاب الصلوة ، باب صلوة الجمعة.ط:رشيدية كوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/۵۸۲،كتاب الصلوة فصل فى شرائط وجوب الجمعة .ط:داراحياء التراث العربى بيروت.

ان اداء الصلاة فى أول الوقت افضل الااذاتضمن التأخير فضيلةلاتحصل بدونه كتكثير الجماعة، ولهذاكان اولى للنساء ان يصلين فى اول الوقت لانهن لايخرجن الى الجماعة كذافى مبسوطى شمس الأئمة وفخر الاسلام. شامى: ۱/۳۶۷.كتاب الصلاة ط:سعيد.

(۲)والمرأة تنخفض فلاتبدى عضديهاوتلصق بطنها بفخذيها لانه استر،الدرالمختار : ۱/۵۰۴، كتاب الصلاة ،باب آداب الصلوة،ط:سعيد.

ولاتجافى بطنهاعن فخذيها،وتضع يديهاعلى فخذيها تبلغ رؤوس اصابعها ركبتيهاولاتفتح ابطيها فى السجود،البحر الرائق: ۱/۵۶۱، كتاب الصلاة باب صفة الصلاة.ط:رشيديه. و: ۱/۳۲۱.ط:سعيد كراچى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خواتین کی نماز کا طریقہ

☆.....نماز شروع کرنے سے پہلے اگر غسل واجب ہے تو غسل کرلیں۔(۱)

☆.....اگر وضو نہیں تو وضو کرلیں اور اگر پہلے سے وضو ہے تو دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔(۲)

☆..... پاک اور صاف کپڑے پہنیں (۳) ایسے کپڑے پہن کر نماز میں کھڑی نہ ہوں جنہیں پہن کر لوگوں کے سامنے جانے سے شرماتی ہوں۔(۴)

(۱)هی ستة (طهـــارة بدنه)ای جسده لدخول الاطراف فی الجسد دون البدن فلیحفظ (من حدث) بنوعیه وقدمه لانه اغلظ (وخبث) مانع کذلک .الدرمع الرد : ۱/ ۴۰۲، باب شروط الصلاة ،ط:سعید.

(امـاانـواع الغسل فتسعة)ثلاثة منهافریضة وهی الغسل من الجنابة والحیض والنفاس هندیة: ۱/ ۱۶ ، الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل.ط:رشیدیه . شامی: ۱/ ۱۶۵ ، کتاب الطهارة، مطلب فی تحریر الصاع والمدّوالرطل ،ط:سعید .

(اماالطهـارة الکبری)الشاملة لجمیع الاعضاء (فهی الاغتسال) حلبی کبیر،ص: ۴۰، الطهارة الکبری ، ط:سهیل.

(یجب) أی یفرض (علی المصلی) ای من یریدان یصلی قبل الشروع فی الصلوة (أن یزیل النجاسة) المانعة (عن بدنه وثوبه الخ)حلبی کبیر ص:۱۷۷ ، الشرط الثانی .ط:سهیل .

(۲)یاأیهاالذین امنوااذاقمتم الی الصلوة فاغسلواوجوهکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برء وسکم وأرجلکم الی الکعبین. سورةالمائدة آیت ۶ .

(ففرض الطهارة غسل الاعضاء الثلاثة ومسح الرأس بهذاالنص :فتح القدیر: ۱/ ۹، ۱۰ .ط: رشیدیة ،بدائع الصنائع: ۱/ ۳.ط:سعید،حلبی کبیر،ص:۱۵ فرائض الوضوء.ط:سهیل اکیڈمی.

(۳)(یجب) ای یفرض (علی المصلی) ای من یریدان یصلی قبل الشروع فی الصلاة (ان یزیل النجاسة)المانعة (عن بدنه وثوبه والمکان الذی یصلی فیه)حلبی کبیر،ص:۱۷۷ ،الشرط الثانی، ط:سهیل .الدرمع الرد : ۱/ ۴۰۲، باب شروط الصلاة،ط:سعید .

(۴)(وصلاته فی ثیاب بذلة)یلبسها فی بیته (ومهنة)ای خدمة ان له غیرها والالا .الدرالمختار (قوله وصلاته فی ثیاب بذلة).....وفسرهافی شرح الوقایة بمایلبسه فی بیته ولایذهب به الی الاکابروالظاهران الکراهة تنزیهیة.شامی: ۱/ ۶۴۰ - ۶۴۱ .مکروهات الصلاة،ط:سعید کراچی. حاشیة الطحطاوی علی المراقی،ص: ۱۳۰ ، فصل یکره للمصلی ، ط: قدیمی کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆..... چہرے، دونوں ہاتھ (گٹے تک) اور دونوں قدموں کے علاوہ باقی تمام جسم (سر سینہ، بازو، بانہیں، پنڈلیاں، مونڈھے گردن وغیرہ سب) کپڑے سے ڈھکا ہوا ہو۔(۱)

☆.....نماز کے شروع سے آخر تک سر کے بال کھلے نہ رہیں، اور کپڑے یا دوپٹے کے نیچے بال لٹکے ہوئے بھی نظر نہ آئیں۔(۲)

☆.....کلائیاں اور کان کھلے نہ رہیں۔(۳)

☆..... پہنے ہوئے کپڑے اور دوپٹے باریک نہ ہوں ورنہ اگر اس میں سر، گردن، حلق اور حلق کے نیچے کا بہت سارا حصہ کپڑے کے اوپر سے نظر آتا رہے، یا بازو، کہنیاں اور کلائیاں نہ چھپیں یا پنڈلیاں کھلی رہیں تو ان صورتوں میں نماز نہیں ہوگی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۴)

☆.....اگر نماز کے دوران چہرے، دونوں ہاتھ اور دونوں قدموں کے علاوہ جسم کا کوئی عضو بھی چوتھائی حصے کے برابر اتنی دیر کھلا رہ گیا جس میں تین مرتبہ "سبحان

---

(۱) بدن الحرة عورة الا وجهها و كفيها وقدميها كذا في المتون وشعر المرأة ما على رأسها عورة هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة ط:رشيديه. الدرمع الرد: ۱/۴۰۵، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة، ط:سعيد حلبي كبير، ص: ۲۱۰، الشرط الثالث. ط:سهيل

(۲) وشعر المرأة ما على رأسها عورة واما المسترسل ففيه روايتان الاصح انه عورة كذا في الخلاصة: هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة ط:حقانية، فتح القدير: ۱/۲۶۱. ط: دار الفكر بيروت. الدرمع الرد: ۱/۴۰۵، باب شروط الصلاة. ط:سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۲۱۲ الشرط الثالث، ط:سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة. رقم ۱.

(۴) والثوب الرقيق الذي يصف ما تحته لا تجوز الصلاة فيه. هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة، ط:رشيديه. شامي: ۱/۴۱۰، باب شروط الصلاة مطلب في النظر الى وجه الأمرد. ط:سعيد. البحر: ۱/۲۶۸، باب شروط الصلوة، ط:سعيد. اور حاشیہ نمبر (۱) کو دیکھیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ربی العظیم" کہا جا سکے تو نماز نہیں ہوگی۔ اور اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر اس سے کم کھلا رہ گیا تو نماز ہو جائے گی مگر گناہ ہوگا۔(۱)

☆.....عورتوں کے لئے کمرے میں نماز پڑھنا برآمدے سے افضل ہے، اور برآمدے میں پڑھنا صحن سے افضل ہے۔(۲)

☆.....پاک جگہ یا پاک مصلے پر کھڑی ہو جائیں۔(۳)

نماز شروع کرتے وقت

☆.....رخ قبلہ کی طرف ہونا ضروری ہے۔(۴)

---

(۱)(ویمنع)حتی انعقادھا(کشف ربع عضو)قدراداء رکن بلاصنعه (من)عورة غلیظةاوخفیفةعلی المعتمد الدرالمختار.وفی الشامیة :(قوله حتی انعقادها).....ای ویمنع صحة الصلاة حتی انعقادها والحاصل انه یمنع الصلاة فی الابتداء ،ویرفعها فی البقاء .(قوله قدر اداء رکن)ای بسنة "منیة "قال شارحهاوذلک قدرثلاث تسبیحات الخ. شامی : ۱/۴۰۸، باب شروط الصلاة ،مطلب فی النظرالی وجه الأمرد،ط:سعید کراچی. البحر : ۱/۲۷۰ ـ ۲۷۲،باب شروط الصلاة،ط:سعید کراچی. هندیة: ۱/۵۸، الباب الثالث فی شروط الصلاة ، ط:رشیدیة کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۲۱۱ ـ ۲۱۵، الشرط الثالث ،ط:سهیل .

(۲)وعن ابن مسعود قال قال رسول الله ﷺ صلوة المرأة فی بیتهاافضل من صلوتهافی حجرتها وصلوتهافی مخدعهاافضل من صلوتهافی بیتها،رواه ابوداود.مشکوة : ۱/۹۶، باب الجماعة وفضلها ط:قدیمی کتب خانه کراچی. البحر الرائق : ۱/۳۵۸، باب الامامة .ط:سعید کراچی. حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح : ۱/۴۱۱ ـ ۴۱۲،باب الامامة فصل فی بیان الاحق بالامامة .ط:المکتبة الغوثیة کراچی ،و: ۱/۳۰۴.ط:قدیمی .

(۳)تطهیر النجاسة من بدن المصلی وثوبه والمکان الذی یصلی علیه واجب هکذافی الزاهدی فی باب الانجاس هندیة: ۱/۵۸، الباب الثالث فی شروط الصلاة ،ط:رشیدیة کوئٹه. حلبی کبیر،ص:۱۷۷، الشرط الثانی .ط:سهیل اکیڈمی لاهور .شامی: ۱/۴۰۳، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۴)والسادس استقبال القبلة حقیقة او حکما الدرمع الرد : ۱/۴۲۷، باب شروط الصلوة مبحث فی استقبال القبلة ،ط:سعید. هندیة : ۱/۶۳، باب شروط الصلاة .ط:رشیدیه ،البحرالرائق: ۱/۲۸۳، باب شروط الصلاة،ط:سعید،حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۱۱باب شروط الصلاة وارکانها.ط:قدیمی .

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....سیدھا کھڑا ہونا چاہیئے ،اور نظر سجدے کی جگہ پر ہونی چاہیئے ،گردن کو جھکا کر ٹھوڑی سینے سے نہ لگائیں، بلکہ الگ رکھیں ورنہ مکروہ ہوگا۔(۱)

☆.....بلاوجہ سینے کو جھکا کر بھی کھڑی نہ ہوں بلکہ سیدھی کھڑی ہوں۔(۲)

☆.....پاؤں کی انگلیوں کا رخ بھی قبلے کی جانب رہے ،اور دونوں پاؤں سیدھے قبلہ رخ رہیں(۳) (یاد رکھیں نماز کے دوران پاؤں کو دائیں بائیں ترچھا رکھنا سنت کے خلاف ہے)

☆.....دونوں پاؤں کے درمیان چار انگلی کا فاصلہ رہے۔(۴)

(۱،۲)وآدابهانظره الى موضع سجوده حال القيام ....ولايطأطئ رأسه عند التكبير،كذافى الخلاصة .هندية : ۱/ ۷۲۔ ۷۳، الفصل الثالث فى سنن الصلاة وآدابهاو كيفيتها ،ط:رشيدية . حاشيةالطحطاوى على المراقى، ص:۲۷۶ ،فصل من آدابها .ط:قديمى، الدرمع الرد : ۱/ ۴۷۵، باب صفة الصلاة ،مطلب فى قولهم الاساء ة دون الكراهة، ط:سعيد.

(قوله ومنهاالقيام)يشمل التام منه وهوالانتصاب مع الاعتدال وغير التام وهو الانحناء القليل بحيث لاتنال يداه ركبتيه ، وقوله بحيث الخ صادق بالصورتين أفاده .ط، ويكره القيام على أحدالقدمين فى الصلاة بلاعذر .شامى : ۱/ ۴۴۴، باب صفة الصلاة،مبحث القيام، ط:سعيد ويسن الاعتدال عند ابتداء التحريمة وانتهائهابان يكون آتيابهامن غيرطأطأةالرأس كماورد، مراقى الفلاح. حاشيةالطحطاوى على المراقى، ص:۲۶۲فصل فى بيان سننها،ط:سعيد .

(۳)ووجه أصابع رجليه نحوالقبلةلحديث ابى حميد فى صحيح البخارى انه عليه الصلاةوالسلام كان اذاسجد وضع يديه غير مفترش ولاقابضهاواستقبل بأطراف اصابع رجليه القبلة ونص صاحب الهدايةفى التجنيس على انه ان لم يوجه الاصابع نحوهافانه مكروه :البحر الرائق: ۱/ ۳۲۱ ، فصل واذاارادالدخول فى الصلاة .ط:سعيد. فتح القدير: ۱/ ۲۶۶، باب صفة الصلاة ،ط:رشيدية الدرمع الرد: ۱/ ۴۹۹، فصل فى بيان تاليف الصلاة ،مطلب فى اطالة الركوع للجائى ،ط:سعيد.

(۴)وينبغى ان يكون بينهمامقداراربع اصابع اليد لانه اقرب الى الخشوع ،هكذاروى عن ابى نصرالدبوسى انه كان يفعله كذافى الكبرى ،وماروى انهم الصقوا الكعاب بالكعاب اريد به الجماعةاى قام كل واحدبجانب الآخر،كذافى فتاوى سمرقند.شامى : ۱/ ۴۴۴، باب صفة الصلاة ،مبحث القيام ،ط:سعيد.هندية: ۱/ ۷۳، الفصل الثالث فى سنن الصلاة،ط:رشيديه . حاشيةالطحطاوى على المراقى، ص:۲۶۲فصل فى بيان سننها.ط:قديمى .حلبى كبير،ص: ۳۳۹،صفة الصلاة .ط:سهيل. اس حکم میں عورتیں بھی شامل ہیں کیونکہ ان کا حکم الگ بیان نہیں کیا گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نیت

☆.....اب جس نماز کو پڑھنا چاہیں، اس کی نیت دل میں کرلیں، اور اگر زبان سے بھی دلی ارادہ کو ظاہر کریں تو بہتر ہے، اور نیت عربی زبان میں کہنا ضروری نہیں بلکہ ہر عورت اپنی اپنی زبان میں نیت کرسکتی ہے اور نیت اس طرح کریں کہ ''فلاں وقت کی فلاں نماز پڑھ رہی ہوں''۔(۱)

☆.....اور اگر امام کے پیچھے ہیں تو یوں کہیں کہ ''فلاں نماز امام کے پیچھے اقتداء کرکے پڑھ رہی ہوں''۔(۲)

☆..... اور دونوں ہاتھ دوپٹے سے باہر نکالے بغیر کندھوں تک اس طرح اُٹھائیں کہ ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں، اور ہاتھ اُٹھاتے وقت نیت کے بعد '' اللّٰہ اکبر '' زبان سے کہہ کر دونوں ہاتھ سینے پر اس طرح رکھیں کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پُشت پر آجائے اور حلقہ نہ بنائیں (خواتین نیت باندھتے وقت مردوں کی طرح کانوں تک ہاتھ نہ اُٹھائیں، اور مردوں کی طرح ناف کے

---

(۱)والنیة هی الارادة والشرط ان یعلم بقلبه أی صلاة یصلی اما الذکر باللسان فلامعتبر به ویحسن ذلک لاجتماع عزیمته ثم ان کانت الصلاة نفلا یکفیه مطلق النیة و کذاان کانت سنة فی الصحیح وان کانت فرضاًفلابدمن تعیین الفرض کالظهر مثلا، فتح القدیر: ۱/ ۲۳۲.ط: رشیدیة.والمکتبة النوریة الرضویة ، سکهر. هندیة: ۱/ ۶۵، الباب الثالث فی شروط الصلاة ، الفصل الرابع فی النیة،ط:رشیدیه البحر: ۱/ ۲۷۶ ـ ۲۷۷، باب شروط الصلاة .ط:سعید ،حلبی کبیر، ص: ۲۹۸ صفةالصلاة ،ط:سهیل.

(۲)ولو کان مقتدیاینوی ماینوی المفرد وینوی الاقتداء ایضاًلان الاقتداء لایجوز بدون النیة.هندیه : ۱/ ۶۶، الفصل الرابع فی النیة.ط:رشیدیه ،الدرمع الرد: ۱/ ۴۲۰، باب شروط الصلاة ،مطلب فی حضور القلب ،ط:سعید. حاشیةالطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۲۱، باب شروط الصلاة وارکانها،ط:قدیمی . وان کان مقتدیابغیره ینوی الصلاة ومتابعته. فتح القدیر: ۱/ ۲۲۳، باب شروط الصلاة ،ط:رشیدیه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نیچے ہاتھ نہ باندھیں)۔(۱)

نیت کے بعد کھڑے ہونے کی حالت میں

☆.....اکیلے نماز پڑھنے کی حالت میں فوراً یہ دعا پڑھیں

"سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ" اس کے بعد "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ" پڑھیں اس کے بعد "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھیں اس کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھیں اور جب سورۂ فاتحہ ختم ہو جائے تو "وَلَا الضَّالِّیْنَ" کے بعد آہستہ سے "آمین" کہیں، آمین کے الف کو لمبا کر کے مد کے ساتھ پڑھنا چاہیئے اس کے بعد "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھیں پھر اس کے بعد قرآن مجید کی کوئی سورت پڑھیں یا کہیں سے بھی تین آیتیں پڑھیں۔(۲)

---

(۱)(اخراج الرجل کفیہ من کمیہ عند التکبیر)للاحرام لقربہ من التواضع الالضرورۃ کبرد والمرأۃتستر کفیہاحذرامن کشف ذراعہا. حاشیۃالطحطاوی علی المراقی ،ص: ۲۷۶، فصل من آدابہا،ط:قدیمی. واماالمرأۃ فانہاترفع یدیہاعند التکبیر حذآء ثدیہا بحیث تکون رؤس اصابعہا حذاء منکبیہاالان ذلک استرلہاوامرہامبنی علی الستر.....واماالمرأۃ فانہاتضعہما تحت ثدییہابالاتفاق لانہ استرلہا حلبی کبیر. ص: ۳۰۰ ـ ۳۰۱صفۃ الصلاۃ ط:سہیل .حاشیۃ الطحطاوی ،ص: ۲۷۸، فصل فی کیفیۃ ترتیب ،ط:قدیمی .الدرمع الرد : ۱/ ۴۸۲ـ۴۸۷، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ ،ط:سعید. ہندیۃ: ۱/ ۷۳، ط:رشیدیہ، شامی : ۱/ ۵۰۴، باب صفۃ الصلاۃ ،ط:سعید .

(۲)ثم یقول سبحانک اللّٰھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولااله غیرک کذافی الھدایۃ....ثم یتعوذوصورتہ اعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم وھوالمختار کذافی الخلاصۃ ....ثم یأتی بالتسمیۃ....ثم یقرأفاتحۃ الکتاب .....ثم یضم الی الفاتحۃ سورۃ اوثلاث آیات ھکذافی شرح المنیۃلابن أمیرالحاج . ہندیۃ : ۱/ ۷۳ـ ۷۴، حقانیہ .حلبی کبیر، ص: ۳۰۰ـ ۳۱۰، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، حاشیۃالطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۸۰، فصل فی کیفیۃترتیب .ط: قدیمی ،الدرمع الرد: ۱/ ۴۸۸ـ ۴۸۹، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ ،ط:سعید.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....اگر کسی امام کے پیچھے اقتداء کر کے نماز پڑھ رہی ہیں جیسا کہ حرمین وغیرہ میں اتفاق ہوتا ہے تو صرف " سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ "کو آخر تک پڑھ کر خاموش رہیں(۱) اور امام کی قرأت کو دھیان لگا کر سنیں، اور اگر امام نے قرأت شروع کر دی تو اس دعا کو بھی نہ پڑھیں بلکہ نیت کر کے " اللّٰہ اکبر " کہہ کر خاموش رہیں۔(۲)

☆.....جب خود قرأت کر رہی ہوں تو سورۂ فاتحہ کی ہر آیت کو سانس توڑ کر الگ الگ پڑھنا بہتر ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر آیت کا الگ الگ جواب ملے، مثلاً "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِیْنَ" پر سانس توڑ دیں، پھر " اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ " پر پھر

---

(۱)وکماستفتح (تعوذ)بلفظ اعوذعلی المذھب (سرا)..... لقراءة .... فیأتی به المسبوق عندقیامه لقضاء مافاته لقراءته (لاالمقتدی)لعدمهاوفی الشامیة :(قوله فیأتی به المسبوق الخ) فذکر المصنف ثلاث مسائل تفریعا علی قوله لقراءة بناء علی قول ابی حنیفة ومحمدان التعوذ تبع للقراءة .اماعندابی یوسف فهوتبع للثناء ،فعنده یأتی به المسبوق بعد الثناء مرتین حال اقتدائه، وعندقیامه للقضاء ،ویأتی به المقتدی المدرک لانه یثنی کمایأتی به الامام والمنفرد ..... لکن مختار قاضیخان والهدایةوشروحهاوالکافی والاختیاروا کثرالکتب هوقولهماانه تبع للقراءة وبه نأخذشرح المنیة . شامی : ۱/ ۴۸۹ ـ ۴۹۰، فصل فی بیان تألیف الصلاة .ط:سعید. حاشیةالطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۸۱ ـ ۲۸۲فصل فی کیفیةترتیب ،ط:قدیمی .حلبی کبیر، ص:۳۰۳، صفة الصلاة ،ط:سهیل .

(۲)اذا ادرک الامام فی القراءة فی الرکعة التی یجهرفیهالایأتی بالثناء کذافی الخلاصة هندیة: ۱/ ۹۰، باب الامامة. الفصل السابع فی المسبوق واللاحق .ط:رشیدیه (والمؤتم لایقرأ مطلقا)ولاالفاتحةفی السریة اتفاقا ،ومانسب لمحمدضعیف کمابسطه الکمال (فان قرأ کره تحریما)الدرالمختار(قوله ولاالفاتحة)بالنصب معطوف علی محذوف تقدیره لاغیر الفاتحة ولاالفاتحة،وقوله فی السریة یعلم منه نفی القراءة فی الجهریة بالاولی والمراد التعریض ، بخلاف الامام الشافعی ویرد مانسب لمحمد (قوله اتفاقا)ای بین ائمتناالثلاثة . شامی: ۱/ ۵۴۴، فصل فی القراءة .ط:سعید .حاشیة الطحطاوی علی المراقی ،ص: ۲۲۸، باب شروط الصلاة وارکانها. ط:قدیمی .

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ" پر اسی طرح پوری سورۂ فاتحہ پڑھیں،(۱) لیکن سورۂ فاتحہ کے بعد کی قرأت میں ایک سانس میں ایک سے زیادہ آیتیں بھی پڑھ لیں تو کوئی حرج نہیں، خواتین ہر نماز میں الحمد شریف اور سورت وغیرہ ساری چیزیں آہستہ پڑھیں۔(۲)

☆.....نماز کے دوران ضرورت کے بغیر جسم کے کسی حصے کو حرکت نہ دیں، جتنے سکون کے ساتھ کھڑی ہو کر نماز پڑھیں گی اتنا ہی بہتر ہوگا، اور اللہ کی رحمت زیادہ نازل ہوگی، اگر کھجلی وغیرہ کی ضرورت ہو تو صرف ایک ہاتھ استعمال کریں، اور وہ بھی سخت ضرورت کے وقت اور کم سے کم کھجلی کرنے کی کوشش کریں، بار بار کرنے سے پرہیز

---

(۱)عن ام سلمة قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقطع قراءته يقرأ "الحمدلله رب العالمين" ثم يقف "الرحمٰن الرحيم" ثم يقف وكان يقرءها "مالك يوم الدين" هذا حديث غريب وبه يقرأ ابو عبيدة ويختاره. ترمذی شریف: ۲/ ۱۲۰ - ۱۲۱، ابواب القراءات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم. ط: سعيد كراچی.

عن ابی هريرةؓ..... انی سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله تعالى: قسمت الصلوة بينی وبين عبدی نصفين ولعبدی ماسأل فاذاقال العبدالحمدلله رب العالمين قال الله تعالى حمدنی عبدی، واذاقال الرحمن الرحيم قال الله تعالى اثنى علیّ عبدی، واذاقال مالك يوم الدين قال مجدنی عبدی، واذاقال اياك نعبدواياك نستعين قال هذابينی وبين عبدی ولعبد ماسأل فاذاقال اهدناالصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولاالضالين قال هذالعبدی ولعبدی ماسأل رواه مسلم. مشكوة شريف ص: ۷۸ - ۷۹ باب القراءة فی الصلاة.

(۲)وصوتها على الراجح وذراعيها على المرجوح. الدرالمختار (قوله على الراجح) عبارة البحر عن الحلية انه الاشبه. وفی النهر وهو الذی ينبغی اعتماده. ومقابله مافی النوازل: نغمة المرأة عورة وتعلمها القرآن من المرأة احب الخ. شامی: ۱/ ۴۰۶، باب شروط الصلاة، مطلب فی ستر العورة، ط: سعيد (قوله وحررنا فی الخزائن الخ)..... انها تخلف الرجل فی عشر..... ولاتجهر فی الجهرية بل لو قيل بالفساد بجهرها لأمكن بناء على ان صوتها عورة شامی: ۱/ ۵۰۴، فصل فی بيان تاليف الصلاة الى انتهائها، ط: سعيد.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کریں۔(۱)

☆.....نماز کے دوران جسم کا سارا زور دونوں پاؤں پر برابر رکھیں، ایک پاؤں پر زور دے کر دوسرے پاؤں کو اس طرح ڈھیلا چھوڑ دینا کہ اس میں خم آجائے نماز کے ادب کے خلاف ہے۔اس سے پرہیز کرنا چاہیئے اور اگر ایک پاؤں پر زور دیں تو دوسرے پاؤں میں خم پیدا نہ ہونا چاہیئے۔(۲)

☆.....جمائی آنے لگے تو اس کو روکنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔(۳)

☆.....کھڑے ہونے کی حالت میں نظر سجدے کی جگہ پر رکھیں، ادھر ادھر یا سامنے دیکھنے سے پرہیز کریں ورنہ اللہ کی رحمت کی نظر سے محروم ہو جائیں گی۔(۴)

---

(۱)وان حک ثلاثافی رکن واحدتفسدصلاته هذااذارفع یده فی کل مرة اما اذا لم یرفع فی کل مرة، فلا تفسدلانه حک واحد. البحرالرائق: ۲/ ۱۲، کتاب الصلاة،باب مایفسدالصلاةومایکره فیها،ط:سعید.....حلبی کبیر،ص:۴۴۸مفسدات الصلاة،ط:سهیل اکیڈمی. خلاصةالفتاوی: ۱/ ۱۲۹، کتاب الصلاة، فی بیان مایفسدالصلاة ومالایفسد،ط:رشیدیه.

(۲)ویکره القیام علی احد القدمین فی الصلاةبلاعذر،شامی: ۱/ ۴۴۴، باب صفةالصلاة، ط:سعید. هندیة: ۱/ ۶۹، باب صفةالصلاة ،ط:حقانیه.

(۳)وامساک فمه عندالتثاؤب فائدة لدفع التثاؤب مجربة ولو بأخذشفتیه بسنه فان لم یقدر غطاه بظهر یده الیسری وقیل بالیمنی لو قائماوالافیسراه ...اوکمه لان التغطیةبلاضرورة مکروهة. الدرمع الرد: ۱/ ۴۷۸، باب صفةالصلاة،آداب الصلاة،ط:سعید. حلبی کبیر،ص:۳۴۵کراهیة الصلاة،ط:سهیل، هندیة: ۱/ ۷۳، باب صفة الصلاة ،ط:رشیدیة.

(۴)وفسره الطحاوی فی مختصره فقال یرمی ببصره الی موضع سجوده فی حالةالقیام وفی حالةالرکوع الی رؤس اصابع رجلیه وفی حالة السجودالی ارنبة انفه وفی حالة القعدة الی حجره لان هذاکله تعظیم وخشوع.....ولایلتفت یمنة ولایسرة لقول النبی صلی الله علیه وسلم ولوعلم المصلی من یناجی ماالتفت وسئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الالتفات فی الصلاةفقال تلک خلسة یختلسهاالشیطان فی صلاةاحدکم الخ. بدائع الصنائع: ۱/ ۲۱۵، کتاب الصلاة فصل مایستحب فیهاومایکره،ط:سعید هندیة: ۱/ ۷۲، کتاب الصلاة، فصل فی سنن الصلاة وآدابهاوکیفیتها،ط:حقانیه پشاور.حاشیةالطحطاوی علی المراقی،ص:۲۷۶، کتاب الصلاة فصل من آدابها،ط:قدیمی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رکوع میں

☆.....جب قیام سے فراغت ہو جائے یعنی سورت پڑھنے کے بعد "اللّٰہ اکبر" کہتے ہوئے رکوع میں جائیں، اور رکوع میں جھکنے کی ابتداء "اللّٰہ اکبر" کے ساتھ ہی ہو، اور رکوع میں اچھی طرح پہنچ جانے کے ساتھ ہی تکبیر ختم ہو جائے۔(۱)

☆..... خواتین رکوع میں معمولی جھکیں کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، پیٹھ سیدھی نہ کریں۔(۲)

☆.....خواتین رکوع میں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر گھٹنوں پر رکھ دیں اور ہاتھ پر زور نہ دیں۔ مردوں کی طرح انگلیوں کے درمیان فاصلہ رکھ کر گھٹنوں کو نہ پکڑیں، اور پاؤں قدرے جھکے ہوئے رکھیں، مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کریں، بلکہ گھٹنوں کو آگے کی طرف ذرا سا خم دے کر کھڑی ہوں۔(۳)

---

(۱)ویکبر مع الانحطاط.....فیکون ابتداء تکبیرہ عندا وّل الخرور والفراغ عندالاستواء للرکوع ھندیة: ۱/۷۴، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: حقانیه پشاور، ردالمحتار: ۱/۴۹۳، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعید.

(۲، ۳) (قوله ویسن ان یلصق کعبیه)..... اماالمرأة فتنحنی فی الرکوع یسیراً ولاتفرّج ولکن تضم وتضع یدیها علی رکبتیها وضعا وتحنی رکبتیها ولاتجافی عضدیها لان ذلک استر لها. ردالمحتار: ۱/۴۹۴، باب صفة الصلاة، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی. وفیه ایضا: (قوله وحررنا فی الخزائن الخ).....وتنحنی فی الرکوع قلیلا، ولاتعقد ولاتفرّج فیه اصابعها بل تضمها وتضع یدیها علی رکبتیها، ولاتحنی رکبتیها، وتنضم فی رکوعها وسجودها... ...اقول: وقوله ولاتحنی رکبتیها صوابه وتحنی بدون لا.....الخ. رد المحتار: ۱/۵۰۴. باب صفة الصلاة. فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید. هندیة: ۱/۷۴، کتاب الصلاة الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها ط: حقانیه پشاور، البحر الرائق: ۱/۳۲۱، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل واذا ارادالدخول فی الصلاة الخ، ط: سعید. حلبی کبیر. ص: ۳۱۵-۳۱۶ صفة الصلاة، ط: سهیل.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....خواتین رکوع میں اپنے بازوؤں کو پہلوؤں سے خوب ملائیں، اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ملادیں، اور جتنا ہو سکے سکڑ کر رکوع کریں، اس لئے کہ عورتوں کے لئے مردوں کی طرح رکوع کرنا غلط ہے۔(۱)

☆.....دونوں پاؤں پر وزن اور زور برابر رکھیں، بلاوجہ کسی پاؤں پر زور زیادہ اور کسی پر کم نہ کریں۔(۲)

☆.....رکوع کی حالت میں پاؤں پر نظر رکھیں۔(۳)

☆.....کم از کم اتنی دیر رکوع میں رکیں کہ اطمینان سے تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ" کہا جا سکے۔(۴)

رکوع سے کھڑے ہوتے وقت

☆.....رکوع سے اٹھ کر اس قدر سیدھی کھڑی ہو جائیں کہ جسم میں کوئی خم باقی

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲)ویکره القیام علی احدالقدمین فی الصلاةبلاعذر. شامی: ۱/۴۴۴، باب صفة الصلاة، ط:سعید. هندیة: ۱/۶۹، باب صفةالصلاة،ط:رشیدیة.

(۳)نظره الی موضع سجوده حال قیامه ،والی ظهر قدمیه حال رکوعه ،والی ارنبةانفه حال سجوده ،والی حجره حال قعوده .الدرمع الرد: ۱/۴۷۷، آداب الصلاة ،ط: سعید. بدائع: ۱/۲۱۵. فصل فی بیان مایستحب فی الصلاة ومایکره،ط:سعید. هندیة: ۱/۷۲، فصل فی سنن الصلوة ،ط:رشیدیه. حاشیةالطحطاوی علی المراقی، ص:۲۷۶، فصل فی ادابها،ط:قدیمی.

(۴)ویقول فی رکوعه سبحان ربی العظیم ثلاثاوذلک ادناه فلوترک التسبیح اصلا او به مرة واحدةیجوزویکره هندیة: ۱/۷۴، کتاب الصلاة،الباب الرابع،الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابهاوکیفیتها. ط:حقانیه پشاور،شامی: ۱/۴۹۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة ط:سعید.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہ رہے۔(۱)

☆.....نظر سجدے کی جگہ پر ہو۔(۲)

☆.....بعض خواتین کھڑے ہوتے وقت سیدھی کھڑی ہونے کے بجائے کھڑے ہونے کا صرف اشارہ کر دیتی ہیں، اور جسم کے جھکاؤ کی حالت ہی میں سجدے کے لئے چلی جاتی ہیں ان کے ذمہ نماز کا لوٹانا واجب ہو جاتا ہے، لہٰذا اس سے سختی کے ساتھ پرہیز کریں(۳)

☆.....اور رکوع سے اٹھتے وقت تنہا نماز پڑھنے والی خاتون "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" اور "رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ" دونوں کہے اور اگر امام کے ساتھ ہے تو امام "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" کہے تو مقتدی خاتون صرف "رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ" کہے(۴)

☆.....نوافل میں رکوع سے اُٹھتے وقت "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" کے بعد "اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّباً مُّبَارَکاً فِیْہِ" پڑھنا بہتر

---

(۱)ثم یرفع رأسه من رکوعه مسمعا..... ویقوم مستویالمامر من انه سنة او واجب اوفرض . الدرالمختار، وفی الشامیة:(قوله مستویا)هو للتاکید فان مطلق القیام انمایکون باستواء الشقین وانمااکدلغفلةالاکثرین عنه الخ. شامی : ۱/۴۹۷، فصل فی بیان تالیف الصلاة ،ط:سعید. هندیة: ۱/۷۴ ـ ۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاة الخ ط:رشیدیه .

(۲)انظر الی الحاشیة رقم۳فی الصفحة السابقة.

(۳)انظر الحاشیة رقم ۱ .

(۴)وان کان مقتدیایاتی بالتحمیدولایاتی بالتسمیع بلاخلاف وان کان منفرداالاصح انه یأتی بهماهندیة: ۱/۷۴،الباب الرابع فی صفة الصلاة،الفصل الثالث فی سنن الصلاة ، وآدابها وکیفیتها،ط:حقانیه پشاور، ردالمحتار: ۱/۴۹۷ ـ ۴۹۸،باب صفةالصلاة،ط:سعید بدائع الصنائع: ۱/۲۰۹ ،کتاب الصلاة،فصل فی سنن الصلاة ،ط:سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے۔(۱)

سجدے میں جاتے وقت

☆.....پھر "اللّٰہ اکبر" کہتی ہوئی سینہ کو جھکا کر دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے ہوئے سجدے میں جائیں "اللّٰہ اکبر" اور سجدے کے لئے جھکنے کی ابتداء ساتھ ہی ہو اور سجدہ میں پہنچتے ہی تکبیر ختم ہو جائے، اور سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے اپنے گھٹنے زمین پر رکھیں، پھر گھٹنے کے بعد ہاتھوں کو پھر ناک کو پھر پیشانی کو زمین پر رکھیں، اور منہ دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھیں کہ دونوں انگوٹھوں کے سرے کانوں کی لو کے سامنے ہو جائیں(۲) اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رو ہوں۔(۳)

---

(۱)وليس بينهماذكر مسنون وكذاليس بعد رفعه من الركوع دعاء ،وكذالايأتى فى ركوعه وسجوده بغيرالتسبيح على المذهب وماورد محمول على النفل، الدرالمختار،وفى الشامية: (قوله محمول على النفل)..... وصرح به فى الحلية فى الواردفى القومة والجلسة،وقال على انه ان ثبت فى المكتوبة فليكن فى حالة الانفراد ،او الجماعةوالمأمومون محصورون لايثقلون بذلك كمانص عليه الشافعيةالخ. شامى: ۱/۵۰۶، فصل فى بيان تاليف الصلاة ،ط:سعيد، حلبى كبير،ص:۳۱۸. صفة الصلاة ،ط:سهيل.

(۲)ثم اذااستوى قائماكبر وسجد ويكبر فى حالة الخرور.....قالوا اذاارادالسجوديضع اولاًماكان اقرب الى الارض فيضع ركبتيه اولاًثم يديه ثم انفه ثم جبهته ....ويضع يديه فى السجودحذاء اذنيه ويوجّه اصابعه نحوالقبلة. هندية: ۱/۷۵، الباب الرابع فى صفة الصلاة،الفصل الثالث فى سنن الصلاةوآدابهاوكيفتيها،ط:حقانيه پشاور .ردالمحتار: ۱/۴۹۷-۴۹۸، باب صفةالصلاة،ط:سعيد.حلبى كبير،ص:۳۲۰صفةالصلاة.ط:سهيل اكيڈمى لاهور. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص:۲۶۷فصل فى بيان سننها،ط:سعيد

(۳)"(ويسجد..... ضماصابع يديه لتتوجّه للقبلة)أى ملصقاًجنبات بعضهابعض، قهستانى وغيره ولايندب الضم الاهنا."ردالمحتار: ۱/۴۹۸، باب صفةالصلاة،ط:سعيد. هندية: ۱/۷۴، الباب الرابع فى صفةالصلاة،الفصل الثالث فى سنن الصلاةوآدابها،ط:حقانيه پشاور.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....خواتین سجدے میں دونوں پاؤں کو کھڑا کرنے کی بجائے انہیں دائیں طرف نکال کر بچھا دیں، جہاں تک ہو سکے انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رکھیں۔(۱)

☆.....خواتین خوب سمٹ کر اور دب کر اس طرح سجدہ کریں کہ پیٹ رانوں سے بالکل مل جائے، اور بازو بھی پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں۔(۲)

☆.....خواتین سجدے میں کہنیوں سمیت پوری بانہیں بھی زمین پر رکھ دیں۔(۳)

☆.....پھر سجدہ میں کم سے کم تین مرتبہ "سبحان ربی الاعلی" کہیں۔(۴)

---

(۱)"ذکر الشارح "ان المرأة تخالف الرجل فی عشر خصال ...ویزاد علی العشر انهالاتنصب اصابع القدمین "البحرالرائق : ۱/ ۳۲۱ باب صفةالصلاة،ط:سعید. شامی: ۱/ ۵۰۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة،ط:سعید

(۲،۳)وعن یزید بن ابی حبیب ان رسول اللہ ﷺ مرّعلی امرأتین تصلیان فقال : اذاسجدتمافضمابعض اللحم الی الارض ،فان المرأةلیست فی ذلک کالرجل "رواه ابوداؤد فی مراسیله ملحقافی آخر سنن ابی داؤد ،ص:۸ ،ط:میرمحمد کراچی .وعن عبدالله بن عمر قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذاجلست المرأةفی الصلاةوضعت فخذهاعلی فخذها الاخری واذاسجدت الصقت بطنهافی فخذیهاکأسترمایکون لها.....الحدیث ، رواه البهیقی. السنن الکبری: ۲/ ۲۲۳، جماع ابواب صفةالصلاة،باب مایستحب للمرأة من ترک التجافی فی الرکوع والسجود،ط:نشرالسنةملتان. (قوله والمرأةتنخفض وتلزق بطنهابفخذیها)لانه استرلها...وذکرالشارح ان المرأةتخالف الرجل فی عشر خصال ...ولاتجافی بطنهاعن فخذیها....ولاتفتح ابطیهافی السجودالبحرالرائق : ۱/ ۳۲۱،کتاب الصلاة، صفةالصلاة،ط:سعید. ردالمحتار: ۱/ ۵۰۴،کتاب الصلاة،صفةالصلاة،ط:سعید، حلبی کبیر، ص: ۳۲۲،صفةالصلاة،ط:سعید.

(۴)"ویقول فی سجوده سبحان ربی الاعلی ثلاثا وذلک ادناه "هندیة: ۱/ ۷۵، الباب الرابع فی صفةالصلاة،الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابهاو کیفیتها ،ط:حقانیه پشاور .الدرمع الرد: ۱/ ۵۰۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة،ط:سعید.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....پیشانی ٹیکتے ہی فوراً اٹھالینا منع ہے۔(۱)

دونوں سجدوں کے درمیان

☆.....ایک سجدے سے اُٹھ کر اچھی طرح اطمینان سے بیٹھ جائیں، اس طرح کہ بائیں کولھے پر بیٹھیں، اور دونوں پاؤں دائیں طرف کو نکال دیں، اور دائیں پنڈلی کو بائیں پنڈلی پر رکھیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ لیں، (۲) اور انگلیاں اچھی طرح ملا کر رکھیں، درمیان میں فاصلہ نہ چھوڑیں، اور انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو، اور انگلیاں گھٹنوں کی طرف لٹکی ہوئیں نہ ہوں بلکہ انگلیوں کے آخری سرے گھٹنے کے قریب ہوں، (۳) اور اس حالت میں فرض نماز میں کوئی دعا نہ پڑھیں، اور اس حالت میں اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں کم از کم ایک مرتبہ "سبحان اللّٰہ" کہا جا سکے۔(۴)

---

(۱) والثامنة من الفرائض وهي الثانية من المختلف فيهما: تعديل الاركان، فانه عند ابي يوسف فرض لما ذكرنا من الحديث اي حديث ابن مسعود المتقدم في اول ذكر الفرائض وعندهما تعديل الاركان عن الواجبات: لخ، حلبي كبير، ص: ۲۹۴، الثامن تعديل الاركان، ط: سهيل، شامي: ۱/ ۴۵۰ - ۴۵۱، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) عن عبد اللّٰه بن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جلست المرأة في الصلاة وضعت فخذها على فخذها الأخرى،..... الحديث. السنن الكبرى للبيهقي: ۲/ ۲۲۳، جماع ابواب صفة الصلاة، باب مايستحب للمرأة.... الخ، ط: نشر السنة، ملتان. "وتنضم في ركوعها وسجودها وتفترش ذراعيها..... وتضع فيه يديها تبلغ رؤوس اصابعها وركبتيها وتضم فيه اصابعها" ردالمحتار: ۱/ ۵۰۴، صفة الصلاة، ط: سعيد، البحر الرائق: ۱/ ۳۲۱، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة.

(۴) ("ويجلس بين السجدتين مطمئنا لامر..... وليس بينهما ذكر مسنون ..... وما ورد محمول على النفل) قوله: مطمئنا: اي بقدر تسبيحة" ردالمحتار مع الدر المختار: ۱/ ۵۰۵، باب صفة الصلاة، ط: سعيد. هندية: ۱/ ۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....بیٹھنے کے وقت نظریں اپنی گود کی طرف رکھیں۔(۱)

☆.....ایک سجدے سے ذرا سا سر اُٹھا کر سیدھے ہوئے بغیر دوسرا سجدہ کر لینا گناہ ہے، اور اس طرح کرنے سے نماز کا لوٹانا واجب ہو جاتا ہے۔(۲)

☆.....سجدے سے اُٹھتے وقت پہلے پیشانی اُٹھائیں، پھر ناک، پھر ہاتھ، اطمینان سے بیٹھنے کے بعد دوسرا سجدہ بھی اسی طرح کریں جیسے پہلا سجدہ کیا تھا، یعنی دوسرے سجدہ میں جاتے ہوئے "اللّٰہ اکبر" کہیں اور پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھیں، پھر ناک، پھر پیشانی۔(۳)

☆.....دوسرے سجدے کی ہیئت وہی ہونی چاہیئے جو پہلے سجدے میں بیان کی

---

(۱)وینبغی للمصلی من طریق الادب ان یکون منتهی بصره ..فی حال قعوده الی حجره ،حلبی کبیر،ص:۲۹۵، صفةالصلاة،ط:نعمانیة کوئٹه.

(۲)(ثم یرفع رأسه ویکبر)والسنةفیه ان یرفع رأسه حتی یستوی جالساًولیس فی هذاالجلوس ذکرمسنون عندنا...ولولم یستوجالساوسجداخری اجزأه عند ابی حنیفة ومحمدرحمهماالله ....رفع الرأس من السجدةلیس برکن وانماالرکن هو الانتقال لانه لایمکنه اداء الثانیةالابه الاانه لایمکنه الانتقال الی الثانیةالابعدرفع الرأس فلزمه رفعه.....واختلفوافی مقدارالرفع فروی عن ابی حنیفةؒانه ان کان الی القعود اقرب جازوان کان الی الارض اقرب لایجوزهکذافی التبیین. وهوالاصح هکذافی الهدایة.وروی ابویوسفؒ عنه اذارفع رأسه مقدارمایسمی رافعاجاز.قال فی المحیط وهوالاصح کذافی التبیین وهوالصحیح هکذافی البدائع. هندیة :۱/۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاة،ط:رشیدیة.حلبی کبیر،ص:۲۹۴الثامن تعدیل الارکان ،ط:سهیل .ثم یرفع رأسه من السجدةالاولی مکبراویقعد مستویا.ویضع یدیه علی فخذیه کمافی التشهد فاذااطمأن حال کونه قاعداوسکن اضطراب اعضائه کبروسجد ثانیا. حلبی کبیر،ص:۳۲۲صفةالصلاة،ط:سهیل شامی :۱/۴۵۰ ـ ۴۵۱، باب صفةالصلاة،ط:سعید و: ۱/۴۶۴، البحر:۱/۳۲۱، فصل واذاارادالدخول فی الصلاةکبر،ط:سعید.

(۳)واذاارادالرفع یرفع اولاًجبهته ثم انفه ثم یدیه ثم رکبتیه .هندیة:۱/۷۵، الباب الرابع فی صفةالصلاة،الفصل الثالث فی سنن الصلاةوآدابهاوکیفیتها،ط:حقانیه پشاور.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گئی(۱)

☆.....دوسرا سجدہ کرنے کے بعد " اللہ اکبر " کہتی ہوئی فوراً کھڑی ہوتے وقت پہلے پیشانی اُٹھائیں پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے، اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر کھڑی ہوں، بلا عذر ہاتھوں کو زمین سے سہارا دیتے ہوئے کھڑا ہونا بہتر نہیں، ہاں اگر جسم بھاری ہے یا بیماری ہے، یا بڑھاپے کی وجہ سے سہارے کے بغیر کھڑا ہونا مشکل ہو تو سہارا لینا منع نہیں۔(۲)

دوسری رکعت کی ابتداء

☆.....دوسری رکعت کے شروع میں "ثناء" اور "اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم" نہ پڑھیں۔(۳)

☆.....اگر امام کے پیچھے ہیں تو خاموش رہیں کچھ نہ پڑھیں،(۴) اور اگر تنہا نماز پڑھ رہی ہیں تو صرف " بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم " پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھیں اور

---

(۱)ویکبر فی حالة الخرور....قالوا اذا اراد السجود یضع اولا ماکان اقرب الی الارض فیضع رکبتیه اولا ثم یدیه ثم انفه ثم جبهته، هندیة : ۱/۷۵، الباب الرابع، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط:حقانیه پشاور. فاذا اطمأن حال کونه قاعدا وسکن اضطراب اعضائه کبر وسجد ثانیا. حلبی کبیر، ص: ۳۲۲، صفة الصلاة، ط:سهیل . الدرمع الرد: ۱/۵۰۲، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط:سعید.

(۲)ثم اذا فرغ من السجدة الثانیة ینهض علی صدور قدمیه ولا یقعد ولا یعتمد علی الارض بیدیه عند قیامه وانما یعتمد علی رکبتیه .....وترک الاعتماد مستحب لمن لیس به عذر عندنا فی ظاهر الروایة. هندیة : ۱/۷۵، کتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الثالث، ط:حقانیه پشاور.

(۳)ویفعل فی الرکعة الثانیة مثل مایفعل فی الرکعة الاولی الا انه لایستفتح ولا یتعوذ". هندیة : ۱/۷۵، کتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الثالث، ط:حقانیه پشاور. الدرمع الرد: ۱/۵۰۲، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط:سعید.

(۴)والمقتدی قادر علی القراءة غیر انه ممنوع شرعا. شامی : ۱/۴۴۶، باب صفة الصلاة. مبحث الرکن الاصلی والرکن الزائد، ط: سعید.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ولا الضالین" کے بعد آہستہ سے "آمین" کہیں، پھر "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" پڑھ کر سورۂ فاتحہ کے علاوہ کوئی اور سورت ملائیں پھر پہلی رکعت کی طرح رکوع، قومہ، اور دونوں سجدے کریں۔(۱)

قعدہ

☆.....دوسرے سجدے کے بعد اسی طرح بیٹھ جائیں جس طرح دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھی تھیں،(۲) اور اس میں "التحیات" پڑھیں۔

التحیات یہ ہے:

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ(۳)

---

(۱) والرکعة الثانیة کالاولی فیمامر غیر انه لایأتی بثناء ولاتعوذفیهااذلم یشرعاالامرة. الدرالمختار وفی الشامیة: (قوله فیمامر) ای من الارکان والواجبات والسنن. شامی: ۱/ ۵۰۶، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید.

(قوله والتأمین) ای عقب قراءة الفاتحة، قال فی المنیة: واذاقال الامام ولاالضالین قال آمین ولایخفی ان هذاهو المفهوم لکل احد الخ. شامی: ۱/ ۴۷۵-۴۷۶، مطلب سنن الصلاة، ط: سعید.

(۲) وان کانت امرأة جلست علی الیتهاالیسری واخرجت رجلیهامن الجانب الیمنی. هندیة: ۱/ ۷۵، الباب الرابع، الفصل الثالث، ط: حقانیه پشاور.

(۳) "ویقرأ تشهد ابن مسعود وجوبا کمابحثةفی البحر". الدرالمختارمع الرد: ۱/ ۵۱۰، باب صفةالصلاة، ط: سعید "والتشهد التحیات لله والصلوات والطیبات السلام علیک ایهاالنبی الخ وهذاتشهد عبدالله ابن مسعودؓ". الهدایةمع فتح القدیر: ۱/ ۲۷۲، باب صفةالصلاة، ط: مصطفی البابی مصر. حلبی کبیر، ص: ۳۲۸، صفةالصلاة، ط: سهیل.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اشارہ

☆....." التحیات" پڑھتے وقت جب " اَشْهَدُ اَنْ لَّا" پر پہنچیں تو شہادت کی انگلی کو اٹھا کر اشارہ کریں اور "اِلَّا اللّٰهُ " پر گرادیں۔(۱)

☆.....اشارے کا طریقہ یہ ہے کہ انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کو ملا کر حلقہ بنالیں، اور چھوٹی انگلی اور اس کے پاس کی انگلی بند کرلیں، اور" اَشْهَـــــدُ اَنْ لَّا" کہتے ہوئے شہادت کی انگلی کو نیچے جھکا دیں اور باقی انگلیوں کی جو ہیئت اشارے کے وقت بنائی تھی اس کو آخر تک برقرار رکھیں۔(۲)

☆.....اگر دو رکعت والی نماز ہو تو التحیات کے بعد یہ درود شریف پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ،اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ

---

(۱)وعن الحلوانی :یقیم الاصبع عند "لااله"ویضعهاعند"الااللّٰه"لیکون الرفع للنفی والوضع للاثبات "فتح القدیر مع الکفایة: ۱/ ۲۷۲، باب صفةالصلاة،ط:مصطفی البابی مصر. الدرمع الرد: ۱/ ۵۰۸ ـ ۵۰۹، فصل فی بیان تالیف الصلاة.مطلب مهم فی عقدالاصابع عند التشهد ، ط:سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاة،ط:رشیدیه .البحر: ۱/ ۳۲۴ ،فصل واذاأرادالدخول فی الصلاة،ط:سعید. حاشیةالطحطاوی علی المراقی ،ص: ۲۸۴فصل فی کیفیة ترتیب،ط:قدیمی

(۲)وحکی عن الفقیه ابی جعفرانه یعقد الخنصر والبنصرویحلق الوسطی مع الابهام ویشیر بسبابته". الکفایةشرح الهدایة: ۱/ ۲۷۱، باب صفةالصلاة .ط: مصطفیٰ البابی مصر وهوالمروی عن محمدؒ فی کیفیة الاشارة".فتح القدیر: ۱/ ۲۷۲، باب صفةالصلاة،ط:مصطفی البابی مصر. منحةالخالق علی البحر الرائق: ۱/ ۳۲۳، فصل واذا ارادالدخول فی الصلاة،ط: سعید، شامی : ۱/ ۵۰۸، فصل فی بیان تالیف الصلاة،ط:سعید.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.(۱)

یہ درود شریف پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْماً کَثِیْراً وَّاِنَّہٗ لاَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ.(۲)

☆.....اس کے بعد نماز ختم کردیں۔

سلام پھیرتے وقت

☆.....اور نماز ختم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دائیں طرف منہ پھیرتے ہوئے کہیں "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ" پھر بائیں طرف منہ پھیر کر کہیں "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ".(۳)

---

(۱) فاذا فرغ من التشهد يصلى على النبى ﷺ ،وسئل محمد عن كيفية الصلاة على النبى ﷺ فقال :يقول اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد "هندية: ۱/۷۶، الباب الرابع ،الفصل الثالث فى سنن الصلاة،:حقانيه پشاور. حلبى كبير،ص:۳۳۳، صفة الصلاة،ط:سهيل .شامى : ۱/۵۱۲، فصل فى بيان تاليف الصلاة،ط: سعيد.

(۲) ومن الادعية المأثورة ماروى عن ابى بكرؓ انه قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم:علمنى دعاء أدعوبه فى صلاتى:فقال .قل: اللّٰهم انى ظلمت نفسى ظلماً كثيراً وانه لايغفر الذنوب الاانت فاغفرلى مغفرة من عندك وارحمنى انك انت الغفور الرحيم ". هندية : ۱/۷۶، الباب الرابع فى صفة الصلاة، الفصل الثالث فى سنن الصلاة وآدابها،ط:حقانيه پشاور.حلبى كبير، ص: ۳۳۵. صفة الصلاة،ط:سهيل اكيڈمى لاهور.

(۳) "ثم يسلم تسليمتين تسليمة عن يمينه وتسليمة عن يساره ويحول فى التسليمة الاولى وجهه عن يمينه حتى يرى بياض خده الايمن وفى التسليمة الثانية عن يساره حتى يرى بياض خده الايسر وفى القنية هو الاصح ".....ويقول "السلام عليكم ورحمة الله" هندية : ۱/۷۶، كتاب الصلاة،باب صفة الصلاة،ط:حقانية پشاور. الدرمع الرد: ۱/۵۲۴، فصل فى بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد حلبى كبير، ص:۳۳۶، صفة الصلاة،ط:سعيد.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....دونوں طرف سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑیں کہ پیچھے بیٹھے آدمی کو سلام پھیرنے والی کا رخسار نظر آئے ،(۱)اور سلام پھیرتے وقت نظر کندھے کی طرف ہو۔(۲)

☆.....اور دونوں سلاموں میں "کراماً کاتبین" اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کریں۔(۳)

☆.....اگر قعدہ میں عذر کی وجہ سے مسنون طریقہ کے مطابق بیٹھنا ممکن نہ ہو تو جس طرح بیٹھنا ممکن ہو بیٹھ جائیں۔(۴)

☆.....اور اگر دو رکعت والی فرض نماز نہ ہو بلکہ تین رکعت یا چار رکعت والی فرض نماز ہو تو صرف التحیات آخر تک پڑھ کر فوراً کھڑی ہو جائیں، درود شریف اور دعا نہ پڑھیں

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲)نظره الی موضع سجوده حال قیامه .....والی منکبه الایمن والایسر عند التسلیمة الاولی والثانیة لتحصیل الخشوع. الدرمع الرد: ۱/۴۷۷-۴۷۸، آداب الصلاة،ط:سعید، بدائع: ۱/۲۱۵، فصل فی بیان مایستحب فی الصلاة ومایکره ،ط:سعید.هندیة: ۱/۷۲، فصل فی سنن الصلاة،ط:رشیدیة ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص:۲۷۶، فصل فی آدابها،ط:قدیمی.

(۳)وینوی المنفرد الحفظة فقط.الدرمع الرد: ۱/۵۲۹، فصل فی بیان تالیف الصلاة،ط:سعید. واما المنفرد فلاینوی سوی الحفظة لانه لیس معه سواهم وقدتقدم انه لاینوی من البشر من لایشارکه فی صلاته. حلبی کبیر،ص:۳۳۹،صفة الصلاة،ط:سهیل. هندیة: ۱/۷۷، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها،ط:رشیدیة.

(۴).....خاف زیادته اوبطء برئه بقیامه اودوران رأسه اووجد لقیامه الماشدیداو کان لو صلی قائماسلس بوله او تعذرعلیه الصوم صلی قاعداولومستندااالی وسادةاوانسان فانه یلزمه ذلک علی المختارکیف شاء علی المذهب لان المرض اسقط عنه الارکان فالهیئات اولی، الدرالمختاروفی الشامیة: (قوله کیف شاء)ای کیف تیسرله بغیرضررمن تربع اوغیره الخ. شامی :۲/۹۶-۹۷، باب صلاة المریض ،ط:سعید .حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص:۴۳۱باب صلاة المریض ، ط:قدیمی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باقی دو رکعت بھی اسی طرح پڑھیں جس طرح پہلی دو رکعت پڑھی ہیں (۱)

فرق اتنا ہے کہ آخری دو رکعتوں میں صرف "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھ کر رکوع کریں، سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت نہ ملائیں۔

اگر تین رکعت والی فرض نماز ہے، تو تیسری رکعت میں اور اگر چار رکعت والی فرض نماز ہے تو چوتھی رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد اسی طرح بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز ختم کر دیں۔ (۲)

☆.....دعا کریں۔ (۳)

☆.....فرض نماز کے علاوہ باقی نمازوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانا (یا کم از کم تین آیات یا اس کی مقدار قرآن مجید میں سے پڑھنا) واجب ہے،

---

(۱) ولا یزید فی الفرض (علی التشهد فی القعدة الاولی) اجماعا (فان زاد عامدا کره فتجب الاعادة (او ساهیا وجب علیه سجود السهو اذا قال: اللهم صل علی محمد) فقط (علی المذهب) المفتی به لالخصوص الصلاة بل لتاخیر القیام. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۱۰ - ۵۱۱، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید (قوله ولا یزید فی الفرض) ای وما الحق به کالوتر والسنن الرواتب. شامی: ۱/ ۵۱۰، ط: سعید.

(۲) (ویفعل فی القعود الثانی) الافتراش (کالأول وتشهد) ایضا (وصلی علی النبی صلی الله علیه وسلم..... (ودعا) بالعربیة وحرم بغیرها ثم یسلم عن یمینه ویساره، الدر مع الرد: ۱/ ۵۱۲-۵۲۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید.

(۳) ثم یدعون لانفسهم وللمسلمین بالادعیة المأثورة الجامعة لقول ابی امامة قیل یارسول الله! أی الدعاء أسمع قال جوف اللیل الآخر ودبر الصلوات المکتوبات، مراقی الفلاح. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۱۶ - ۳۱۷ فصل فی صفة الاذکار، ط: قدیمی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اگر بھول جانے کی وجہ سے سورت نہیں ملائی گئی تو سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۱)

☆.....وتر کی نماز میں تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملا کر رکوع سے پہلے تکبیر کہہ کر دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے(۲) اگر دعائے قنوت نہیں پڑھی گئی تو سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۳)

☆.....چار رکعات والی سنت زائدہ میں دو رکعت کے بعد قعدۂ اولیٰ میں ''التحیات'' کے بعد درود شریف بھی پڑھیں، اور تیسری رکعت کے شروع میں ''ثناء'' بھی

---

(۱)(وهی)..... (قراءة فاتحةالكتاب).....(وضم)اقصر(سورة)كالكوثر اوماقام مقامها وهوثلاث آيات قصار ،نحو. ثم نظر. ثم عبس وبسر.ثم ادبرواستكبر.وكذالوكانت الآيةاوالآيتان تعدل ثلاثاقصارا ذكره الحلبى (فى الاولين من الفرض)وهل يكره فى الأخريين ؟ المختارلا(و)فى (جميع)ركعات (النفل)لان كل شفع منه صلاة.الدرمع الرد: ۱/۴۵۸، باب صفةالصلاة،مطلب كل صلاةاديت مع كراهةالتحريم تجب اعادتها،ط:سعيد.

والقراءةفرض فى جميع ركعات النفل لمساوات الركعةالثانيةللركعةالاولى فى القراءةعلى ما سيأتى وكل ركعتين من النفل صلوةعلى حدةوكذافى جميع ركعات الوترلان له شبهابالسنة وشبهابالفرض الخ ،حلبى كبير، ص:۲۷۶، الثالث القراءة،ط:سهيل .

(۲)والقنوت واجب على الصحيح كذافى الجوهرة النيرة.اذافرغ من القراءة فى الركعةالثالثةكبرورفع يديه حذاء اذنيه ويقنت قبل الركوع فى جميع السنة، هندية: ۱/۱۱۱، الباب الثامن فى صلاةالوتر،ط:رشيديه، الدر مع الرد :۲/۶، باب الوتروالنوافل ،ط:سعيد. البحر:۲/۴۰، باب الوتروالنوافل ،ط:سعيد.

(۳)(ومنهاالقنوت)فاذاتركه يجب عليه السهووتركه يتحقق برفع رأسه من الركوع ولوترك التكبير التى بعدالقراءةقبل القنوت سجد للسهو لانهابمنزلةتكبيرات العيد.هندية :۱/۱۲۸، الباب الثانى عشرفى سجودالسهو ،ط:رشيديه .الدرمع الرد:۲/۹-۱۰، باب الوتروالنوافل ، ط:سعيد.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پڑھیں، یہ مستحب ہے۔(۱)

خواتین نماز شروع کرنے سے پہلے

☆.....خواتین کو نماز شروع کرنے سے پہلے اس بات کا اطمینان کر لینا چاہیئے کہ ان کے چہرے، ہاتھوں اور پاؤں کے سوا تمام جسم کپڑے سے ڈھکا ہوا ہے۔

☆.....خواتین کے لئے نماز کے دوران بال، کلائیاں اور کان کھلے رکھنا جائز نہیں، اسی طرح نماز کے دوران اتنا چھوٹا دوپٹہ استعمال کرنا کہ اس کے نیچے سے بال لٹکے نظر آئیں درست نہیں۔(۲)

خوبصورتی کا راز

''نماز پڑھنے سے خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے'' اور'' سجدہ کرنے سے خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے'' ان دونوں عنوانوں کو دیکھیں۔

---

(۱)(فی السنن الرواتب لایصلی ولایستفتح)(قوله فی السنن الرواتب)وهی ثلاثةرباعية الظهر ورباعيةالجمعة القبليةوالبعدية،وهذاهوالاصح لانهاتشبه الفرائض واحترزبه عن الرباعيات المستحبات والنوافل فانه يصلی علی النبی صلی الله عليه وسلم فی القعدةالاولی ثم يقرأدعاء الاستفتاح افاده ،ط:شامی:۶/۳۷۲ ،مسائل شتی ،ط:سعيد.و:۲/۱۶ ، باب الوترو النوافل ، ط:سعيد كراچی.

(۲)وللحرة ولو خنثی جميع بدنهاحتی شعرها النازل فی الاصح خلاالوجه والكفين فظهرالكف عورة علی المذهب والقدمين علی المعتمد (قوله علی المذهب)ای ظاهرالرواية ،وفی مختلفات قاضيخان وغيره انه ليس بعورة. الدرمع الشامی :۱/۴۰۵، كتاب الصلاة، باب شروط الصلوة .ط:سعيد ان الخلاف انماهو فی باطن القدم ،واماظاهره فليس بعورة بلاخلاف. شامی :۱/۴۰۶ . ط،سعيد.

وبدن الحرة عورة الاوجههاو كفيهاوقدميهاو كشف ربع ساقهايمنع و كذاالشعر،البحر الرائق: ۱/۴۶۸، كتاب الصلاة، باب شروط الصلوة .ط:رشيديه كوئٹه ،و:۱/۲۶۹ . ط:سعيد.البناية فی شرح الهداية:۲/۱۳۲ ، كتاب الصلوة باب شروط الصلوة .ط:مكتبه حقانية ملتان .

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خود بخود کلام کرنا

''کلام کی پانچ قسمیں ہیں'' عنوان کے تحت ''تیسری قسم'' کو دیکھیں۔

خودکشی کے رجحانات میں کمی

کمفرٹ سینٹر آف فرانس (Comfort Center Of France) کی تحقیق کے مطابق جب خودکشی کی طرف مائل مریضوں کو ایسا مراقبہ کرایا گیا جو نہ صرف نماز سے ملتا جلتا ہے بلکہ اس میں معمول کو ادھر اُدھر نہ دیکھنا، دھیان اور توجہ صرف عامل کی طرف رکھنا وغیرہ میں مشغول کر کے مکمل خشوع وخضوع کی کیفیت پیدا کی جاتی ہے۔تو مریض خود بخود خودکشی کی طرف سے متنفر ہو جاتے ہیں۔

وہاں ڈاکٹر الیگزنڈر (Dr. Alexander) کا کہنا ہے ہم نے اسلام میں خودکشی کم دیکھی ہے، تحقیق پر پتہ چلا کہ وضو اور نماز اور خاص طور پر دھیان والی نماز سے یہ رجحان کم اور آخر کار بالکل ختم ہو جاتے ہیں۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: /۸۱)

خوشبو سونگھنا

نماز میں قصداً ارادہ کر کے خوشبو سونگھنا مکروہ ہے۔(۱)

---

(۱) ویکره ان یشم ..... طیبا بکسر الطاء ای ذا رائحة طیبة لانه اجنبی من الصلوٰة کما تقدم هذا اذا قصده اما لو دخلت الرائحة انفه بغیر قصد فلا ،حلبی کبیر،ص: ۳۵۶، کتاب الصلاة، باب کراهیة الصلوٰة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، ،ص: ۳۰۹، ط: نعمانیة کوئٹه. هندیة: ۱/ ۱۰۸، کتاب الصلوٰة، فصل فیما یکره فی الصلاة، ط: حقانیه پشاور. تاتارخانیة: ۱/ ۵۶۷، باب ما یکره للمصلی ، ط: ادارة القرآن کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خوشخبری پر.....

نماز کے دوران کسی خوشخبری پر "الحمد للہ" کہنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

خوف

"مصیبت" کے عنوان کو دیکھیں۔

خوف کی نماز

☆..... جب کسی دشمن کا سامنا ہونے والا ہو، خواہ وہ دشمن انسان ہو یا کوئی درندہ جانور یا کوئی اژدھا اور بڑا سانپ وغیرہ ہو، اور ایسی حالت میں سب لوگ یا بعض لوگوں کے لیے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا مشکل ہو، یا سواریوں سے اترنے کی بھی مہلت نہ ہو، تو ایسی صورت میں سب لوگ سواریوں پر بیٹھے بیٹھے اشاروں سے تنہا نماز پڑھ لیں، ایسے وقت میں قبلہ رو ہو کر نماز پڑھنا بھی شرط نہیں ہوتی جس طرف بھی رخ کر کے نماز پڑھنا ممکن ہو نماز پڑھ لیں نماز ہو جائے گی، اور اگر اس کی بھی مہلت نہیں تو معذور ہیں، اس وقت نماز نہ پڑھیں، جب خوف ختم ہو جائے اطمینان کے ساتھ پڑھیں، اگر وقت باقی ہے تو ادا کی نیت سے پڑھیں ورنہ قضاء کی نیت سے پڑھیں۔(۲)

---

(۱) اخبر بما یسوءہ فاسترجع او بما یسرہ فحمد اللہ تعالیٰ واراد بہ جوابہ تفسد صلوتہ، ھندیة: ۱/ ۹۹، باب فیما یفسد الصلوة وما یکرہ فیھا، ط: رشیدیہ کوئٹہ. فتح القدیر: ۱/ ۳۴۹، کتاب الصلوٰة، باب ما یفسد الصلوة، وما یکرہ فیھا، ط: رشیدیة کوئٹہ. شامی: ۱/ ۶۲۱، باب ما یفسد الصلوة وما یکرہ فیھا، ط: سعید کراچی.

(۲) بشرط حضور عدو..... او سبع او حیة عظیمة ونحوھا..... وان اشتد خوفھم وعجزوا عن النزول صلوا رکبانا فرادی ..... بالایماء الی جھة قدر تھم. الدر مع الرد: ۲/ ۱۸۶، کتاب الصلاة، باب صلوة الخوف، ط: سعید کراچی. فتح القدیر: ۲/ ۶۷، کتاب الصلاة، باب صلوة الخوف، ط: رشیدیہ کوئٹہ. حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۳۰۳، باب صلوة الخوف، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی.و: ص: ۵۵۴،ط: قدیمی جدید، البحر الرائق: ۲/ ۱۶۹، باب الخوف، ط: سعید کراچی. انظر الی الحاشیة التالیة ایضا.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....اگر دشمن کی طرف سے مسلسل بمباری ہو رہی ہے، یا گولے داغے جارہے ہیں اور فوری طور پر جگہ بدلنا یا پوزیشن تبدیل کرنا ضروری ہے، ورنہ ہلاکت کا خطرہ ہے تو بھی نماز موقوف کر کے جان بچانے کی اجازت ہوگی، جب بمباری اور گولہ باری میں وقفہ آجائے تو اطمینان سے نماز پڑھ لیں۔ اگر وقت موجود ہے تو بہتر ورنہ قضاء کی نیت سے پڑھیں۔(۱)

☆.....اگر ایسے خوف کی حالت میں بھی کچھ لوگوں کے لئے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ممکن ہے تو ان کو جماعت نہیں چھوڑنی چاہئیے، اگر یہ لوگ ایسی حالت میں ایک ہی امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا چاہیں، تو اس کی صورت یہ ہے کہ لوگوں کے دو حصے کر دیئے جائیں، ایک حصہ دشمن کے مقابلے میں رہے اور دوسرا حصہ امام کی اقتداء میں نماز شروع کر دے، اگر تین یا چار رکعت کی نماز ہے جیسے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء اور یہ لوگ مسافر نہیں بلکہ مقیم ہیں، تو جب امام دو رکعت نماز پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہونے لگے، اور اگر فجر، جمعہ اور عیدین یا ظہر، عصر اور عشاء کی قصر نماز ہے، تو ایک رکعت پڑھ کر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہونے لگے تو یہ حصہ دشمن کے مقابلے میں چلا جائے، اور دوسرا حصہ دشمن کے سامنے سے آکر امام کے ساتھ بقیہ دو رکعت یا ایک رکعت پڑھے، اور امام کو دوسرے حصے کے لوگوں کے آنے کا انتظار کرنا چاہئیے، پھر جب امام صاحب

(۱) ولا يصلون وهم يقاتلون وان ذهب الوقت لان النبى صلى الله عليه وسلم شغل عن اربع صلوات يوم الخندق فقضاهن بعد هوى من الليل وقال: شغلونا عن صلوٰة الوسطىٰ ملاء الله قبورهم وبطونهم نارا، فلو كانت تجوز الصلوٰه فى حالة القتال لما اخرهارسول الله صلى الله عليه وسلم، المبسوط: ۲/۷۵، باب صلوٰة الخوف، ط: دار الكتب العلمية بيروت.

وفى الشامية:(قوله والسائف)..... قال فى المعراج وفى المختلفات لو كانوا فى المسايفة قبل الشروع وكادت الوقت يخرج يؤخرون الصلوٰه الى ان يفرغوا من القتال، رد المحتار: ۲/۱۸۸، كتاب الصلوة، باب صلوٰة الخوف، ط: سعيد كراچى. فتاوىٰ هندية: ۱/۱۵۶، باب صلوٰة الخوف، ط: رشيدية كوئٹه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بقیہ نماز مکمل کر کے سلام پھیر دیں، تو یہ لوگ امام کے ساتھ سلام نہ پھیریں، بلکہ امام کے سلام کے بعد خود سلام پھیرے بغیر دوبارہ دشمن کے مقابلے میں چلے جائیں، اور پہلے حصے کے لوگ پھر یہاں آ کر اپنی بقیہ نماز قراءت کے بغیر پوری کرلیں کیونکہ یہ لوگ لاحق ہیں، پھر یہ لوگ دشمن کے مقابلے میں چلے جائیں، اور دوسرا حصہ یہاں آ کر اپنی بقیہ نماز قراءت کے ساتھ تمام کرلے، کیونکہ یہ لوگ مسبوق ہیں۔(۱)

☆.....نماز کی حالت میں دشمن کے مقابلے میں جاتے وقت، یا وہاں سے بقیہ نماز پوری کرنے کے لئے آتے وقت پیدل چلنا ضروری ہے، اور اگر سوار ہو کر چلیں گے تو عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی، عمل کثیر کی اسی قدر اجازت دی گئی جس کی

---

(۱) وكيفية صلاة الخوف قال: يجعل الامام الناس طائفتين طائفة تقف بازاء العدو وطائفة يفتتح الصلوٰة بهم، ويصلي بكل طائفة شطر الصلوٰة فان كانت الصلوٰة من ذوات الاربع كالظهر والعصر والعشاء في حق المقيم يصلي بالطائفة الاولىٰ ركعتين ويتشهد وتنصرف هذه الطائفة من غير سلام ويقفون بازاء العدو، وتأتي الطائفة الاخرىٰ فيصلي بهم بقية الصلاة ويتشهد ويسلم الامام لانه تمت صلاته وتنصرف هذه الطائفة بغير سلام ويقفون بازاء العدو..... ثم تعود الطائفة الاولىٰ فيقضون بقية صلاتهم بغير قراءة تهم لانهم مدركون اول الصلاة ويتشهدون ويسلمون ويذهبون، ثم تعود الطائفة الثانية فيقضون بقية صلاتهم بقراءتهم لانهم مسبوقون ويتشهدون ويسلمون ..... وان كانت الصلاة من ذوات المثنى نحو الفجر في حق الكل والعصر والعشاء في حق المسافر، صلى بكل طائفة ركعة على نحو ما بينا، وان كانت الصلاة من ذوات الثلاث نحو المغرب صلى بالطائفة الاولىٰ ركعتين وبالثانية ركعة على نحو ما بينا، تاتارخانية: ۲/۱۰۷ - ۱۰۸، باب صلوٰة الخوف، ط: ادارة القرآن كراچی. البحر الرائق: ۲/۲۹۵، صلوة الخوف، ط: رشيدية كوئٹه. و: ۲/۱۶۹، ط: سعيد كراچی. البناية في شرح الهداية: ۳/۴۲۱، باب صلوة الخوف، ط: حقانيه ملتان. هندية: ۱/۱۵۴ - ۱۵۵، الباب العشرون في صلاة الخوف، ط: رشيدية كوئٹه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سخت ضرورت تھی۔(۱)

☆.....دوسرے حصے کا امام کے ساتھ بقیہ نماز پڑھ کر چلا جانا، اور پہلے حصے کا پھر یہاں آ کر اپنی نماز تمام کرنا، اس کے بعد دوسرے حصے کا یہیں آ کر نماز تمام کرنا مستحب اور بہتر ہے۔(۲)

☆.....اور اگر پہلا حصہ نماز پڑھ کر چلا جائے، اور دوسرا حصہ امام کے ساتھ بقیہ نماز پڑھ کر اپنی نماز وہیں پوری کر لے، پھر دشمن کے مقابلے میں جائے، جب یہ لوگ وہاں پہنچ جائیں، تو پہلا حصہ اپنی نماز وہیں پڑھ لے یہاں نہ آئے، تو یہ بھی جائز ہے۔(۳)

☆.....خوف کی نماز کا یہ طریقہ اس وقت کے لئے ہے کہ جب سب لوگ ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھنا چاہتے ہیں، مثلاً کوئی بزرگ شخص ہے، اور سب یہ چاہتے ہیں کہ اسی کے پیچھے نماز پڑھیں، ورنہ بہتر یہ ہے کہ ایک حصہ ایک امام کے ساتھ پوری نماز

---

(۱) وكذالك من ركب منهم فى صلاته عند انصرافه الى وجه العدو فسدت صلاته لان الركوب عمل كثير وهو مما لا يحتاج اليه بخلاف المشى فانه لا بد منه حتىٰ يقفوا بازاء العدو وجواز العمل لاجل الضرورة فيختص بما يتحقق فيه الضرورة ، المبسوط : ۲/۷۵، باب صلاة الخوف، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان. تاتارخانية: ۲/۸۵، باب صلوٰة الخوف،ط: قديمى كراچى.و: ۲/۱۱۱، ط: ادارة القرآن، شامى: ۲/۱۸۷، باب صلوٰة الخوف، ط: سعيد كراچى.

(۲) وهل الافضل الاتمام فى مكان الصلاة او فى محل الوقوف، تقليلا للمشى ومشى فى الكافى على ان العود افضل ،رد المحتار: ۲/۱۸۷، باب صلوٰة الخوف، ط: سعيد كراچى. النهر الفائق: ۱/۳۷۸، باب صلوٰة الخوف، ط: قديمى كراچى. الميدانى على الجوهرية،ص: ۱۳۰، ط: مير محمد كتب خانه كراچى.

(۳) قوله ندبا) فلو اتموا صلاتهم فى مكانهم صحت .....(قوله وجاء ت الطائفة الاولىٰ) مجيئها ليس متعينا حتىٰ لو اتمت مكانها ووقفت الطائفة الذاهبة بازاء العدو صح، شامى: ۲/۱۸۷، باب صلوٰة الخوف، ط: سعيد كراچى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پڑھ لے اور دشمن کے مقابلہ میں چلا جائے، پھر دوسرا حصہ دوسرے شخص کو امام بنا کر پوری نماز پڑھ لے۔(۱)

☆.....اگر مجاہدین کو خوف ہو کہ دشمن بہت ہی قریب ہے، اور جلد ہی یہاں پہنچ جائے گا اس خیال سے ان لوگوں نے نماز ایک امام کے پیچھے مذکورہ طریقے سے ادا کی، اس کے بعد یہ خیال غلط نکلا، اور دشمن واقعتاً قریب نہیں تھا تو ان لوگوں کے لئے اس نماز کو عام نمازوں کی طرح دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، کیونکہ یہ نماز سخت ضرورت کے وقت عمل کثیر کے ساتھ جائز قرار دی گئی ہے اگر سخت ضرورت نہیں ہوگی تو عمل کثیر کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

☆.....اگر کوئی ناجائز لڑائی ہو رہی ہے، تو اس وقت اس طریقہ سے خوف والی نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ہوگی، مثلاً باغی لوگ مسلمان بادشاہ کے خلاف جنگ کریں، یا کسی دنیاوی غرض سے کوئی کسی سے لڑے تو ایسے لوگوں کے لئے اس طرح عمل کثیر کر کے

---

(۱) هذا اذا تنازع القوم فی الصلوٰة خلف واحد فان لم يتنازعوا فالافضل أن يصلی بإحدی الطائفتين كل الصلاة، وبالثانية غيره كذلك. النهر الفائق: ۱/۳۷۸، باب صلاة الخوف، ط: قديمی كراچی. كفاية على هامش فتح القدير: ۲/۶۲، باب صلوٰة الخوف، ط: رشيديه كوئٹه. الدر المختار مع الشامی: ۲/۱۸۶، باب صلاة الخوف، ط: سعيد كراچی.

(۲) بشرط حضور عدو يقينا، فلو صلوا على ظنه فبان خلافه اعادوا وفی ردالمحتار (قوله على ظنه) ای ظن حضوره بأن رأوا سوادا او غبارا فظهر غير ذلك (قوله اعادوا) ای القوم اذا صلوها بصفة الذهاب والمجئی، شامی: ۲/۱۸۶، باب صلوٰة الخوف، ط: سعيد كراچی.

تاتارخانيه: ۲/۸۶، باب صلوٰة الخوف، ط: قديمی كراچی. و: ۲/۱۱۲، ط: ادارة القرآن كراچی. البناية فی شرح الهداية: ۳/۴۲۱، باب صلوٰة الخوف، ط: حقانيه ملتان. هندية: ۱/۱۵۴، الباب العشرون فی صلاة الخوف، ط: رشيدية.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔(۱)

☆.....اگر مجبوری کی بنا پر دشمن سے حفاظت کے لئے قبلے کی جہت سے ہٹ کر کسی اور جہت رخ کر کے نماز شروع کی ،اتنے میں دشمن بھاگ گئے ،تو نماز پڑھنے والوں پر ضروری ہوگا کہ فوراً اپنا رخ قبلے کی طرف کرلیں ،ورنہ نماز نہیں ہوگی کیونکہ اب عذر ختم ہوگیا۔(۲)

☆.....اگر اطمینان سے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ رہے تھے ،اسی حالت میں حملہ کرنے کے لیے دشمن آجائے تو فوراً ان نمازیوں کو دشمن کی طرف رخ کر لینا چاہئے اور اس وقت استقبال قبلہ کی شرط باقی نہیں رہے گی۔(۳)

خوف کی نماز میں پہلا گروہ لاحق کے حکم میں ہے

خوف کی نماز میں پہلا گروہ لاحق کے حکم میں ہے، جو اپنی باقی ماندہ نماز ایک یا دو

---

(۱) قال فی الظهيرية صلوٰة الخوف ليست بمشروعة فی حق العاصی فی السفر، و علی هذا فلا تصح من البغاة ، النهر الفائق: ۱/ ۱۷۹ ، باب صلوٰة الخوف، ط: قديمی كراچی. الدر المختار مع الرد: ۲/ ۱۸۸ ، باب صلوٰة الخوف، ط: سعيد كراچی. البناية فی شرح الهداية: ۳/ ۴۳۶، باب صلوة الخوف،ط: حقانيه ملتان.

(۲) ولو ذهب بعد ما شرعوا لا يجوز لهم الانصراف والانحراف لزوال سبب الرخصة، ولو شرعوا فيها ثم حضر جازت ،النهر الفائق: ۱/ ۳۷۹، باب صلوٰة الخوف، ط: قديمی كراچی. شرعوا ثم ذهب العدو لم يجز انحرافهم. وبعكسه جاز. شامی: ۲/ ۱۸۸ ، باب صلوٰة الخوف،ط: سعيد كراچی. البناية فی شرح الهداية: ۳/ ۴۳۶،باب صلوٰة الخوف،ط:مكتبه حقانيه ملتان. هندية: ۱/ ۱۵۶ ، باب صلوٰة الخوف، ط:مكتبة حقانيه ملتان.

(۳) شرعوا ثم ذهب العدو لم يجز انحرافهم وبعكسه جاز وفی رد المحتار(قوله جاز) ای لهم الانحراف فی اوانه لوجوب الضرورة، شامی: ۲/ ۱۸۸ ، باب صلوٰة الخوف، ط: سعيد كراچی. النهر الفائق: ۱/ ۳۷۹، باب صلاة الخوف،ط: قديمی كراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رکعت قراءت کے بغیر ادا کرے گا۔(۱)

خوف کی نماز میں دوسرا گروہ مسبوق کے حکم میں ہے

خوف کی نماز میں دوسرا گروہ مسبوق کے حکم میں ہے، اور یہ گروہ اپنی باقی ماندہ نماز منفرد، تنہا نماز پڑھنے والے کی طرح پڑھے گا، یعنی اس میں سورۂ فاتحہ اور سورت ملا کر نماز ادا کرے گا۔(۲)

خون

☆.....خون خود بخود نکلے یا اس کو نکالا جائے دونوں صورتوں میں وضو ٹوٹ جاتا ہے، اس لئے انجکشن لگوانے کی صورت میں اگر خون باہر نکل آیا یا سرنج کے اندر آ گیا تو بھی وضو ٹوٹ جائے گا، نماز سے پہلے دوبارہ وضو کرنا لازم ہوگا۔(۳)

☆.....اگر زخم سے خون رستا رہتا ہے، اور کپڑے کو لگتا رہتا ہے مگر بہتا نہیں تو اس صورت میں ایک مجلس میں مختلف مرتبہ میں کپڑے پر لگنے والے خون کا اندازہ کیا

---

(۱) وجاءت الطائفة الاولیٰ واتموا صلاتهم بلا قراءة لانهم لاحقون ، الدر المختار مع الشامی: ۱۸۷/۲، باب صلوة الخوف، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲۹۵/۲، باب صلاة الخوف، ط: رشیدیه کوئٹه.و: ۱۶۹/۲، ط: سعید کراچی. الجوهرة النیرة، ص: ۱۲۹، باب صلاة الخوف، ط: میر محمد کتب خانه. هندیة: ۱۵۵/۱، باب صلاة الخوف، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) (ثم جاءت الطائفة الاخریٰ واتموا صلاتهم بقراءة) لانهم مسبوقون ، الدر المختار مع الشامی: ۱۸۷/۲، باب صلاة الخوف، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱۶۹/۲، ط: سعید کراچی.

(۳) قال (والدم والقیح اذا خرجا من البدن) خروج النجس من بدن الانسان الحی،ینقض الطهارة کیفما کان عندنا، شرح العنایة علی الهدایة فی الفتح: ۳۳/۱، نواقض الوضوء ،ط: رشیدیة کوئٹه. المحیط البرهانی : ۱۹۳/۱، باب فیما یوجب الوضوء ، ط: ادارة القرآن کراچی. هندیة: ۱۰/۱، فصل فی نواقض الوضوء، ط: مکتبه حقانیه پشاور.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جائے، اگر مختلف دفعات میں لگا ہوا خون اس قدر نظر آئے کہ اگر کپڑا اس کو جذب نہ کرتا تو خون بہہ پڑتا تو وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں، اگر ایک مجلس میں اتنا خون کپڑے پر نہیں لگا مگر مختلف مجالس کا مجموعہ اتنا ہو گیا تو وہ ناقض نہیں ہوگا۔ (۱)

خیال

رابعہ عدویہؒ نے آٹا گوندھا پھر نماز کی نیت باندھی، اور نماز پڑھنے لگی، نماز کے اندر آٹے کا خیال آیا کہ اس کو ڈھک کر نہیں رکھا، اس رات کو سونے کے بعد خواب میں دیکھتی ہے کہ جنت میں محل میرے لئے بنایا گیا ہے، سارا محل بہت ہی خوبصورت اور عالیشان ہے، لیکن اس کے سارے کنگرے گر گئے ہیں، میں نے عرض کی یا الٰہی ان کو کیا ہوا یہ کیوں گر گئے؟ آواز آئی، جس وقت تو نے نماز میں آٹے کا خیال کیا تھا اور ہمارے خیال ودھیان کو چھوڑ کر آٹے کا خیال کیا تھا اسی وقت سے یہ کنگرے گر گئے، اب جس آٹے کا خیال آیا تھا وہی آٹا ان کنگروں کو بنائے گا اور آٹے میں کہاں طاقت ہے کہ وہ ایک کنگرہ بھی بنا سکے، اس سے معلوم ہوا کہ خیال سے ان کے محل میں نقصان ہو گیا۔ (۲)

---

(۱) اقول: وعليه فما يخرج من الجرح الذى ينزّ دائما وليس فيه قوة السيلان ولكنه اذا ترك يتقوى باجتماعه ويسيل عن محله فاذ انشفه او ربطه بخرقة وصار كلما خرج منه شئى تشربته الخرقة ينظر ان كان ما تشربته الخرقة فى ذلك المجلس شيئا فشيئا بحيث لو ترك واجتمع أسال بنفسه نقض والا لا ولا يجمع ما فى مجلس الى ما فى مجلس آخر وفى ذلك توسعة عظيمة لاصحاب القروح ولصاحب كى الحمصة، فاغتنم هذه الفائدة وكأنهم قاسوها على القئى. رد المحتار: ۱/۱۳۵، باب نواقض الوضوء، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۱۱، فصل فى نواقض الوضوء، ط: حقانيه ملتان. المحيط البرهانى: ۱/۱۹۶، باب فيما يوجب الوضوء ط: ادارة القرآن كراچى.

(۲) میری نماز، ص: ۱۸، ط: دارالاشاعت اردو بازار کراچی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خیال آیا

اگر نماز کے دوران خیال آیا کہ میرا وضو نہیں ہے، یا موزہ پر مسح کرنے کی مدت ختم ہوگئی ہے، یا کوئی قضاء نماز پڑھنی ہے، یا جسم یا کپڑے میں ناپاکی لگ گئی ہے، اور نمازی اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہے تو نماز باطل ہو جائے گی اگر چہ ہٹ کر مسجد سے باہر نہ گیا ہو۔(۱)

خیالات

نماز میں دنیاوی خیالات آنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، البتہ اپنے اختیار سے دنیاوی خیالات نہ لائے بلکہ جو خیالات آتے ہیں ان کو دفع کرنے کی کوشش کرے، خیالات دفع ہوں یا نہ ہوں دونوں صورتوں میں نماز صحیح ہو جائے گی۔(۲)

---

(۱) وقيد بظن الحدث لانه لو ظن انه افتتح بلا وضوء، او ان مدة مسحه انقضت او ان عليه فائتة او رأى سرابا فظنه ماء وهو متيمم او حمرة فى ثوبه فظنها نجاسة فانصرف تفسد بالانحراف وان لم يخرج من المسجد، رد المحتار: ۱/ ۶۰۳، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچى. فتح القدير: ۱/ ۲۳۳، باب الحدث فى الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. النهر الفائق: ۱/ ۲۶، باب الحدث فى الصلاة، ط: قديمى كتب خانه كراچى.

(۲) عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تجاوز عن امتى ما وسوست به صدرها ما لم تعمل به او تتكلم متفق عليه، مشكوة المصابيح، ص: ۱۸، باب فى الوسوسة، ط: قديمى كراچى، رد المحتار: ۱/ ۴۱۷، مطلب فى حضور القلب والخشوع، ط: سعيد كراچى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

د

دارالحرب میں مسلمان ہوا

جو کافر ''دارالحرب'' میں مسلمان ہوا، اور مسائل نہ جاننے کی وجہ سے اس نے نماز نہیں پڑھی تو جتنے دن وہاں رہنے کی وجہ سے نمازیں نہیں پڑھیں اتنے دنوں کی نمازوں کی قضاء اس پر لازم نہیں ہے۔(۱)

دامن

سجدہ سے اٹھنے کے بعد اپنی قمیص کے پیچھے کے دامن کو نیچے کرنے کی عادت بنانا مکروہ ہے لہٰذا اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔(۲)

دانت

☆.....اگر دانت ہلنے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے دانت پر ایسا مضبوط خول چڑھایا گیا ہے کہ اس کو ڈاکٹر کے بغیر نکالنا مشکل ہے تو ایسا خول لگانا ضرورت میں داخل

---

(۱) (ویعذر بالجهل حربی اسلم ثمة ومكث مدة فلا قضاء عليه) لان الخطاب انما يلزم بالعلم او دليله ولم يوجدا. الدر المختار مع الشامی: ۲/۷۵، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد، البحر الرائق: ۲/۱۴۱، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه،و: ۲/۷۹، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۱۲۱، كتاب الصلاة الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت. ط: بلوچستان بک ڈپو.

(۲)يكره للمصلی ان يعبث بثوبه او لحيته او جسده وان يكف ثوبه بان يرفع ثوبه من بين يديه او من خلفه اذا اراد السجود، هندية: ۱/۱۰۵، الفصل الثانی فيما يكره فی الصلاة وما لا يكره، ط:رشيدية كوئٹه. (قوله ای رفعه) ای سواء كان من بين يديه او من خلفه عند الانحطاط للسجود، بحر، وحرر الخير الرملی ما يفيد ان الكراهة فيه تحريمية، شامی: ۱/۶۴۰، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی.، البحر: ۲/۳۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه.و ۲/۱۹، ۲۰،ط:سعيد.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہونے کی وجہ سے اس پر وضو اور غسل ہو جائے گا۔(۱)

☆.....اور اگر خول کو ڈاکٹر کے علاوہ خود نکال کر لگا سکتا ہے تو فرض غسل میں خول کو نکال کر غسل کرنا فرض ہوگا اور وضو میں سنت ہوگا۔(۲)

☆.....اگر دانت گرنے کی وجہ سے مصنوعی دانت لگایا گیا ہے اور اس کو مضبوطی کے ساتھ لگا دیا گیا ہے، ڈاکٹر کے بغیر نکال کر دوبارہ لگانا مشکل ہے، تو وہ اصل دانت کے حکم میں ہو جائے گا، غسل اور وضو کے دوران اس کو نکالنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اس پر وضو اور غسل ہو جائے گا۔(۳)

دانتوں کے درمیان سے کوئی چیز کھالی

اگر نماز کے دوران دانتوں کے درمیان پھنسی ہوئی کوئی چیز نکال کر کھائے گا، تو اگر چنے کے دانہ کے برابر یا اس سے بڑی ہو، تو اس سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔(۴)

(۱،۲) ولا يمنع ما على ظفر صباغ ولا طعام بين اسنانه او فى سنه المجوف وبه يفتى، الدر المختار (قوله وبه يفتى).....والظاهر أن هذه الاشياء تمنع الاسالة فالاظهر التعليل بالضرورة. شامى: ۱/ ۱۵۴، مطلب فى ابحاث الغسل، ط: سعيد كراچى. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۲۱، ط: رشيدية كوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/ ۳۴، مطلب مس المصحف، فصل فى الغسل، ط: سعيد كراچى.

(۳) فيجب تطهير ما يمكن تطهيره منه بلا حرج، ولهٰذا وجبت المضمضة والاستنشاق فى الغسل لأن ايصال الماء إلىٰ داخل الفم والانف ممكن بلاحرج وإنما لايجبان فى الوضوء لا لأنه لايمكن ايصال الماء إليه بل لأن الواجب هناك غسل الوجه.....بدائع الصنائع: ۱/ ۳۴، كتاب الطهارة، مطلب مس المصحف، فصل فى الغسل، ط: سعيد كراچى. وفى الشامية: (قوله وهو الاصح)..... لامتناع نفوذ الماء مع عدم الضرورة والحرج، آه، شامى: ۱/ ۱۵۴ ـ ۱۵۵، مطلب فى ابحاث الغسل، ط: سعيد كراچى. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۲۱، ط: رشيدية كوئٹه.

(۴) وان كان بين اسنانه شئى فابتلعه لم يضره ولو كان قدر الحمصة يفسد صلاته، خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۱۲۷، كتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر فيما يفسد الصلاة وما لا يفسد، ط: رشيديه كوئٹه. الدر مع الرد: ۱/ ۶۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى. امداد الفتاح: ۱/ ۳۷۰، ط: صديقى پبلشرز كراچى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دائی

اگر بچہ جنانے والی دائی کو یہ ڈر ہو کہ اگر وہ نماز میں مشغول ہوگئی تو بچہ مر جائے گا تو اس کو نماز میں اس کے وقت سے تاخیر کرنا جائز ہے۔(۱)

دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا اور سائنس

اسلام نے ہر اچھے عمل کو کرنے کے لئے دائیاں ہاتھ استعمال کرنے کی تاکید کی ہے اور دائیں ہاتھ میں برکت ہے۔

دراصل انسانی اعضاء کے دائیں اطراف اور بائیں اطراف کی کیفیات الگ الگ ہیں۔ دائیں حصے خاص طور پر دائیں ہاتھ سے غیر مرئی شعائیں (Invaisivble Rays) نکلتی ہیں جو کہ مثبت (Positive) ہوتی ہیں اور بائیں ہاتھ سے جو شعائیں نکلتی ہیں وہ منفی (Negative) ہوتی ہیں۔

نماز میں نگاہ سجدے کی جگہ لازم ہوتی ہے چونکہ اوپر کے دائیں ہاتھ سے ہوتی ہوئی نگاہ سجدے کی جگہ جاتی ہیں اس لئے اوپر کا ہاتھ دائیاں رکھا گیا ہے تاکہ دائیں ہاتھ کی مثبت لہریں پیش نظر رہیں۔

مزید یہ کہ کام کرتے ہوئے دونوں ہاتھ استعمال ہوتے ہیں اس لئے دائیں ہاتھ کی مثبت شعائیں (Positive Rays) بائیں ہاتھ میں منتقل ہوکر طاقت، قوت اور

---

(۱) ويجوز تأخير الصلاة عن وقتها لعذر كما قال الولوالجي في فتاواه: القابلة اذا اشتغلت بالصلاة تخاف ان يموت الولد لا بأس بأن تؤخر الصلاة وتقبل على الولد لأن تأخير الصلاة عن الوقت يجوز بعذر الا ترى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم أخر الصلاة عن وقتها يوم الخندق، وكذا المسافر اذا خاف من اللصوص وقطاع الطريق جاز لهم أن يؤخروا الوقتية لانه بعذر، البحر الرائق: ۲/ ۷۹، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. الدر مع الرد: ۲/ ۶۲، باب قضاء الفوائت. ط: سعيد كراچي. مزید ''آپریشن کے ڈاکٹر'' کے عنوان کو بھی دیکھیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تحریک کا باعث بنتی ہیں جس کی وجہ سے انسان معمولات زندگی میں متوازن رہتا ہے اور پریشان نہیں رہتا۔

حتیٰ کہ بعض اوقات دائیں ہاتھ کے فالج زدہ کو یہ ورزش بتائی جاتی ہے کہ وہ بائیں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کچھ وقت بیٹھا رہے تاکہ دونوں ہاتھوں کی لہریں اور بجلیاں ایک دوسرے میں منتقل ہو کر طاقت اور تحریک کا باعث بنیں۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۵۱)

دردِزہ

☆.....اگر کوئی عورت دردزہ میں مبتلا ہے، مگر ہوش و حواس قائم ہے، اس کو چاہیئے کہ وہ جلد از جلد نماز پڑھ لے، تاخیر نہ کرے، ایسا نہ ہو کہ بچہ پیدا ہو جائے اور نفاس شروع ہو جائے اور نماز قضاء ہو جائے، ہاں اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں یہ ڈر ہو کہ بچہ پیدا ہو جائے گا اور اس کو تکلیف پہنچے گی تو بیٹھ کر نماز پڑھے۔(۱)

☆.....اسی طرح اگر کسی عورت کے خاص حصے سے بچے کا کچھ حصہ نصف سے کم باہر آ گیا ہو، مگر ابھی تک نفاس یعنی خون جاری نہیں ہوا تو اس کو بھی نماز میں تاخیر کرنا جائز

---

(۱) والنفاس لغة: ولادة المرأة ،وشرعا(دم) فلو لم تره هل تكون نفساء؟ المعتمد نعم (ويخرج) من رحم ، فلو ولدته من سرتها ان سال الدم من الرحم فنفساء والا فذات جرح وان ثبت له احكام الولد(عقب ولد)او أكثره ولو متقطعاعضواً عضواً لااقله. فتتوضأان قدرت اوتتيمم وتومى بصلاة ولا تؤخر ،فماعذر الصحيح القادر؟ الدر مع الرد: ۱/ ۲۹۹. باب الحيض، ط: سعيد كراچى. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۲۳۳، كتاب الحيض، الفصل الرابع، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۱۱۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچى. (قوله تومئى بصلاة) اى ان لم تقدر على الركوع والسجود، قال فى البحر عن الظهيرية ولو لم تصل تكون عاصية لربها ، ثم كيف تصلى ؟ قالوا يؤتى بقدر فيجعل القدر تحتها ويحفر لها وتجلس هناك وتصلى كى لا تؤذى ولدها. شامى: ۱/ ۲۹۹، باب الحيض، ط: سعيد كراچى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہیں، بیٹھے بیٹھے نماز پڑھ لے اور زمین پر روئی وغیرہ رکھ کر بچے کا سر اس میں رکھ دے، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اشاروں سے نماز پڑھ لے۔(۱)

اگر کسی وجہ سے نماز نہیں پڑھ سکتی تو پاک ہونے کے بعد اس کی قضاء لازم ہوگی۔(۲)

☆.....عورت جب دردزہ میں مبتلا ہو جو ایک سخت مصیبت کا وقت ہے تب بھی نماز چھوڑنا جائز نہیں۔(۳)

درمیان سے چھوٹی سورت چھوڑ دی

''سورت درمیان سے چھوڑ دی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

دروازہ بند کرنا

اگر مسجد کے اندونی حصے کی بجائے باہر صحن میں نماز ہو رہی ہے تو جماعت کے وقت مسجد کے اندر کے دروازے کو بند کرنا ضروری نہیں۔(۴)

---

(۱) المرأة اذا خرج بعض ولدها ان خرج الاقل لا يكون نفساء فان لم تصل صارت عاصية فيؤتى بقدر او تحفر حفيرة وتجلس هناك كي لاتؤذى الولد. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۲۳۳، كتاب الحيض، الفصل الخامس، ط: رشيدية كوئته. البحر الرائق: ۲/۱۱۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچى. شامى: ۱/۲۹۹، باب الحيض، ط: سعيد كراچى.

(۲) كل صلاة فاتت عن الوقت بعد وجوبها فيه يلزمه قضاؤها سواء ترك عمدا او سهوا اوبسبب نوم وسواء كانت الفوائت كثيرة او قليلة، هندية: ۱/۱۲۱، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئته. البحر الرائق: ۲/۷۹، باب قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئته.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة رقم ۱.

(۴) فتاوىٰ دار العلوم ديوبند: ۳/۳۱۸، باب الصف، ط: مكتبه امداديه ملتان. و: ۳/۳۶۰، ط: دار الاشاعت كراچى، محموديه: ۳/۳۶۱، ط: مكتبه فاروقيه كراچى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دروازہ پر نماز پڑھنا

مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، لیکن اگر نمازی زیادہ ہوں جیسا کہ جمعہ کے دن ہوتا ہے کہ مسجد کے اندر کی صفیں پوری ہو جانے کے بعد دروازوں میں بھی لوگ صف بنا کے کھڑے ہو جاتے ہیں تو یہ ضرورت کی وجہ سے جائز ہے، نماز مکروہ نہیں ہوگی۔ (۱)

درود شریف آدھا پڑھ کر دعا کر دی

اگر کسی نے آخری قعدہ میں درود شریف آدھا پڑھ کر بھولے سے دعا شروع کر دی اس دوران خیال آیا، تو اس آدمی کے لئے بہتر یہ ہے کہ دعا چھوڑ کر پہلے درود شریف پورا پڑھے، پھر دعا پڑھ کر سلام پھیر دے، نماز ہو جائے گی، اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔ (۲)

(۱) وقيام الامام فى المحراب.....فلو قاموا على الرفوف والامام على الارض أو فى المحراب لضيق المكان لم يكره الدر المختار: (قوله إن علل بالتشبه الخ)...ولهذا قال فى الولوالجية وغيرها اذا لم يَضِقِ المسجدبمن خلف الامام لاينبغى له ذلك،لأنه يشبه تباين المكانين،رد المحتار: ۱/ ۶۴۵، ۶۴۶، باب ما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها،مطلب اذاترددالحكم بين سنة وبدعة ط: سعيد كراچى. وفى المبسوط: والاصطفاف بين الاسطوانتين غيرمكروه:لانه صف فى حق كل فريق وان لم يكن طويلا ،وتخلل الاسطوانة بين الصف كتخلل متاع موضوع اوكفرجة بين رجلين وذلك لا يمنع صحة الاقتداء ولا يوجب الكراهة ، آه، المبسوط للسرخسى، : ۲/ ۵۴، كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: غفارية كوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۲۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها،ط: سعيد كراچى.

(۲)وسننهاتركها السنة لايوجب فساداولاسهوابل اساءة لو عامدا غير مستخف..... رفع اليدين للتحريمة والصلاةعلى النبى ﷺ فى القعدةالاخيرة،الدرالمختارمع الرد: ۱/ ۴۷۳۔ ۴۷۷، كتاب الصلاة، باب صفةالصلوةمطلب سنن الصلوة،ط:سعيد، وامابيان ان المتروك ساهياهل يقضى اولافنقول انه يقضى ان امكنه التدارك بالقضاء سواء كان من الافعال او الاذكار. البحرالرائق: ۲/ ۹۸، باب سجودالسهو،ط:سعيد. بدائع الصنائع : ۱/ ۱۶۷، كتاب الصلاة،فصل فى بيان المتروك ساهياهل يقضى ام لا.ط:سعيد.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

درود شریف بھول کر دعا شروع کر دی

اگر کوئی شخص آخری قعدہ میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھنا بھول گیا اور دعائے ماثورہ پڑھنا شروع کر دی، اس دوران یاد آیا تو باقی ماندہ دعا کو چھوڑ کر درود شریف پڑھے، پھر دعائے ماثورہ پڑھ کر سلام پھیر دے نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔ (۱)

درود شریف پڑھ لیا تشہد کے بعد

''تشہد کے بعد درود شریف پڑھ لیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

درود شریف پڑھنا

قعدۂ اخیرہ ''التحیات'' کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے، اور درود شریف یہ ہے: (۲)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌمَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍوَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. (۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) (وسنة فی الصلاة) ای فی قعود اخیر مطلقا، وکذافی قعود اول فی النوافل غیر الرواتب تأمل، رد المحتار: ۱/۵۱۸، باب فی صفة الصلاة مطلب فی وجوب الصلاة علیه کلما ذکر علیه الصلاة والسلام، ط: سعید. هندیة: ۱/۷۲، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها، ط: رشیدیه. حلبی کبیر، ص: ۳۳۳، بیان صفة الصلوة، ط: سهیل اکیڈمی.

(۳) قال سئل محمد عن الصلاة علی النبی ﷺ فقال یقول اللهم صل علی محمد الخ... وهی الموافقة لما فی الصحیحین وغیرهما عن کعب بن عجرة قال سألنا رسول الله ﷺ فقلنا یارسول الله کیف الصلوة علیکم اهل البیت فان الله قد علمنا کیف نسلم علیک قال قولوا اللهم صل علی محمد ... الخ حلبی کبیر، ص: ۳۳۴، بیان صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور. شامی: ۱/۵۱۲، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید، حجة الله البالغة: ۲/۱۲، اذکار الصلاة وهیآتها المندوب الیها. ط: کتب خانه رشیدیة دهلی. البحر الرائق: ۱/۳۲۸، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة، ط: سعید.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

درود شریف پڑھنے کی حکمت

اگر ہم واقعتاً اللہ تعالیٰ کے پورے پورے بندے عابد اور تعظیم کرنے والے، اور مخلوق پر شفقت اور رحم کرنے والے، علوم اور عقائد سے خوش حال ہو جائیں، تو یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان اور احسان ہے، اگر آپ کے دل میں ہمارا درد اور جوش نہ ہوتا، تو قرآن کریم جیسی پاک کتاب کا نزول ہمارے لئے کیسے ہوتا، اگر آپ کی مہربانیاں، توجہات، محنتیں اور مشقت میں ڈالنے والی تکلیفیں نہ ہوتیں تو یہ پاک دین ہم تک کیسے پہنچ سکتا۔

پھر غور کا مقام ہے کہ جب ادنیٰ محسنوں سے ہمیں محبت پیدا ہو جاتی ہے، جو کہ ہماری فطرت سلیمہ کا تقاضہ ہے، تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کیوں مسلمان کے دل میں موجزن نہ ہوگی، پس اسی جوش کا اثر ہے کہ درود کی شکل میں دعا کی جاتی ہے۔ (۱)

(احکام اسلام ص ۱۷)

درود شریف پورا نہیں ہوا امام نے سلام پھیر دیا

اگر مقتدی کا التحیات کے بعد ابھی تک درود شریف ختم نہیں ہوا امام نے سلام پھیر دیا، تو مقتدی بھی امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دے، درود شریف پورا ہونے کا انتظار نہ کرے، کیونکہ درود شریف پڑھنا سنت ہے، اور امام کی اتباع کرنا واجب ہے، جب واجب

---

(۱) ولما كان النبى هو الواسطة العظمى بين العبد وربه ناسب ان يصلى عليه بعد التشهد رجاء ان يرد عليه التحية بأحسن منها. وحيث ان تبادل التحية باعث على توثيق الائتلاف والمحبة. بين الناس فهو يطلب التقرب والتودد من اشرف الخلق وافضلهم وهذا من مصائد الشرف. وان الصلاة عليه بمثابة شكر للجميل الذى وصل اليه من الواسطة. وهذا الجميل هو نعمة الاسلام والتقرب من الله جل جلاله وعظم سلطانه. حكمة التشريع وفلسفته للشيخ على احد الجرجاوى: ۱/۱۱۸، حكمة هيئة الصلاة، ط: انصارى كتب خانه، بازار كتاب فروشى كابل.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور سنت میں تعارض ہو جائے تو واجب کو ترجیح ہوتی ہے۔(۱)

درود شریف تشہد کے بعد پڑھ لیا

''تشہد کے بعد درود پڑھ لیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

درود شریف دو مرتبہ پڑھ لیا

اگر کسی شخص نے آخری بیٹھک میں پورا درود شریف یا اس کا آدھا ''اللھم صل علیٰ محمد'' سے ''حمید مجید'' تک دو مرتبہ پڑھ لیا، تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔(۲)

درود شریف نہیں پڑھا

نماز کے آخری قعدہ میں درود شریف پڑھنا سنت ہے، اس لئے اس کو قصداً نہ پڑھنا سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے درست نہیں، تاہم اگر کسی شخص نے قصداً نہیں پڑھا تو نماز ہو جائے گی، مگر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا بہتر ہے، اگر جلدی ہے تو کم سے کم اللھم صل علیٰ محمد تک پڑھ کر سلام پھیر دے سنت ادا ہو جائے گی۔(۳)

(۱)ولو سلم قبل ان یفرغ المقتدی من الصلوات او قبل ان یفرغ من الدعاء فانه یسلم مع الامام خلاصة الفتاوی: ۱/ ۱۵۹، کتاب الصلاة، الفصل الخامس عشر فی الامامة والاقتداء نوع منه فیما یتابع الامام فی الصلوة وفیما لا یتابعه، ط: رشیدیة کوئٹه. هندیة: ۱/ ۹۰، الفصل السادس فیما یتابع الامام وفیما لا یتابعه، ط: رشیدیة کوئٹه. الدر مع الرد (۱/ ۴۹۶) فصل فی بیان تألیف الصلاة، ط: سعید.

(۲)ولو کرره فی القعدة الثانیة فلا سهو علیه لانها محل للذکر والدعاء. تبیین الحقائق: ۱/ ۴۷۵، کتاب الصلاة باب سجود السهو، ط: سعید. هندیة: ۱/ ۱۲۷، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳)قال فی الدر: وسنة فی الصلاة، ومستحبة فی کل اوقات الامکان، وفی الشامیة: ای فی قعود اخیر مطلقا، وکذا فی قعود اول فی النوافل غیر الرواتب تأمل، وفی صلاة الجنازة، شامی: ۱/ ۵۱۸، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید. (وسننها) ترک السنة لا یوجب فساداً ولا سهواً بل اساء ة لو عامدا غیر مستخف وفی الشامیة: فلو غیر عامد فلا اساء ة ایضاً بل تندب اعادة الصلاة. شامی: ۱/ ۴۷۳ - ۴۷۴، باب صفة الصلاة.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دریا میں تیر رہا ہے

☆.....اگر کوئی شخص دریا میں تیر رہا ہے، اور ساحل تک پہنچتے پہنچتے نماز کا وقت ختم ہونے کا ڈر ہے، تو اس کو چاہیئے کہ اگر ممکن ہو تو تھوڑی دیر تک اپنے ہاتھ پیر کو نہ ہلائے اور اشاروں سے نماز پڑھ لے۔(۱)

☆.....کبھی کشتی غرق ہونے سے یا سیلاب آنے سے لوگ اس قسم کی مصیبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ سب کو بچائے، تو اس صورت میں بھی مذکورہ طریقہ سے نماز پڑھ لے۔ ہاں اگر وقت کے اندر ساحل تک پہنچنے کی امید ہے پھر ساحل میں پہنچ کر نماز پڑھے۔(۲)

دعا

☆.....نماز ختم ہونے کے بعد دونوں ہاتھ سینہ تک اٹھا کر پھیلائے، اور دونوں ہتھیلیوں کے درمیان معمولی فاصلہ رکھے، نہ بہت زیادہ فاصلہ رکھے کہ بے ڈھنگا لگے، نہ بالکل ملا کر رکھے کہ کنجوس اور بخیل معلوم ہو، اور دونوں ہتھیلیوں کو ایک دوسرے کے برابر میں

=ط:سعید،هندیة، ۱/ ۱۲۶،الباب الثانی فی سجود السهو،ط:رشیدیه، امداد الفتاح : ۱/ ۵۰۹،ط: صدیقی پبلشرز کراچی. اقول وقد ذکر فی الامداد بحثا أن کون الاعادة بترک الواجب واجبة لایمنع ان تکون الاعادة مندوبة بترک سنة الخ ونحوه فی القهستانی قال فی فتح القدیر :والحق التفصیل بین کون تلک الکراهة کراهة تحریم فتجب الاعادة او تنزیه فتستحب ، شامی: ۱/ ۴۵۷، مطلب کل صلاة ادیت مع کراهة التحریم تجب اعادتها،باب صفة الصلاة،ط:سعید.

(۱،۲)[فروع]امکن الغریق الصلاة بالایماء بلا عمل کثیر لزمه الاداء والا لا .قوله:بلا عمل کثیر بأن وجد ما یتعلق به او کان ماهرا فی السباحة بحر. ر قوله والا لا ای لا یلزمه الاداء ویعذر بالتاخیر، بحر،رد المحتار: ۲/ ۱۰۳، باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/ ۱۱۵، کتاب الصلاة، باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رکھے (۱)، اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے دعا مانگے، اور اگر امام ہے تو مقتدیوں کے لئے بھی دعا کرے، (۲) اور مقتدی سب آہستہ آہستہ آمین کہتے رہیں، اور دعا کے بعد دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لے۔ (۳)

☆.....جن نمازوں کے بعد سنتیں ہیں جیسے ظہر، مغرب اور عشاء، ان کے بعد بہت دیر تک دعا نہ مانگے بلکہ مختصر دعا پڑھ کر سنت پڑھنے میں مشغول ہو جائے۔ (۴)

اور جن نمازوں کے بعد سنتیں نہیں ہیں جیسے فجر اور عصر، ان کے بعد جتنی دیر تک

---

(۱) ((رافعی ایدیهم) حذاء الصدر وبطونها مما یلی الوجه بخشوع. وفی حاشیة الطحطاوی ،وشرحه ان یرفعهما حذاء منکبیه باسطا کفیه نحو السماء لانها قبلة الدعاء.....وفی النهر: من فعل کیفیته المستحبة ان یکون بین الکفین فرجة وان قلت. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۲۹ ـــ ۲۳۰، کتاب الصلاة، فصل فی صفة الاذکار، ط: المکتبة الغوثیة کراچی. وص: ۳۱۷، ط: قدیمی. هندیة: ۵/۳۱۸، الباب الرابع فی الصلاة والتسبیح وقراءة القرآن والذکر والدعاء ورفع الصوت عند قراءة القرآن ط: رشیدیة کوئٹه. الدر مع الرد: ۱/۵۰۷، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۲) ویستحب للامام بعد سلامه ان یتحول الی جهة یساره لتطوع بعد الفرض..... ثم یدعون لانفسهم وللمسلمین رافعی ایدیهم ..... مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی، ص: ۳۱۳، ۳۱۷، کتاب الصلاة، فصل فی صفة الأذکار، ط: قدیمی کراچی، الدرالمختارمع الرد: ۱/۵۳۰، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی. عمدةُ القاری: ۵/۲۰۸، باب یستقبل الامام الناس اذا سلم ط: مصطفیٰ البابی الحلبی مصر. بخاری ۱/۱۱۷، ط: قدیمی.

(۳) مسح الوجه بالیدین اذا فرغ من الدعاء. قیل لیس بشئی وکثیر من مشایخنا رحمهم الله تعالیٰ اعتبروا ذلک وهوالصحیح وبه ورد الخبر کذا فی الغیاثیة، عالمگیری: ۵/۳۱۸، کتاب الکراهیة، الباب الرابع ط: رشیدیة کوئٹه. مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی، ص: ۳۱۵، ط: قدیمی کتب خانه کراچی.

(۴) ویکره تأخیر السنة الا بقدر اللّٰهم انت السلام، الدر المختار: مع رد المحتار: ۱/۵۲۰، باب فی صفة الصلاة، ط: سعید کراچی. و: ۲/۱۹، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۳۴۱، باب فی بیان صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، بدائع: ۱/۳۹۳، ط: رشیدیة کوئٹه. و: ۱/۱۶۰، فصل فی بیان ما یستحب للامام ان یفعله، ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چاہے دعا مانگے، شرعاً اجازت ہے۔(۱)

اور اگر امام ہے تو مقتدیوں کی طرف منہ پھیر کر بیٹھ جائے، اس کے بعد دعا مانگے بشرطیکہ کوئی نمازی امام کے پیچھے نماز نہ پڑھ رہا ہو۔(۲)

واضح رہے کہ اللہ ہر جگہ ہے، لیکن دعا کا قبلہ اوپر کی جانب ہے اس لئے دعا میں ہتھیلی کا رخ اوپر کی طرف کیا جاتا ہے۔(۳)

☆.....جس طرح فرض نماز جماعت سے ادا کی جاتی ہے، اسی طرح فرض نماز کے بعد دعا بھی جماعت کے ساتھ کی جائے، یعنی امام اور مقتدی سب مل کر دعا مانگیں اور جس طرح سنتیں اور نفلیں الگ الگ پڑھی جاتی ہیں، اسی طرح سنتوں اور نوافل کے بعد دعا بھی الگ الگ مانگیں۔

---

(۱)فاذاتمت صلوۃالامام فهو مخير ان شاء انحرف عن يساره، وجعل القبلة عن يمينه .....(هذا) الذى ذكرناه من التخيير بين الانحراف والانصراف والجلوس مستقبلااذالم يكن بعدالصلاة المكتوبة التى أتمهاتطوع كالفجر والعصر. حلبى كبير ،ص: ۳۴۰۔ ۳۴۱ باب فى بيان صفةالصلاة،ط:سهيل اكيڈمى. فان كانت صلاةلاتصلى بعدها سنة كالفجر والعصر فان شاء الامام قام وان شاء قعد فى مكانه يشتغل بالدعاء لانه لاتطوع بعدهاتين الصلاتين فلابأس بالقعود،بدائع: ۱/۳۹۳، كتاب الصلاة فصل فى بيان مايستحب للامام ،ط:رشيدية و: ۱/۱۵۹، ط:سعيد.

(۲)وفى الخانية يستحب للامام التحول ليمين القبلةيعنى يسارالمصلى لتنفل اوورد ..... مالم يكن بحذائه مصل. الدرالمختارمع الرد: ۱/۵۳۱۔ ۵۳۲باب فى صفةالصلاة،ط:سعيد حلبى كبير،ص: ۳۴۰باب فى بيان صفةالصلاة،ط:سهيل اكيڈمى، البحرالرائق: ۱/۵۸۵، فصل واذا اراد الدخول فى الصلاة،ط:رشيدية كوئٹه. و: ۱/۳۳۵،ط:سعيد. بدائع: ۱/۳۹۳،ط:رشيدية، و: ۱/۱۵۹، فصل فى بيان مايستحب للامام ان يفعله عقيب الفراغ من الصلاة،ط:سعيد.

(۳)(قوله حذاء الصدروبطونهامما يلى الوجه)الذى فى الحصن الحصين ،وشرحه ان يرفعهماحذاء منكبيه باسطا كفيه نحو السماء لانهاقبلةالدعاء. حاشيةالطحطاوى،ص: ۳۱۷،فصل فيمايفعله المقتدى ،فصل فى صفة الأذكار،ط:قديمى. وص: ۲۲۹،ط:المكتبةالغوثية،الدرمع الرد: ۱/۵۰۷، فصل فى بيان تأليف الصلاة،ط:سعيد.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابۂ کرامؓ، تابعین اور تبع تابعین اور سلف صالحین کا یہ طریقہ تھا کہ فرض نماز جماعت سے ادا فرما کر دعا بھی جماعت کے ساتھ کرتے تھے۔(۱)

دعا اجتماعی صورت میں

فرض نمازوں کے بعد امام اور مقتدی کے مل کر دعا مانگنے کی بڑی فضیلت ہے ،(۲) اور اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ امام اور مقتدی دونوں آہستہ آہستہ دعا مانگیں، یہ طریقہ اخلاص سے بھرا ہوا ہوتا ہے، اس میں خشوع، خضوع، عاجزی اور انکساری بھی ہوتی ہے، دل پر اثر بھی ہوتا ہے، قبولیت کے قریب ہوتا ہے، اور ریا کاری سے دور ہوتا ہے۔(۳)

حضرت زکریا علیہ السلام نے بھی دعا آہستہ مانگی تھی، قرآن مجید میں ہے:

اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِیًّا: ''جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا آہستہ پکار۔''

حدیث شریف میں ہے خَیْرُ الدُّعَاءِ الْخَفِیُّ: بہتر دعا آہستہ دعا ہے۔

---

(۱) فتاوی رحیمیہ: ۶/ ۳۹ - ۵۲، ''فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کا ثبوت'' متفرقات صلوۃ، ط: دار الاشاعت کراچی سن ۲۰۰۳ء.

(۲) عن ابی امامةؓ: قال: قیل لرسول اللہ ﷺ ای الدعاء اسمع ؟قال: جوف اللیل ودبر الصلوات المکتوبات، قال الترمذی، هذا حدیث حسن. جامع الترمذی: ۲/ ۱۸۷، ابواب الدعوات. باب (بلاترجمة) ط: سعید، وکذا فی حصن حصین، احوال الاجابة ص: ۳۶ ط: تاج کمپنی لمیٹڈ وکذا فی الجواب الکافی فیمن سئل عن الدواء الشافی المعروف بالداء والدواء لابن قیم الجوزیة، فصل اوقات الاجابة، ص: ۱۶، مکتبه روضة القرآن. ویستحب للإمام بعد سلامه أن یتحول إلیٰ جهة یساره لتطوع بعد الفرض... ثم یدعون لأنفسهم وللمسلمین رافعی أیدیهم، مراقی الفلاح، حاشیة الطحطاوی علی المراقی فصل فی صفة الأذکار، ط: قدیمی. و: ۱/ ۴۲۴، ط: المکتبة الغوثیة. فتاویٰ رحیمیة، ص: ۶/ ۴۴، ط: دار الاشاعت.

(۳) عن النبی ﷺ انه قال: خیر الدعاء الخفی.... ''عن انسؓ مرفوعا: دعوة فی السر تعدل سبعین دعوة فی العلانیة. اعلاء السنن، أبواب الوتر، باب اخفاء القنوت فی الوتر الخ: ۶/ ۱۱۱، ادارة القرآن کراچی. فی الشامیة: واما الادعیة والاذکار فبالخفیة اولی، قلت، ویجتهد فی الدعاء، والسنة ان یخفی صوته لقوله تعالی: (ادعوا ربکم تضرعا وخفیة). ردالمحتار: ۲/ ۵۰۷، مطلب فی شروط الجمع بین الصلاتین بعرفة: ط: سعید.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً: اپنے رب کو پکارو عاجزی اور آہستہ آواز سے۔

دعا کا پسندیدہ طریقہ یہ ہے کہ امام اور مقتدی آہستہ آواز سے دعا کریں ہاں اگر مقتدیوں کو دعا سکھانے کی ضرورت ہے پھر سیکھنے تک بلند آواز سے دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔(۱)

خلاصہ یہ ہے کہ محدثین، مفسرین اور فقہاء کرام کے اقوال سے واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آہستہ دعا مانگنا، امام، مقتدی اور منفرد ہر ایک کے لئے بہتر اور مسنون ہے۔

امام کے لئے زور سے دعا کرنے کی عادت بنا لینا مکروہ ہے،(۲) اماموں کو چاہئے کہ سنت کی عظمت اور اہمیت کو پہچانیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں، عوام اور خواہشات نفسانی کی پیروی نہ کریں۔

بلند آواز سے دعا کرنے کی صورت میں سب سے بڑی خرابی یہ ہوتی ہے کہ جن لوگوں کی کچھ رکعتیں رہ گئی ہیں اور وہ امام کے سلام کے بعد بقیہ نماز ادا کرنے کے لئے

---

(۱) اذادعا بالدعاء المأثور جهراًومعه القوم ايضاًليتعلموا الدعاء لابأس به واذاتعلموا حيننذيكون جهر القوم بدعة كذافي الوجيز للكردري. هندية :۵/۳۱۸، كتاب الكراهية،الباب الرابع في الصلاةوالتسبيح وقراء ةالقرآن والذكروالدعاء ورفع الصوت عند قراء ةالقرآن ،ط:رشيديه، فأختار للامام والمأموم ان يذكروا الله بعد الفراغ من الصلوة،ويخفيان ذلك الاان يكون اماماًيريد ان يتعلم منه ،فيجهر حتى يعلم انه قدتعلم منه ثم يسر .فتح الباري لابن رجب الحنبلي:۵/۲۳۶، كتاب الاذان، باب الذكربعدالصلاة،ط:دارابن الجوزي .والمختار انه الامام والمأموم يخفيان الذكر الاان احتاج الى التعليم فتح الباري لابن حجر:۲/۲۶۹،ط:رئاسة ادارات البحوث العلمية السعودية. فتاوى رحيميه :۶/۴۸، دارالاشاعت .

(۲) قال الطيبي وفيه من اصرعلى امر مندوب ،وجعله عزما،ولم يعمل بالرخصة،فقد اصاب منه الشيطان من الاضلال فكيف من أصرعلى بدعةاومنكر "(مرقاةالمفاتيح . كتاب الصلاةباب في الدعاء في التشهد(رقم الحديث ۹۴۶):۳/۳۱،ط:رشيدية .السعاية۲/۲۶۵،كتاب الصلاة باب صفة الصلاة، سهيل اكيڈمی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کھڑے ہوتے ہیں تو ان کی نماز میں خلل آتا ہے اور ان کو بہت زیادہ پریشانی ہوتی ہے۔(۱)

اور بعض علاقوں میں یہ رواج ہے کہ نماز کے بعد امام بلند آواز سے دعا کرتے ہیں اور مقتدی حضرات بلند آواز سے آمین کہتے ہیں۔ یہ طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ،صحابۂ کرامؓ، تابعین اور ائمۂ دین سے ثابت نہیں ہے۔اس لئے عام حالات میں امام اور مقتدی کو آہستہ آہستہ دعا مانگنے کی عادت بنانی چاہیئے۔

مقتدیوں کے لئے امام کو بلند آواز سے دعا کرنے پر مجبور کرنا صحیح نہیں ہے،(۲) اللہ تعالیٰ ہر ایک کی دعا سنتا ہے،عربی زبان میں دعا یاد نہ ہو تو مادری زبان میں آہستہ آہستہ دعا کرنا صحیح ہے۔(۳)

اور اگر نماز میں مسبوق وغیرہ نہیں ہیں تو بلند آواز سے دعا کرنا بھی منع نہیں ہوگا۔(۴)

---

(۱)...خیر الذکر الخفی لانه حیث خیف الریاء او تأذی المصلین او النیام الخ. ردالمحتار: ۱/ ۶۶۰، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها،مطلب فی رفع الصوت بالذکر،ط:سعید.

(۲)انظر الحاشیة رقم ۲ فی الصفحة السابقة.

(۳)قال العلامة الآلوسیؒ تحت الایة(ادعوا ربکم تضرعا وخفیة)وجاء من حدیث ابی موسیٰ الاشعری انه ﷺ قال لقوم یجهرون:"أیها الناس !اربعوا علی انفسکم ،انکم لاتدعون أصم ولاغائباً،انکم تدعون سمیعاً بصیراً وهو معکم ،وهو اقرب الی احدکم من عنق راحلته" والمعنی ارفقوا بانفسکم واقصروا من الصیاح فی الدعاء ".روح المعانی:۸/ ۱۳۹، داراحیاء التراث العربی، بیروت.

(۴)وهناک احادیث اقتضت طلب الاسرار والجمع بینهما بأن ذالک یختلف باختلاف الاشخاص والأحوال کما جمع بذلک بین احادیث الجهر والاخفاء بالقراءة ولایعارض ذلک حدیث "خیر الذکر الخفی "لانه حیث خیف الریاء او تأذی المصلین او النیام ،فان خلا مما ذکر ، فقال بعض اهل العلم :ان الجهر افضل لانه اکثر عملا :ولتعدی فائدته الی السامعین . ردالمحتار: ۱/ ۶۶۰، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها،مطلب فی رفع الصوت بالذکر،ط:سعید.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....امام ظہر، مغرب اور عشاء کی نماز کے بعد دیر تک دعا نہ مانگے، بلکہ مختصر دعا کرے تا کہ لوگ آرام سے سنت ادا کر سکیں۔(۱)

دعا امام کے ساتھ مانگنا

جماعت کی نماز میں سلام کے ساتھ ساتھ نماز پوری ہو جاتی ہے، سلام کے بعد مقتدی کا تعلق امام سے ختم ہو جاتا ہے، اس لئے نمازیوں کے لئے فرض نماز کے بعد امام کے ساتھ دعا کرنا ضروری نہیں ہے، بلکہ ہر مقتدی اپنی دعا خود کر کے جا سکتا ہے، شریعت کی رو سے اس میں کوئی قباحت نہیں۔(۲)

دعا بلند آواز سے کرنا

دعا آہستہ مانگنا افضل اور بہتر ہے، اگر بلند آواز سے دعا کرنے کی صورت میں نمازیوں کا حرج نہ ہوتا ہو تو کبھی کبھار بلند آواز سے دعا کرنے کی بھی اجازت ہے لیکن ہمیشہ

---

(۱)القیام الی السنۃالتی تلی الفرض متصلابالفروض مسنون غیر انه یستحب الفصل بینهما کما قال علیه السلام اذاسلم یمکث قدرمایقول اللهم انت السلام ومنک السلام ...ثم یقوم الی السنة. حاشیةالطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۳۱۱، کتاب الصلاة،فصل فی صفةالاذکار،ط:قدیمی. جامع الترمذی : ۱/ ۶۶، ابواب الصلاة،باب مایقول اذاسلم ،ط:سعید الدرالمختارمع الرد: ۱/ ۵۳۰، کتاب الصلاة،فصل واذا أرادالشروع فی الصلاة،ط:سعید.

(۲)(قوله ومتابعةالامام)قال فی شرح المنیة:لاخلاف فی لزوم المتابعةفی الارکان الفعلیةاذهی موضوع الاقتداء ...شامی : ۱/ ۴۷۰، باب صفةالصلاة.مطلب مهم فی تحقیق متابعةالامام (قوله ومشارکته فی الارکان)ای فی اصل فعلهااعم من ان یأتی بهامعه او بعده لاقبله الخ شامی: ۱/ ۵۵۱، باب الامامة،ط:سعید. (قوله خیره الخ)..... لکن التخییر الذی فی المنیةهو انه ان کان فی صلاته لاتطوع بعدها،فان شاء انحرف عن یمینه اویساره او ذهب الی حوائجه واستقبل الناس بوجهه ،وان کان بعدتطوع وقام یصلیه یتقدم او یتأخراوینحرف یمیناوشمالااویذهب الی بیته فیتطوع ثمة. شامی: ۱/ ۵۳۱،فصل فی بیان تألیف الصلاة،قبیل فصل فی القراءة.ط:سعید.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے لئے بلند آواز سے دعا کرنے کی عادت بنانا مکروہ ہے۔(۱)

جس طرح فرض نماز کے بعد دعا ثابت ہے اسی طرح رکوع میں "سبحان ربی العظیم" اور سجدہ میں "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھنا بھی ثابت ہے، لیکن جس طرح رکوع اور سجدہ کی تسبیحات کی روایتوں سے بلند آواز سے دعا پڑھنا ثابت نہیں ہوتا، اسی طرح نماز کے بعد دعا کی روایتوں سے بلند آواز سے دعا کرنا ثابت نہیں ہوتا۔(۲)

دعا پر آمین کہنا

نماز کے دوران نماز سے باہر والے کی دعا پر آمین کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۳)

دعا پڑھنا

درود شریف کے بعد کسی ایسی دعا کا پڑھنا سنت ہے جو قرآن کریم یا احادیث سے ثابت ہو، اگر کوئی ایسی دعا پڑھی جائے جو قرآن کریم اور احادیث سے ثابت نہ ہو تب بھی

---

(۱) الاصرار علی المندوب یبلغه الی حد الکراهة. السعایة: ۲/ ۲۶۵، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی. و کذا فی مرقاة المفاتیح: ۳/ ۱۳، باب الدعاء فی التشهد، الفصل الأوّل، ط: رشیدیة.

(۲) عن ابن مسعودؓ ان النبی ﷺ قال اذا رکع احدکم فقال فی رکوعه: سبحان ربی العظیم ثلاث مرات فقد تم رکوعه وذالک ادناه واذا سجد فقال فی سجوده سبحان ربی الاعلی ثلاث مرات، فقد تم سجوده وذالک ادناه. ترمذی: ۱/ ۶۰، ابواب الصلوة، باب ماجاء فی التسبیح فی الرکوع والسجود، ط: سعید. سنن ابی داود: ۱/ ۱۲۹، کتاب الصلوة. باب مقدار الرکوع والسجود، ط: دار الحدیث ملتان، فتاوی رحیمیه: ۶/ ۵۵، نماز کے بعد دعا آہستہ مانگے یا زور سے متفرقات صلوة، ط: دار الاشاعت.

(۳) اذا امن المصلی لدعاء رجل لیس فی الصلوة تفسد صلاته. البحر الرائق: ۲/ ۹، کتاب الصلاة باب مایفسد الصلوة ومایکره فیها، ط: دار الکتب العلمیة بیروت لبنان. و: ۲/ ۵، ط: سعید، قوله وجواب عاطس. ردالمحتار: ۱/ ۶۲۰، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیه، ط: سعید. هندیة: ۱/ ۹۸، الباب السابع فیما یفسد الصلاة ومایکره فیها، ط: حقانیه. حلبی کبیر، ص: ۴۳۹ مفسدات الصلاة، ط: سهیل.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جائز ہے بشرطیکہ دعا ایسی چیز کی ہو جس کا اللہ کے علاوہ کسی اور سے طلب کرنا ممکن نہ ہو۔ (۱)

دعا شروع کرتے ہوئے موذن کو "اللّٰھم آمین" کہنے کا پابند کرنا

نماز کے بعد دعا آہستہ مانگنا زیادہ بہتر ہے، اور مقتدی دعا شروع اور ختم کرنے میں امام کا پابند نہیں ہیں، امام سے پہلے بھی دعا شروع کر سکتے ہیں، اور امام دعا ختم کر لے اس کے بعد بھی دعا مانگ سکتے ہیں، لہذا موذن کو دعا شروع کرتے وقت " اللّٰھم آمین " کہنے کا پابند کرنا اور اس پر یہ ذمہ داری ڈالنا زیادتی ہے۔ (۲)

دعا فرائض کے بعد

☆.....نماز کے سلام کے بعد مقتدی کا تعلق امام سے ختم ہو جاتا ہے، اور نماز مکمل ہو جاتی ہے، سلام کے بعد اجتماعی دعا کرنا اور امام کی دعا پر آمین کہنا ضروری نہیں، دعا کرنا نہ کرنا دونوں اختیار میں ہے، البتہ فرض نماز کے بعد دعا قبول ہوتی ہے اس لئے دعا کرنا بہتر ہے، اور فرائض کے بعد جو بھی دعا چاہے مانگ سکتے ہیں۔ (۳)

---

(۱) ودعا بالأدعية المذكورة في القرآن والسنة، لا بما يشبه كلام الناس.... والمختار كما قاله الحلبي ان ماهو في القرآن او في الحديث لا يفسد وما ليس في احدهما ان استحال طلبه من الخلق لا يفسد وإلا يفسد. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۲۳ ـ ۵۲۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد البحر الرائق: ۱/ ۵۷۶، كتاب الصلاة باب صفة الصلاة، ط: رشيديه و: ۱/ ۳۳۰، ط: سعيد. التبيين: ۱/ ۳۲۰. كتاب الصلاة باب صفة الصلاة، ط: سعيد.

(۲) (قوله وخيره الخ)..... لكن التخيير الذي في المنية هو انه ان كان في صلاة لا تطوع بعدها، فان شاء انحرف عن يمينه او يساره او ذهب الى حوائجه، واستقبل الناس بوجهه، وان كان بعدها تطوع وقام يصليه يتقدم او يتأخر او ينحرف يميناً او شمالا او يذهب الى بيته فيتطوع ثمة. شامي: ۱/ ۵۳۱، فصل في بيان تاليف الصلاة قبيل فصل في القراءة، ط: سعيد

(۳) عن ابي امامةؓ قال: قيل لرسول الله ﷺ اى الدعاء اسمع قال: جوف الليل، ودبر الصلوات المكتوبات. قال الترمذي هذا حديث حسن، جامع الترمذي: ۲/ ۱۸۷، ابواب الدعوات، باب (بلا ترجمة)، ط: سعيد. باب الدعاء بعد الصلاة "لا ريب أن الأدعية دبر الصلوات قد تواترت تواتراً لا ينكر، أما رفع الأيدي فثبت بعد النافلة مرة أو مرتين، فألحق بها الفقهاء المكتوبة أيضاً، وذهب ابن تيمية وابن القيم إلىٰ كونه بدعة، بقي أن المواظبة علىٰ أمر لم يثبت عن النبي ﷺ إلا مرة

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....اگر مقتدی کو کچھ ضرورت ہے، یا کوئی کام ضروری ہے تو سلام کے بعد دعا سے پہلے چلے جانے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔(۱) اور فوراً اٹھ کر چلے جانے والے کے بارے میں طعن و تشنیع کرنا یا اس کو برا بھلا کہنا، یا دعا تک رکنے کو لازم سمجھنا صحیح نہیں ہے ،(۲) اور اگر دعا کے ختم تک انتظار کرے گا، اور امام کے ساتھ دعا میں شریک ہوگا تو یہ اچھا ہوگا اور ثواب بھی زیادہ ملے گا کیونکہ دعا عبادت کا مغز ہے۔(۳)

دعا کا پہلا اور آخری لفظ بلند آواز سے کہنا

امام کے لئے نماز کے بعد دعا کا پہلا اور آخری لفظ بلند آواز سے کہنا جائز ہے، مگر اس کے اہتمام کرنے کی ضرورت نہیں۔(۴)

دعا کا طریقہ

حضرت سائبؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا فرماتے تھے تو اپنے دونوں مبارک ہاتھ اٹھاتے، اور جب فارغ ہوتے تو ان دونوں

=أومرتين، كيف هي، فتلك هي الشاكلة في جميع المستحبات فإنهاتثبت طوراً فطوراً،ثم الأمة تواظب عليها، نعم نحكم بكونها بدعة اذا أفضى الأمرإلىٰ النكير علىٰ من تركها،فيض الباري علىٰ صحيح البخاري ،رقم الحديث، ۶۳۳۰، ۶/ ۲۲۵، كتاب الدعوات،باب الدعاء بعدالصلاة، ط: مكتبة علمية بيروت.و: ۴/ ۴۱۷،ط:المجلس العلمي هند.وكذافي حصن حصين، احوال الإجابة، ص: ۳۶، ط:تاج كمپني .وكذافي الداء والدواء لابن قيم الجوزية،فصل اوقات الاجابة، ص: ۱۶ ،مكتبه روضةالقرآن وانظرالحاشيةرقم ۲ في الصفحة السابقة.

(۱)(قوله الابقدراللهم الخ).....وقول عائشةبمقدارلايفيدانه كان يقول ذلك بعينه بل كان يقعد بقدرمايسعه ونحوه القول تقريباً. ردالمحتار: ۱/ ۵۳۰، باب صفةالصلاة،ط:سعيد.وانظر الحاشية رقم ۲ في الصفحة السابقة.

(۲)الاصرارعلى المندوب يبلغه حدالكراهة .السعاية: ۲/ ۲۶۵، كتاب الصلاة، باب صفةالصلاة، ط:سهيل اكيڈمي .وكذافي مرقاةالمفاتيح :۳/ ۳۱،باب في الدعاء في التشهد،ط: رشيدية.

(۳)عن انس بن مالكؓ عن النبي ﷺ قال: الدعاء مخ العبادة .جامع الترمذي : ۲/ ۱۷۳، باب ماجاء في فضل الدعاء ،ط:قديمي .

(۴)فتاوى محموديه: ۱/ ۲۴۸.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہاتھوں کو چہرہ مبارک پر پھیرتے تھے۔(۱)

دعا کا مسنون طریقہ

دعا کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ باوضو، قبلہ رو، دوزانو، باادب بیٹھ کر آہستہ، خشوع اور خضوع سے دعا کرے، شروع میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (۲) پھر درود شریف، پھر دعا کرے، (۳) پہلے اپنے لئے، پھر والدین کے لئے، پھر تمام ایمانداروں کے لئے دعا کرے، پوری امت کو دعا میں شامل کئے بغیر دعا ناقص رہتی ہے، (۴) دعا کا ہر مضمون بار بار دہرانا چاہئے، کم از کم تین بار

---

(۱) عن السائب بن يزيد عن ابيه ان النبی ﷺ كان اذادعافرفع يديه مسح وجهه بيديه. المسند للامام احمدبن حنبل: ۱۳/۱۴. رقم: ۱۷۸۶۷، ط: دارالحديث القاهرة. الطبعةالاولى كذافى سنن ابى داؤد: ۲/۲۸۳، رقم: ۱۴۸۷. كتاب الصلوة. باب الدعاء. ط: دارالقبلة، جدة، الطبعة الثانية. كذافى المعجم الكبير للطبرانى: ۴/۱۴۱، رقم ۲۲۲۵، ط: بيروت، مشكوة، ص: ۱۹۲، كتاب الدعوات، الفصل الثالث، ط: قديمى.

(۲) قال ابوبكر الجصاص: وقراءةفاتحةالكتاب مع ماذكرنامن حكمهاتقتضى امر الله تعالى ايانا بفعل الحمدوتعليم لناكيف نحمده وكيف الثناء عليه وكيف الدعاء له ودلالةعلى ان تقديم الحمد والثناء على الله تعالى على الدعاء اولى واحرى بالاجابةلان السورةمفتتحةبذكر الحمدثم بالثناء على الله وهوقوله (الحمدلله رب العٰلمين) الى (مالك يوم الدين). احكام القرآن: ۱/۳۲، فصل قراءة فاتحة الكتاب تقتضى الحمد. ط: قديمى. وص: ۲۳ ط: سهيل اكيڈمى. كذا فى الحديث: فى جامع الترمذى، ابواب جامع الدعوات، رقم (۳۴۷۷): ۵/۳۶۴، كتاب الصلاة، ط: بيروت وكذافى ابى داؤد: ۲/۲۸۰، كتاب الصلوة، باب الدعاء رقم (۱۴۷۶) ط: بيروت.

(۳) وفى الرد: نص العلماء على استحبابها (الصلوة) فى مواضع ....(الى ان قال) واول الدعاء واوسطه وآخره، شامى: ۱/۵۱۸، كتاب الصلاة، مطلب: نص العلماء على استحباب الصلاة... الخ، ط: سعيد.

(۴) وفى الرد: و(دعاء)... لنفسه وابويه واستاذه المؤمنين وفى الرد (قوله لنفسه وابويه واستاذه المؤمنين)..... وكان ينبغى ان يزيد ولجميع المؤمنين والمؤمنات..... لقوله تعالى: واستغفرلذنبك وللمؤمنين والمؤمنات وللحديث: من صلى صلاةلم يدع فيهاللمؤمنين والمؤمنات فهى خداج كمافى البحر. الدرمع الرد: ۱/۵۲۱، مطلب: فى الدعاء بغير العربية، ط: سعيد، هندية: ۱/۷۶، كتاب الصلاة، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط: رشيدية، البحر: ۱/۳۳۰، كتاب الصلاة، باب صفةالصلاة، فصل: اذا أرادالدخول فى الصلوة، ط: سعيد.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تکرار کرنا چاہیئے ،(۱) دعا کے درمیان بار بار درود پڑھنا چاہیئے ،اللہ تعالیٰ کو یا ارحم الراحمین، یا ذاالجلال والاکرام سے پکارا جائے ،آخر میں درود شریف کے بعد سبحان ربک رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد لله رب العلمین پڑھ کر آمین کہہ کر دعا ختم کرنی چاہیئے ۔(۲)

---

(۱) کماورد فی الحدیث:عن ابن مسعودؓ قال.....وکان(علیه السلام)اذادعا،دعاثلاثاواذاسأل، سأل ثلاثا،(رواه مسلم فی کتاب الجهادوالسیر،باب مالقی من اذی المشرکین والمنافقین (رقم ۴۶۲۵:۱۲/۳۶۳،ط:دارالمعرفةلبنان:۲/۱۰۸،ط:قدیمی.) وقال النواوی:فیه استحباب تکریرالدعاء ثلاثا.(حواله سابقه)اخرجه البخاری فی کتاب الوضوء،باب:القی علی ظهرالمصلی قذراو جیفةلم تفسدصلاته ،الحدیث :(۲۴۰)واخرجه النسائی فی کتاب الطهارة :باب :فرث مایوکل لحمه یصیب الثوب (الحدیث :ص ۳۰۶).

(۲)الرابعة:یستحب للداعی ان یقول فی آخردعائه کماقال اهل الجنة:وآخردعواهم ان الحمدللّٰه رب العلمین:وحسن ان یقرأ آخرالصافات فانهاجمعت تنزیه الباری تعالی عمانسب الیه والتسلیم علی المرسلین ،والختم بالحمدلله رب العلمین (الجامع لاحکام القرآن المعروف بتفسیر القرطبی .پ:۱۱،یونس:آیة:۱۰)کذافی الحصن الحصین :آداب الدعاء.....وهی ..... التنظف والتطهرواستقبال القبلةوالصلاةوالجثوعلی الرکب والثناء علی الله تعالی اولا واخرا والصلاةعلی النبی ﷺ کذلک وبسط الیدین ورفعهماوان یکون رفعهماحذوالمنکبین وکشفهماوالتأدب والخشوع والتمسکن مع الخضوع .....وخفض الصوت .....وان یبدأبنفسه وان یدعولوالدیه واخوانه المؤمنین وان لایخص نفسه بالدعاء ان کان اماما وان یکررالدعاء واقله التثلیث ،وان یلح فیه.....وتأمین الداعی والمستمع ومسح وجهه بیدیه بعدفراغه.....الخ (حصن حصین ، المنزل الاول،من وردیوم الخمیس ،بیان آداب الدعاء ،ص ۲۱-۲۵،ط:مطبع نجم العلوم لکنؤ) (رافعی ایدیهم)حذاء الصدر،وبطونهامایلی الوجه بخشوع وسکون، ثم یختمون بقوله تعالی سبحان ربک رب العزةعمایصفون الآیةلقول علیؓ من احب ان یکتال بالمکیال الاوفی من الاجریوم القیامة،فلیکن آخرکلامه اذاقام من مجلسه سبحان ربک الآیةوقال رسول اللهﷺ :من قال دبرکل صلاة،سبحان ربک ،،الآیةثلاث مرات فقد اکتال بالمکیال الاوفی من الاجر.مراقی الفلاح .حاشیةالطحطاوی علی المراقی ،ص:۳۱۷-۳۱۸فصل فیمایفعله المقتدی بعدفراغ امامه الخ فصل فی .ط:قدیمی .

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دعا کی حقیقت

اگر چہ دنیا کی کوئی بھی اچھائی اور برائی تقدیر سے ماورا نہیں، تاہم اللہ کی قدرت نے اس کو حاصل کرنے کے لئے اسباب مقرر کر رکھے ہیں جن کے صحیح اور سچے اثر میں کسی عقل مند کو اشکال نہیں، مثلاً مقدر پر لحاظ کر کے دواء کا کرنا نہ کرنا اگر چہ درحقیقت ایسا ہی ہے جیسا کہ دعا کرنا یا نہ کرنا، مگر کیا کوئی یہ رائے ظاہر کر سکتا ہے کہ مثلاً علم طب سراسر باطل ہے، اور اللہ تعالیٰ نے دواؤں میں کچھ بھی اثر نہیں رکھا، پھر جب اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے، اور اس قدرت کا ظہور بھی اس نے کر دیا کہ تربد اور سقمونیا اور سنا اور حب الملوک میں ایسا قوی اثر رکھے کہ ان کی پوری خوراک کھانے کے ساتھ ہی موشن (دست) شروع ہو جاتے ہیں، یا مثلاً سم الفار اور بلیش اور دوسرے زہروں میں وہ غضب کی تاثیر ڈال دی کہ ان کی ایک خاص مقدار چند منٹوں میں ہی اس جہاں سے رخصت کر دے، پھر کیونکر یہ احتمال پیدا کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول اور برگزیدہ بندوں کی توجہ، عقد ہمت اور تضرع کی بھری ہوئی دعاؤں کو فقط مردہ کی طرح رہنے دیں گے، جن میں ایک ذرہ بھی اثر نہ ہوگا جو شخص دواؤں کی اعلیٰ تاثیروں پر ذاتی تجربہ نہ رکھتا ہو اور دعا کی قبولیت کا قائل نہ ہو، اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ایک مدت تک پرانی اور سال خوردہ، اور مسلوب القوۃ دواء (Exp.date کے بعد کی دواء) کو استعمال کرے، اور پھر اس کو بے اثر پا کر اس دواء پر عام حکم لگا دے کہ اس میں کچھ تاثیر نہیں۔

سوال:۔ دیکھا جاتا ہے کہ بعض دعائیں خطا جاتی ہیں اور ان کا اثر کچھ معلوم نہیں ہوتا؟

جواب:۔ ہم کہتے ہیں یہی حال دواؤں کا بھی ہے، کیا دواؤں نے موت کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دروازہ بند کر دیا ہے یا ان کا خطا جانا ناممکن ہے مگر کیا اس کے باوجود کوئی ان کی تاثیر سے انکار کر سکتا ہے، یہ سچ ہے کہ ہر ایک چیز پر تقدیر محیط ہے، مگر تقدیر نے علوم کو ضائع اور بے حرمت نہیں کیا، اور نہ اسباب کو بے اعتبار کر کے دکھلایا،(۱) بلکہ اگر غور کر کے دیکھو تو یہ جسمانی اور روحانی اسباب بھی تقدیر سے جدا نہیں ہیں مثلاً اگر بیمار کی تقدیر موافق ہو تو علاج کے اسباب پورے طور پر میسر آجاتے ہیں، اور جسم کی حالت بھی ایسے درجہ پر ہوتی ہے کہ وہ ان سے نفع اٹھانے کے لئے مستعد ہوتا ہے، تب دواء نشانہ کی طرح جا کر اثر کرتی ہے یہی قاعدہ دعا کا بھی ہے، یعنی دعا کے لئے بھی تمام اسباب وشرائط قبولیت اس جگہ جمع ہوتے ہیں، جہاں ارادہ بھی اس کے قبول کرنے کا ہے۔ (احکام اسلام ص ۸۴)(۲)

دعا کے آداب

دعا کے آداب میں سے یہ ہے کہ دونوں ہاتھ سینہ تک اٹھا کر دعا کرے، اور دونوں ہاتھوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھے، دعا کے دوران دونوں ہاتھوں کو ملا کر رکھنا مناسب نہیں۔(۳)

---

(۱) عن سلمانؓ قال: قال رسول الله لایرد القضاء الاالدعاء. جامع الترمذی: ۳۶/۲، ابواب القدر، باب ماجاء لایرد القضاء الاالدعاء. ط: فاروقی کتب خانه ملتان کذافی ابن ماجة ص: ۱۰ المقدمة. ابواب القدر. ط: قدیمی وفی حاشیة السندی علی ابن ماجة مانصه: قال الغزالیؒ: فان قیل فمافائدة الدعاء مع ان القضاء لامرد له فاعلم ان من جملة القضاء ردالبلاء فان الدعاء سبب ردالبلاء ووجود الرحمة کماان البذر سبب لخروج النبات من الارض وکماان الترس یدفع السهم کذلک الدعاء یرد البلاء (حاشیة السندی مع ابن ماجة ابواب القدر. ط: مطبعة علمیة 1313ھ.

(۲) حجة الله البالغه ص ۷۴، ۷۵، الاذکار ومایتعلق بها، ط: کتب خانه رشیدیة دهلی.

(۳) وفی الهندیة: والافضل فی الدعاء ان یبسط کفیه ویکون بینهمافرجة..... والمستحب ان یرفع یدیه عند الدعاء بحذاء صدره کذافی القنیة. عالمگیری: ۳۱۸/۵، کتاب الکراهیة، الباب الرابع فی الصلاة والتسبیح والذکر والدعاء .....الخ، ط: مکتبة حقانیة، کذافی حصن حصین المنزل الاول، بیان آداب الدعاء، ص: ۲۱-۲۵، ط: نجم العلوم لکنؤ وکذا أخرجه الحاکم فی المستدرک: ۲۲۷/۲، (رقم ۲۰۱۰) وابوداؤد کتاب الصلوة، باب الدعاء (رقم: ۱۴۸۰) ۲۸۱/۲، ط: دار القبلة جدة.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دعا میں سنت

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا کے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھانا اور پھر دعا کے بعد اپنے اٹھے ہوئے ہاتھوں کو چہرہ پر پھیرنا سنت ہے۔(۱)

دعا میں ہاتھ کہاں تک اٹھائے

استسقاء کی نماز کے بعد کی دعا کے علاوہ باقی دعاؤں کے وقت ہاتھوں کو کاندھوں سے اوپر نہ اٹھانا چاہیئے اور دعا میں عاجزی اور انکساری کی کیفیت ہونی چاہیئے۔(۲)

---

(۱)عن عمر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ کان اذامدّیدیہ فی الدعاء لم یردھماحتی یمسح بھماوجھہ. (المستدرک علی الصحیحین، ۲/۲۲۷، کتاب الصلاۃ،باب مسح الوجہ بالیدین عندالدعاء،رقم (۲۰۱۰)،ط:دارالغرب بیروت،سنن ابی داؤد: ۲/۲۸۱، کتاب الصلاۃ،باب الدعاء (رقم ۱۴۸۰، ط: دارالقبلۃجدۃ)والمستحب ان یرفع یدیہ عند الدعاء بحذاء صدرہ کذافی القنیۃ،مسح الوجہ بالیدین اذافرغ من الدعاء قیل لیس بشئ وکثیرمن مشایخنارحمھم اللہ تعالی اعتبرواذلک وھوالصحیح وبہ وردالخبر کذافی الغیاثیۃ.(فتاوی عالمگیری:۵/۳۱۸، کتاب الکراھیۃ،الباب الرابع فی الصلاۃ والتسبیح والدعاء ط:المکتبہ الحقانیۃ.بشاور.وکذافی الحصن الحصین :المنزل الاول :بیان آداب الدعاء.ص: ۲۱ ــ ۲۵ مطبع نجم العلوم لکھنؤ.وفی الدرالمختار:(فیرفعھماکالدعاء)(فیبسط یدیہ) حذاء صدرہ (نحوالسماء)لانھاقبلۃالدعاء ویکون بینھمافرجۃ..... والمسح بعدہ علی وجھہ سنۃفی الاصح .شرنبلالیۃ.الدرالمختارمع الرد: ۱/۵۰۷، کتاب الصلوۃ،مطلب مھم فی عقدالاصابع عندالتشھد،ط:سعید.

(۲)(قولہ:فیبسط یدیہ حذاء صدرہ)کذاروی عن ابن عباسؓ من فعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم قنیۃ عن تفسیر السمان .ولاینافیہ مافی المستخلص للامام ابی القاسم السمرقندی ان من آداب الدعاء ان یدعو مستقبلا ویرفع یدیہ بحیث یری بیاض ابطیہ لامکان حملہ علی حالۃ المبالغۃوالجھد وزیادۃالاھتمام کمافی الاستسقاء لعودالنفع الی العامۃ.وھذاعلی ماعداھا،ولذاقال فی حدیث الصحیحین "وکان لایرفع یدیہ فی شئ من دعائہ الافی الاستسقاء فانہ یرفع یدیہ حتی یری بیاض ابطیہ "ای لایرفع کل الرفع .کذافی شرح المنیۃومثلہ فی شرح الشرعۃ. شامی: ۱/۵۰۷، کتاب الصلاۃمطلب فی اطالۃالرکوع للجائی ،ط:سعید.ھندیۃ:۵/۳۱۸، کتاب الکراھیۃ،الباب الرابع فی الصلاۃ والتسبیح والذکروالدعاء الخ ،ط:مکتبہ حقانیہ، وفی الحصن الحصین ص ۲۱ ـ ۲۵ المنزل الاول ،بیان آداب الدعاء ،ط:نجم العلوم لکھنؤ.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دعا نماز کے بعد

نماز ختم ہونے کے بعد دونوں ہاتھ سینہ تک اٹھا کر پھیلائے، اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے دعا مانگے، اور اگر امام ہے تو مقتدیوں کے لئے بھی دعا کرے، اور دعا مانگنے کے بعد دونوں ہاتھ چہرہ پر پھیر لے، مقتدی خواہ اپنی اپنی دعا مانگیں یا امام کی دعا سنائی دے تو سب آہستہ آہستہ آمین کہتے رہیں دونوں صورتیں درست ہیں۔(۱)

دعا کے اول وآخر میں درود شریف

دعا کے اول وآخر میں درود شریف کا ہونا دعا کی قبولیت کے لئے زیادہ امید بخش ہے۔(۲)

دعا کے وقت ہاتھ کیسے رکھے

دعا کے وقت دونوں ہاتھوں کو سینہ تک اٹھائیں، اور ان کو اس طرح رکھیں کہ ہاتھوں کے اندر کا رخ یعنی ہتھیلیاں چہرہ کے سامنے رہیں اور دونوں ہاتھوں کے درمیان معمولی فاصلہ رہے تاکہ بخیل اور کنجوس جیسے نہ لگیں، اور نہ بہت زیادہ فاصلہ رکھیں کہ بے پرواہ اور ناقدری کرنے والے محسوس ہوں۔(۳)

---

(۱) وفی الحصن الحصین للجزریؒ: آداب الدعاء ....هی .....بسط الیدین ورفعهماوان یکون رفعهماحذوالمنکبین.....وان یبدأبنفسه وان یدعو لوالدیه واخوانه المؤمنین وان لایخص نفسه بالدعاء وان کان اماما وتأمین الداعی والمستمع ومسح وجهه بیدیه بعدفراغه .....الخ، حصن حصین،ص: ۲۱، ۵۲،المنزل الاول ،بیان آداب الدعاء،ط:نجم العلوم لکھنؤ.

(۲) نص العلماء علی استحبابها(الصلوة)فی مواضع .....واول الدعاء واوسطه وآخره،شامی: ۵۱۸/۱، کتاب الصلاة،مطلب نص العلماء علی استحباب الصلوة،ط:سعید.

(۳) کمافی الدر:فیرفعهماکالدعاء ،فیبسط یدیه حذاء صدره نحو السماء لانهاقبلةالدعاء ویکون بینهمافرجة.الدرمع الرد: ۵۰۷/۱، کتاب الصلوةآداب الصلوة، ط:سعید. هندیة :۳۱۸/۵، کتاب الکراهیة،الباب الرابع فی الصلاةوالتسبیح والذکروالدعاء ،ط:حقانیه،حصن حصین ، ص: ۲۱ ـ ۲۵، المنزل الاول بیان آداب الدعاء،ط:نجم العلوم لکھنؤ.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دعا میں مقتدی کی طرف رخ کرنا

امام کے لئے فجر اور عصر کی نماز کے بعد مقتدیوں کی طرف رخ کر کے دعا کرنا سنت کے مطابق ہے، ظہر، مغرب اور عشاء کی فرض نماز کے بعد مقتدیوں کی طرف رخ کر کے دعا کرنا سنت کے خلاف ہے۔(۱)

دعائے قنوت

☆.....وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے، اگر کسی نے وتر کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھی تو سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۲)

اور اگر دعائے قنوت یاد نہیں تو یاد کر لینی چاہئے، اور جب تک یاد نہ ہو (رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ) پڑھے(۳)

---

(۱)فاذاتمت صلوة الامام فهومخيران شاء انحرف عن يساره وان شاء انحرف عن يمينه....وان شاء استقبل الناس بوجهه اى وجلس.....هذاالذى ذكرناه من التخييربين الانحراف والانصراف والجلوس مستقبلااذالم يكن بعد الصلاةالمكتوبةالتى اتمهاتطوع كالفجروالعصر.....وان كان بعدهااى بعد المكتوبة تطوع يقوم الى التطوع بلافصل الامقدارمايقول .....اللهم انت السلام ....الخ. (حلبى كبير، ص: ۳۴۰ ــ ۳۴۱، باب صفةالصلاة،سهيل اكيڈمى لاهور. شامى : ۱/ ۵۳۱، كتاب الصلوة مطلب فيمالوزاد على العددالواردفى التسبيح عقب الصلوة،ط:سعيد. البحر: ۱/ ۳۳۵، كتاب الصلوة،باب صفةالصلاة،ط:سعيد.

(۲)ولهاواجبات لاتفسدبتركهاوتعاد وجوبافى العمدوالسهوان لم يسجد له وهى على ماذكره اربعةعشر (الى ان قال)وقراءة قنوت الوتر.الدر مع الرد: ۱/ ۴۵۶ ـ ۴۶۸، كتاب الصلوة،باب صفة الصلاة، ط:سعيد. هندية : ۱/ ۱۱۰ ،كتاب الصلوة،الباب الثامن فى صلاة الوتر،ط: مكتبة حقانيه ،البحر: ۲/ ۴۰، كتاب الصلوة،باب الوترو النوافل ،ط:سعيد.

(۳)ومن لايحسن القنوت يقول .ربناآتنافى الدنيا حسنة.الآية، (فتاوى شامى : ۲/ ۷،كتاب الصلوة،باب الوترو النوافل ،ط:سعيد،البحر: ۲/ ۴۲، كتاب الصلوةباب الوترو النوافل ،ط:سعيد. الفتاوى التاتارخانية: ۱/ ۶۷۵، كتاب الصلوة،باب الوتر،ط:ادارةالقرآن كراچى .

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....دعائے قنوت یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَانَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ. (۱)

☆.....قنوت میں اسی خاص دعا کا پڑھنا سنت ہے۔(۲)

دعائے قنوت بھول جائے

وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے، اگر وہ بھولے سے چھوٹ جائے تو سجدہ سہو لازم ہوگا۔(۳)

دعائے قنوت بھول گیا

اگر کوئی شخص وتر کی تیسری رکعت میں کھڑے ہونے کی حالت میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا، اور رکوع میں جانے کے بعد یاد آیا، تو رکوع کی حالت میں دعائے قنوت نہ پڑھے، اور دعائے قنوت پڑھنے کے لئے دوبارہ کھڑا نہ ہو بلکہ بیٹھ کر

---

(۱)قال ابن نجیمؒ :ثم ان الدعاء المشهور عندابی حنیفة اللهم انانستعینک ونستغفرک ونؤمن بک ونتوکل علیک .....الخ، البحرالرائق :۲/۴۲، کتاب الصلاة،باب الوترو النوافل ،ط: سعید.شامی :۲/۶، کتاب الصلوة،باب الوترو النوافل .ط:سعید،التاتارخانیة: ۱/۶۷۵، کتاب الصلوة،باب الوتر،ط:ادارةالقرآن.

(۲)(قوله :وهومطلق الدعاء)ای القنوت الواجب یحصل بأی دعاء کان، فی النهروأماخصوص اللّٰهم انانستعینک فسنةفقط،حتی لو اتی بغیره جازاجماعا. شامی: ۱/۴۶۸، کتاب الصلوة، مطلب لاینبغی ان یعدل عن الدرایة اذاوافقتهاروایة،ط:سعید . التاتارخانیة : ۱/۴۷۳، کتاب الصلوة،باب الوتر،ط:ادارةالقرآن . البحر: ۲/۴۲، کتاب الصلوة،باب الوترو النوافل ،ط:سعید. هندیة: ۱/۱۱۱، الباب الثامن فی صلاةالوتر،ط:رشیدیة .

(۳)ولهاواجبات لاتفسدبترکهاوتعادوجوبافی العمدوالسهوان لم یفسد له وهی علی ماذکره اربعةعشر(الی ان قال)وقراءة قنوت الوتر.الدر مع الرد، ۱/۴۵۶، ۴۶۸،باب صفةالصلاة،ط:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

التحیات پڑھ کر دائیں طرف ایک سلام پھیر کر دو سجدے کرے، پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر کر نماز مکمل کر لے، اور اگر رکوع سے کھڑے ہو کر دعائے قنوت پڑھ لی اور دوبارہ رکوع نہیں کیا (اور آخر میں سہو سجدہ کیا) تو بھی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۱)

دعائے قنوت پڑھنا

''وتر میں دعائے قنوت پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا

وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے، اگر بھول جائے تو سجدہ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۲)

دعائے قنوت مکمل نہیں ہوئی امام رکوع میں چلا گیا

اگر وتر کی نماز میں امام مقتدی کی دعائے قنوت ختم ہونے سے پہلے رکوع میں چلا جائے تو مقتدی کے لئے فوراً رکوع میں جانا ضروری ہے، بقیہ دعائے قنوت پوری کرنے کی

= سعید، هندية: ۱/ ۱۱۰، كتاب الصلاة، الباب الثامن فی صلاة الوتر، ط: مكتبه حقانيه. البحر: ۲/ ۴۰، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد.

(۱) ولو نسيه اى القنوت ثم تذكره فى الركوع لايقنت فيه لفوات محله ولايعود الى القيام فى الاصح، لان فيه رفض الفرض للواجب، فان عاد اليه وقنت ولم يعد الركوع لم تفسد صلاته لكون ركوعه بعد قراءة تامة وسجد للسهو، قنت اولا لزواله عن محله، الدر مع الرد: ۲/ ۹، ۱۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد. البحر: ۲/ ۴۲، كتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد. بدائع: ۱/ ۲۷۴، كتاب الصلوة، فصل فى القنوت، ط: سعيد.

(۲) أيضاً

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اجازت نہیں ہوگی ،(۱) کیونکہ اس حالت میں امام کی پیروی واجب ہے ،وجہ یہ ہے کہ دعائے قنوت جس قدر بھی پڑھ لے واجب ادا ہو جاتا ہے امام کے پیچھے پوری پڑھنا واجب نہیں۔(۲)

دعائے قنوت میں امام کی پیروی

وتر کی دعائے قنوت میں بھی امام کی پیروی کرنا واجب ہے ،اگر کسی مقتدی نے وتر کی دعائے قنوت میں امام کی پیروی نہیں کی تو وہ گنہگار ہوگا ، کیونکہ اس نے واجب ترک کیا۔(۳)

دعائے قنوت یاد نہیں

اگر کسی کو دعائے قنوت یاد نہ ہو تو جلد از جلد دعائے قنوت یاد کر لینی چاہئے ، جب تک یاد نہ ہو دعائے قنوت کی جگہ یہ دعا پڑھے:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور اگر

---

(۱)(رکع الامام قبل فراغ المقتدی)من القنوت قطعه و(تابعه)(قوله قطعه وتابعه)لان المراد بالقنوت هنا الدعاء الصادق علی القلیل والکثیر ،وما اتی به منه کاف فی سقوط الواجب وتکمیله مندوب والمتابعة واجبة فیترک المندوب للواجب شامی : ۲/ ۱۰ ،باب الوتر والنوافل ،ط:سعید.

(۲) المقتدی یتابع الامام فی القنوت فی الوتر فلو رکع الامام فی الوتر قبل ان یفرغ المقتدی من القنوت فانه یتابع الامام. هندیة: ۱/ ۱۱۱ ، الباب الثامن فی صلاة الوتر ، ط:رشیدیه، الشامی : ۱/ ۴۷۰ ، کتاب الصلوة، باب بیان صفة الصلاة، مطلب فی تحقیق متابعة الامام ط:سعید، التاتارخانیة کتاب الصلاة باب الوتر ، ۱/ ۶۷۵ ط:ادارة القرآن.

(۳) "ثم ذکر ماحاصله انه تجب متابعته للامام فی الواجبات فعلا و کذا ترکا ان لزم من فعله مخالفته الامام فی الفعل کترکه القنوت...الخ. شامی : ۱/ ۴۷۰، باب بیان صفة الصلاة، مطلب مهم فی تحقیق متابعة الامام ط:سعید. تاتارخانیة کتاب الصلاة باب الوتر ، ۱/ ۶۷۵ ط:ادارة القرآن حلبی کبیر،ص: ۴۲۴،مبحث صلاة الوتر ، ط:سهیل اکیڈمی لاهور.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ بھی یاد نہ ہو تو دعائے قنوت یاد ہونے تک ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ'' تین مرتبہ یا ''یَارَبِّ'' تین مرتبہ پڑھے۔(۱)

دعائے ماثورہ پڑھنے کی وجہ

آخری قعدہ میں تشہد کے بعد دعا کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دعا نمازی کو پسند ہو وہ کرے،(۲) اس واسطے کہ نماز سے فارغ ہونے کا وقت ہے، کیونکہ نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر چھا جاتی ہے، اور ایسی حالت میں دعا قبول ہوتی ہے اور دعا کے آداب یہ ہیں کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور ثنا خوانی کی جائے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں درود وسلام اور برکات کے تحفے بھیجے جائیں، پھر اس کے بعد اپنے لئے اور اپنے والدین کے لئے ہدایت اور مغفرت کی دعا کی جائے تاکہ دعا قبول ہو، پھر اس کے بعد دائیں اور بائیں ''السلام علیکم ورحمة اللّٰه'' کہہ کر نماز سے فارغ ہو جائے۔(احکام اسلام ص ۶۷)(۳)

---

(۱) "ومن لایحسن القنوت یقول: "ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة" الآیة وقال ابواللیث: یقول "اللهم اغفرلی" یکررها ثلاثا، وقیل یقول "یارب" ثلاثا، ذکره فی الذخیرة. شامی: ۲/۷، باب الوتر والنوافل ط:سعید، حلبی کبیر، ص:۴۲۴، مبحث صلاة الوتر،ط:سهیل اکیڈمی لاهور، تاتارخانیة: ۱/۶۷۵،کتاب الصلاة باب الوتر، ط:ادارة القرآن، هندیة: ۱/۱۱۱، الباب الثامن فی صلاة الوتر ط:رشیدیة.

(۲) عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: "لاتقولوا السلام علی الله فان الله هو السلام، لکن قولوا: التحیات لله والصلوات والطیبات (الی ان قال) ثم یتخیر من الدعاء اعجبه الیه، فیدعوا. صحیح البخاری: ۱/۱۱۵، کتاب الصلاة باب ما یتخیر من الدعاء بعدالتشهد ولیس بواجب، ط:قدیمی ،مسلم: ۱/۱۷۳،کتاب الصلاة، باب التشهد فی الصلاة ،ط: قدیمی، ابن ماجة: ۱/۶۴، اقامة الصلاة، باب ماجاء فی التشهد، ط:نورمحمد کتب خانه.

(۳) آداب الدعاء.....هی الثناء علی اللّٰه تعالیٰ اولا وآخرا والصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم کذالک ... وان یبدأ بنفسه وأن یدعوا لوالدیه واخوانه المؤمنین ..الخ. حصن حصین.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دعائے ماثورہ رہ گئی

اگر مقتدی نے التحیات اور درود شریف پڑھنے کے بعد دعائے ماثورہ پوری نہیں پڑھی امام نے سلام پھیر دیا، تو مقتدی بھی امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دے، دعا پوری ہونے کا انتظار نہ کرے۔(۱)

دکان کی حفاظت کے لئے جماعت ترک کرنا

اگر کوئی شخص تاجر ہے، اور اس کو اپنے نوکر پر اعتماد نہیں ہے، تو ایسی صورت میں نماز کے وقت دکان بند کر دے تا کہ اطمینان کے ساتھ نماز ادا کر سکے، اور اگر دکان بند کرنا دشوار اور مشکل ہے، اور نوکروں کو دکان پر چھوڑ کر جانے میں نقصان کا اندیشہ ہے تو اس صورت میں یہ شخص دکان میں نماز پڑھ سکتا ہے،(۲) اس میں دنیاوی اعتبار سے نفع ہے لیکن

– المنزل الاول بیان آداب الدعاء ص: ۲۱، ۲۴، ط:نجم العلوم لکھنو. شامی: ۱/ ۵۱۸ ـ ۵۲۰ کتاب الصلوة ، مطلب نص العلماء علی استحباب الصلاة ، ط:سعید.هندية: ۱/ ۷۶، کتاب الصلاة ، الفصل الثالث فی سنن الصلوة ، ط:رشیدية .ثم امربالتشهد لانه اعظم الاذکار قال: ثم لیتخیر من الدعاء اعجبه الیه" وذالک لان وقت الفراغ من الصلاة وقت الدعاء لانه تغشی بغاشیة عظیمة من الرحمة وحینئذ یستجاب الدعاء ومن ادب الدعاء تقدیم الثناء علی الله والتوسل بنبی الله یستجاب الخ. حجة الله البالغة : ۲/ ۶، الامور التی لابدمنها فی الصلاة ط: کتب خانه رشیدية .

(۱) "وان بقیت الصلوات والدعوات یترکها ویسلم مع الامام لأن ترک السنة دون ترک الواجب، حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح،ص: ۴۱۸، فصل فیما یفعله المقتدی بعد فراغ امامه، ط:المکتبة الغوثیة کراچی.وص: ۳۰۹ ط:قدیمی. شامی : ۱/ ۴۹۶، فصل فی بیان تالیف الصلاة، مطلب فی اطالة الرکوع للجائی ط:سعید.

(۲) فلاتجب علی مریض.....وخوف علی ماله . (قوله وخوف علی ماله) أی من لص ونحوه اذالم یمکنه غلق الدکان اوالبیت مثلا،...الخ شامی: ۱/ ۵۵۵، ۵۵۶ باب الامامة، مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد ، کتاب الصلاة ، الباب الخامس فی الامامة ، الفصل الاول فی الجماعة ۱/ ۸۳ ط:حقانیه.وحاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح ،فصل یسقط حضور الجماعة ۱/ ۴۰۳ ط:المکتبة الغوثیة،وص: ۲۹۷ ،ط:قدیمی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آخرت کے اعتبار سے بہت ہی بڑا نقصان ہے۔(۱)

دکان میں نماز پڑھنا

نماز صحیح ہونے کے لئے جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے،(۲) لہذا اگر دکان کی جگہ پاک ہے تو اس میں نماز پڑھنا جائز ہے، البتہ جامع مسجد کی جماعت چھوڑ کر دکان میں فرض نماز پڑھنے میں چند خرابیاں ہیں، ایک مسجد میں نہ جانے کا گناہ ہوگا دوسرا جامع مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ نماز ادا نہ کرنے میں فی رکعت پانچ سو رکعات کا ثواب ملے گا اور دکان میں پڑھنے سے فی رکعت صرف ایک رکعت کا ثواب ملے گا، اس اعتبار سے فی رکعت ۴۹۹ رکعات کے ثواب کا نقصان ہے، اور چار رکعت والی نماز میں ۱۹۹۶ رکعات کے ثواب کا نقصان ہے، اس لئے پانچ وقت کی فرض نماز مسجد میں جا کر جماعت سے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئیے۔(۳)

---

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: صلاۃ الجماعۃ افضل من صلاۃ الفذ بسبع وعشرین درجۃ، صحیح مسلم: ۱/ ۲۳۱، کتاب الصلاۃ،باب فضل الجماعۃ، ط: قدیمی کراچی. واخرجہ البخاری فی کتاب الاذان: ۱/ ۸۹، باب فضل صلاۃ الجماعۃ، ط: قدیمی

(۲) تطھیر النجاسۃ من بدن المصلی والمکان الذی یصلی علیہ واجب، ھکذا فی الزاھدی من باب الانجاس، فتاوی عالمگیری: ۱/ ۵۸ کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلوۃ، الفصل الاول فی الطھارۃ، ط:رشیدیۃ. الدرالمختارمع الرد: ۱/ ۴۰۲، ۴۰۳، کتاب الصلوۃ، باب شروط الصلوۃ، ط: سعید، والبحر ۱/ ۲۶۶، کتاب الصلاۃ باب شروط الصلوۃ ط:سعید.

(۳) عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم:صلاۃ الرجل فی بیتہ بصلاۃ وصلاتہ فی مسجد القبائل بخمس وعشرین صلاۃ، وصلاتہ فی المسجد الذی یجمع فیہ بخمسمائۃ صلاۃ وصلاتہ فی المسجدالأقصیٰ بخمسین الف صلاۃ وصلاتہ فی مسجدی بخمسین الف صلاۃ،وصلاتہ فی المسجد الحرام بمأۃ الف صلاۃ. رواہ ابن ماجۃ،مشکوٰۃ،ص: ۷۲،باب المساجدومواضع الصلاۃ الفصل الثالث،ط:قدیمی،سنن ابن ماجۃ: ۱/ ۵۴۷،باب ماجاء فی الصلاۃ فی المسجد الجامع، ط:دارالجیل بیروت.وص: ۱۰۲،ط:قدیمی، وص: ۲۰۲، ط: دارالسلام ریاض،رقم الحدیث:۱۴۱۳ ورواہ الطبرانی فی الاوسط (۷۰۰۴) ۸/ ۷ ط:مکتبۃ المعارف الریاض تحقیق: الدکتور محمود الطحان.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دل سے دعا نکلنا

اگر نماز میں کسی کے لئے دل سے دعا نکلے کوئی لفظ زبان سے ادا نہ ہو تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

دل میں نیت کچھ تھی زبان سے کچھ اور نکلا

مثلاً دل میں عصر پڑھنے کی نیت تھی اور زبان سے ظہر کا لفظ نکل گیا تو کوئی بات نہیں نماز ہو جائے گی، کیونکہ دل کی نیت کا اعتبار ہے، زبان کے الفاظ کا اعتبار نہیں۔(۲)

دماغی امراض

خشوع وخضوع کے ساتھ دیر تک سجدہ کرنا دماغی امراض کا علاج ہے، دماغ اپنی ضروریات کے مطابق خون سے ضروری اجزاء حاصل کر کے فاسد مادوں کو خون کے ذریعے گردوں کو واپس بھیج دیتا ہے تاکہ گردے انہیں پیشاب کی شکل میں باہر نکال دیں۔ سجدہ

---

(۱) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ان الله تجاوز عن امتی ماوسوست به صدورها مالم تعمل به اوتتكلم (متفق عليه) مشكوة المصابيح ،ص:۱۸، كتاب الايمان باب فی الوسوسة ،ط:قديمی. وفی عمدة القاری شرح صحيح البخاری : لوحدث نفسه فی الصلاة لم يكن عليه اعادة وقدحرم الله تعالی الكلام فی الصلاة فلو كان حديث النفس فی معنی الكلام لكانت صلاته تبطل،عمدة القاری،۷/ ۸۹ جزء: ۱۳. كتاب العتق، باب الخطأوالنسيان فی العتاقة والطلاق ونحوه، ط:رشيدية ودارالفكر. كذا فی شرح الطيبی علی مشكوة المصابيح : ۱/ ۲۰۱، كتاب الايمان، باب الوسوسة ط:ادارة القرآن كراچی.

(۲) والمعتبرفيها عمل القلب اللازم للارادة ، فلاعبرة للذكر باللسان ان خالف القلب لانه كلام لانية ، وفی الرد: (قوله ان خالف القلب) فلو قصد الظهر وتلفظ بالعصر سهوا اجزأه كما فی الزاهدی قهستانی. الدرمع الرد ۱/ ۴۱۵ كتاب الصلوة بحث النية، ط: سعيد، حلبی كبير ، ص: ۲۴۷، الشرط السادس ط:سهيل اكيڈمی لاهور، وفی البحر : ۱/ ۲۷۷ كتاب الصلوة ، باب شروط الصلوة ط:سعيد.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے اٹھتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ سر جھکا ہوا ہو اور بازو سیدھے اور ان میں قدرے تناؤ ہو۔ اٹھتے وقت ران پر ہتھیلیاں بھی رکھیں، کمر کو پوری کوشش سے اوپر اٹھائیں اور آہستہ سے کھڑے ہو جائیں یا بیٹھ جائیں۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/ ۷۵)

دن کی فرض نمازوں کی آخری رکعتوں میں جہر کیا

اگر کسی امام نے دن کی فرض نمازوں کی آخری رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی تو سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔(۱)

دنیا کی پانچ سزائیں

''نماز میں سستی کی پندرہ سزائیں مقرر ہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

دو آیتیں پڑھیں

اگر کسی نے سورۂ فاتحہ کے بعد صرف چھوٹی دو آیتیں پڑھیں، اور بھول کر رکوع میں چلا گیا، تو اس پر سہو سجدہ واجب ہوگا،(۲) اور اگر قصداً رکوع میں چلا گیا تو نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہوگی، کیونکہ چھوٹی تین آیتیں اور بڑی ایک آیت کا پڑھنا واجب ہے، اور اس نے

---

(۱) والجهر والمخافتة فی محله واجب كما عرف،ولو جهر الامام فيما يخافت اوخافت فيما يجهر قدرماتجوزبه الصلاة يجب سجود السهو عليه. حلبی كبير، ص:۴۵۸،كتاب الصلوة، فصل فی سجودالسهو،ط:سهيل اكيڈمی لاهور،شامی: ۱/ ۸۱،كتاب الصلوة،باب سجود السهو،ط:سعيد،هندية: ۱/ ۱۲۸ كتاب الصلوة، الباب الثانی عشرفی سجودالسهو،ط:رشيدية.

(۲)لوقرأ الفاتحة و آيتين فخرّ راكعاً ساهياً ثم تذكر عاد واتم ثلاثا وعليه سجودالسهو كذا فی الظهيرية. هندية: ۱/ ۱۲۶، كتاب الصلاة، الفصل الثانی فی سجدة السهو، ط: رشيديه، تاتارخانية: ۱/ ۴۴۵،فصل فی القراءة، ط:ادارة القرآن، حلبی كبير، ص:۲۷۷، فرائض الصلاة، الثالث القراءة،ط: سهيل اكيڈمی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس پر عمل نہیں کیا۔(۱)

دوا سے بے ہوش ہو گیا

اگر کوئی شخص دوا کے استعمال سے بے ہوش ہو گیا ہے، تو اس دوران جتنی نمازیں فوت ہو گئی ہیں، ہوش میں آنے کے بعد ان فوت شدہ نمازوں کی قضاء کرنا لازم ہوگا، جیسے کوئی سو رہا ہے، اور بیدار ہونے کے بعد سونے کے زمانے کی تمام نمازوں کی قضاء لازم ہے۔(۲)

دوبارہ فرض نماز پڑھنے کی صورت میں سنتوں کا حکم

''فرض نماز دوبارہ پڑھی جائے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

دوپٹہ

☆.....عورتوں کو نماز کے دوران موٹا دوپٹہ استعمال کرنا چاہئے، اگر باریک دوپٹہ استعمال کریں گی اور اندر سے بدن نظر آئے گا تو نماز نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) ولها واجبات لاتفسد بتركها وتعاد وجوبافي العمد والسهو ان لم يسجد له..وهي... ضم سورة اوماقامها وهوثلاث آيات قصار. الدرمع الرد: ۱/ ۴۵۶، ۴۵۸، كتاب الصلوة، مطلب في واجبات الصلوة، ط:سعيد. حلبي كبير، ص: ۲۷۸، فرائض الصلوة، الثالث القراءة، ط:سهيل اكيڈمي، تاتارخانية: ۱/ ۴۴۶، كتاب الصلوة، فصل في القراءة، ط:ادارة القرآن.

(۲) ومن زال عقله ببنج او خمر او دواء لزمه القضاء وان طالت لانه بصنع العباد كالنوم (قوله بصنع العباد) أي وسقوط القضاء عرف بالاثر اذا حصل بآفة سماوية فلايقاس عليه ماحصل بفعله. الدرمع الرد: ۲/ ۱۰۲، كتاب الصلوة، باب صلوة المريض، ط:سعيد. البحر: ۲/ ۱۱۷، ۱۱۸ كتاب الصلوة، باب صلوة المريض، ط:سعيد. هندية: ۱/ ۱۳۸، كتاب الصلوة، باب صلوة المريض، ط: حقانيه.

(۳) والثوب الرقيق الذي يصف ماتحته لاتجوز الصلوة فيه كذا في التبيين عالمگيري: ۱/ ۵۸، كتاب الصلوة، الباب الثالث في الشروط، ط:حقانيه، شامي: ۱/ ۴۱۰، كتاب الصلوة، باب شروط الصلوة ط:سعيد، البحر: ۱/ ۲۶۷، كتاب الصلوة، باب شروط الصلوة ط:سعيد.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....اگر عورت کو نماز کے دوران ''دوپٹہ'' ٹھیک کرنے کی ضرورت پڑے تو دونوں ہاتھوں سے دوپٹہ ٹھیک کرنے کی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ یہ نماز کی اصلاح کے لئے ہے، نماز خراب کرنے کے لئے نہیں کیا۔(۱)

دوپٹہ باریک ہے

اگر عورت نے ایسا باریک دوپٹہ اوڑھ کر نماز ادا کی جس سے بالوں کی رنگت نظر آتی ہے، یا بدن کا رنگ جھلکے تو نماز نہیں ہوگی۔(۲)

دو رکعت ملی

اگر چار رکعت والی نماز میں جماعت کے ساتھ صرف دو رکعت ملی ہیں تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد باقی دو رکعت میں "الحمد" اور سورت دونوں پڑھے اور اگر جماعت میں شامل ہوتے وقت ثناء نہیں پڑھی تو امام کے سلام کے بعد جب کھڑا ہو تو ثناء بھی پڑھے۔(۳)

---

(۱) ویفسدها کل عمل کثیر لیس من اعمالها ولا لاصلاحها ، الدر المختار مع ردا لمحتار: ۱/۶۲۴، کتاب الصلوة باب مایفسد الصلوة ومایکره فیها، ط:سعید، البحر: ۲/۱۳، کتاب الصلوة، باب مایفسد الصلوة ومایکره فیها ط:سعید، الفقه الاسلامی وادلته: ۲/۱۰۳۱ کتاب الصلوة، الفصل السابع مبطلات الصلوة ومفسداتها ط:رشیدیة کوئٹه.

(۲) وعادم ساتر لایصف ماتحته ، وفی الرد(قوله لایصف ماتحته) بأن یری منه لون البشرة ، احترازاً عن الرقیق والزجاج ،شامی: ۱/۴۱۰، کتاب الصلوة ، باب شروط الصلوة ط:سعید، هندیة : ۱/۵۸ کتاب الصلوة، الباب الثالث فی شروط الصلوة ، ط:رشیدیة. البحر: ۱/۲۶۷، باب شروط الصلاة،ط:سعید.

(۳) والمسبوق وهو من سبقه الامام بهااو ببعضهاوهو منفرد حتی یثنی ویتعوذ ویقرأ وان قرأ مع الامام لعدم الاعتداد بها لکراهتها فیما یقضیه ای بعد متابعته لامامه...ویقضی اول صلاته فی حق قراءة وآخرهافی حق تشهدفمدرک رکعة من غیر فجر یأتی برکعتین بفاتحة وسورة وتشهد بینهما وبرابعة الرباعی بفاتحة فقط ، ولایقعد قبلها، الدرمع الرد: ۱/۵۹۶-۵۹۷، باب الامامة ط:سعید هندیة: ۱/۹۰، ۹۱، کتاب الصلوة، الباب الخامس فی الامامة ، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق ط: رشیدیة. حلبی کبیر ص:۴۶۸، فصل فی سجود السهو ط:سهیل اکیڈمی لاهور.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دوڑنا

☆.....اگر امام صاحب رکوع میں ہیں، تو تاخیر سے آنے والے لوگ رکوع میں شرکت کرنے کے لئے دوڑتے ہیں، بھاگتے ہیں، شریعت کی رو سے ایسا کرنا درست نہیں، بلکہ جماعت میں شامل ہونے کے لئے اطمینان اور سکون کے ساتھ آئیں، اگر رکوع مل گیا تو شامل ہو جائیں، ورنہ رکعت نکل جانے کی صورت میں امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کرلیں۔(۱)

☆.....مسجد میں دوڑنا مسجد کے آداب اور احترام کے خلاف ہے، اس سے نمازیوں کو تشویش ہوتی ہے، اور نماز میں خلل بھی آتا ہے، اس لئے مسجد میں دوڑنے سے بچنا ضروری ہے، ایک حدیث میں ہے: جب تم اقامت سنو تو نماز کے لئے اطمینان اور وقار سے چلو، اور دوڑو نہیں۔(۲)

☆.....دوڑنے سے بچنے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ نماز کے لئے کچھ وقت لے کر نکلیں تاکہ جماعت کی نماز تکبیر اولیٰ سے مل جائے۔

---

(۱) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: "من اتی منكم الصلاة، فليأتها بوقار وسكينة" (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی هريرة رضی الله عنه: ۲/ ۲۸۲ ط: المكتب الاسلامی بيروت، بخاری: ۱/ ۸۸، كتاب الصلاة باب لايسعی الی الصلاة، وليأت بالسكينة والوقار، ط: قديمی. مسلم: ۱/ ۲۲۰ كتاب الصلاة باب استحباب اتيان الصلاة بوقار وسكينة ط: قديمی.

(۲) عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال: اذا سمعتم الاقامة فامشوا الی الصلاة وعليكم بالسكينة والوقار ولاتسرعوا. بخاری: ۱/ ۸۸، كتاب الصلاة، باب لايسعی الی الصلاة، وليأت بالسكينة والوقار، ط: قديمی. وفی عمدة القاری شرح صحيح البخاری: "وفيه البحث علی التأنی والوقار عند الذهاب الی الصلاة: ۵/ ۱۵۴، كتاب الصلاة باب لايسعی الی الصلاة وليأت بالسكينة والوقار ط: ادارة الطباعة المنيرية، المسند للامام احمد بن حنبل: ۲/ ۲۸۲، مسند ابی هريرة رضی الله عنه ط: المكتب الاسلامی، بيروت.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دوسجدے مقرر ہونے کی وجہ

''سجدے دومقرر ہونے کی وجہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

دوسرا سلام امام کے سلام سے پہلے پھیر دیا

اگر مقتدیوں نے پہلا سلام امام کے ساتھ پھیرا لیکن دوسرا سلام امام سے پہلے پھیر دیا اور امام نے بعد میں پھیرا ہے، تو نماز صحیح ہو جائے گی، اعادہ کی ضرورت نہیں ہوگی، لیکن ایسا کرنا برا ہے اچھا نہیں۔(۱)

دوسری رکعت میں اوپر کی سورت شروع کر دی

اگر امام نے پہلی رکعت میں ''سورۂ تبت'' پڑھی اور دوسری رکعت میں ''اذاجاء''(سورۂ نصر) شروع کر دی تو'' سورۂ نصر''ہی کو پوری کرنا چاہئے اس کو چھوڑ کر کسی اور سورت مثلا ''سورۂ اخلاص''کو پڑھنا مکروہ ہے۔(۲)

دوسری منزل میں صف بنانا

جماعت کی نماز کے دوران جب تک پہلی منزل میں جگہ ہو، دوسری منزل میں

---

(۱) وتنقطع به التحريمة بتسليمة واحدة، برهان وقد مر وفی التاتارخانية : ماشرع فی الصلاة مثنى فللواحد حكم المثنى فيحصل التحليل بسلام واحد كما يحصل بالمثنى، الدرمع الرد : ۱/ ۵۲۵، فصل فی بيان تاليف الصلاة ط: سعيد. ان سلم المقتدی قبل الامام وذهب ان كان بعذر يجوز وان لم يكن بعذر يكره مخالفته الامام . التاتارخانية : ۱/ ۵۵۴ ، كتاب الصلاة ، كيفية الصلاة ط:ادارة القرآن، شامی: ۱/ ۴۷۳، كتاب الصلاة، مطلب فی سنن الصلاة ط:سعيد.بدائع: ۱/ ۲۱۴ ،فصل فی سنن الصلاة،ط:سعيد.تذكرة الخليل ،ص:۲۰۷.

(۲)وفی القنية:قرأ فی الأولیٰ الكافرون،وفی الثانية - ألم تر - أو- تبت - ثم ذكريتم،وقيل يقطع ويبدأ،الدرمع الرد: ۱/ ۵۴۷.(قوله ألم ترأو تبت)أی نكس أو فصل بسورة قصيرة.(قوله ثم ذكر يتم)أفاد أن التنكيس أوالفصل بالقصيرة إنما يكره اذا كان عن قصد فلوسهواً فلا، كمافی شرح القنية،واذا انتفت الكراهة فإعراضه عن التی شرع فيهالاينبغی،وفی الخلاصة:افتتح سورة وقصده سورة أخریٰ فلماقرأآية أو آيتين أراد أن يترك تلك السورة ويفتتح التی أرادهايكره.وفی الفتح: ولوكان أی المقروء حرفاًواحداً،شامی: ۱/ ۵۴۷،قبل باب الامامة،ط:سعيد.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

صف بنانا، اسی طرح جب تک دوسری منزل میں جگہ ہو، تیسری منزل میں صف بنانا مکروہ تنزیہی ہے۔(۱)

دوسرے سجدے سے اٹھنا

دوسرے سجدے میں بھی اس طرح جائے کہ پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے، پھر ناک، پھر پیشانی، سجدے کی ہیئت و کیفیت وہی ہونی چاہئیے جو پہلے سجدے میں بیان کی گئی، سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی زمین سے اٹھائے، پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے۔(۲) اٹھتے وقت زمین کا سہارا نہ لینا بہتر ہے، لیکن اگر جسم بھاری ہے، یا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے سہارا لینے کے بغیر اٹھنا مشکل ہے تو سہارا لے کر اٹھنا جائز ہے۔(۳)

دوسرے سلام سے پہلے مقتدی کا قبلہ سے پھر جانا

امام کو چاہئیے کہ سلام کو اتنا لمبا نہ کرے کہ مقتدیوں کا سلام درمیان ہی میں ختم ہو جائے جو مقتدی امام کے پہلے سلام کے بعد دوسرا سلام پورا ہونے سے پہلے منہ قبلہ سے

(۱) عن انس رضی اللہ عنہ ان رسول اللّٰہ ﷺ قال اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیہ فما کان من نقص فلیکن فی الصف المؤخر. سنن ابی داؤد، ص: ۹۸، کتاب الصلوۃ، باب تسویۃ الصفوف، ط: میر محمد. (قولہ فما کان من نقص) والقصد من ذالک: ان لایخلی موضع من الصف الاول مھما امکن وکذالک من الثانی والثالث وھلم جرا الی ان تنتھی وتکتمل الصفوف فاذا کان ثمۃ نقص یجعل ذلک فی الصف الأخیر، شرح سنن ابی داؤد للعینی: ۳/ ۲۲۱، کتاب الصلاۃ باب تسویۃ الصفوف، ط: مکتبۃ الرشد ریاض. شامی: ۱/ ۵۷۰، باب الامامۃ، ط: سعید.

(۲) ویسجدوا اضعار کبتیہ اولا لقربھما من الارض ثم یدیہ الا لعذر، ثم وجھہ مقدما انفہ لمامر (بین کفیہ اعتبار الآخر الرکعۃ باولھا ضاما اصابع یدیہ لتتوجہ للقبلۃ ویعکس نھوضہ (قولہ ویعکس نھوضہ) ای یرفع فی النھوض من السجدۃ وجھہ اولا ثم یدیہ ثم رکبتیہ. شامی: ۱/ ۴۹۷۔ ۴۹۸ کتاب الصلاۃ فصل فی صفۃ الصلاۃ ط: سعید. عالمگیری: ۱/ ۷۵، کتاب الصلاۃ الفصل الثالث فی سنن الصلاۃ وکیفیتھا وآدابھا، ط: رشیدیۃ، حلبی کبیر ص: ۳۲۱ صفۃ الصلوۃ ط: سھیل اکیڈمی لاھور.

(۳) ویکبر للنھوض بلااعتماد (قولہ بلااعتماد) ای علی الارض، قال فی الحلیۃ والاشبہ انہ سنۃ او مستحب عند عدم العذر فیکرہ فعلہ تنزیھا لمن لیس لہ عذر، شامی: ۱/ ۵۰۲، کتاب الصلوۃ فصل فی صفۃ الصلوۃ، ط: سعید. عالمگیری: ۱/ ۷۵ کتاب الصلوۃ، الفصل الثالث فی سنن الصلوۃ، ط: حقانیۃ. حلبی کبیر ۳۲۳، صفۃ الصلوۃ ط: سھیل اکیڈمی لاھور.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھیر کر بیٹھ جاتا ہے، اس کی نماز فاسد تو نہیں ہوگی لیکن مکروہ ضرور ہوگی، اس لئے ایسا نہ کرے بلکہ صبر سے کام لے، امام کے ساتھ شروع سے پہلے سلام تک صبر کیا تو دوسرے سلام تک بھی صبر کرے۔ (۱)

دوسرے کو دیکھ کر نماز پڑھنا

''مسبوق، مسبوق کو دیکھ کر نماز پوری کرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

دوسرے کی زمین پر نماز پڑھی

اگر دوسرے کی زمین پر اجازت کے بغیر نماز پڑھ لی تو نماز ہوگئی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۲)

دوسرے کے بتانے پر عمل کرنا

☆.....اگر کوئی نمازی نماز کے اندر دوسرے کے بتانے پر عمل کرے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۳)

---

(۱) (قوله ولو اتمه الخ) ای لو اتم المؤتم التشهد، بأن أسرع فيه وفرغ منه قبل اتمام امامه فاتى بما يخرجه من الصلاة كسلام او كلام او قيام جاز ای صحت صلاته لحصوله بعد تمام الاركان..... وانما كره للمؤتم ذلك لتركه متابعة الامام بلا عذر. شامی: ۱/ ۵۲۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/ ۷۱، كتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، ط: حقانيه.

(۲) (قوله وارض مغصوبة او للغير) لا حاجة الى قوله او للغير اذ الغصب يستلزمه، اللّهم الا ان يراد الصلوٰة بغير الاذن وان كان غير غاصب ..... وفيها تكره فی ارض الغير لو مزروعة او مكروبة الا اذا كانت بينهما صداقة او رأى صاحبها لا يكرهه فلا بأس. شامی: ۱/ ۳۸۱، كتاب الصلاة، مطلب فی الصلوٰة فی الارض المغصوبة. ط: سعيد كراچی.

(۳) حتىٰ لو امتثل امر غيره فقيل له تقدم فتقدم او دخل فرجة الصف احد فوسع له فسدت، بل يمكث ساعة ثم يتقدم برأيه الخ. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۲۲، كتاب الصلوٰة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/ ۱۳۰، الباب السابع فيما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها. ط: ماجديه كوئٹه. شامی: ۱/ ۵۷۱، باب الامامة، ط: سعيد كراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆اگر کوئی شخص بڑھاپے یا بیماری کی وجہ سے ایسا ہوگیا کہ اس کے دماغ کام نہیں کرتا ہے، یا نماز کی نیت باندھنے کے بعد کیا پڑھنا ہے؟ کیا کرنا ہے؟ یا کتنی رکعت ہوئی ہے؟ یاد نہیں رہتا تو ان صورتوں میں دوسرے آدمی کے لئے بتانا جائز ہوگا، اس سے نماز پڑھنے والے کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

☆.....اگر نمازی نے ایسے آدمی سے لقمہ لیا جو اس کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہے تو لقمہ لینے والے نمازی کی نماز فاسد ہوجائے گی۔(۲)

---

(۱) (واشتبه على مريض اعداد الركعات والسجدات لنعاس يلحقه لا يلزمه الاداء) ولو اداها بتلقين غيره ينبغي ان يجزيه كذا في القنية الدر مع الرد: ۲/ ۱۰۰، (قوله ولو اشتبه على مريض، الخ) اى بان وصل الى حال لا يمكنه ضبط ذلك وليس المراد مجرد الشك والاشتباه لان ذلك يحصل للصحيح (قوله ينبغي ان يجزيه) قد يقال انه تعليم وتعلم وهو مفسد كما اذا قرأ من المصحف او علمه انسان القراءة وهو في الصلاة قلت : وقد يقال انه ليس بتعليم وتعلم بل هو تذكير او اعلام فهو كاعلام المبلغ بانتقالات الامام فتامل، شامي: ۲/ ۱۰۰، باب صلاة المريض، ،قبل مطلب في الصلاة في السفينة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۱۱۶، باب صلاة المريض، قوله والا اخرت ، ط: سعيد كراچي. مصل أقعد عند نفسه انسانا فيخبره اذا سها عن ركوع او سجود يجزيه اذا لم يمكنه الا بهٰذا، هندية: ۱/ ۱۳۸، قبيل الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط:رشيدية كوئٹه.

الاستفسار: مريض يشتبه عليه اعداد الركعات بسبب شدة المرض او لنعاس يلحقه، فيلقنه غيره ، هل يجزيه؟ الاستبشار: يجزيه ، لان التلقين من الغير ، وان كان مفسدا، لكن الضرورة تبيح المحظورات في القنية: "شم" اى شرف الائمة المكي: مريض يشتبه عليه اعداد الركعات والسجدات، لا يلزم الاداء ولو ادا ها بتلقين غيره، ينبغي ان يجزيه، "قع" اى قاضي عبد الجبار: مصل اقعد عند نفسه انسانا ليخبره اذا سهى عن الركوع والسجود، ويجزئه اذا لم يمكنه الا بهٰذا ، قلت : وبهذا يخرج حكم جواز صلاة الشيخ الفاني الذي وصل الى ارذل العمر، ويشتبه عليه اعداد الركعات في الصلاة، فينبغي ان يجوز بتلقين غيره.نفع المفتي والسائل مجموعه رسائل اللكنوي ،ما يتعلق بالاعذار المسقطة لاركان الصلاة،: ۴/ ۱۲۹، ط: ادارة القرآن كراچي.

(۲) وان فتح غير المصلي على المصلي فاخذ بفتحه تفسد كذا في منية المصلي ، هندية: ۱/ ۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط:ماجديه كوئٹه. بدائع: ۱/ ۲۳۶، كتاب الصلاة، فصل واما بيان حكم الاستخلاف،ط: سعيد كراچي.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....اسی طرح اگر نمازی نے نماز کے دوران ایسے آدمی کی بتائی ہوئی کسی بات پر عمل کیا جو اس کے ساتھ نماز میں شامل نہیں تو نمازی کی نماز فاسد ہو جائے گی، مثلاً صف میں کوئی جگہ خالی ہے، اور کسی باہر کے آدمی نے نمازی سے یہ کہا کہ خالی جگہ کو پر کرلو اور نمازی نے اس کا کہنا مان لیا تو نمازی کی نماز باطل ہو جائے گی، اس لئے ایسی صورت میں کچھ دیر وقفہ کرے، پھر اپنی مرضی سے وہ کام کرے، مثلاً خالی جگہ پر کرے، تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

دو سورتیں ایک رکعت میں پڑھنا

فرض نماز کی ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے، مگر نماز ہو جاتی ہے، سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا، اور دوبارہ پڑھنا بھی لازم نہیں ہوتا۔(۲)

دو فرض نمازوں کو ایک وقت پر پڑھنا

دو فرض نمازوں کو ایک وقت میں کسی عذر سے جمع نہ کرے، نہ سفر میں، نہ حضر میں، نہ بیماری میں کیونکہ یہ حرام ہے، اور ہر نماز کو اپنے اپنے وقت کے اندر پڑھنا فرض ہے، اس

---

(۱) وفی القنیة: قیل لمصل منفرد تقدم او دخل رجل فرجة الصف فتقدم المصلی حتیٰ وسع المکان علیه فسدت صلوته وینبغی ان یمکث ساعة ثم یتقدم برأی نفسه وعلله فی شرح القدوری بانه امتثال لغیر امر الله تعالیٰ. شامی: ۱/۵۷۱، باب الامامة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۱۰۳، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: ماجدیه کوئٹه.

(۲) ویکره تکرار السورة فی رکعة واحدة فی الفرائض ولا بأس بذلک فی التطوع ،الخ، هندیة: ۱/۱۰۷، کتاب الصلاة الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها،ط: ماجدیه کوئٹه.قوله ویکره الفصل بسورة قصیرة..... وفی التاتارخانیة : اذا جمع بین سورتین فی رکعة رأیت فی موضع انه لا باس به وذکر شیخ الاسلام لا ینبغی له ان یفعل علی ما هو ظاهر الروایة. وفی شرح المنیة: الاولیٰ ان لا یفعل فی الفرض ولو فعل لا یکره الا ان یترک بینهما سورة او اکثر، شامی: ۱/۵۴۶، قبل باب الامامة.ط:سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں تاخیر کرنا گناہ ہے، اگرچہ بعد میں بھی پڑھنا فرض ہے۔(۱)

اور جمع کرنے کی ایک صورت یہ ہے کہ بعد والی نماز، پہلے والی نماز کے وقت میں پڑھی جائے مثلاً ظہر کے وقت میں ظہر کی نماز کے بعد عصر کی نماز بھی پڑھی جائے تو اس صورت میں عصر کی نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ وقت سے پہلے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ ایسی صورت میں عصر کی نماز کو عصر کے وقت دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

دوسری صورت یہ ہے کہ پہلی نماز اتنی دیر کر کے پڑھے کہ اس کا وقت جاتا رہے یعنی دوسری نماز کے وقت میں پڑھے، مثلاً عصر کے وقت میں پہلے ظہر کی نماز پڑھے پھر عصر کی نماز پڑھے، یا عشاء کے وقت میں پہلے مغرب کی نماز پڑھے، پھر اس کے بعد عشاء کی نماز پڑھے ،اس صورت میں پہلی نماز قضاء کے طور پر ذمہ سے ادا ہو جائے گی لیکن قضاء کرنے کی

(۱،۲) (ولا جمع بين فرضين في وقت بعذر) سفر و مطر خلافا للشافعي، وما رواه محمول على الجمع فعلا لا وقتا (فان جمع فسد لو قدم) الفرض على وقته وحرم لو عكس اى اخره عنه(وان صح) بطريق القضاء(الا لحاج بعرفة و مزدلفة) الدر مع الرد: ۱/ ۳۸۲، (قوله محمول الخ) اى ما رواه مما يدل على التاخير محمول على الجمع فعلا لا وقتا: اى فعل الاولىٰ فى آخر وقتها والثانية فى اول وقتها..... وفى الصحيحين عن ابن مسعود " والذى لا اله غيره ما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة قط الا لوقتها الا صلاتين جمع بين الظهر والعصر بعرفة وبين المغرب والعشاء بجمع ويكفى فى ذلك النصوص الواردة بتعيين الاوقات من الآيات والاخبار وتمام ذلك فى المطولات كالزيلعى وشرح المنية، وقال سلطان العارفين سيدى محى الدين نفعنا الله به: والذى اذهب اليه انه لا يجوز الجمع فى غير عرفة ومزدلفة، لان اوقات الصلاة قد ثبتت بلا خلاف، ولا يجوز اخراج صلاة عن وقتها الا بنص غير محتمل، اذ لا ينبغى ان يخرج عن امر ثابت بامر محتمل ، هذا لا يقول به من شم رائحة العلم، وكل حديث ورد فى ذلك فمحتمل انه يتكلم فيه مع احتمال انه صحيح لكنه ليس بنص ، كذا نقله عنه سيدى عبد الوهاب الشعرانى فى كتابه "الكبريت الاحمر فى بيان علوم الشيخ الاكبر" شامى: ۱/ ۳۸۲، قبل باب الاذان ، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۵۲، الباب الاول فى المواقيت، الفصل الثانى فى بيان فضيلة الاوقات. ط: رشيدية كوئته. البحر الرائق: ۱/ ۲۵۴، قبيل باب الاذان ،ط: سعيد كراچى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وجہ سے کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا۔(۱)

البتہ سفر یا بیماری کی وجہ سے حقیقتاً تو نہیں صورتاً جمع کرنے کی اجازت ہے (۲)اور اس کی صورت یہ ہے کہ پہلے وقت کی نماز کو اس کے آخری وقت میں ادا کرے اور دوسرے وقت کی نماز کو اس کے اول وقت میں پڑھے، مثلاً مغرب کی نماز کو شفق غائب ہونے سے پہلے پہلے پڑھے اور عشاء کی نماز کو شفق غائب ہوتے ہی جلدی پڑھے تو کوئی حرج نہیں اس لئے کہ حقیقتاً دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت پر ادا ہوئی ہیں۔(۳)

عرفات اور مزدلفہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں، عرفات میں مسجد نمرہ کے امام کی اقتداء میں ظہر اور عصر، ظہر کے وقت میں پڑھی جائیں، اور مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں عشاء کے وقت میں ادا کی جائیں، اور مزدلفہ میں دونوں نمازوں کو جمع کرنے کے لئے امام کی شرط

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) عن عائشة رضی الله عنها قالت : کان رسول الله صلی الله علیه وسلم فی السفر یؤخر الظهر ویقدم العصر ویؤخر المغرب ویقدم العشاء قال الطحاویؒ: فثبت بما ذکرنا ان ما روینا عن رسول الله صلی الله علیه وسلم من الجمع بین الصلاتین انه تأخیر الاولیٰ وتعجیل الآخرة ،وکذالک کان اصحاب رسول الله صلی ا لله علیه وسلم من بعده یجمعون بینهما. شرح معانی الآثار: ۱/ ۲۱۲۔ ۲۱۵، کتاب الصلاة، باب: الجمع بین الصلاتین کیف هو؟ ط: قدیمی کراچی. وفی الدر: ولا جمع بین فرضین فی وقت بعذر ..... فان جمع فسد .الدر المختار مع الرد: ۱/ ۳۸۱۔ ۳۸۲، کتاب الصلاة،قبل باب الاذان، ط: سعید کراچی.

(۳) عن نافع قال اقبلنا مع ابن عمر رضی الله عنهما حتیٰ اذا کنا ببعض الطرق استصرخ علی زوجته بنت ابی عبید فراح مسرعاً حتیٰ غابت الشمس فنودی بالصلاة فلم ینزل حتیٰ اذا امسیٰ فظننا انه قد نسی فقلت: الصلاة فسکت حتیٰ اذا کاد الشفق ان یغیب نزل فصلی المغرب وغاب الشفق وصلی العشاء وقال هٰکذا کنا نفعل مع رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا جدبنا السیر، شرح معانی الآثار: ۱/ ۲۱۰، کتاب الصلاة، باب : الجمع بین الصلاتین کیف هو؟ ط: قدیمی کراچی، واخرجه ابو داؤد فی الصلاة برقم [۱۲۱۲] والنسائی فی المواقیت،[۴۸] وانظر الی الحاشیة رقم ۱ فی الصفحة التالیة.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہیں ہے، اور عرفات میں مسجد نمرہ کے امام کی شرط ہے، ورنہ وہ اپنے اپنے خیمے میں اپنے اپنے وقت پر نماز ادا کرے۔(۱)

دو قرأتیں

قرآن مجید میں بعض جگہ بعض الفاظ کے کسی حرف کے اوپر یا نیچے چھوٹا سا ایک حرف لکھا جاتا ہے مثلاً یَبْصُطُ، هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ، عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ کے اوپر چھوٹا سا ''سین'' لکھا ہوا ہے، اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ یہ لفظ ''سین'' اور ''صاد'' دونوں حرفوں سے پڑھا گیا ہے، اور تلاوت کرنے والا خواہ ''سین'' یا ''صاد'' پڑھے دونوں صورتوں میں نماز صحیح ہے۔ اور یہ مطلب نہیں کہ ایسے کلمات کو دو دفعہ پڑھے بلکہ ایک ہی دفعہ پڑھے چاہے ''سین'' سے یا ''صاد'' سے۔(۲)

دو مثل

''دو مثل'' سایہ اصلی کے سوا جب ہر چیز کا سایہ اس سے دوگنا ہو جائے تو دو مثل ہے۔(۳)

---

(۱) ولا جمع بين فرضين في وقت بعذر ..... فان جمع فسد ..... الا لحاج بعرفة ومزدلفة. (وفي الرد: (قوله بعرفة) بشرط الاحرام والسلطان او نائبه والجماعة بين الصلاتين، ولا يشترط كل ذلك في جمع المزدلفة، الدر مع الرد: ۱/ ۳۸۱۔ ۳۸۲، كتاب الصلاة، قبل باب الاذان، ط: سعيد كراچی. ونصب الراية: ۳/ ۵۸۔ ۵۹، كتاب الحج، احاديث في الجمع بين الظهر والعصر بعرفات وبين المغرب والعشاء بالمزدلفة، ط: دار القبلة للثقافة الاسلامية جده. وشرح معاني الأثار: ۲/ ۲۹۰، كتاب مناسك الحج، باب: الجمع بين الصلاتين كيف هو؟ ط: قديمی كراچی.

(۲) ولو قرأ مكان السين صادا في بعض المواضع يجوز، وفي بعضها لا يجوز نحو قوله تعالىٰ "لست عليهم بمسيطر" و" بمصيطر" و بصطة" كلاهما صح في القرآن. تاتارخانية: ۱/ ۴۶۹، كتاب الصلاة، نوع في زلة القاری، ط: ادارة القرآن كراچی. جلالين سورة الغاشية: ۲/ ۴۹۷، ط: قديمی.

(۳) ووقت الظهر من الزوال الى بلوغ الظل مثليه سوى الفئ كذا في الكافي، هندية: ۱/ ۵۱، كتاب الصلاة، الباب الاول في المواقيت، ط: رشيدية كوئٹه. تاتارخانية: ۱/ ۴۰۲، كتاب الصلاة، الفصل الاول في المواقيت، ط: ادارة القرآن كراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دو مثل سایہ ہونے کے بعد غروب آفتاب تک کا وقفہ

دو مثل سایہ ہونے کے بعد آفتاب غروب ہونے تک کا وقفہ کم از کم ایک گھنٹہ پینتیس ۳۵ منٹ ہے، اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے چھ ۶ منٹ ہے، موسم کے لحاظ سے وقفہ اس کے درمیان رہتا ہے، اس سے باہر نہیں ہوتا، البتہ بعض مقامات پر محل وقوع کے فرق کی بنا پر قدرے کم وبیش ہوتا ہے۔ (۱)

دو مرتبہ رکوع کر لیا

''رکوع دو مرتبہ کر لیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

دونوں رکعت میں ایک ہی سورت پڑھنا

''ایک سورت کو دونوں رکعت میں پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

دونوں رکعتوں میں ایک رکوع مکرر پڑھنا

''رکوع مکرر پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

دونوں سجدوں کے درمیان

دونوں سجدوں کے درمیان اس کیفیت سے بیٹھنا چاہیئے جس کیفیت سے دو رکعات یا نماز کے آخر میں سجدوں کے بعد بیٹھنا ہوتا ہے، یعنی ایک سجدہ کرنے کے بعد ''اللّٰہ اکبر'' کہہ کر سر کو زمین سے اٹھائے، اور اطمینان سے دوزانو ہو کر سیدھا بیٹھ جائے اور بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھے، اور دایاں پاؤں اس طرح کھڑا کرے کہ اس کی انگلیاں مڑ کر قبلہ رخ ہو جائیں، اور دونوں ہاتھ رانوں پر اس طرح رکھے کہ انگلیوں

---

(۱) عمدة الفقه: ۲/ ۲۶، کتاب الصلاة، فائدة قبل باب: اذان اور اقامت کا بیان، ط: ادارہ مجددیہ، کراچی. ۱۸.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے آخری سرے گھٹنے کے ابتدائی کنارے تک پہنچ جائیں، انگلیاں گھٹنوں کی طرف لٹکی ہوئی نہ ہوں، اور نظر اپنی گود کی طرف ہو، اور اتنی دیر بیٹھے کہ اس میں کم از کم ایک مرتبہ "سبحان اللّٰہ" کہا جا سکے، اور اگر اتنی دیر بیٹھے کہ اس میں یہ دعا: "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاسْتُرْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ" پڑھی جا سکے تو بہتر ہے، لیکن فرض نمازوں میں یہ پڑھنے کی ضرورت نہیں، نفلوں میں پڑھ لینا بہتر ہے۔(۱)

دو وقتوں کی نماز ایک وقت میں پڑھنا

۱.....دو وقتوں کی نمازوں کا ایک ہی وقت میں پڑھنا جائز نہیں مگر دو وقتوں میں پڑھنا جائز ہے۔(۲)

---

(۱) (وبعد فراغه من سجدتی الرکعة الثانیة یفترش) الرجل (رجله الیسریٰ) فیجعلها بین الیتیه (ویجلس علیها وینصب رجله الیمنیٰ ویوجه اصابعه) فی المنصوبة نحو القبلة هوالسنة فی الفرض والنفل (ویضع یمناه علی فخذه الیمنیٰ ویسراه علی الیسریٰ، ویبسط اصابعه) مفرجة قلیلا (جاعلا اطرافها عندرکبتیه) ولایأخذ الرکبةهوالأصح لتتوجه للقبلة، الدر مع الرد: ۱/۵۰۸، فصل فی بیان تالیف الصلاة الی انتهائها، مطلب مهم فی عقد الاصابع عند التشهد، ط: سعید کراچی. (ویجلس بین السجدتین مطمئنا) لما مر ویضع یدیه علی فخذیه کالتشهد، الدرمع الرد: ۱/۵۰۵، حلبی کبیر، ص: ۳۲۲ ـ ۳۲۷، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی. عن ابن عباس رضی الله عنه قال: کان النبی صلی الله علیه وسلم یقول بین السجدتین: اللّٰهم اغفرلی وارحمنی وعافنی واهدنی وارزقنی. ابوداؤد: ۱/۱۳۰، کتاب الصلاة، باب بین السجدتین، ط: امدادیه وفی الدر: ویجلس بین السجدتین ولیس بینهما ذکر مسنون علی المذهب وما ورد محمول علی النفل، شامی: ۱/۵۰۵، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی. البحر: ۱/۵۲۱، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) (ولاجمع بین فرضین فی وقت بعذر.....فان جمع فسد، الدر مع الرد: ۱/۳۸۱ـ ۳۸۲، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. ولا یجمع بین صلاتین فی وقت واحد لافی السفر ولا فی الحضر بعذرما ..... الخ، هندیة: ۱/۵۲، کتاب الصلاة، الفصل الثانی فی بیان فضیلة الاوقات، ط: رشیدیة، شرح معانی الآثار: ۱/۲۱۲ـ ۲۱۵، کتاب الصلاة، باب الجمع بین الصلاتین کیف هو، ط: قدیمی کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۲.....عرفہ میں مسجد نمرہ کے امام کی اقتداء میں عصر اور ظہر کی نماز کا ظہر کے وقت میں پڑھنا ناجائز نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں نمازوں کو ایک ہی وقت میں پڑھنا صحیح حدیث سے ثابت ہے۔(۱)

۳.....مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز کا عشاء کے وقت میں ادا کرنا منع نہیں بلکہ دونوں نمازوں کو عشاء کے وقت ملا کر پڑھنا شریعت کا حکم ہے۔(۲)

دہرانا

اگر امام کسی سورت کا کچھ حصہ پڑھنے کے بعد بھول گیا اور آگے بڑھ نہ سکا، اور سورت کے اس حصہ کو بار بار دہراتا رہا، پھر سورت کے شروع سے پڑھ کر آخر تک ختم کیا اور رکوع کر لیا تو اس صورت میں نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ بھی لازم نہیں ہوگا۔(۳)

دھوپ

جماعت کی نماز کے دوران دھوپ سے بچ کر سایہ میں کھڑے ہو کر نماز میں شریک ہونے سے نماز ہو جاتی ہے، اگر صفیں ملی ہوئی ہیں، درمیان میں خالی جگہ نہیں ہے۔

(۱،۲) ولا جمع بين فرضين في وقت بعذر ..... فان جمع فسد.....الا لحاج بعرفة ومزدلفة قوله (بعرفة) بشرط الاحرام و السلطان او نائبه والجماعة بين الصلاتين ولا يشترط كل ذلك في جمع المزدلفة. الدر مع الرد: ۱/ ۳۸۱ـ ۳۸۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/ ۵۲، كتاب الصلاة، الفصل الثانی فی بيان فضيلة الاوقات ،ط: رشيدية كوئٹه. شرح معانی الآثار: ۲/ ۲۹۰، كتاب مناسک الحج، باب الجمع بين الصلاتين كيف هو؟ ط: قديمی كراچی.

(۳) واذا كرر آية واحدة مرار فان كان في التطوع الذی يصلی واحدة فذلک غير مكروه وان كان في الصلوٰة المفروضة فهو مكروه في حالة الاختيار، واما في حالة العذر والنسيان فلا بأس هكذا في المحيط، هندية: ۱/ ۱۰۷، كتاب الصلاة، الفصل الثانی فيما يكره في الصلاة ومالا يكره، ط: رشيدية كوئٹه. حاشية الطحطاوی على المراقی، ص: ۳۵۲، فصل في المكروهات، ط: قديمی كراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور اگر صفیں ملی ہوئی نہیں ہیں، درمیان میں خالی جگہ ہے، تو اس صورت میں دھوپ سے بچ کر سایہ میں کھڑے ہو کر اقتداء کرنا مناسب نہیں ہے۔(۱)

(نوٹ) ایسی صورت میں مسجد انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ دھوپ سے بچنے کا انتظام کرے تاکہ نمازیوں کو تکلیف نہ ہو۔

دھوتی

عورتوں کے لئے دھوتی باندھنا اور دھوتی باندھ کر نماز پڑھنا درست ہے اگر اس سے مکمل پردہ ہوتا ہے، ورنہ نہیں کیونکہ ستر عورت یعنی بدن کا چھپانا ضروری ہے اور جس کپڑے سے بھی بدن چھپ جائے نماز درست ہو جاتی ہے۔(۲)

دیر کر کے نماز پڑھنے کا انجام

ایک شخص کی حقیقی بہن کا انتقال ہوا، بھائی اپنی بہن کو قبر میں اتار کر واپس گھر آ گیا، آ کر دیکھتا ہے کہ اس کے پاس جو کچھ نقد رقم تھی وہ میت کو قبر میں اتارتے وقت قبر ہی میں

---

(۱) فناء المسجد كالمسجد فيصح الاقتداء وان لم تتصل الصفوف ، شرح الحموی علی الاشباه والنظائر: ۱/۴۳۴، الفن الثانی کتاب الصلاة، رقم [۱۰۷۸]، ط: ادارة القرآن کراچی. والمسجد وان کبر لا یمنع الفاصل فیه ، کذا فی الوجیز للکردری ، هندیة: ۱/۸۸، .ولو اقتدی بالامام فی اقصی المسجد والامام فی المحراب فانه یجوز ، هندیة: ۱/۸۸، الباب الخامس فی الامامة ، الفصل الرابع فی بیان ما یمنع صحة الاقتداء وما لا یمنع، ط: رشیدیه کوئٹه، ولو صلی علی رفوف المسجد ان وجد فی ضمنه مکانا کره کقیامه فی صف خلف صف فیه فرجة، الدر مع الرد: ۱/۵۷۰، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید کراچی. البحر الرئق: ۱/۶۳۵، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) والرابع ستر عورته ای ولو بما لا یحل لبسه کثوب حریر وان اثم بلا عذر ، رد المحتار: ۱/۴۰۴، باب شرائط الصلاة ،ط: سعید . بدائع الصنائع: ۱/۵۴۳، کتاب الصلاة، فصل فی بیان شرائط الارکان، ط: بیروت. و: ۱/۱۱۶، ط: سعید کراچی. خلاصة الفتاویٰ: ۱/۷۳، کتاب الصلاة، ،الفصل السادس فی ستر العورة، ط: رشیدیة کوئٹه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گر پڑی ہے، مجبور ہو کر قبرستان گیا، اور گری ہوئی رقم نکالنے کے لئے بہن کی قبر کو کھودا، دیکھتا ہے کہ اس کی قبر میں آگ لگی ہوئی ہے اور میت اس میں جل رہی ہے، بہن کی قبر کا یہ حال دیکھ کر روتا ہوا گھر آیا، اور اپنی ماں کے پاس آکر بہن کی قبر کا حال سنایا، ماں نے روتے ہوئے بیٹے سے کہا! بیٹا اور تو کوئی گناہ میری نظروں میں نہیں کرتی تھی، البتہ جب نماز پڑھا کرتی تھی تو وقت سے بے وقت دیر کر کے پڑھا کرتی تھی، ہو نہ ہو اس گناہ کی وجہ سے آگ میں جل رہی ہے۔(۱)

دیہاتی کی امامت

گاؤں کے رہنے والے آدمی کو امام بنانا مکروہ ہے، ہاں اگر گاؤں کا رہنے والا، عالم اور فاضل ہے تو پھر اس کو امام بنانا مکروہ نہیں۔(۲)

اور دیہاتی آدمی کو امام بنانا مکروہ اس لئے ہے کہ دیہات کے لوگوں کو دینی علم حاصل کرنے کا موقع نہیں ملتا۔

---

(۱) روی عن بعض السلف انه دفن اختا له ماتت، فسقط منه کیس فیه مال فی قبرها، ولم یشعر به حتیٰ انصرف عن قبرها، ثم تذکره فرجع الی قبرها فنبشه بعد ماانصرف الناس، فوجد القبر یشتعل علیها ناراً فرد التراب علیها ورجع الی امه باکیا حزینا، فقال: یا اماه اخبرنی عن اختی: وما کانت تعمل؟ قالت: وما سؤالک عنها؟ قال: یا اماه رأیت قبرها یشتعل نارا، فبکت وقالت: یا ولدی کانت اختک تتهاون بالصلاة وتؤخرها عن وقتها، فهٰذا حال من یؤخر الصلاة عن وقتها فکیف حال من لا یصلی؟ فنسأل الله تعالیٰ ان یعیننا علی المحافظة علیها بکما لاتها فی اوقاتها انه کریم رؤوف رحیم، مکاشفة القلوب للغزالی، ص: ۱۸۹-۱۹۰، الباب التاسع والاربعون فی بیان عقوبة تارک الصلاة، ط: دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان.

(۲) وفی الدر (ویکره) تنزیها (امامة عبد واعرابی) قال ابن عابدین: وهو من یسکن البادیة عربیا او عجمیا. "بحر" ولو عدمت ای علة الکراهة بأن الاعرابی افضل من الحضری فالحکم بالضد، الدر مع الرد: ۱/۳۶۰، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. البحر: ۱/۳۴۸، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ڈ

ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرنا

۱.....نماز شروع کرنے کے بعد اپنا ہاتھ ڈاڑھی پر پھیرنے سے بچنا چاہئیے، اس سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے،(۱) اور بار بار کرنے کی صورت میں عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو سکتی ہے۔(۲)

۲.....نماز نہایت خشوع وخضوع اور توجہ کے ساتھ پڑھنی چاہئیے، نماز میں بلاضرورت ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرتے رہنا مکروہ تحریمی ہے۔(۳)

ڈاڑھی کٹانے سے توبہ کرلی

اگر ڈاڑھی کٹانے والے آدمی نے توبہ کرلی، اور ڈاڑھی نہ کاٹنے کا پختہ ارادہ کرلیا

---

(۱) یکره للمصلی ان یعبث بثوبه او لحیته اوجسده.....هندیة: ۱/۱۰۵، کتاب الصلوة، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة ومالا یکره، ط: رشیدیة کوئٹه. الخانیة علی هامش هندیة: ۱/۱۱۷، کتاب الصلاة، باب الحدث فی الصلاة،و ما یکره فیها وما لا یکره ،ط:رشیدیة کوئٹه. (قوله للنهی) وهو ما اخرجه القضاعی عنه صلی الله علیه وسلم " ان الله کره لکم ثلاثا العبث فی الصلاة، والرفث فی الصیام ، والضحک فی المقابر" وهی کراهة تحریم ، شامی: ۱/۶۴۰، مکروهات الصلاة، قبل مطلب فی الخشوع ، ط: سعید کراچی.

(۲) العمل الکثیر یفسد الصلاة ، والقلیل لا، کذا فی محیط السرخسی، هندیة: ۱/۱۰۲، النوع الثانی فی الاعمال المفسدة للصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه.رد المحتار: ۱/۶۲۵، باب: ما یفسد الصلوة وما یکره فیها، ط:سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۲/۱۴۶، فصل فی بیان حکم الاستخلاف، ط: بیروت. و: ۱/۲۴۱، ط: سعید کراچی، (ومنها العمل الکثیر).

(۳) عن ابی ذر رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : لا یزال الله مقبلا علی العبدفی صلاته ما لم یلتفت فاذا صرف وجهه انصرف عنه، رواه احمد وابو داؤد والنسائی وابن خزیمة فی صحیحه والحاکم وصححه . الترغیب والترهیب: ۱/۳۳۳، کتاب الصلاة، الترهیب من الالتفات فی الصلاة، ط: مصر. (قوله لا بأس به) للتذلل ..... لان مبنی الصلاة علی الخشوع ، قلت : واختلف فی ان الخشوع من افعال القلب کالخوف او من افعال الجوارح کا لسکون ،او مجموعهما قال فی الحلیة : والاشبه الاول، وقد حکی اجماع العارفین علیه ، وان من لوازمه: ظهور الذل ، وغض الطرف ، وخفض الصوت،و سکون الاطراف ، وحینئذ فلا یبعد القول بحسن کشفه اذا کان ناشئا عن تحقیق الخشوع بالقلب، شامی: ۱/۶۴۱، مکروهات الصلاة، مطلب فی الخشوع ، ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لیکن ابھی تک ڈاڑھی ایک مٹھی تک نہیں ہوئی تو بھی اس کی امامت مکروہ ہوگی، ہاں جب اس کی ڈاڑھی ایک مٹھی ہوجائے گی تو اس کی امامت مکروہ نہیں ہوگی۔(۱)

ڈاڑھی کٹانے والے کی امامت

ڈاڑھی ایک مٹھی سے کم کرنا حرام ہے، بلکہ یہ دوسرے کبیرہ گناہوں سے بھی بدتر ہے، اس لئے کہ اس کے علانیہ ہونے کی وجہ سے اس میں دین اسلام کی کھلی توہین ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت کا اظہار اور اعلان ہے۔(۲)

دوسری وجہ یہ ہے کہ دوسرے گناہ کسی خاص وقت میں ہوتے ہیں، مگر ڈاڑھی کٹانے کا گناہ ہر وقت ساتھ لگا ہوا ہے، سو رہا ہو تو بھی گناہ ساتھ ہے یہاں تک کہ نماز، روزہ، حج اور عمرہ جیسی عظیم عبادتوں میں مشغول ہونے کی حالت میں بھی اس گناہ میں مبتلا ہے، قوم لوط پر عذاب آنے کے اسباب میں سے ایک سبب ڈاڑھی کٹانا بھی ہے۔(۳) (درمنثور)

---

(۱) ویکرہ امامة عبد واعرابی وفاسق وأعمیٰ آہ وفی الردّ (قولہ:وفاسق من الفسق وھوالخروج عن الاستقامة ولعل المراد بہ من یرتکب الکباء .....علی ان کراھة تقدیمہ کراھة تحریم. شامی: ۱/ ۵۵۹۔ ۵۶۰، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید کراچی. مجمع الانھر : ۱/ ۱۰۸، کتاب الصلاة، الجماعة سنة مؤکدة، ط: دار احیاء التراث العربی، بیروت. مراقی الفلاح، مع حاشیة الطحطاوی، ص: ۳۰۲ ۔۳۰۳ ، کتاب الصلاة ، فصل فی بیان الاحق بالامامة ، ط: قدیمی کراچی. ''توبہ کے باوجود ایسے شخص کی امامت دو وجہ سے مکروہ ہے ایک یہ کہ اس پر تا حال اثر صلاح نمایاں نہیں ہوا۔ یہ فیصلہ نہیں کیا جاسکتا کہ آئندہ اس کبیرہ سے احتراز کا اہتمام کرے گا یا نہیں؟ دوسری وجہ یہ کہ جن لوگوں کو توبہ کا علم نہیں ان کو مغالطہ ہوگا اور وہ یہی سمجھیں گے کہ فاسق نماز پڑھا رہا ہے۔'' احسن الفتاویٰ: ۳/ ۲۶۲، باب الامامة والجماعة، ط: سعید کراچی. طبع یاز دھم.

(۲) وفی الدر المختار: ویحرم علی الرجل قطع لحیتہ، شامی: ۶/ ۴۰۷، کتاب الحظر و الاباحة، فصل فی البیع، ط: سعید کراچی. کل امتی معافی الا المجاھرین. بخاری: ۲/ ۸۹۶، کتاب الادب باب :ستر المؤمن علی نفسہ،ط:سعید کراچی. مسلم ،: ۲/ ۴۱۲، کتاب الزھد، باب عن ھتک الانسان، : ط: قدیمی، شامی: ۲/ ۷۷، قبیل باب سجود السھو، ط: سعید کراچی.

(۳) وأخرج اسحاق بن بشر و الخطیب وابن عساکر عن الحسن رضی اللّٰہ عنہ قال : قال رسول اللّٰہ ﷺ: عشر خصال عملتھا قوم لوط ، بھا أھلکوا، وتزیدھا أمتی بخلة : اتیان الرجال بعضھم بعضا ، ورمیھم بالجلاھق ، والخذف ، ولعبھم الحمام ، وضرب الدفوف ، وشرب الخمور ، وقص اللحیة ،

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

غرض کہ ڈاڑھی کٹانے والا یا منڈانے والا فاسق ہے، اور فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے اس لئے ایسے شخص کو امام بنانا جائز نہیں۔(۱)

اگر کوئی ایسا شخص جبراً امام بن گیا یا مسجد کی منتظمہ کمیٹی نے بنا دیا اور ہٹانے پر قدرت نہ ہو تو کسی دوسری مسجد میں نیک کار، دیندار، متقی اور پرہیز گار امام تلاش کرے، اگر میسر نہ ہو تو جماعت نہ چھوڑے بلکہ فاسق کے پیچھے ہی نماز پڑھ لے، اس کا وبال اور عذاب امام اور مسجد کے منتظمین پر ہوگا۔(۲)

اور جو نماز ایسے فاسق امام کی اقتداء میں ادا کی جائے گی اس کا اعادہ کرنا لازم نہیں۔(۳)

ڈاکٹر نے نماز سے منع کر دیا

بعض مریض ڈاکٹر اور حکیم کے منع کرنے کا عذر کرتے ہیں، اور نماز پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں، حالانکہ مسئلہ یہ ہے کہ جب تک اشارہ سے نماز پڑھنے پر قدرت ہو اشارہ سے

= وطول الشارب، والصفر والتصفيق، ولباس الحرير، وتزيد ها أمتي بخلة: اتيان النساء بعضهن بعضاً، الدرالمنثور للسيوطي، الأنبياء: ۷۷، ب:۵/ ۶۴۴، ط: دارالفكربيروت.

(۱) ويكره امامة عبد واعرابي وفاسق ..... الخ، وفي الرد،(قوله وفاسق من الفسق: وهو الخروج عن الاستقامة ولعل المراد به من يرتكب الكبائر، شامي: ۱/ ۵۵۹، ۵۶۰، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. هداية: ۱/ ۱۲۲، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: مكتبه شركت علميه بيرون بوهڑ گيٹ ملتان. مجمع الانهر: ۱/ ۱۰۸، كتاب الصلاة، فصل: الجماعة سنة مؤكدة، ط: بيروت.

(۲)فيكره لهم التقدم، ويكره الاقتداء بهم تنزيها فان امكن الصلاة خلف غيرهم فهو افضل والافالاقتداء اولىٰ من الانفراد، رد المحتار: ۱/ ۵۵۹، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي، وفيه اشارة الى انهم لو قدموا فاسقا يأثمون بناء على ان كراهة تقديمه كراهة تحريم الخ، حلبي كبير، ص: ۵۱۳، فصل الامامة، الاولىٰ بالامامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳)...لقوله عليه الصلاة والسلام صلوا خلف كل بر و فاجر، او صلوا على كل بر و فاجر، وجاهدوا مع كل بر وفاجر رواه الدار قطني..... ولهٰذا ذكر في المحيط انه لو صلى خلف فاسق او مبتدع احرز ثواب الجماعة لكن لا يحرز ثواب المصلي خلف تقي، كيف وقد صلى الصحابة والتابعون خلف الحجاج وفسقه مالايخفىٰ، لكن قال اصحابنا لا ينبغي ان يقتدى به الا في الجمعة

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نماز ادا کرنا فرض ہے، ہاں جب بیماری کی وجہ سے اشارہ پر بھی قدرت نہ ہو تو بے شک نماز موخر کرنا اور بعد میں قدرت ہونے پر قضاء کر لینا درست ہے،(۱) ہر بیماری موت کا پیغام ہے، اس سے انسانوں کو اور زیادہ ہوشیار ہونا چاہئیے اور آخرت کی فکر کی طرف اور زیادہ دھیان دینا چاہئیے۔(۲)

ڈکار

☆.....نماز کے دوران ڈکار لینا مکروہ تنزیہی ہے، جہاں تک ممکن ہو اس کو روکنے کی کوشش کرنی چاہئے اور آواز پست رکھنی چاہئیے۔(۳)

= للضرورة، حلبی کبیر، ص: ۵۱۴، فصل الامامة، الاولیٰ بالامامة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۱) فان لم یستطع الایماء برأسه أخرت عنه ولا یؤمی بعینیه ولا بقلبه ولا بحاجبیه خلافا لزفر لما روینا من قبل ولان نصب الابدال بالرائی ممتنع ولا قیاس علی الرأس لانه یتأدی به رکن الصلوٰة دون العین واختیها(وقوله : أخرت عنه)اشارة الی انه لا تسقط الصلوٰة عنه وان کان العجز اکثر من یوم ولیلة اذا کان مفیقا وهو الصحیح لانه یفهم مضمون الخطاب بخلاف المغمی علیه. هدایة: ۱/ ۱۶۱ ـ ۱۶۲، کتاب الصلاة، باب صلوٰة المریض، ط: مکتبه شرکت علمیه بیرون بوهڑ گیٹ ملتان. شامی: ۲/ ۱۰۰، کتاب الصلاة، باب صلوٰة المریض، ط: سعید کراچی. عالمگیری: ۱/ ۱۳۶، کتاب الصلاة، الباب الرابع عشر فی صلاة المریض، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) ورد فی الخبر : ان بعض الانبیاء علیهم السلام قال لملک الموت علیه السلام : أما لک رسول تقدمه بین یدیک لیکون الناس علی حذر منک ؟ قال نعم لی والله رسل کثیرة من الاعلال والامراض والشیب والهموم وتغیر السمع والبصر فاذا لم یتذکر من نزل به ذلک ولم یتب ، فاذا قبضته ناديته الم اقدم الیک رسولا بعد رسول ونذیرا بعد نذیر ؟ فانا الرسول الذی لیس بعدی رسول، وانا النذیر الذی لیس بعدی نذیر ، الخ، التذکرة فی احوال الموتیٰ وامور الآخرة، للقرطبی، ص: ۴۴، باب ماجاء فی رسل ملک الموت قبل الوفاة ط: دار المنار قاهره. وفیه ایضا: ومنه قوله صلی الله علیه وسلم " الحمی نذیر الموت" ای رائد الموت، ص: ۴۶.

(۳) قال الطحطاوی: (قوله : لما فیه من الحروف " افاد بالتعلیل تقیید الفساد بالتنحنح بما اذا حصل به حروف ولم یکن مدفوعا الیه . حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۴۴۰، باب ما یفسد الصلاة ،ط: المکتبة الغوثیة کراچی. ..... الا لمریض لا یملک نفسه عن انین وتأوه: لانه حینئذ کعطاس وسعال وجشاء وتثاوب وان حصل حروف للضرورة، الدر مع الرد: ۱/ ۶۱۸ ـ ۶۱۹، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها،ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....نماز میں ڈکار سے جو آواز بن جاتی ہے، اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی، کیونکہ اس سے بچنا مشکل ہے۔(۱)

☆.....اگر نماز کے دوران ڈکار میں ایسے حروف کا خود اضافہ کیا جو قدرتی طور پر نہیں نکلتے، خود نکالنے سے نکلتے ہیں تو نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ اس سے بچنا ممکن ہے۔(۲)

ڈکار آنا

اگر نماز کے دوران ڈکار آجائے، اور اس سے آواز بھی پیدا ہو جائے، تو نماز ہو جائے گی، مگر جہاں تک ممکن ہو آواز کو روکنا چاہئے۔(۳)

ڈھیلہ پھینکنا

اگر کوئی شخص نماز کی حالت میں تکلیف دہ جانور کو بھگانے یا تکلیف دہ پرندے کو اُڑانے کی غرض سے ڈھیلہ پھینکے گا تو نماز فاسد نہیں ہوگی، اور اگر کسی انسان پر ڈھیلہ پھینکے گا، تو عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۴)

(۱،۲،۳) ویفسدها التنحنح بلا عذر لما فیه من الحروف.....الخ وقال الطحطاوی فی الهامش : (قوله لما فیه من الحروف) " افاد بالتعلیل تقیید الفساد بالتنحنح بما اذا حصل به حروف کالجشاء ان حصل به حروف ولم یکن مدفوعا إلیه، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۴۰، باب مایفسد الصلاة، ط:المکتبة الغوثیة، شامی: ۱/ ۶۱۸ ـ ۶۱۹، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی. (کما لو تجشی او عطس فارتفع صوته وحصل به حروف) حیث (لم تفسد) صلاته بذلک اجماعا لعدم مکنة الامتناع عنه، حلبی کبیر، ص: ۴۳۸، مفسدات الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۴) (ولو اخذ) المصلی (حجرا فرمی به طائراً) او نحوه (تفسد) صلوته لانه عمل کثیر (ولو کان معه حجر فرمی به) الطائر او نحوه (لا تفسد) صلوته لانه عمل قلیل (و) لکن (قد اساء) لاشتغاله بغیر الصلاة ولو رمی بالحجر الذی معه انسانا ینبغی ان تفسد قیاسا علی ما اذا ضربه بسوط او بیده لما فیه من المخاصمة علی ما مر، الخ، حلبی کبیر، ص: ۴۴۸، مفسدات الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، هندیة: ۱/ ۱۰۳، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: رشیدیة کوئٹه. خلاصة الفتاوی: ۱/ ۵۷، کتاب الصلاة جنس اخر فیما یکره، ط: رشیدیة کوئٹه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ڈیپریشن کا علاج بذریعہ نماز تہجد وسحر خیزی

مشاہدات اور تجربات سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ پژمردہ اور زبوں حال اور ''محرومی نیند'' کے مریضوں کے لئے جہاں اور علاج ہیں وہاں ایک مستقل اور دنیا اور آخرت میں کامیابی کا علاج نماز ہے۔ بطور خاص وقت طلب مریض جن کے جسموں میں اندورنی پیدا شدہ مسائل بھی تھے رات کی آخری گھڑیوں میں ''جزوی معزولی نیند'' یا (خواب سے وقتی موقوفیت) سے بے حد متاثر ہوئے ہیں۔

نفسیاتی اور دماغی علاج کے ممتاز اور بزرگ ماہرین نے محرومی استراحت کے ڈیپریشن مخالف اثرات اور اس کے ساتھ مربوط حیاتیاتی حقائق کے متعلق تحریری ثبوت بھی فراہم کئے ہیں۔

اس بات کا مشاہدہ کیا گیا ہے کہ ماہ رمضان کے دوران مسلمانوں میں ڈیپریشن کی بیماری نسبتاً کم پائی جاتی ہے، اس کی دلیل ماہ رمضان کے دوران ایسے مریضوں کی تعداد میں نمایاں کمی ہے۔ اس مشاہدے سے اس نظریے کو تقویت ملتی ہے کہ سحری کے لئے اٹھنے میں نیند میں جو عارضی تعطل پیدا ہوتا ہے وہ سحر خیزی کے ساتھ منسلک مخصوص مصروفیات مثلاً تہجد اور دوسری عبادات کے ساتھ مل کر ڈیپریشن میں کمی کا موجب ہوسکتا ہے۔ اسی مشاہدے کی بنیاد پر یہ نظریہ قائم کیا گیا کہ سحر خیزی (مع تہجد اور دیگر عبادات واذکار) ایسے امراض کے لئے ایک مؤثر طریقہ علاج ہے جو ڈیپریشن کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۵۳)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ذ

ذکر اور دعا

''کلام کی پانچ قسمیں'' عنوان کے تحت ''چوتھی قسم'' کو دیکھیں۔

ذکر بلند آواز سے کرنا

بلند آواز سے ذکر کرنا جائز ہے، کیونکہ دل پر اس کا اثر زیادہ ہوتا ہے، لیکن اگر کسی جگہ پر لوگ نماز پڑھ رہے ہیں، تو وہاں بلند آواز سے ذکر کرنا منع ہے، تاکہ خشوع وخضوع ختم نہ ہو جائے، اور دل منتشر نہ ہو جائے، قراءت اور رکعات وغیرہ بھول نہ جائیں، اگر کسی جگہ پر ایسا ہوتا ہے تو اس کو نماز ختم ہونے تک روک دیا جائے۔(۱)

---

(۱) وفی الدر : (فرع) هل يكره رفع الصوت بالذكر والدعاء؟ قيل نعم وتمامه قبيل جنايات البزازيه، وفی الرد:(قوله وتمامه قبيل جنايات البزازية) اقول اضطرب كلام البزازية.....والجمع بينهما بان ذلک يختلف باختلاف الاشخاص والاحوال ،فالاسرار افضل حيث خيف الرياء او تاذی المصلين او النيام والجهر افضل حيث خلا مما ذكر لانه اكثر عملا ولتعدی فائدته الی السامعين، ويوقظ قلب الذاكر فيجمع همه الی الفكر ويصرف سمعه اليه ويطرد النوم ويزيد النشاط آه ملخصا. الدر مع الرد: ۳۹۸/۶، كتاب الحظر والاباحة، فصل فی البيع، ط: سعيد . مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو رسالة " سباحة الفكر فی الجهر بالذكر" ص: ۱۳ ، الباب الاول فی الجهر بالذكر ، من مجموعة رسائل اللكنوی، :۴۶۹/۳، ط: ادارةُ القرآن كراچی. كذا فی السعاية: ۲۶۵/۲، كتاب الصلاة، فصل فی القراءة ،ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ر

رات مختصر ہے

برطانیہ میں عموماً شمالی حصے میں اکثر گرمی کے موسم میں عشاء کا وقت گیارہ بجکر تین ۳ منٹ پر شروع ہوتا ہے، اور صبح صادق ایک بجکر چھیالیس منٹ پر ہو جاتی ہے، گویا رات کی مقدار دو گھنٹہ تینتالیس منٹ تک ہو جاتی ہے، ایسی صورت میں رمضان المبارک میں نماز تراویح اور سحری وغیرہ میں بڑی مشکل ہو جاتی ہے، ایسی حالت میں بھی سنت کے مطابق پورے قرآن مجید کو ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہئیے،(۱) ہاں اگر ملازمت کی وجہ سے مجبوری ہے، یا بیماری یا کمزوری ہے تو "الم تر کیف" سے بیس رکعات تراویح مکمل کرنے کی گنجائش ہوگی،(۲) اور اگر اس کی بھی طاقت یا موقع نہ ہو، وقت کی بہت زیادہ قلت ہو جاتی ہے، تو اس صورت میں مجبوراً فرض اور وتر کے درمیان کم سے کم آٹھ رکعات

---

(۱) والختم مرة سنة ومرتين فضيلة ، وثلاثا افضل ، ولا يترک الختم لكسل القوم قال ابن عابدين تحت قوله (والختم مرة سنة) اى قراءة الختم فى صلاة التراويح سنة وصححه فى الخانية وغيرها وعزاه فى الهداية الى اكثر المشايخ وفى الكافى الى الجمهور وفى البرهان ، وهو المروى عن ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ والمنقول فى الآثار، الدر مع الرد: ۴۶/۲، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱۱۶/۱، كتاب الصلاة، الباب التاسع فى النوافل ، فصل فى التراويح، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) وفى البدائع:واما فى زماننا فالافضل ان يقرأ الامام على حسب حال القوم من الرغبة والكسل فيقرأ قدر مالا يوجب تنفير القوم عن الجماعة، لان تكثير الجماعة افضل من تطويل القراءة. بدائع: ۱۷۶/۲، كتاب الصلاة،فصل:فى سننها،ط:دارالكتب العلمية بيروت رد المحتار: ۴۷/۲ ، كتاب الصلاة، بحث فى صلاة التراويح، ط: سعيد كراچى.البحر: ۱۲۱/۲، باب الوتر والنوافل، ط: رشيدية كوئٹه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نمازِ تراویح کی نیت سے پڑھ لینی چاہئیں۔(۱)

رازِ سلام

''سلام کا راز'' کے عنوان کو دیکھیں۔

راستہ میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ

راستہ کے درمیان میں نماز پڑھنے سے اس لئے منع کیا گیا ہے کہ راستہ میں چلنے والوں کی وجہ سے نمازی کا دل توجہ کے اعتبار سے تقسیم ہو جائے گا، اور لوگوں پر راستہ بھی تنگ ہو جائے گا، اور گذرنے والا مجبور ہو کر نمازی کے سامنے سے گذر جائے گا، اس لئے راستہ کے بیچ میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، ایسی صورت میں راستہ سے ایک طرف ہو کر نماز پڑھنا لازم ہے۔

عن عمر بن الخطابؓ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: سبع مواطن لا تجوز فیھا الصلوٰۃ..... ظاھر بیت اللّٰہ والمقبرۃ والمزبلۃ والمجزرۃ والحمام وعطن الابل ومحجۃ الطریق (۲)

---

(۱) (قولہ وھی عشرون رکعۃ) ھو قول الجمھور، وعلیہ عمل الناس شرقا و غربا وعن مالک ست وثلاثون، وذکر فی الفتح ان مقتضی الدلیل کون المسنون منھا ثمانیۃ والباقی مستحبا وتمامھا فی البحر وذکرت جوابہ فیما علقتہ علیہ. شامی: ۲/۴۵، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاۃ التراویح، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/۶۷، باب الوتر والنوافل، قولہ وسن فی رمضان عشرون رکعۃ، الخ، ط: سیعد کراچی.

(۲) اخرجہ ابن ماجۃ فی کتاب الصلاۃ، : ۲/ ۶۵، رقم [۷۴۷] باب المواضع التی تکرہ فیھا الصلاۃ، تحقیق الدکتور بشار عواد، ط: دار الجیل بیروت، الطبعۃ الاولیٰ: ۱۴۱۸ھ- ۱۹۹۸ء، و ص: ۵۴، ط: قدیمی. کذا اخرج الطحاوی فی کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ، فی اعطان الابل، رقم: [۲۲۲۱]، ۱/ ۴۹۶، ط: قدیمی کراچی، وفی الدر المختار: ویصح فرض ونفل فیھا وفوقھا ..... وان کرہ الثانی للنھی، وفی الرد: (قولہ وان کرہ الثانی) ای الصلاۃ فوقھا (قولہ للنھی) لانھا من السبع التی نھی عنھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، شامی: ۲/ ۲۵۴، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی الکعبۃ، ط: سعید کرچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ترجمہ: حضرت عمرؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سات مقاموں میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے: کعبۃ اللہ کی پیٹھ پر (عظمت کی وجہ سے) اور قبرستان میں (شرک کے وہم کی وجہ سے) اور گھوڑے کے اصطبل میں (نجاست کی وجہ سے) اور جانوروں کے ذبح ہونے کے مقام میں (نجاست اور تعفن کی وجہ سے) اور حمام میں (دل پراگندہ ہونے کی وجہ سے) اور اونٹوں کے مقام میں اور راستہ کے بیچ میں (حضور قلب میں خلل ہونے کی وجہ سے)۔ (احکام اسلام ص ۷۶)(۱)

راکٹ

''جہاز'' کے عنوان کو دیکھیں۔

رحمت کے سمندر میں غرق ہو جاتا ہے

جو بھی مرد یا عورت پانچ وقت کی نمازوں کو دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر پاک نیت سے مکمل طور پر ادا کرتا ہے، رکوع اور سجدہ عاجزی، انکساری اور خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرتا ہے، اور اس میں تسبیحات اور ذکر واذکار کو اچھی طرح پڑھتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے غیر متناہی دریا میں پہونچ جاتا ہے اس کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے گناہ خس وخاشاک اور تنکے کی طرح دور ہو جاتے ہیں، اور اس کی خطائیں دل کی تختی سے ایسی

---

(۱) (قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: الارض کلها مسجد الا المقبرة والحمام" ونهی ان یصلی فی سبعة مواطن فی المزبلة والمقبرة والمجزرة وقارعة الطریق وفی الحمام وفی معاطن الابل وفوق ظهر بیت اللہ ونهی عن الصلاة فی ارض بابل فانها ملعونة، أقول الحکمة فی النهی .....وفی قارعة الطریق اشتغال القلب بالمارین وتضییق الطریق علیهم ولانها ممر السباع کما ورد صریحا فی النهی عن النزول فیها وفوق بیت اللہ ان الترقی علی سطح البیت من غیر حاجة ضروریة مکروه هاتک لحرمته وللشک فی الاستقبال حا لتئذ الخ، حجة اللہ البالغة: ۱/۱۹۳ - ۱۹۴، "المساجد" قبل "ثیاب المصلی" ط: کتب خانه رشیدیه دهلی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جھڑ جاتی ہیں جیسے موسم خزاں میں درختوں کے پتے جھڑ جاتے ہیں (۲)

رخصت مقرر ہونے کی وجہ

انسان کو بعض اوقات کچھ عذر وغیرہ بھی پیش آتے ہیں، اگر عذر کی بالکل رعایت نہ کی جائے تو بہت زیادہ نقصان اور تنگی ہوتی ہے، اس لئے رخصت کی اجازت ہونا بھی بالکل مناسب تھا، اس میں بندہ کے لئے سہولت اور آسانی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یرید اللّٰہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر. (۱) (ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی کا قصد کرتا ہے اور تمہارے ساتھ دقت اور دشواری نہیں چاہتا)

اور اگر عذر کی رعایت کرتے ہوئے عمل کو ساقط کر دیا جائے، یعنی عذر کے وقت احکام کی تعمیل بالکل ترک کرادی جائے تو اس وقت نفس ان کے ترک کا عادی ہو جائے گا اس لئے نفس کی مشاقی اس طرح کرائی جاتی ہے جیسے کسی تند و تیز جانور کو مشق کراتے ہیں، جو لوگ اپنے نفس کی ریاضت کرتے ہیں یا لڑکوں کو تعلیم دیتے ہیں، یا جانوروں کو مشق کراتے ہیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہمیشگی اور دوام میں الفت و محبت اور مناسبت کیسی پیدا ہوتی ہے، اور کام نہ کرنے میں اس سے الفت کیسی ختم ہو جاتی ہے، اور اس کا کام کرنا

(۱) عن أبی ذر رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج زمن الشتاء والورق یتھافت فأخذ بغصنین من شجرة قال: فجعل ذلک الورق یتھافت قال: فقال: "یا ابا ذر: قلت: لبیک یا رسول اللہ! قال ان العبد المسلم لیصلی الصلاة یرید بھا وجه اللہ فتھافت عنه ذنوبه کما یتھافت ھذا الورق عن ھذه الشجرة، المسند للامام احمد بن حنبل: ۲۱/۱۶، رقم: [۲۱۴۴۸]، ط: دارالحدیث قاھرة. الترغیب والترھیب: ۲۱۲/۱، کتاب الصلاة، الترغیب فی الصلاة مطلقا وفضل الرکوع، الخ، رقم: ۲، ط: مصطفیٰ البابی الحلبی مصر. ان الصلوات الخمس تطھر النفوس، وتنظفھا من الذنوب والآثام، کما ان الاغتسال بالماء النقی خمس مرات فی الیوم یطھر الاجسام وینظفھا من جمیع الاقذار، کتاب الفقه علی المذاھب الاربعة: ۱۷۲/۱، کتاب الصلاة، حکمة مشروعیتھا، ط: دار الفکر بیروت، لبنان.

(۲) البقرة. الآیة: ۱۸۵.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نفس کو کیسا گراں معلوم ہوتا ہے، کہ دوبارہ اس میں کام کرنے کی تحریک پیدا ہو تو از سر نو اس میں میلان اور الفت پیدا کرنا پڑتا ہے، اس واسطے ان وجوہات کی بنا پر دو چیزیں ضروری ہیں: ایک یہ کہ جب کسی کام کے کرنے کا وقت ہاتھ سے نکل جائے تو اس کے لئے قضاء کی اجازت ہو، دوسرے یہ کہ عبادات کے لئے رخصتیں بھی مقرر کی جائیں، چنانچہ اس قاعدہ کے موافق تاریکی وغیرہ کی حالت میں استقبال قبلہ کی جگہ صرف ''تحری'' پر کفایت کی جاسکتی ہے، اور جس کو کپڑا میسر نہ ہو وہ ستر عورت کو ترک کرسکتا ہے، اور جس کو پانی نہ ملے وہ وضو کو ترک کر کے تیمّم کرسکتا ہے، اور جس کو نماز میں قراءت پر قدرت نہ ہو وہ کسی ذکر پر اکتفا کرسکتا ہے، اور جس کو قیام پر قدرت نہ ہو وہ بیٹھے بیٹھے یا لیٹے لیٹے نماز پڑھ سکتا ہے، اور جو رکوع یا سجدہ نہ کرسکتا ہو اس کی نماز صرف سر جھکانے سے ہوسکتی ہے، اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی قاعدہ ہے کہ بدل میں کوئی ایسی چیز باقی رکھنی چاہیئے کہ جس سے اصل یاد آجائے اور معلوم ہوجائے کہ یہ اس کا نائب اور بدل ہے۔ (احکام اسلام ص ۷۶)(۱)

---

(۱) قال الامام العلامة الشيخ احمد الشهير بشاه ولى الله المحدث الدهلوى فى '' حجة الله البالغة '' ما نصه: ثم منع من المأمور به ما نع ضرورى وجب ان يشرع له بدل يقوم مقامه لان المكلف حينئذ بين امرين: اما ان يكلف به مع ما فيه من المشقة والحرج وذلك خلاف موضوع الشرع قال الله تعالىٰ (يريدالله بكم اليسر ولا يريد بكم العسر) البقرة: ۱۸۵، الآية،واما ان ينبذوراء الظهر بالكلية فتألف النفس بتركه ، وتسترسل مع اهماله وانما تمرن النفس تمرين الدابة الصعبة يغتنم منها الالفة والرغبة، ومن اشتغل برياضة نفسه او تعليم الاطفال او تمرين الدواب ونحو ذلك يعلم كيف تحصل الالفة بالمداومة ويسهل بسببها العمل ، وكيف تذهب الالفة بالترك والاهمال فتضيق النفس بالعمل ويثقل عليها فان رام العود اليه احتاج الى تحصيل الالفة ثانيا فلا بد اذاً مِن شرع القضاء اذا فات وقت العمل ، ومن الرخص فى العمل ليتأتى منه ويتيسر له ..... وهٰذا القسم من شأنه ان يرخص فيه عند المكاره، وعلى هٰذا الاصل ينبغى ان تخرج الرخصة فى ترك استقبال القبلة الى التحرى فى الظلمة ونحوها ، وترك سترالعورة لمن لايجد ثوبا وترك الوضوء الى التيمم لمن لا يجد ماء وترك الفاتحة الى ذكر من الاذكار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رشوت خور

رشوت لینا ناجائز اور حرام ہے، جو شخص رشوت لیتا ہے اس کی نماز قبول ہے اور نماز کا ثواب بھی حاصل ہوگا، لیکن رشوت لینے کا گناہ ہوگا اور آخرت میں عذاب ہوگا، اس لئے آخرت میں عذاب سے بچنے کے لئے رشوت سے بچنا اور توبہ کرنا ضروری ہے۔(۱)

رشوت خور کی امامت

رشوت لینے والا فاسق ہے، اور فاسق کی اقتدا میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اس لئے رشوت لینے والے کو امام بنانا ناجائز ہے اور اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

= لم لا یقدر علیها ، وترک القیام الی القعود والاضطجاع لمن لا یستطیعه وترک الرکوع والسجود الی الانحناء لمن لایستطیعهما .....الاصل الثانی انه ینبغی ان یلتزم فی البدل شئی یذکر الاصل ویشعر بانه نائبه وبدله حجة الله البالغة: ۱/۲۹۸ ـ ۳۰۰، باب اسرار القضاء والرخصة، ط: قدیمی کراچی.و: ۱/۱۰۳، ط: کتب خانه رشیدیه دهلی،و: ۱/۲۹۵ ـ ۲۹۷، ط: زمزم.

(۱) قال تعالیٰ: وآخرون اعترفوا بذنوبهم خلطوا عملا صالحا وآخر سیئاً ، توبه: آیة: ۱۰۲ ،قال تعالیٰ: ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل..... الخ، النساء، الآیة: ۲۹.

عن عبد الله بن عمر و قال : لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم الراشی والمرتشی ، رواه ابو داؤد وابن ماجة ورواه الترمذی عنه وعن ابی هریرة ورواه احمد والبیهقی فی شعب الایمان عن ثوبان وزاد" والرائش " یعنی الذی یمشی بینهما ، مشکوٰة: ۲/۳۲۶، باب رزق الولاة وهداياهم، الفصل الثانی ، ط: قدیمی کراچی، ترمذی: ۱/۲۴۸، کتاب الاحکام ، ط: سعید کراچی. حدیث ابی هریرة ، لعن الله الراشی والمرتشی ، تلخیص الحبیر : ۴/۱۵۲۵ ، رقم الحدیث: ۲۰۹۳ ، کتاب القضاء باب ادب القضاء، ط: مکتبة نزار مصطفیٰ الباز مکة المکرمة ریاض. وفی الرد: ثم الرشوة اربعة اقسام: منها ما هو حرام علی الآخذ والمعطی، شامی: ۵/۳۶۲، کتاب القضاء ، مطلب فی الکلام علی الرشوة، والهدیة، ط: سعید کراچی.

(۲) ویکره امامة عبد واعرابی وفاسق (الدر المختار) (قوله وفاسق) من الفسق: وهو الخروج عن الاستقامة ، ولعل المراد به من یرتکب الکبائر کشارب الخمر وآکل الربا ونحو ذلک ..... علی ان کراهة تقدیمه کراهة تحریم. شامی: ۱/۵۹۹، کتاب الصلاة، باب الامامة ط:سعید کراچی. حلبی کبیر،ص: ۵۱۳، فصل فی الامامة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور،البحر: ۱/۶۱۰، باب الامامة، ط: رشیدیة کوئٹه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رشوت کے پیسے جیب میں

جیب میں رشوت کے پیسے رکھ کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے، مکروہ نہیں ہوگی البتہ رشوت لینے کی وجہ سے سخت گنہگار ہوگا۔(۱)

رشوت کے کپڑے

رشوت کی کمائی سے خریدے ہوئے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اگر کسی نے ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، لیکن کراہت کی وجہ سے پورا ثواب نہیں ملے گا(۲)، اور ایسا آدمی رشوت لینے کی وجہ سے فاسق اور سخت گنہگار ہے، اس پر ضروری ہے کہ رشوت کی رقم جس سے لی ہے اس کو واپس کرنا ممکن ہے تو واپس کر دے ورنہ ثواب کی نیت کے بغیر مستحق زکوۃ لوگوں میں صدقہ کر دے ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا جو برداشت کرنا ممکن نہ ہوگا۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة رقم ۱ فی الصفحة السابقة.

(۲) وتکرہ الصلوٰة فی الثوب المغصوب وان لم یجد غیرہ لعدم جواز الانتفاع بملک الغیر قبل الاذن او اداء الضمان، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۵۸، فصل فی المکروهات، ط: قدیمی کراچی. وایضا قال الطحطاوی(قوله مع الکراهة) ای التحریمیة، ذکرہ السید وفی السراج والقهستانی: تکرہ الصلوٰة فی الثوب الحریر والثوب المغصوب وان صحت، والثواب الی الله تعالیٰ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۱۱، باب شروط الصلاة، ط: قدیمی کراچی. البحر: ۱/۴۶۷، باب شروط الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳) قوله کما بسطه الزیلعی،..... وعلی هذا قالوا: لو مات الرجل وکسبه من بیع الباذق او الظلم او اخذ الرشوة یتورع الورثة، ولا یاخذون منه شیئا وهو اولیٰ بهم ویردونها علی اربابها ان عرفوهم والا تصدقوا بها لان سبیل الکسب الخبیث التصدق اذا تعذر الرد علی صاحبه، الدر مع الرد: ۶/۳۸۵، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۸/۳۵۹، کتاب الکراهیة، ط: رشیدیة کوئٹه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رکعات کی تعداد

فجر کے وقت دو رکعت نماز فرض ہے۔ظہر،عصر اور عشاء کے وقت چار چار رکعات اور جمعہ کی دو رکعت اور مغرب کے وقت، تین رکعات فرض ہیں۔(۱)

رکعت ایک ملی

''ایک رکعت ملی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

رکعت کی تعداد میں شک ہو گیا

☆.....اگر کوئی شخص نماز کے دوران رکعت کی تعداد بھول گیا،اور اس کو یاد نہیں رہا کہ اس نے تین رکعت پڑھی ہیں یا چار؟ اگر اس کا بھولنا پہلی مرتبہ ہوا ہے تو اس کے لئے نئے سرے سے دوبارہ نماز پڑھنا افضل ہے۔

☆.....اگر بار بار شک ہوتا رہتا ہے،اور رکعت کی تعداد بھولتا رہتا ہے،تو پھر گمان غالب پر عمل کرنا چاہیئے یعنی جتنی رکعتیں اس کو غالب گمان سے یاد پڑیں اسی قدر رکعتوں کے بارے میں یہ خیال کرے کہ پڑھ چکا ہے،اگر اس کے حساب سے تین ہو چکی ہیں تو مزید ایک رکعت پڑھ کر نماز مکمل کر لے اور سہو سجدہ کرے،اور اگر اس کے حساب سے چار رکعت ہو چکی ہیں تو سہو سجدہ کرے اور تشہد،درود شریف اور دعا پڑھ کر نماز مکمل کرے۔

---

(۱) قال الامام الكاساني: (فصل) واما عدد ركعات هذه الصلوات فالمصلي لا يخلو اما ان يكون مقيما واما ان يكون مسافرا فان كان مقيما فعدد ركعاتها سبعة عشر: ركعتان واربع واربع و ثلاث واربع ..... وان كان مسافرا فعدد ركعاتها في حقه احدىٰ عشرة عندنا: ركعتان وركعتان وركعتان وثلاث وركعتان وعند الشافعيؒ سبعة عشر كما في حق المقيم، بدائع الصنائع: ۱/ ۹۱، كتاب الصلاة، فصل في عدد ركعات هذه الصلوات. ط: سعيد كراچي.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....اور اگر غالب گمان کسی طرف نہ ہو تو کمی کی جانب کو اختیار کرے مثلاً کسی کو ظہر کی نماز میں شک ہوا کہ تین پڑھ چکا ہے یا چار؟ اور غالب گمان کسی طرف نہ ہو، تو اس کو چاہیئے کہ تین رکعتیں شمار کرے، اور ایک رکعت مزید پڑھ کر نماز پوری کرے اور آخر میں سہو سجدہ بھی کرے۔ (۱)

رکعت نکلنے کے ڈر سے صف سے دور نیت باندھنا

امام رکوع میں ہے، اگر بعد میں آنے والا شخص صف تک پہنچ کر نماز شروع

---

(۱) وفی الدر المختار: واذا شک فی صلاته من لم یکن ذلک ای الشک عادة له ..... کم صلی استأنف ..... وان کثر شکه عمل بغالب ظنه ان کان له ظن للحرج والا اخذ بالاقل لتیقنه، (قوله: والا) ای وان لم یغلب علی ظنه شئی، فلو شک انها اولیٰ الظهر اوثانیته یجعلها الاولیٰ ثم یقعد لاحتمال انها الثانیة ثم یصلی رکعة ثم یقعد لما قلنا ثم یصلی رکعة ویقعد لاحتمال انها الرابعة ثم یصلی اخریٰ ویقعد لما قلنا..... وتمامه فی البحر وسیذکر عن السراج انه یسجد للسهو. الدرمع الرد: ۲/ ۹۲ ـ ۹۳، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی، البحر: ۲/ ۱۰۷ ـ ۱۰۸ کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. فتاویٰ قاضیخان علی هامش الهندیة: ۱/ ۱۲۰، کتاب الصلاة، فصل فیما یوجب السهو، وما لا یوجب السهو، ط: رشیدیة.

اما اذا شک فی صلاته فلم یدر کم صلی فلا یخلو اما ان یکون الشک طارئا علیه، فلم یتعوده، او یکون الشک عادة له، فان کان الشک نادرا یطرأ علیه فی بعض الاحیان، فانه یجب علیه فی هٰذه الحالة ان یقطع الصلاة ویأتی بصلاة جدیدة ولابد ان یقطع الصلاة بفعل مناف لها، فلا یکفی قطعها بمجرد النیة، وقد عرفت ان قطعها بلفظ السلام واجب، وله فی هٰذه الحالة ان یجلس ویسلم، فاذا سلم وهو قائم فانه یصح مع مخالفة الاولیٰ، کما تقدم، اما اذا کان الشک عادة له فانه لا یقطع الصلاة، ولکن یبنی علی ما یغلب علی ظنه، مثلا اذا صلی الظهر وشک فی الرکعة الثالثة هل هی الثالثة او الرابعة، فان علیه ان یعمل بما یظنه، فان غلب علی ظنه انه فی الرابعة وجب علیه ان یجلس ویتشهد ویصلی علی النبی صلی الله علیه وسلم ثم یسلم ویسجد للسهو، بالکیفیة المتقدمة فی تعریفه، وانه غلب علی ظنه ان فی الرکعة الثالثة فانه یجب علیه ان یأتی بالرکعة الرابعة، ویتشهد، کذلک، ویصلی علی النبی .....الخ، ثم یسلم ویسجد للسهو، بعد السلام بالکیفیة المتقدمة وعلی هٰذا القیاس، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/ ۴۵۳، سبب سجود السهو، ط: دار الفکر، بیروت.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرلے گا تو رکوع نہیں ملے گا تو ایسی صورت میں صف میں جگہ ہونے کی صورت میں صف سے دور الگ کھڑے رہ کر تکبیر تحریمہ کہہ کر نیت باندھ لینا مکروہ ہے ایسے شخص کو چاہیے کہ صف تک پہنچ کر نماز شروع کرے چاہے رکوع نکلنے کی وجہ سے رکعت نکل جائے، کیونکہ مکروہ سے بچنا ہر حال میں بہتر ہے۔(۱)

رکعتوں کا شمار یاد نہیں رہتا

اگر بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے عقل نے کام کرنا چھوڑ دیا، اور نماز پڑھتے وقت رکعتوں کا شمار یاد نہیں رہتا، تو اس پر بھی اس وقت کی نماز ادا کرنا ضروری نہیں، بلکہ صحت و تندرستی کے بعد ان نمازوں کی قضاء پڑھ لے، ہاں اگر کوئی شخص اس کو بتلاتا جائے اور وہ پڑھ لے تو وہ جائز ہے۔ اور اگر کوئی بتلانے والا نہ ہو تو وہ اپنے غالب رائے پر عمل کر کے نماز پڑھ سکتا ہے، بعد میں قضاء کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) ولو كبر خلف الصف واراد ان يلحق بالصف يكره، من الخلاصة، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۴۸۹، فصل فى المكروهات، ط: المكتبة الغوثية كراچى. وقوله ان قام فى الصف الاخير يشير الى انه ان كان بحيث لو قام وراء الصف وحده يدركها، ولو مشىٰ الى الصف لا يدركها انه يمشى الى الصف ولا يقف وحده ان كان فى الصف فرجة لكراهته، وترك المكروه اولى من ادراك الفضيلة، حلبى كبير، ص: ۶۱۹، مسائل شتىٰ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(قوله كقيامه فى صف)..... ان ابا بكرة رضى الله عنه ركع دون الصف ثم دب اليه، فقال له صلى الله عليه وسلم: زادك الله حرصا، ولا تعد. شامى: ۱/ ۵۷۰، باب الامامة، مطلب فى الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچى.

(۲) ولو اشتبه على مريض اعداد الركعات والسجدات لنعاس يلحقه لا يلزمه الاداء) ولو اداها بتلقين غيره ينبغى ان يجزيه كذا فى القنية (قوله ولو اشتبه على مريض اى بأن وصل الى حال لا يمكنه ضبط ذلك وليس المراد مجرد الشك والاشتباه لان ذلك يحصل للصحيح، (قوله ينبغى ان يجزيه قد يقال انه تعليم وتعلم وهو مفسد كما اذا قرأ من المصحف او علمه انسان القراءة وهو فى الصلاة قلت: وقد يقال انه ليس بتعليم وتعلم بل هو تذكير او اعلام فهو كاعلام المبلغ بانتقالات الامام فتأمل، الدر مع الرد: ۲/ ۱۰۰، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچى.

مجموعه رسائل اللكنوى: ۴/ ۱۲۹، ط: ادارة القرآن كراچى.

مزید ''دوسرے کے بتانے پر عمل کرنا'' عنوان کی تخریج کو دیکھیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رکعتوں کی تعداد یاد نہ رہے

اگر بیماری وغیرہ کی وجہ سے رکعتوں کی تعداد یاد نہ رہے کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھیں یا سجدے کی تعداد یاد نہ رہے کہ اس نے کتنے سجدے کئے، تو اس صورت میں اس پر نماز ادا کرنا لازم نہیں، اور اگر ایسے لوگ دوسرے کے سکھانے اور بتانے سے نماز ادا کریں گے تو نماز ہو جائے گی۔(۱)

رکن کو محل سے بدل دیا

اگر نماز کے دوران بھولے سے کسی رکن کو مقدم یا مؤخر کر دیا، یا رکوع قراءت سے پہلے کر لیا، یا سجدہ رکوع سے پہلے کر لیا، تو ان صورتوں میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۲)

رکن کو مقدم یا مؤخر کر دیا

اگر کسی نے نماز میں کسی رکن کو مقدم یا مؤخر کر دیا، مثلاً پہلے سجدہ کر لیا بعد میں رکوع کیا، تو رکن مقدم اور مؤخر ہو گیا، ایسی صورت میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۳)

رکن کو مکرر کر لیا

اگر کسی نے نماز میں رکن کو مکرر کر لیا، مثلاً دو رکوع کر لئے، تو اس پر سہو سجدہ کرنا

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲،۳) وفی حلبی کبیر: " فیجب بتقدیم رکن نحو ان یرکع قبل ان یقرأ ویسجد قبل ان یرکع هذا التمثیل غیر واقع فی محله لان الرکوع قبل القراءة، و السجود قبل الرکوع غیر معتد به حتیٰ یفترض علیه اعادة الرکوع علی ما هو من ان الترتیب بین ما لا یتکرر فی الرکعة الواحدة وبین غیره فرض واذا لم یقع ذلک معتدا به لا یکون فیه تقدیم الرکن نعم اذا فعل ذلک یجب علیه سجود السهو، لتأخیر الرکن بسبب الزیادة التی زاده فلیتامل ، حلبی کبیر، ص: ۴۵۶، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، بحر: ۱/ ۵۲۰، باب صفة الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه. رد المحتار: ۱/ ۴۶۱، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

واجب ہوگا۔(۱)

رکن کی مقدار

رکن صحیح ہونے کے لئے ایک رکن کی مقدار ایک مرتبہ "سبحان اللّٰہ" پڑھنے کے برابر ہے۔ البتہ نماز فاسد ہونے کے لئے ایک رکن میں ٹھہرے رہنے کی مقدار تین مرتبہ "سبحان اللہ" پڑھنے کے برابر ہے۔(۲)

رکن مکرر کر دیا

اگر نماز کے دوران بھولے سے کسی رکن کو دو مرتبہ ادا کیا تو آخر میں سہو سجدہ کرنا

---

(۱) ویجب بتکرار الرکن..... نحو ان یرکع مرتین او یسجد ثلاث مرات..... اما التقدیم والتأخیر فلان مراعاة الترتیب واجبة عندنا وتکریر الرکن یوجب تأخیر الرکن الذی بعده واداء الرکن من غیر تأخیر واجب وعلیه المحققون من اصحابنا ، حلبی کبیر، ص: ۴۵۶۔۴۵۷، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۲/ ۸۰، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعید ، هندیة: ۱/ ۱۲۶، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) قوله ما فی الذخیرة الخ، اقول ما فی الذخیرة لا یخالف الاول لان المراد بمقدار اداء الرکن اقصر رکن من ارکان الصلاة وذلک قدر تسبیحة ، ثم رأیت فی شرح المنیة قال والصحیح ان قدر زیادة الحرف ونحوه غیر معتبر فی جنس ما یجب به سجود السهو ، وانما المعتبر مقدار مایؤدی فیه رکن کما فی الجهر فیما یخافت وکما فی التفکر حال الشک ونحوه علی ما عرف فی باب السهو، منحة الخالق علی البحر الرائق: ۱/ ۳۲۵، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة، ط:رشیدیة کوئٹه. قوله وقرأ تشهد ابن مسعود رضی الله عنه ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۳۳۱، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

مکث مقدار ما ای زمن یودی فیه رکنا بسنته، وذلک مقدار ثلاث تسبیحات ، حلبی کبیر، ص: ۲۱۵، الشرط الثالث الستر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/ ۶۲۶، باب ما یفسد الصلاة، ومایکره فیها، ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

واجب ہوگا، اور اگر قصداً ایسا کیا ہے تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)

رکوع

☆.....رکوع کا معنیٰ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا، اور یہ عمل آسمان وزمین کے خالق اور مالک الملک کی تعظیم کا نشان ہے، لیکن نماز پڑھنے والا جو اپنے رب کے حضور جھکتا ہے، اس کے لئے صرف یہ کافی نہیں ہے کہ خاص کیفیت کے ساتھ اپنی پیٹھ دوہری کرلے، بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ اس کا دل اس امر سے بھی باخبر ہو کہ وہ ایک ادنیٰ بندہ ہے، اپنے خدائے بزرگ وبرتر کے آگے جھکتا ہے، جس کی قدرتوں کا کچھ شمار نہیں اور اس کی عظمتوں کی کوئی انتہاء نہیں۔

جب نمازی کے دل میں یہ تصور دن رات کے اندر متعدد بار پیدا ہوگا تو اس کا قلب ہمیشہ اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرتا رہے گا، اور کوئی ایسا کام جو اللہ کی رضاء کے خلاف ہوگا اس سے سرزد نہ ہوگا۔ (۲)

---

(۱) وظاهر كلام الجم الغفير انه لا يجب السجود في العمد، وانما تجب الاعادة جبرا لنقصانه، ولا يجب السجود الا بترك واجب او تاخيره او تاخير ركن او تقديمه او تكراره، الخ، هندية: ۱۲۶/۱، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۴۵۶ - ۴۵۷، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۸۰/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. البحر: ۹۱/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(۲) رابعا: الركوع والسجود، وهما من امارات التعظيم لمالك الملوك، خالق السموٰت والارض وما بينهما، فالمصلي الذي يركع بين يدي ربه لا يكفيه ان يحني ظهره بالكيفية المخصوصة، بل لا بد ان يشعر قلبه بانه عبد ذليل، ينحني امام عظمة الله، عزيز كبير، لاحد لقدرته، ولانهاية لعظمته، فاذ انطبع ذلك المعنى في قلب المصلي مرات كثيرة في اليوم والليلة، كان قلبه دائما خائفا من ربه فلا يعمل الا ما يرضيه، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱۷۴/۱، كتاب الصلاة، حكمة مشروعيتها، ط: دار الفكر.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....ہر رکعت میں ایک مرتبہ رکوع کرنا فرض ہے، رکوع کی حد یہ ہے کہ نمازی اس قدر جھک جائے جس میں ہاتھ دونوں گھٹنوں تک پہنچ سکیں، اور صرف جھک جانا ہی فرض ہے کچھ دیر تک جھکا ہوا رہنا فرض نہیں۔(۱)

☆.....اگر کسی کی کمر بڑھاپے وغیرہ کی وجہ سے جھک گئی ہو، اور ہر وقت اس کی حالت رکوع کے مشابہ رہتی ہو تو اس کو رکوع میں صرف سر جھکا دینا کافی ہے۔(۲)

☆.....رکوع میں جاتے وقت "اللّٰہ اکبر" کہنا، اس طرح کہ تکبیر اور رکوع کی ابتدا ساتھ ہی ہو، اور رکوع میں پہنچتے ہی ختم ہو جائے۔(۳)

---

(۱) والرابعة من الفرائض: الركوع وهو اى الركوع المفروض طأطاء ة الرأس اى خفضه لكن مع انحناء الظهر لانه هو المفهوم من موضوع اللغة فيصدق عليه قوله تعالىٰ" اركعوا"..... وركنية الركوع متعلقة بادنىٰ ما يطلق عليه اسم الركوع لغة عند ابى حنيفة و محمد خلافا لمن شرط الطمانينة على ما بيناه وسيأتى ان شاء الله تعالىٰ ،حلبى كبير،ص: ۲۷۹ ـ ۲۸۱، فرائض الصلوٰة، الرابع: الركوع، ط:سهيل اكيڈمى لاهور. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۵۳، كتاب الصلاة، الركوع والسجود، ط: رشيدية كوئٹه. شامى: ۱/۴۹۳، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲) رجل احدب بلغت حدوبته الركوع يخفض رأسه فى الركوع تحقيقا للانتقال من القيام الى الركوع وليس عليه غير ذلك كذا قالوا ، حلبى كبير،ص: ۲۸۰، فرائض الصلوٰة، الرابع الركوع،ط: سهيل اكيڈمى لاهور،هندية: ۱/۷۰، كتاب الصلاة، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، وآدابها وكيفيتها، ط: رشيدية كوئٹه. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۵۳، كتاب الصلاة، الركوع والسجود، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) (ثم) كما فرغ (يكبر) مع الانحطاط (للركوع) الدر المختار. (قوله مع الانحطاط) افاد ان السنة كون ابتدء التكبير عن الخرور وانتهائه عند استواء الظهر، وقيل انه يكبر قائما والاول هو الصحيح كما فى المضمرات وتمامه فى القهستانى، شامى: ۱/۴۹۳، فصل فى بيان تاليف الصلاة، مطلب قراء ة البسملة بين الفاتحة والسورة حسن، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير،ص: ۳۱۴، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۵۲، الفصل الثانى فى فرائض الصلاة وواجباتها،ط:رشيديه كوئٹه.هندية: ۱/۷۴،الفصل الثالث فى سنن الصلاة وآدابها، ط: رشيديه كوئٹه.

(ثم كبر) كل مصل (راكعا) فيبتدئ بالتكبير مع ابتداء الانحناء ويختمه بختمه ليشرع فى التسبيح فلا تخلو حالة من حالات الصلاة عن ذكر مطمئنا ، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۸۲، فصل فى كيفية ترتيب افعال الصلاة، ط: قديمى كراچى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....مردوں کے لئے رکوع میں دائیں گھٹنے کو دائیں ہاتھ سے اور بائیں گھٹنے کو بائیں ہاتھ سے پکڑنا سنت ہے،(۱) اور عورتوں کے لئے رکوع میں صرف گھٹنوں پر ہاتھ رکھ لینا کافی ہے۔(۲)

☆.....مردوں کے لئے انگلیاں کشادہ کر کے گھٹنوں کو پکڑنا سنت ہے،(۳) اور عورتوں کے لئے انگلیوں کو ملا کر گھٹنوں پر رکھنا کافی ہے۔(۴)

---

(۱) (ثم) كمافرغ (يكبر) مع الانحطاط للركوع) ..... ويضع يديه معتمدا بهما (على ركبتيه ويفرج اصابعه) للتمكن، ويسن ان يلصق كعبيه، وينصب ساقيه (ويبسط ظهره) ويسوى ظهره بعجزه (غير رافع ولا منكس رأسه ويسبح فيه) واقله ثلاثا فلو تركه او نقصه كره تنزيها، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۹۳-۴۹۴، فصل فى بيان تاليف الصلاة، مطلب قراءة البسملة بين الفاتحة والسورة حسن ،ط: سعيد كراچى. وكان ينبغى ان يذكر لفظ يسن عند قوله ويضع يديه ليعلم ان الوضع والاعتماد والتفريج والالصاق والنصب والبسط والتسوية كلها سنن كما فى القهستانى، قال: وينبغى ان يزاد مجافيا عضديه مستقبلا اصابعه فانهما سنة، شامى: ۱/۴۹۴، ط: سعيد كراچى و: ۱/۴۴۷، باب صفة الصلاة، بحث الركوع والسجود، ط: سعيد كراچى، حلبى كبير،ص: ۳۱۵،صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۵۲، الفصل الثانى فى فرائض الصلاة وواجباتها، ط: رشيديه كوئٹه، هندية: ۱/۷۴، الفصل الثانى فى سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۸۲، فصل فى كيفية ترتيب افعال الصلاة، ط: قديمى كراچى.

(۲)(قوله ويسن ان يلصق كعبيه) .....هذا كله فى حق الرجل، اما المرأة فتنحنى فى الركوع يسيرا ولا تفرج ولكن تضم وتضع يديها على ركبتيها وضعا وتحنى ركبتيها ولا تجافى عضديها لان ذلك استر لها، وفى شرح الوجيز: الخنثىٰ كالمرأة، شامى: ۱/۴۹۳-۴۹۴، فصل فى بيان تاليف الصلاة، مطلب قراءة البسملة بين الفاتحة والسورة حسن ، ط: سعيد كراچى.

فاما المرأة فتنحنى فى الركوع قليلا ولا تعتمد ولا تفرج اصابعها بل تضمها وتضع يديها على ركبتيها وضعا ولا تحنى ركبتيها ولا تجافى عضديها لان ذلك استر لها، كذا ذكره الزاهدى فى شرح القدورى، حلبى كبير،ص:۳۱۵-۳۱۶، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة رقم ۱.

(۴) انظر الى الحاشية السابقة رقم ۲.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....رکوع کی حالت میں پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا چاہئیے۔(۱)

☆.....مردوں کو رکوع کی حالت میں اس طرح جھکنا چاہئیے کہ پیٹھ، کمر اور سرین سب برابر ہو کر ایک سطح پر آجائیں۔(۲) اور عورتوں کے لئے صرف اس قدر جھکنا کافی ہے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔(۳)

☆.....رکوع کی حالت میں گردن کو اتنا جھکانا کہ ٹھوڑی سینے سے ملنے لگے درست نہیں، اسی طرح گردن کو اتنا اوپر رکھنا کہ گردن کمر سے بلند ہو جائے یہ بھی درست نہیں بلکہ گردن اور کمر ایک سطح پر ہونی چاہئیں۔(۴)

☆.....رکوع کی حالت میں کلائیاں اور بازو سیدھے تنے ہوئے رہنے چاہئیں، ان میں خم نہیں آنا چاہئیے۔(۵)

☆.....کم از کم اتنی دیر تک رکوع میں رہنا چاہئیے کہ اطمینان سے تین مرتبہ "**سبحان ربی العظیم**" کہا جا سکے۔(۶)

---

(۱) انظر الی الحاشیة رقم ۱ فی الصفحة السابقة.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) انظر الی الحاشیة رقم ۲ فی الصفحة السابقة.

(۴) انظر الی الحاشیة السابقة رقم ۱.

(۵) انظر الی الحاشیة السابقة رقم ۱.

(۶) (قوله واقله ثلاثا) ای اقله یکون ثلاثا او اقله تسبیحه ثلاثا وهذا اولیٰ من جعل ثلاثا خبرا عن اقله بنزع الخافض ای فی ثلاث الخ، شامی: ۱/۴۹۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة، قبل مطلب فی اطالة الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط:رشیدیه کوئٹه. خلاصة الفتاویٰ: ۱/۵۴، الفصل الثانی فی فرائض الصلاة،ط:رشیدیة کوئٹه.

[تنبیه] السنة فی تسبیح الرکوع سبحان ربی العظیم الخ، شامی: ۱/۴۹۴، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر،ص: ۳۱۶، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، حاشیة الطحطاوی علی المراقی ص: ۲۸۲، فصل فی کیفیةترتیب افعال الصلاة، ط: قدیمی کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....رکوع کی حالت میں نظریں پاؤں کی طرف ہونی چاہئیں۔(۱)

☆.....دونوں پاؤں پر زور برابر رہنا چاہیئے ،اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ایک دوسرے کے بالمقابل رہنے چاہئیں۔(۲)

رکوع اطمینان سے کرے

رکوع کو ٹھیک طریقہ اور اطمینان کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے (۳)

رکوع امام کے پیچھے چھوٹ گیا

☆.....کبھی کبھار جماعت کی نماز میں ایسا ہوتا ہے کہ امام نے رکوع کر لیا ہے، اور مقتدی کو معلوم نہیں ہوتا مثلاً بجلی چلی گئی اور لاؤڈ اسپیکر بند ہونے کی وجہ سے آواز نہیں آئی، یا خود نماز کی حالت میں سو گیا، یا جماعت بہت زیادہ بڑی ہونے کی وجہ سے پیچھے کے مقتدیوں کو پتہ نہیں چلا، تو ان تمام صورتوں میں مقتدی کو پتہ چلتے ہی خود رکوع کر لے پھر اس کے بعد امام کے ساتھ سجدہ میں شامل ہو جائے، نماز ہو جائے گی اور آخر میں سجدہ سہو

---

(۱) (نظره الی موضع سجوده حال قیامه والی ظهر قدمیه حال رکوعه ، الدر مع الرد: ۱/۴۷۷، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۲) ویکره القیام علی احد القدمین فی الصلاة بلاعذر شامی: ۱/۴۴۴، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۶۹، باب صفة الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه.

(۳)(و) یجب (الاطمینان) وهو التعدیل (فی الارکان) بتسکین الجوارح فی الرکوع والسجود حتی تطمئن مفاصله فی الصحیح، لانه لتکمیل الرکن. قوله (وهو التعدیل) ای التتمیم والتکمیل، وهو فی اللغة التسویة (قوله تطمئن مفاصله) ویستقر کل عضو فی محله بقدر تسبیحة کما فی القهستانی هذا قول ابی حنیفة ومحمد علی تخریج الکرخی وعلی تخریج الجرجانی سنة کتعدیل القومة والجلسة والاول هو الصحیح، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۴۹، فصل فی بیان واجب الصلاة، ط: قدیمی کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرنا بھی لازم نہیں ہوگا۔(۱)

رکوع اور سائنس

ایک مرتبہ پنڈی میڈیکل کالج کے پرنسپل ڈاکٹر محمد نواز صاحب نے فرمایا کہ میرے پاس ایک سرجن ڈاکٹر آیا جس کی بیوی بھی سرجن تھی، کہنے لگا: ڈاکٹر صاحب گھٹنوں اور کمر کا درد بہت زیادہ ہے علاج بہت کئے ہیں لیکن افاقہ نہیں ہوا'' ڈاکٹر نواز صاحب فرمانے لگے میں نے ڈاکٹر (سرجن) سے پوچھا کہ آپ نماز پڑھتے ہیں؟ سرجن صاحب کہنے لگے ہاں پانچ وقت کی! تو پھر ڈاکٹر نواز صاحب فرمانے لگے آپ رکوع اور سجدہ اچھی طرح نہیں کرتے اور انہیں رکوع اور سجدہ اچھی طرح سنت کے مطابق کرنے کا بتایا۔ کچھ ہی عرصہ کے بعد ڈاکٹر صاحب صحت مند ہو گئے۔

رکوع سے حرام مغز (Spinal Cord) کی کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ مریض جن کے اعضاء سن ہو جاتے ہیں وہ اس مرض سے بہت جلد افاقہ حاصل کر سکتے ہیں۔

---

(۱) واعلم ان المدرک من صلاها کاملة مع الامام واللاحق من فاتته الرکعات (کلها اوبعضها) لکن بعد اقتدائه بعذر کغفلة وزحمة وسبق حدث وصلاة خوف، ومقیم ائتم بمسافر وکذا بلاعذر بأن سبق امامه فی رکوعه وسجد فانه یقضی رکعة. الدرمع الرد: ۱/۵۹۴. وفی الشامیة:(قوله ان امکنه ادراکه) .....وحکمه انه یقضی مافاته اولا ثم یتابع الامام ان لم یکن قد فرغ... فلو نام فی الثالثة واستیقظ فی الرابعة فانه یأتی بالثالثة بلاقراءة، فاذا فرغ منها صلی مع الامام الرابعة، الخ.. (قوله ما سبق به بهاالخ)....بأن اقتدی فی اثناء صلاة الامام ثم نام مثلا، وهذا بیان للقسم الرابع وهوالمسبوق اللاحق: وحکمه انه یصلی اذا استیقظ مثلا مانام فیه ثم یتابع الامام فیما ادرک ثم یقضی مافاته الخ. شامی: ۱/۵۹۵، باب الامامة، مطلب فیما لواتی بالرکوع اوالسجود اوبهما مع الامام اوقبله اوبعده، ط:سعید، هندیة: ۱/۹۲، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق ط:رشیدیة کوئٹه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رکوع سے کمر کے درد کے مریض یا ایسے مریض جن کو حرام مغزورم (Inflammation Of Spinal Cord) ہوگیا، بہت جلد صحت یاب ہو جاتے ہیں۔

رکوع سے گردوں میں پتھری بننے کا عمل سست پڑ جاتا ہے اور پتھری کا مریض جس کے گردوں میں پتھری بن گئی ہو، رکوع کی حرکت سے بہت جلد نکل جاتی ہے۔

رکوع سے ٹانگوں کے فالج زدہ مریض چلنے پھرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

رکوع سے آنکھوں کی طرف دوران خون کے بہاؤ (Circulation Of Blood) کی وجہ سے دماغ ونگاہ کی کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علی وسلم اور جدید سائنس: ۱/۶۶۔۶۷)

رکوع اور سجدے میں سجدۂ تلاوت کی نیت کرنا

اگر نماز میں آیت سجدہ پڑھ کر فوراً نماز کا رکوع کرے، یا دو تین چھوٹی آیتیں پڑھ کر نماز کا رکوع کرے، اس میں سجدۂ تلاوت کی نیت کر لے، تو سجدہ تلاوت ادا ہو جاتا ہے۔(۱)

اگر رکوع میں سجدۂ تلاوت ادا کرنے کی نیت نہیں کی، تو نماز کے سجدہ میں سجدۂ تلاوت ادا ہو جائے گا، خواہ سجدۂ تلاوت کی نیت کی ہو یا نہ کی ہو،(۲) لیکن اگر امام نے رکوع

---

(۱) وتؤدی برکوع صلاة اذا کان الرکوع علی الفور من قراءة آیة او آیتین وکذا الثلاث علی الظاهر کما فی البحر ان نواه ای کون الرکوع بسجود التلاوة علی الراجح وتؤدی بسجودها کذالک ای علی الفور وان لم ینوبالاجماع. الدرمع الرد: ۲/۱۱۱۔۱۱۲، باب سجود التلاوة، ط:سعید، هندیة ۱/۱۳۳، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) (قوله نعم لورکع وسجدلها) ای للصلاة فورا ناب ای سجود المقتدی عن سجود التلاوة بلانیة تبعا لسجود امامه لما مر آنفا انها تؤدی بسجود الصلوة فورا وان لم ینو. شامی: ۲/۱۱۲، باب سجود التلاوة، ط:سعید.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں سجدہ تلاوت کی نیت کی اور مقتدیوں نے نہیں کی تو مقتدیوں کا سجدہ تلاوت ادا نہیں ہوگا۔اس لئے امام کو رکوع میں سجدۂ تلاوت کی نیت نہیں کرنی چاہئیے تا کہ نماز کے سجدہ میں سب کا سجدۂ تلاوت ادا ہو جائے۔(۱)

رکوع بیٹھ کر کرنے کا طریقہ

اگر عذر کی بنا پر بیٹھ کر نماز پڑھی جائے تو رکوع کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ پیٹھ اتنی جھکائی جائے کہ پیشانی گھٹنوں کے مقابل ہو جائے،سرین (کولھے) اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے۔(۲)

رکوع چھوٹ گیا

☆.....اگر بھولے سے رکوع چھوٹ گیا تو یاد آتے ہی نماز کے اندر اندر فوت شدہ رکوع ادا کر لے،اور پھر آخر میں سہو سجدہ کر لے،تو نماز ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) والظاهر ان المقصود بهذا الاستدراک التنبيه على انه ينبغى للامام ان لا ينويها فى الركوع لانه اذا لم ينوها فيه ونواها فى السجود اولم ينوها اصلا لاشئ على المؤتم لان السجود هوالاصل فيها بخلاف الركوع فاذا نواها الامام فيه ولم ينوها المؤتم لم يجزه الخ. شامى: ۲/۱۱۲، باب سجود التلاوة ط:سعيد، هندية : ۱/۱۳۳، الباب الثالث عشر فى سجود التلاوة ط:رشيديه.

(۲) (قوله بحيث لو مديديه الخ).....ولو كان يصلى قاعدا ينبغى ان يحاذى جبهته قدام ركبتيه ليحصل الركوع قلت:ولعله محمول على تمام الركوع، والافقد علمت حصوله بأصل طأطأة الرأس اى مع انحناء الظهر. شامى: ۱/۴۴۷، باب صفة الصلوة ، بحث الركوع والسجود، ط:سعيد كراچى.

(۳) ومنها رعاية الترتيب فى فعل مكرر فلوترک سجدة من ركعة فتذكرها فى آخر الصلاة سجدها وسجدللسهو لترک الترتيب فيه وليس عليه اعادة ماقبلها ولوقدم الركوع على القراءة لزمه السجود لكن لايعتد بالركوع فيفرض اعادته بعدالقراءة ، هندية : ۱/۱۲۷، الباب الثانى عشرفى سجودالسهو ط:رشيديه. فتح القدير: ۱/۲۴۱، باب صفة الصلاةط:رشيديه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....اگر نماز کے اندر اندر یہ رکوع نہیں کیا تو نماز نہیں ہوگی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

رکوع دو مرتبہ کرلیا

اگر ایک رکعت میں دو مرتبہ رکوع کرلیا تو سجدہ میں تاخیر کرنے کی وجہ سے آخر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا، اگر آخر میں سہو سجدہ نہیں کیا تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا لیکن اگر ایسا واقعہ عید کی نماز میں ہوا، تو سہو سجدہ کرنا لازم نہیں ہوگا کیونکہ عیدین کی نماز میں سہو سجدہ معاف ہے۔(۲)

رکوع رہ گیا امام کے پیچھے

''امام کے ساتھ رکوع رہ گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

رکوع سجدہ پر قادر نہیں قیام پر قادر ہے

''قیام پر قادر ہے رکوع سجدہ پر قادر نہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) كمالو ركع امامه فركع معه مقارنا اومعاقبا وشاركه فيه اوبعدمارفع منه ، فلو لم يركع اصلا اوركع ورفع قبل ان يركع امامه ولم يعده معه اوبعده بطلت صلاته،ردالمحتار: ۱/ ۴۷۱، باب صفة الصلوة، مطلب مهم فى تحقيق متابعة الامام ط:سعيد.

(۲) (وذكر فى الذخيرة) ان سجود السهو (يجب بستة اشياء).....(و)يجب(بتكرار الركن) هذا الثالث من الستة نحوان يركع مرتين ، حلبى كبير، ص: ۴۵۶ فصل فى سجود السهو ط:سهيل. ولوزاد فى صلاته ركوعا او سجودا لاتفسد صلاته ويلزمه السهو، فتاوى قاضيخان على هامش الهندية: ۱/ ۱۲۱ ،فصل فيما يوجب السهو ومالايوجب السهو ط:رشيديه، تاتارخانية: ۱/ ۵۹۸، كتاب الصلاة، مايفسدالصلاة ومالايفسد، ط:ادارة القرآن. الدرمع الرد: ۱/ ۸۰، باب سجود السهو ط: سعيد.

(والسهو فى صلاة العيد والجمعة والمكتوبة والتطوع سواء) والمختارعندالمتأخرين عدمه فى الاوليين لدفع الفتنة كمافى جمعة البحر، الدرمع الرد : ۲/ ۹۲ ،باب سجودالسهو ط:سعيد.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رکوع سجود سے عاجز امام

رکوع اور سجود کرنے والے کی اقتداء ان دونوں سے عاجز امام کے پیچھے درست نہیں، اسی طرح صرف سجدہ سے عاجز امام کے پیچھے رکوع اور سجود کرنے والے مقتدی کی اقتداء درست نہیں۔(۱)

رکوع سے اٹھتے وقت

نوافل میں رکوع سے اٹھتے وقت ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' کے بعد ''اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ'' پڑھنا بہتر ہے اور یہ دعا فرائض میں بھی پڑھی جاسکتی ہے، البتہ امام کے لئے تخفیف کرنا زیادہ مناسب ہے اس لئے امام اتنی لمبی دعا نہ پڑھے۔(۲)

---

(۱) ویصح اقتداء القائم بالقاعد الذی یرکع ویسجد لا اقتداء الراکع والساجد بالمؤمی هکذا فی فتاویٰ قاضیخان، هندیة: ۱/۸۵، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیره، ط: رشیدیه کوئٹه. الدر مع الرد: ۱/ ۵۷۹، باب الامامة، مطلب الواجب کفایة هل یسقط بفعل الصبی وحده، ط: سعید کراچی. خلاصة الفتاویٰ: ۱/ ۱۴۶، کتاب الصلاة، جنس آخر فی صحة الاقتداء، ط: رشیدیه کوئٹه.

(۲) عن رفاعة بن رافع الزرقی رضی الله عنه قال کنا یوما نصلی وراء النبی صلی الله علیه وسلم فلما رفع رأسه من الرکعة (ای الرکوع) قال سمع الله لمن حمده فقال رجل وراءه ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه، فلما انصرف قال من المتکلم آنفا قال انا، قال: رأیت بضعة وثلاثین ملکا یبتدرونها ایهم یکتبها اول. بخاری: ۱/ ۱۱۰، قبل باب الطمانینة حین یرفع رأسه من الرکوع، ط: قدیمی کراچی. ابوداؤد: ۱/ ۱۱۲، باب ما یستفتح به الصلاة من الدعاء، ط: میر محمد کتب خانه کراچی.

ولیس بینهما ذکر مسنون، وکذا لیس بعد رفعه من الرکوع دعاء وکذا لا یأتی فی رکوعه وسجوده بغیر التسبیح علی المذهب وما ورد محمول علی النفل الدر المختار، وفی الشامیة (قوله محمول علی النفل) وصرح به فی الحلیة فی الوارد فی القومة والجلسة وقال علی انه ان ثبت فی المکتوبة فلیکن فی حالة الانفراد او الجماعة والمأمومون محصورون لایثقلون بذالک کما نص علیه الشافعیة. شامی: ۱/ ۵۰۶، فصل فی بیان تالیف الصلاة ط: سعید، حلبی کبیر، ص: ۳۱۸ صفة الصلاة ط: سهیل.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رکوع سے پہلے سوچتا رہا

''سوچتا رہا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

رکوع سے جگر کے امراض کا خاتمہ

جھک کر رکوع میں دونوں ہاتھ اس طرح گھٹنوں پر رکھے جائیں کہ کمر بالکل سیدھی رہے اور گھٹنے جھکے ہوئے نہ ہوں اس عمل سے معدے کو قوت پہنچتی ہے، نظام انہضام درست ہوتا ہے، قبض دور ہوتی ہے، معدے کی دوسری خرابیاں نیز آنتوں اور پیٹ کے عضلات کا ڈھیلا پن ختم ہو جاتا ہے۔ رکوع کا عمل جگر اور گردوں کے افعال کو درست کرتا ہے اس عمل سے کمر اور پیٹ کی چربی کم ہو جاتی ہے، خون کا دوران تیز ہو جاتا ہے چونکہ دل اور سر ایک سیدھ میں ہو جاتے ہیں اس سے دل کے لئے خون کو سر کی طرف پمپ (Pump) کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اس طرح دل کا کام کم ہو جاتا ہے اور اسے آرام ملتا ہے جس سے دماغی صلاحیتیں اجاگر ہونے لگتی ہیں۔ دوران رکوع چونکہ ہاتھ نیچے کی طرف جاتے ہیں اس لئے کندھوں سے لیکر ہاتھ کی انگلیوں تک پورے حصے کی ورزش ہو جاتی ہے۔ اس سے بازو کے پٹھے (Muscles) طاقتور ہو جاتے ہیں اور جو فاسد مادے بڑھاپے کی وجہ سے جوڑوں میں جمع ہو جاتے ہیں وہ از خود خارج ہو جاتے ہیں۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۷۳)

رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا

پورے اطمینان کے ساتھ رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا واجب ہے، اس کو ''قومہ''

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہتے ہیں۔(۱)

رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا واجب ہے

رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا واجب ہے، اگر رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا نہیں ہوگا تو واجب ترک ہونے کی وجہ سے وقت کے اندر اندر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

رکوع سے کم پڑھنا

نماز کے دوران رکعتوں میں پوری پوری سورت پڑھنا بہتر ہے، تاہم اگر ایک ایک رکوع سے کم پڑھی تو بھی نماز بلا کراہت صحیح ہو جائے گی، سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا، نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) واما واجبات الصلاة ....انها ستة احداها تعديل الاركان ....والمراد بتعديل اركان الصلاة تسكين الجوارح فى الركوع والسجود والقومة بينهما . التاتارخانية: ۱/ ۵۱۰ كتاب الصلاة ، واجبات الصلاة ط:ادارة القرآن. هندية: ۱/ ۷۱، كتاب الصلاة ، الفصل الثانى فى واجبات الصلاة ط:رشيديه، الدرالمختار مع ردالمحتار: ۱/ ۴۶۴، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة ط:سعيد.

(۲) (وتعديل الاركان) اى تسكين الجوارح قدرتسبيحة فى الركوع والسجود ، وكذا فى الرفع منهما على ما اختاره الكمال (الدرالمختار)و فى الشامية (قوله وكذا فى الرفع منهما) اى يجب التعديل ايضا فى القومة من الركوع والجلسة بين السجدتين وتضمن كلامه وجوب نفس القومة والجلسة ايضا لانه يلزم من وجوب التعديل فيهما وجوبهما.... (وقال بعدعشرةاسطر) حتى لو تركها اوشيئا منها ساهيايلزمه السهو ولو عمدا يكره اشدالكراهة ، ويلزمه ان يعيد الصلاة الخ شامى: ۱/ ۴۶۴، باب صفة الصلاة،مطلب قد يشار الى المثنى باسم الاشارة الموضوع للمفرد ط:سعيد كراچى.

(۳) کیونکہ اس میں کوئی واجب ترک نہیں ہوا اور تقدیم وتاخیر بھی لازم نہیں آئی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رکوع سے کھڑے ہوتے وقت کیا کہے

"سمع اللّٰہ لمن حمدہ" کے عنوان کو دیکھیں۔

رکوع عورت کا

☆.....رکوع میں جاتے وقت "اللّٰہ اکبر" کہے اس طرح کہ تکبیر اور رکوع کی ابتداء ساتھ ہی ہو، اور رکوع میں پہنچتے ہی تکبیر ختم ہو جائے۔(۱)

☆.....رکوع میں عورتوں کے لئے مردوں کی طرح کمر کو بالکل سیدھا کرنا، اور مردوں کی طرح جھکنا ضروری نہیں، بلکہ عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں کم جھکنا چاہئیے، اور عورتیں صرف اس قدر جھکیں کہ داہنا ہاتھ دائیں گھٹنے تک اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے تک پہنچ جائے۔(۲)

☆.....عورتیں رکوع میں انگلیاں ملا کر (یعنی انگلیوں کے درمیان فاصلہ کئے بغیر) صرف گھٹنے پر رکھیں، پکڑیں نہیں۔(۳)

☆.....عورتیں رکوع میں اپنے ٹانگیں بالکل سیدھی نہ رکھیں بلکہ گھٹنوں کو آگے کی طرف ذرا سا خم دے کر کھڑی ہوں۔(۴)

---

(۱) فیکون ابتداء تکبیرۃ عند اول الخرور والفراغ عند الاستواء للرکوع کذا فی المحیط. ھندیۃ: ۱/۷۴، کتاب الصلاۃ الفصل الثالث فی سنن الصلاۃ وآدابھا وکیفیتھا ط:رشیدیہ، المحیط البرھانی: ۲/۱۱۴، کتاب الصلاۃ، الفصل الثالث فی مایفعلہ بعد الشروع فی الصلاۃ ط:ادارۃ القرآن.

(۲) اما المرأۃ فتنحی فی الرکوع یسیرا ولا تفرج ولکن تضم وتضع یدیھا علی رکبتیھا وضعا وتحنی رکبتیھا ولا تجافی عضدیھا لان ذالک استرلھا. ردالمحتار: ۱/۴۹۴، باب صفۃ الصلاۃ مطلب قراءۃ البسملۃ بین الفاتحۃ والسورۃ حسن، ط:سعید، ھندیۃ: ۱/۷۴ کتاب الصلوۃ، الفصل الثالث فی سنن الصلوۃ وآدابھا ط:رشیدیۃ کوئٹہ.

(۳،۴) انظر الی الحاشیۃ السابقۃ.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....رکوع کی حالت میں عورتوں کے بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں، مردوں کی طرح بازو پہلوؤں سے جدا اور الگ نہ ہوں۔(۱)

☆.....رکوع کی حالت میں عورتوں کے دونوں پاؤں ملے ہوئے ہوں، درمیان میں فاصلہ نہ ہو، خاص طور پر دونوں ٹخنے مل جانے چاہئیں۔(۲)

☆.....رکوع کی حالت میں نظر پاؤں پر ہو۔(۳)

☆.....کم از کم اتنی دیر تک رکوع میں رہیں کہ اطمینان سے تین مرتبہ "سبحان ربی العظیم" کہا جا سکے۔(۴)

رکوع کرنا بھول گیا

اگر مقتدی جماعت کی نماز میں شروع سے شریک ہوا، لیکن کسی وجہ سے رکوع کرنا بھول گیا، پھر امام کے ساتھ سجدہ میں شریک ہو گیا، تو اس مقتدی پر ضروری ہے کہ نماز کے

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) والسنة ایضا فی الرکوع الصاق الکعبین واستقبال الاصابع القبلة وهذا کله فی حق الرجال فاما المرأة فتنحنی فی الرکوع قلیلا ولا تعتمد ولا تفرج اصابعها بل تضمها وتضع یدیها علی رکبتیها وضعا ولا تحنی رکبتیها ولا تجافی عضدیها لان ذالک استرلها. حلبی کبیر، ص: ۳۱۵-۳۱۶، صفة الصلوة ط:سهیل، شامی: ۱/۴۹۳، فصل فی بیان تالیف الصلاة الی انتهائها ط:سعید، هندیة: ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة ط:رشیدیة کوئٹه.

(۳) نظره الی موضع سجوده حال قیامه والی ظهر قدمیه حال رکوعه. الدرمع الرد: ۱/۴۷۷، باب صفة الصلاة آداب الصلاة ط:سعید، البحر الرائق: ۱/۴۷۷ ط:سعید، تاتارخانیة: ۱/۵۵۱، کتاب الصلاة، کیفیة الصلاة. ط:ادارة القرآن.

(۴) ویسبح فیه واقله ثلاثا فلو ترکه او نقصه کره تنزیها الدر المختار (قوله واقله ثلاثا).....ویسبح فیه ثلاثا وهو اقله: ای والحال ان الثلاث اقله. شامی: ۱/۴۹۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة ط:سعید، هندیة: ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها، ط: رشیدیة.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اندر وہ رکوع کر لے، اگر اس نے نماز کے اندر وہ رکوع نہیں کیا تو اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھے۔(۱)

رکوع کی تکبیرات کا مسنون طریقہ

''تکبیرات کہنے کا صحیح طریقہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

رکوع کی تکبیر بھول گیا

اگر رکوع میں جاتے ہوئے ''اللّٰہ اکبر'' کہنا بھول گیا، تو نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا، کیونکہ یہ تکبیر واجب نہیں بلکہ سنت ہے، اور سنت ترک ہو جانے کی صورت میں سہو سجدہ واجب نہیں ہوتا۔(۲)

رکوع کے بجائے سجدہ میں چلا گیا

''رکوع نہیں کیا اور سجدہ میں چلا گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

رکوع مرد کا

☆.....رکوع میں جاتے وقت ''اللّٰہ اکبر'' کہے، اس طرح کہ تکبیر اور رکوع

---

(۱) فلو لم یرکع اصلا اورکع ورفع قبل ان یرکع امامه ولم یعده معه او بعده بطلت صلاته شامی: ۱/ ۴۷۱، باب صفة الصلوة، مطلب مهم فی متابعة الامام ط:سعید.

(قوله ثم ماسبق به بهاالخ) بأن اقتدی فی اثناء صلاة الامام ثم نام مثلا.....وحکمه انه یصلی اذا استیقظ مثلا مانام فیه ثم یتابع الامام فیما ادرک ثم یقضی مافاته الخ. شامی: ۱/ ۵۹۵، باب الامامة، مطلب فیما لواتی بالرکوع اوالسجود اوبهما مع الامام اوقبله اوبعده، ط:سعید.

(۲)ولایجب بترک التعوذ والبسملة فی الاولی والثناء وتکبیرات الانتقال الخ. هندیة: ۱/ ۱۲۵، الباب الثانی عشر فی سجود السهو. ط:رشیدیه، فتح القدیر: ۱/ ۴۳۸، باب سجود السهو ط:رشیدیه، المحیط البرهانی: ۲/ ۳۰۲، الفصل السابع عشر سجود السهو ط:ادارة القرآن.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی ابتداء ساتھ ہی ہو، اور رکوع میں پہنچتے ہی تکبیر ختم ہو جائے۔(۱)

☆.....اور رکوع میں اپنے اوپر کے دھڑ کو اس حد تک جھکائے کہ گردن، کمر اور پشت تقریباً برابر ہو کر ایک سطح پر آ جائیں، گردن کو اتنا نہ جھکائے کہ ٹھوڑی سینے سے ملنے لگے، اور نہ گردن کو اتنا اوپر رکھے کہ گردن کمر سے بلند ہو جائے۔(۲)

☆.....رکوع کی حالت میں پاؤں اور پنڈلی کو سیدھا رکھے، گھٹنوں میں خم آنے نہ دے۔(۳)

☆.....دائیں ہاتھ سے دائیں گھٹنے کو اور بائیں ہاتھ سے بائیں گھٹنے کو اس طرح پکڑے کہ ہاتھ کی انگلیاں کھلی ہوئی ہوں یعنی ہر دو انگلیوں کے درمیان فاصلہ ہو، اور گھٹنا پانچوں انگلیوں کے اندر رہو۔(۴)

☆.....رکوع کی حالت میں کلائیاں اور بازو سیدھے تنے ہوئے ہوں، ان میں کسی قسم کا خم نہ ہو۔(۵)

(۱،۲،۳) (ثم..... یکبر مع الانحطاط للرکوع .....ویضع یدیه) متعمدا بهما علی رکبتیه ویفرج اصابعه للتمکن ویسن ان یلصق کعبیه وینصب ساقیه (ویبسط ظهره) ویسوی ظهره بعجزه (غیر رافع ولامنکس رأسه الخ). الدرالمختار: ۱/۴۹۳، باب صفة الصلاة، مطلب قراءة البسملة بین الفاتحة والسورة ط: سعید، خلاصة الفتاوی: ۱/۵۲، الفصل الثانی فی فرائض الصلاة وواجباتها ط:رشیدیه، هندیة: ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها الخ ط: رشیدیه، وفی الشامیة (قوله مع الانحطاط) افاد ان السنة کون ابتداء التکبیر عن الخرور وانتهائه عنداستواء الظهر الخ شامی: ۱/۴۹۳، باب صفة الصلوة ط:سعید.

(۴،۵) (قوله ویسن ان یلصق کعبیه)..... ویضع یدیه لیعلم ان الوضع والاعتماد والتفریج والالصاق والنصب والبسط والتسویة کلها سنن ... وینبغی ان یزاد مجافیا عضدیه مستقبلا اصابعه فانهما سنة... هذا کله فی حق الرجل الخ. ردالمحتار: ۱/۴۹۳-۴۹۴، باب صفة الصلاة، مطلب قراءة البسملة بین الفاتحة والسورة ط:سعید. خلاصة الفتاوی: ۱/۵۲، کتاب الصلاة، الفصل الثانی فی فرائض الصلاة وواجباتها ط:رشیدیه. هندیة: ۱/۷۴ الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها الخ ط:رشیدیة.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....رکوع کی حالت میں دونوں ہاتھ پہلو سے جدا اور الگ ہوں۔(۱)

☆.....دونوں پاؤں پر زور برابر ہو، اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ایک دوسرے کے بالمقابل ہوں اور آگے پیچھے نہ ہوں۔(۲)

☆.....رکوع کی حالت میں نظر پاؤں پر ہو۔(۳)

☆.....اور رکوع میں کم سے کم اتنی دیر تک رہے کہ اطمینان سے تین مرتبہ "سبحان ربی العظیم" کہا جا سکے۔(۴)

رکوع مکرر پڑھنا

ایک ہی رکوع کو مکرر دونوں رکعتوں میں پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، اور سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا، البتہ بلا ضرورت ایسا کرنا بہتر نہیں۔(۵)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) ویکرہ القیام علی احد القدمین فی الصلاة بلا عذر، شامی: ۱/۴۴۴، باب صفة الصلاة ط: سعید، هندیة: ۱/۶۹، باب صفة الصلاة ط: رشیدیه.

(۳) نظره الی موضع سجوده حال قیامه والی ظهر قدمیه حال رکوعه. الدر المختار مع الرد: ۱/۴۷۷، صفة الصلوة، آدب الصلوة ط: سعید. البحر: ۱/۳۰۴، باب صفة الصلاة، ط: سعید، تاتارخانیة: ۱/۵۵۱، کیفیة الصلاة، ط: ادارة القرآن کراچی.

(۴) ویسبح فیه واقله ثلاثا فلو ترکه او نقصه..... کره تنزیها، الدر المختار (قوله واقله ثلاثا).....ویسبح فیه ثلاثا وهو اقله: ای والحال ان الثلاث اقله. شامی: ۱/۴۹۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة ط: سعید، هندیة: ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها ط: رشیدیه، خلاصة الفتاوی: ۱/۵۴، الفصل الثانی فی فرائض الصلاة. ط: رشیدیة کوئٹه.

(۵) لا بأس ان یقرأ سورة ویعیدها فی الثانیة، الدر المختار، وفی الشامیة (قوله لا بأس ان یقرأ سورة) افاد انه یکره تنزیها وعلیه یحمل جزم القنیة بالکراهة، ویحمل فعله علیه الصلاة والسلام لذلک علی بیان الجواز هذا اذا لم یضطر الخ. شامی: ۱/۵۴۶، باب صفة الصلاة، مطلب الاستماع للقرآن فرض کفایة ط: سعید.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رکوع مل جائے

اگر کسی رکعت کا رکوع امام کے ساتھ مل گیا تو وہ رکعت مل گئی، اور اگر رکوع نہیں ملا تو رکعت نہیں ملی، اس رکعت کو امام کے سلام کے بعد پڑھنا لازم ہے۔(۱)

رکوع میں التحیات پڑھ لی

''التحیات رکوع میں پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

رکوع میں ایک تسبیح کی مقدار رہنا واجب ہے

رکوع میں اتنی دیر ٹھہرنا کہ ہر عضو اپنے موقع پر برقرار ہو جائے، اور ایک مرتبہ ''سبحان ربی العظیم'' کہا جا سکے واجب ہے، اگر بھول کر اس کو چھوڑ دیا تو سہو سجدہ واجب ہوگا، اور اگر قصداً ایسا کیا تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔(۲)

---

(۱) وعن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: اذاجئتم الی الصلاة ونحن سجود فاسجدوا ولاتعدوها شيئا ومن ادرک الرکعة (ای الرکوع) فقدادرک الصلوة. سنن ابی داؤد: ۱/۱۳۶، باب الرجل يدرک الامام ساجدا کيف يصنع، ط:حقانيه و: ۱/۱۲۹، ط: سعيد کراچی. مشکوة: ۱/۱۰۲، باب ما علی الماموم من المتابعة ..... الفصل الثانی، ط: قديمی کراچی. البحرالرائق: ۲/۷۶، باب ادراک الفريضة. ط: سعيد کراچی. (قوله لان المشارکة) ای ان الاقتداء متابعة علی وجه المشارکة ولم يتحقق من هذا مشارکة لافی حقيقة القيام ولافی الرکوع فلم يدرک معه الرکعة اذلم يتحقق منه مسمی الاقتداء بعد. شامی: ۲/۶۰، باب ادراک الفريضة ط:سعيد.

(وان سوی ظهره فی الرکوع) يعنی حال کون الامام راکعا (صارمدرکا) ای لتلک الرکعة. حلبی کبير، ص: ۳۰۵ صفة الصلاة ط:سهيل.

(۲) من ترک الاعتدال تلزمه الاعادة.....ولااشکال فی وجوب الاعادة اذهوالحکم فی کل صلاة اديت مع کراهة التحريم ويکون جابرالاول الخ. البحرالرائق: ۱/۵۲۳، کتاب الصلوة، باب صفة الصلوة ط:رشيدية کوئٹه. هندية: ۱/۷۱ کتاب الصلوة، الفصل الثانی فی واجبات الصلوة ط:رشيديه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

واضح رہے کہ رکوع میں تسبیح کہنا تو سنت ہے،(۱) لیکن ایک مرتبہ "سبحان ربی العظیم" کہنے کی مقدار رکوع میں ٹھہرنا، تاکہ ہر عضو اپنی اپنی جگہ برقرار ہو جائے واجب ہے۔(۲)

رکوع میں بسم اللہ پڑھ لیا

اگر کسی نے رکوع میں جا کر "سبحان ربی العظیم" کی جگہ "بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم" پڑھ لیا تو سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا، نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، کیونکہ رکوع میں "سبحان ربی العظیم" پڑھنا واجب نہیں بلکہ سنت ہے، اور سنت کے خلاف ہونے کی صورت میں سہو سجدہ واجب نہیں ہوتا باقی جان بوجھ کر ایسا کرنا صحیح نہیں ہے۔(۳)

رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہی

"تکبیر تحریمہ جھکتے ہوئے کہی" کے عنوان کو دیکھیں۔

رکوع میں زیادہ دیر رہنا

۱.....امام کے لئے دیر تک رکوع میں رہنا مکروہ ہے، کیونکہ اس میں لوگوں کو حرج

---

(۱) انظر إلى الحاشية رقم ۴ في الصفحة السابقة.

(۲) (وتعديل الاركان) وهو تسكين الجوارح في الركوع والسجود حتى تطمئن مفاصله وادناه مقدار تسبيحة وهو واجب ... وهو الصحيح. البحر الرائق: ۱/ ۵۲۲، كتاب الصلوة باب صفة الصلوة، ط:رشيديه، هندية: ۱/ ۷۱ الفصل الثاني في واجبات الصلاة ط:رشيديه.

(۳) (قوله بترك واجب) اى من واجبات الصلوة الاصلية..... واحترز بالواجب عن السنة كالثناء والتعوذ ونحوهما عن الفرض. شامي: ۲/ ۸۰، باب سجود السهو ط:سعيد.

الاصل في هذا ان المتروك ثلاثة انواع فرض وسنة وواجب ففي الاول ان امكنه التدارك بالقضاء يقضي والا فسدت صلاته وفي الثاني لاتفسد لان قيامها باركانها وقد وجدت ولايجبر بسجدتي السهو الخ. هندية: ۱/ ۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو ط:رشيدية، وانظر الحاشية رقم ۶ ايضا في الصفحة السابقة.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوتا ہے، اور یہ جماعت میں لوگوں کے کم ہونے کا سبب بنتا ہے۔(۱)

۲.....انفرادی طور پر نماز پڑھنے والے کے لئے رکوع میں دیر کرنا مکروہ نہیں۔(۲)

رکوع میں سجدہ کی تسبیح پڑھ لی

اگر کسی نے رکوع میں سجدہ کی تسبیح پڑھ لی، تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے، نماز ہو جائے گی، البتہ نماز مکروہ تنزیہی ہوگی، اس لئے یاد آنے کی صورت میں رکوع میں رکوع کی تسبیح پڑھ لے تاکہ سنت کے مطابق ہو جائے۔(۳)

رکوع میں شامل ہوا

جو شخص جماعت کی نماز میں امام کے ساتھ رکوع میں شریک ہوتا ہے، اس سے ثناء ''سبحانک اللّٰھم... الخ'' ساقط ہو جاتی ہے، اب اس کو ثناء پڑھنے کی ضرورت

(۱،۲) ویکرہ تحریما (تطویل الصلاۃ) علی القوم زائدا علی قدر السنۃ فی قراء ۃ واذکار رضی القوم اولا لاطلاق الامر بالتخفیف، الدرالمختار، وفی الشامیۃ: (قولہ لاطلاق الامر بالتخفیف) وھو مافی الصحیحین "اذا صلی احدکم للناس فلیخفف فان فیھم الضعیف والسقیم والکبیر، واذا صلی لنفسہ فلیطول ماشاء. شامی: ۱/۵۶۴، باب الامامۃ، مطلب اذا صلی الشافعی قبل الحنفی ھل الافضل الصلاۃ مع الشافعی ام لا؟ ط: سعید، البحر: ۱/۳۵۱، باب الامامۃ، قولہ وتطویل الصلاۃ، ط: سعید. وکرہ للامام (تطویل الصلاۃ) لما فیہ من تنفیر الجماعۃ لقولہ علیہ السلام: من أم فلیخفف. قولہ (تطویل الصلاۃ) بقراء ۃ، اوتسبیح اوغیرھما رضی القوم ام لا لاطلاق الامر بالتخفیف حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۰۳۔۳۰۴ فصل فی بیان الاحق بالامامۃ ط: قدیمی

(۳) ویسبح فیہ واقلہ ثلاثا فلوترکہ اونقصہ کرہ تنزیھا. الدرالمختار: ۱/۴۹۴. باب صفۃ الصلاۃ مطلب قراء ۃ البسملۃ بین الفاتحۃ والسورۃ حسن ط: سعید، خلاصۃ الفتاوی: ۱/۵۴، کتاب الصلاۃ، الفصل الثانی فی فرائض الصلاۃ وواجباتھا ط: رشیدیہ

اور یہاں تو تسبیح چھوڑی بھی نہیں ہے بلکہ الفاظ بدل گئے ہیں اس لیے کوئی حرج نہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہیں۔(۱)

رکوع میں شامل ہونے کا طریقہ

اگر امام رکوع میں ہے، اور اس وقت کوئی شخص امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہونا چاہتا ہے تو اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ نیت کر کے تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد دوسری تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے، اور اگر کھڑا ہو کر صرف تکبیر تحریمہ کہہ کر رکوع میں چلا گیا اور رکوع میں جانے کے لئے دوسری تکبیر نہیں کہی تب بھی نماز صحیح ہو جائے گی۔(۲)

رکوع میں قراءت پوری کرنا

قرأت ختم ہونے سے پہلے رکوع کے لئے جھک جانا، اور جھکنے کی حالت میں قرأت تمام کرنا مکروہ تحریمی ہے، ایسی نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۳)

---

(۱) وان ادرک الامام فی الرکوع اوالسجود یتحری ان کان اکبر رأیه انه لو اتی به ادرکه فی شئ من الرکوع اوالسجود یأتی به قائما والا یتابع الامام ولایاتی به. هندیة: ۱/۹۱، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق ط: رشیدیه، الدرمع الرد: ۱/۴۸۸، فصل فی بیان تالیف الصلاة، مطلب فی بیان المتواتر والشاذ ط:سعید، حلبی کبیر، ص:۳۰۵ صفة الصلاة ط:سهیل اکیڈمی

(۲) فلو کبر قائما فرکع ولم یقف صح، لان ماأتی به القیام الی ان یبلغ الرکوع یکفیه. الدرالمختار (قوله فرکع) ای وقرأفی هویه قدرالفرض او کان اخرس اومقتدیا اواخرالقراءة. شامی: ۱/۴۴۵، باب صفة الصلاة،بحث القیام ط:سعید.

(والقیام) ....فلوادرک الامام راکعا فکبر منحنیا لم تصح تحریمته. شامی: ۱/۴۵۲، باب صفة الصلاة ط:سعید، ولوادرک الامام راکعا فکبرقائما وهویریدتکبیرة الرکوع جازت صلاته لان نیته لغت فبقیت التکبیر حالة القیام، البحر: ۱/۲۹۱، باب صفة الصلوة ط:سعید، هندیة: ۱/۶۹، الفصل الاول فی فرائض الصلاة ط:رشیدیه.

(۳) ویکره الجهر بالتسمیة والتأمین واتمام القراءة فی الرکوع والاذکار بعد تمام الانتقال الخ. عالمگیری: ۱/۱۰۵، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة ومالایکره ط:رشیدیه. ردالمحتار: ۱/۶۵۴، باب صفة الصلوة، مطلب فی بیان السنة والمستحب الخ ط:سعید. حلبی کبیر، ص:۳۰۶، مکروهات فی الصلاة، ط: نعمانیة کوئٹه. وص:۳۵۲، ط:سهیل.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رکوع میں مرد وعورت کے درمیان فرق

مرد اور عورت کے درمیان چند باتوں میں فرق ہے:

۱.....مرد رکوع میں اتنا جھکے کہ سر، پیٹھ اور سرین برابر ہو جائیں، اور عورت تھوڑی مقدار میں جھکے، یعنی صرف اس قدر جھکے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، پیٹھ سیدھی نہ کرے۔(۱)

۲.....مرد رکوع میں گھٹنے پر انگلیاں کھول کر رکھے اور ہاتھ پر زور دیتے ہوئے مضبوطی کے ساتھ گھٹنوں کو پکڑے، اور عورت انگلیاں ملا کر ہاتھ گھٹنوں پر رکھ دے اور ہاتھ پر زور نہ دے اور گھٹنے جھکے ہوئے رکھے، مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کرے۔(۲)

۳.....مرد رکوع میں اپنے بازوؤں کو پہلو سے بالکل الگ رکھے، اور کھل کر رکوع کرے اور عورت اپنے بازوؤں کو پہلو سے خوب ملائے اور جتنا ہو سکے سکڑ کر رکوع کرے۔(۳)

رکوع نہیں کر سکتا

اگر کوئی شخص کھڑے ہونے اور سجدہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے، صرف رکوع

(۱،۲،۳) (ثم).....(یکبر)....للرکوع... (ویضع یدیه) معتمدا بهما (علی رکبتیه ویفرج اصابعه) للتمکن ویسن ان یلصق کعبیه وینصب ساقیه (ویبسط ظهره) ویسوی ظهره بعجزه (غیر رافع ولا منکس رأسه الخ. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۹۱، ۴۹۳ فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید، قال فی المعراج وفی المجتبی هذا کله فی حق الرجال .اما المرأة فتنحنی فی الرکوع یسیرا ولا تفرج ولکن تضم وتضع یدیها علی رکبتیها وضعا وتحنی رکبتیها ولا تجافی عضدیها لان ذالک استرلها، شامی: ۱/ ۴۹۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها الخ ط: رشیدیه، خلاصة الفتاوی: ۱/ ۵۲، الفصل الثانی فی فرائض الصلاة وواجباتها ط: رشیدیة.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہیں کرسکتا، تو اس آدمی پر کھڑا ہو کر نیت باندھنا اور قراءت کرنا واجب ہے، البتہ رکوع صرف اشارہ سے کرے، پھر سجدہ زمین پر کرے، نماز ہو جائے گی۔(۱)

رکوع نہیں کیا اور سجدہ میں چلا گیا

کوئی شخص سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھنے کے بعد رکوع میں جانے کے بجائے بھول کر سجدہ میں چلا گیا، اور دوسری رکعت سے پہلے پہلے یاد آیا تو اس کو چاہئے کہ اسی وقت اٹھ کر رکوع کر لے، پھر دوبارہ سجدہ کرے اور آخر میں سہو سجدہ کرے۔(۲)

اور اگر دوسری رکعت سے پہلے یاد نہیں آیا، تو دوسری رکعت کا رکوع پہلی رکعت کا رکوع شمار کیا جائے گا اور یہ دوسری رکعت بھی پہلی رکعت شمار کی جائے گی، اور یہ دوسری رکعت کالعدم ہو جائے گی، اس کے عوض میں اس کو ایک اور رکعت پڑھنا ہوگی، اور اس

---

(۱) قوله بل تعذر السجود كاف.....قال فى البحر ولم أرما اذا تعذر الركوع دون السجود غيرواقع آه اى لانه متى عجز عن الركوع عجز عن السجود"نهر" قال ح: اقول على فرض تصوره ينبغى ان لايسقط لان الركوع وسيلة اليه، ولايسقط المقصود عندتعذرالوسيلة ، كما لم يسقط الركوع والسجود عندتعذرالقيام ، شامى: ۲/۹۷، باب صلاة المريض ، ط:سعيد، البحر: ۲/۱۱۳، قبيل (قوله وجعل سجوده اخفض) باب صلاة المريض ط:سعيد.

(۲) اذا سجد فى موضع الركوع او ركع فى موضع السجود او كررركنا او قدم الركن او أخره ففى هذه الفصول كلها يجب سجودا لسهو. عالمگيرى: ۱/۱۲۷، الباب الثانى عشرفى سجودالسهو ط:رشيديه. حلبى كبير،ص:۴۵۶، فصل فى سجود السهو ط:سهيل اكيڈمى، تاتارخانية: ۱/۱۶۷، الفصل السابع عشرفى سجود السهو ط:اداراة القرآن والعلوم الاسلامية، بدائع الصنائع : ۱/۱۶۴، فصل فى بيان سبب الوجوب ط:سعيد.

ولايجب السجود الابترك واجب اوتأخيره اوتاخير ركن اوتقديمه، هندية : ۱/۱۲۶، الباب الثانى عشر فى سجودالسهو ط:رشيدية.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

صورت میں بھی سہو سجدہ کرنا واجب ہے۔(۱)

رکوع وسجود کی حقیقت

☆.....جب قیام کی حالت میں احکم الحاکمین، رب العالمین کا حکم نامہ قرآن کریم پڑھا گیا تو اس کے حکم کو ماننے کے لئے جھکنا اور سجدہ کرنا اطاعت اور فرمانبرداری پر دلالت کرتے ہیں، جب حکام کی طرف سے عوام کو حکمنامہ آتا ہے اور ان کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے، تو اس حکم نامہ کی اطلاع یابی اور اطاعت کا ایک نمونہ ظاہر ہوا کرتا ہے، تو رکوع اور سجود اس حکم الٰہی کی اطاعت پر دلالت کرتے ہیں جو ان کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے۔

☆.....اللہ کی عظمت کے خیال کرنے کے بعد جو اپنے نفس کی تحقیر کی کیفیت اپنے دل پر طاری ہونی چاہئیے، عالم اجسام میں اس کیفیت کے قائم مقام اور اس کے مقابلہ میں اگر کوئی چیز ہے تو وہ جھک جانا ہے، جس کو اسلام کی اصطلاح میں ''رکوع'' کہتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کے غیر متناہی بلند مراتب کے اعتقاد کے بعد جو اپنی پستی کے خیال کی کیفیت دل میں پیدا ہوتی ہے، اس کے مقابلہ میں اور اس کے قائم مقام اس بدن کے احوال وافعال میں اگر کچھ ہے تو یہ ہے کہ اپنا سر اور منہ جو کہ عزت کے محل سمجھے جاتے ہیں زمین پر رکھے، اور ناک اس کے آستانہ کے خاک پر رگڑے، اس کو اسلام میں ''سجدہ'' کہتے ہیں۔

---

(۱) ولو كان المتروك ركوعا فلايتصورفيه القضاء.....فلو قرأ وسجد ولم يركع ثم قام فقرأ وركع وسجد فهذا قدصلى ركعة ولايكون هذا الركوع قضاء عن الاول . البحرالرائق :۲/۹۸ باب سجود السهو ،ط:سعيد،حلبى كبير،ص:۴۵۶، فصل فى سجود السهو ط:سهيل اكيڈمى، بدائع الصنائع: ۱/۱۶۸ فصل فى بيان المتروك ساهيا هل يقضى ام لا؟ ط:سعيد.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....نماز میں انسان کو اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑا ہونا پڑتا ہے، اور کھڑا ہونا خدمت گاروں کے آداب میں سے ہے، یہ نماز کا پہلا حصہ ہے، پھر رکوع جو دوسرا حصہ ہے، یہ بتلاتا ہے کہ وہ اللہ کے حکم کی تعمیل کے لئے کس قدر گردن جھکاتا ہے، اور سجدہ جو تیسرا حصہ ہے وہ عبادت کا مقصود، کمال ادب اور کمال تذلل اور نیستی کو ظاہر کرتا ہے۔ (احکام اسلام ص ۶۱ مع تغییر)(۱)

رکوع وسجود کی طاقت نہیں

اگر مرض کی وجہ سے رکوع اور سجدہ کرنے کی طاقت نہیں تو پھر اشارے سے رکوع اور سجدہ کر کے نماز پڑھے، اور رکوع کی نسبت سے سجدہ کا اشارہ ذرا پست کرے، لیکن تکیہ وغیرہ کوئی چیز اٹھا کر پیشانی کے سامنے کر کے اس پر سجدہ نہ کرے۔ (۲)

رمضان کے اخیر عشرے کی رات

رمضان المبارک کے اخیر عشرے کی راتوں میں کثرت سے نفل پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلتیں ہیں، اور بہت زیادہ ثواب ہے، اس لئے ان راتوں کو عبادت کے لئے غنیمت سمجھنا چاہئے، پھر اگلے سال رمضان المبارک کا مہینہ ملے یا نہ ملے یہ نصیب اور

---

(۱) ومن الافعال التعظیمیة ان یقوم بین یدیه مناجیا ویقبل علیه مواجها اشدمن ذالک ان یستشعر ذله وعزة ربه فینکس رأسه..... واشدمن ذالک ان یعفر وجهه الذی هو اشرف اعضائه ومجمع حواسه بین یدیه فتلک التعظیمات الثلاث الفعلیة شائعة فی طوائف البشر لایزالون یفعلونها فی صلواتهم وعندملوکهم وامرآنهم. حجة الله البالغة، باب اسرار الصلوة : ۱/۱۷۳ ط:صدیقیه کتب خانه اکوڑه خٹک.

(۲) وان عجزعن القیام والرکوع والسجود وقدر علی القعود یصلی قاعدا بایماء ویجعل السجوداخفض من الرکوع ....ویکره للمؤمی ان یرفع الیه عودا اووسادة یسجدعلیه. عالمگیری: ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشرفی صلاة المریض ط:رشیدیه کوئٹه. الدرالمختار: ۱/۹۷ ـ ۹۸ باب صلوة المریض ، ط:سعید، حلبی کبیر،ص: ۲۶۲ ، الثانی القیام، ط:سهیل اکیڈمی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قسمت کی بات ہے۔(۱)

رمضان میں مغرب کی جماعت میں تاخیر کرنا

رمضان میں افطار کی وجہ سے مغرب کی نماز کی جماعت میں کچھ دیر کرنا جائز ہے، اس میں کچھ حرج نہیں، اطمینان سے روزہ افطار کر کے جماعت شروع کر سکتے ہیں، اور تاخیر کی مقدار اذان کے بعد پانچ سات منٹ ہے اس سے زیادہ نہ کرے۔(۲)

رموز واوقاف

آیت "لا" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) قالت عائشة رضی الله عنها كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجتهدفى العشر الاواخر مالايجتهد فى غيره. مسلم: ۱/۳۷۲، كتاب الاعتكاف، باب الاجتهاد فى العشر الاواخر من شهر رمضان ط:قديمى، مشكوة: ۱/۱۸۲، كتاب الصوم، باب ليلة القدر، ط:قديمى، ترمذى: ۱/۱۶۴، كتاب الصوم، باب ماجاء فى ليلة القدر، ط:الميزان.

(۲) وكره اى التاخير لاالفعل لأنه مأمور به تحريما الابعذر كسفر وكونه على اكل. قال الشامى تحته: اى لكراهة الصلاة مع حضور طعام تميل اليه نفسه ولحديث اذا اقيمت الصلاة وحضر العشاء فابدء وا بالعشاء. شامى: ۱/۳۶۹، كتاب الصلوةط:سعيد. البحر الرائق: ۱/۲۴۸، كتاب الصلوة، ط:سعيد. التاتارخانية: ۱/۴۰۶، كتاب الصلوة، الفصل الاول فى المواقيت، نوع اخر فى بيان فضيلة الاوقات، ط:ادارة القرآن.

ويستحب تعجيل صلاة المغرب صيفاوشتاء ..... وقال عليه الصلاة والسلام: "ان امتى لن يزالوا بخير مالم يؤخروا المغرب الى اشتباك النجوم" مضاهاة لليهود فكان تأخيرها مكروها (الافى يوم غيم) والامن عذر سفراومرض وحضورمائدة، والتاخيرقليلا لايكره، مراقى الفلاح، (قوله والتاخيرقليلالايكره) اى تحريما بل يكره تنزيها والى اشتباك النجوم يكره تحريما وفى قول لايكره مالم يغب الشفق والاصح الاول، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۱۸۳ كتاب الصلاة، ط:قديمى وص:۷۳، ط: مكتبه غوثيه، و يستحب تعجيل الافطارقبل طلوع النجم.....ويعجل الافطارولايصلى المغرب قبل الافطار لانه سنة. فتاوى جامع الفوائد،ص: ۷۶، ط: ميرمحمدكتب خانه، فتاوى رحيميه: ۶/۲۴۴، ط:دارالاشاعت.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رنج وغم کی خبر سن کر.....

نماز کے دوران رنج وغم کی بری خبر سن کر " اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ " کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

روپیہ

اگر روپیہ میں جاندار کی تصویر ہے تو اس کو جیب میں رکھ کر نماز پڑھنا درست ہے(۲) اور روپیہ میں جاندار کی تصویر چھاپنے کی وجہ سے حکومت کے لوگ گنہگار رہوں گے، روپیہ جیب میں رکھنے والا نہیں کیونکہ یہ مجبور ہے۔(۳)

روزہ نہیں رکھا تب بھی تراویح پڑھے

☆.....تراویح کی نماز روزہ کے تابع نہیں، اس لئے جو لوگ کسی وجہ سے دن کو روزہ نہ رکھ سکیں ان کے لئے بھی رات کو تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگر تراویح بھی

---

(۱) واذا اخبر المصلی بخبر یسوؤہ فقال انا للہ وانا الیہ راجعون وارادبہ جوابہ فھذا یقطع الصلوۃ التاتارخانیۃ: ۱/۵۷۳، الفصل الخامس فی بیان مایفسد الصلوۃ ومالایفسد، ط:ادارۃ القرآن، ھندیۃ: ۱/۹۹، الباب السابع فیمایفسد الصلوۃ ومایکرہ فیھا. ط:رشیدیہ، شامی: ۱/۶۲۰، باب مایفسدالصلوۃ ومایکرہ فیھا، ط:سعید.

(۲) لایکرہ ان یصلی ومعہ صرۃ اوکیس فیہ دنانیر اودراھم فیھا صور صغار لاستتارھا. البحر الرائق: ۲/۲۷، باب مایفسدالصلوۃ ومایکرہ فیھا،ط:سعید، شامی: ۱/۶۴۸، باب مایفسدالصلوۃ ومایکرہ فیھاط:سعید.

(۳) عن مسلم قال کنا مع مسروق .....فقال سمعت عبداللہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اشدالناس عذابا عنداللہ المصورون، بخاری: ۲/۸۸۰، کتاب اللباس، باب التصاویر، ط:قدیمی، مسلم: ۲/۲۰۱، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان الخ ط:قدیمی، نسائی: ۲/۳۰۰، کتاب الزینۃ من السنن الفطرۃ، ذکر اشدالناس عذابا ط:قدیمی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہیں پڑھیں گے تو سنت ترک کرنے کی وجہ سے گنہگار ہونگے۔(۱)

☆.....مسافر اور وہ مریض جو روزہ نہیں رکھ سکتا، اسی طرح حیض ونفاس والی عورتیں اگر تراویح کے وقت پاک ہو جائیں، اسی طرح وہ کافر جو اس وقت مسلمان ہوا ہو ان سب کے لئے تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگر چہ ان لوگوں نے روزہ نہیں رکھا۔(۲)

روضۂ مبارک کی تصویر

اگر روضۂ مبارک کا نقشہ یا تصویر نمازی کے سامنے ہوگی، تو نماز مکروہ نہیں ہوگی، کیونکہ قبر کے نقشہ کی کوئی پرستش نہیں کرتا، البتہ اگر کسی قوم کی یہ عادت ہے کہ وہ قبر کی تصویر یا نقشہ کی پرستش کرتی ہے تو اس صورت میں قبر کی تصویر یا نقشہ سامنے رکھ کر نماز پڑھنا مکروہ

---

(۱) التراویح سنة مؤکدة لمواظبة الخلفاء الراشدین للرجال والنساء اجماعا. الدرمع الرد: ۴۳/۲، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراویح. ط:سعید.

(۲) والتراویح سنة مؤکدة لمواظبة الخلفاء الراشدین (للرجال والنساء) (قوله لمواظبة الخلفاء الراشدین) ای اکثرهم، لان المواظبة علیها وقعت فی اثناء خلافة عمر رضی الله عنه، ووافقه علی ذالک عامة الصحابة ومن بعدهم الی یومناهذا بلانکیر، وکیف لا وقد ثبت عنه صلی الله علیه وسلم "علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین عضوا علیهابالنواجذ" کما راواه ابوداؤد، شامی: ۴۳/۲ ـ ۴۴، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراویح، ط:سعید، البحر: ۶۶/۲، باب الوتر والنوافل ط:سعید کراچی.

(منفردا ولا بجماعة).....وهی سنة الوقت لا سنةالصوم فی الاصح فمن صارأهلا للصلاة فی آخر الیوم یسن له التراویح کالحائض اذا طهرت والمسافر والمریض المفطر، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۱۶، فصل فی صلاة التراویح، قبل" باب الصلاة فی الکعبة" ط: قدیمی کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوگا۔(۱)

رومال

رومال کو ٹوپی پر عمامہ کے طور پر باندھ کر نماز پڑھنا اور پڑھانا جائز ہے، ایسے آدمی کو عمامہ باندھنے کا ثواب ملے گا۔(۲)

رومال باندھنا

نماز میں سر پر اس طرح رومال باندھنا کہ کھوپڑی کھلی رہے مکروہ ہے۔(۳)

رومال کا سترہ

اگر کوئی شخص نمازی کے سامنے سے گذرنے کے لئے اپنا رومال لٹکا کر یا اپنی

---

(۱) او لغیر ذی روح لایکرہ لانہا لاتعبد، قال الشامی تحتہ: لقول ابن عباس للسائل فان کنت لابد فاعلا فاصنع الشجر ومالانفس لہ، شامی: ۱/ ۶۴۹، باب مایفسد الصلوۃ ومایکرہ فیہا ط:سعید. ہندیۃ: ۱/ ۱۰۷، باب مایفسد الصلوۃ ومایکرہ فیہا، الفصل الثانی فیما یکرہ فی الصلاۃ ومالایکرہ، ط:رشیدیہ، البحر الرائق: ۲/ ۲۷، باب مایفسد الصلوۃ ومایکرہ فیہا ط: سعید، تتمۃ:..... وفی القہستانی: لاتکرہ الصلاۃ فی جہۃ قبر الااذا کان بین یدیہ بحیث لو صلی صلاۃ الخاشعین وقع بصرہ علیہ، شامی: ۱/ ۶۵۴، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیہا، مطلب فی بیان السنۃ والمستحب والمندوب والمکروہ ط:سعید، و: ۱/ ۳۸۰، کتاب الصلوۃ، مطلب فی اعراب کائنا ماکان، ط:سعید. کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعۃ: ۱/ ۲۷۹، الصلاۃ فی المقبرۃ، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت.

(۲) فان لم تکن عمامتہ بالکبیرۃ التی تؤذی حملہا..... ولا بالصغیرۃ التی تقصر عن وقایۃ الرأس الحر والبرد بل وسطا بین ذالک. شرح الزرقانی علی مواہب اللدنیۃ، النوع الثانی فی لباسہ وفراشہ: ۶/ ۲۵۷، ط: دار الکتب العلمیۃ بیروت.

(۳) ویکرہ الاعتجار وہو ان یکور عمامتہ ویترک وسط رأسہ مکشوفا کذا فی التبیین. عالمگیری: ۱/ ۱۰۶، الباب السابع فیما یفسد الصلوۃ ومایکرہ فیہا، الفصل الثانی فیما یکرہ فی الصلاۃ ومالایکرہ ط:رشیدیہ، حلبی کبیر، ص: ۳۴۵، ط:سہیل اکیڈمی، خلاصۃ الفتاوی: ۱/ ۵۷، الجنس فیما یکرہ فی الصلوۃ، ط:رشیدیۃ.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چھڑی کھڑی کر کے اس کے پیچھے سے گذرنا چاہے تو ضرورت کے وقت گذر سکتا ہے، گنہگار نہیں ہوگا۔(۱)

رونا

نماز کے دوران مصیبت یا درد کی وجہ سے قصداً رونا یا آہ یا اف وغیرہ کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۲)

اور اللہ کے ڈر یا جنت ودوزخ کی یاد سے رونے یا آہ یا اف وغیرہ کہنے کی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی، اسی طرح نماز کے دوران بلا اختیار رونے یا آہ یا اف کہنے سے بھی نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۳)

ریاح

☆.....اگر ''ریاح'' کا مریض شرعی اعتبار سے معذور ہو چکا ہے، یعنی ریح

---

(۱) تنبیه: لم یذکروا ما اذا لم یکن معه سترة ومعه ثوب او کتاب مثلا هل یکفی وضعه بین یدیه؟ والظاهر نعم کما یؤخذ من تعلیل ابن همام المار آنفا. شامی: ۱/۶۳۷، کتاب الصلوة، باب مایفسدالصلوة ومایکره فیها، ط:سعید. (قوله ولو کان فرجة الخ) .....اقول واذا کان معه عصا لاتقف علی الارض بنفسها فامسکها بیده ومر من خلفها هل یکفی ذالک؟ لم اره. شامی: ۱/۶۳۶، باب مایفسدالصلوة ومایکره فیها، ط:سعید.

(۲) والانین هوقوله "آه" بالقصر والتأوه هو قوله "آه" بالمد والتافیف اُف اوتُف والبکاء بصوت یحصل به حروف لوجع اومصیبة. الدرمع الرد: ۱/۶۱۹، باب مایفسدالصلوة ومایکره فیها ط:سعید. حلبی کبیر، ص: ۴۳۶، مفسدات الصلوة، ط:سهیل اکیڈمی، هندیة: ۱/۱۰۰، الباب السابع فیما یفسدالصلوة ومایکره فیها، ط:رشیدیه.

(۳)ان کان ذلک الانین او التأوه اوالبکاء من ذکرالجنةای بسبب تذکر الجنةاو النار او نحوذلک مماهومن الامورالاخرویةلم یقطعهاای لم یفسدصلوته لانه بمنزلةالدعاء بالرحمة والعفو، حلبی کبیر، ص:۴۳۶، مفسدات الصلاة، ط:سهیل اکیڈمی. شامی: ۱/۶۱۹، باب مایفسدالصلاة ومایکره فیها، ط:سعید، هندیة: ۱/۱۰۱، الباب السابع فیمایفسد الصلاة ومایکره فیها، ط:رشیدیة.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خارج ہونے کی بیماری اس قدر زیادہ ہے کہ پورے وقت میں پاکی کے ساتھ صرف فرض نماز پڑھنے کا وقت بھی نہیں ملتا کہ اس میں بھی ریح خارج ہوتی رہتی ہے، تو وہ معذور ہے،(۱) ایسا معذور ہر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد نیا وضو کر کے فرض، واجب، سنت اور نفل جو بھی چاہے پڑھ سکتا ہے، جب تک اس نماز کا وقت باقی رہے گا ریح خارج ہونے کی وجہ سے وضو نہیں ٹوٹے گا، بلکہ نماز میں ریح خارج ہونے سے بھی وضو نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ وہ معذور ہے، ہاں ریح کے علاوہ دوسری وضو توڑنے والی چیزوں سے وضو ٹوٹ جائے گا۔

پھر جب دوسری نماز کا وقت داخل ہوگا تو پھر نیا وضو کرنا پڑے گا۔(۲)

☆.....ایک وقت پورا ایسا گذر جانے کے بعد کہ نماز ادا کرنے کا موقع نہ ملے، اور شرعی اعتبار سے معذور ہونے کا حکم لگ جائے، اس کے بعد دوسری نمازوں کے اوقات میں پورا وقت ریح خارج ہوتے رہنا شرط نہیں کبھی کبھی ریح خارج ہوتے رہنا معذور بنے

---

(۱) وصاحب عذر اوانفلات ریح..... ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة بأن لايجد في جميع وقتها زمنا يتوضأ ويصلي فيه خاليا عن الحدث ولو حكما لان الانقطاع اليسير ملحق بالعدم وهذا شرط العذر في حق الابتداء. الدرمع الرد: ۱/ ۳۰۵، باب الحيض، مطلب في احكام المعذور، ط: سعيد هنديه: ۱/ ۴۰، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ومما يتصل بذلك احكام، ط: رشيديه، فتح القدير: ۱/ ۱۶۳، باب الحيض والاستحاضة، فصل في الاستحاضة، ط: رشيديه. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۱۴۹، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمي

(۲) وحكمه الوضو لاغسل ثوبه ونحوه لكل فرض .... ثم يصلي به فيه فرضا ونفلا فدخل الواجب بالاولى فاذا خرج الوقت بطل اى ظهر حدثه السابق حتى لو توضأ على الانقطاع ودام الى خروجه لم يبطل بالخروج مالم يطرأ حدث آخر اويسيل كمسألة مسح خفه، الدرمع الرد: ۱/ ۳۰۵، ۳۰۶، باب الحيض، مطلب في احكام المعذور، ط: سعيد، هندية: ۱/ ۴۱، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ومما يتصل بذلك احكام المعذور، ط: رشيديه. فتح القدير: ۱/ ۱۵۹، باب الحيض والاستحاضة، فصل في الاستحاضة، ط: رشيدية.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رہنے کے لئے کافی ہے۔(۱)

ہاں اگر نماز کا ایک پورا وقت ایسا گذر جائے کہ ایک دفع بھی ریح خارج نہ ہو تو اب وہ معذور نہیں رہے گا۔(۲)

☆.....اگر وضو نہیں کر سکتا تو نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد تازہ تیمّم کرے۔(۳)

ریاح روک کر نماز پڑھنا

ریاح روک کر نماز ادا کرنا مکروہ ہے، اگر دل اس میں زیادہ مشغول ہو جاتا ہے تو مکروہ تحریمی ہے، ورنہ مکروہ تنزیہی ہے، باقی دونوں صورتوں میں نماز ادا کرنے سے نماز

---

(۱)وشرط بقائه ان لايمضى عليه وقت فرض الاوالحدث الذى ابتلى به يوجد فيه هكذافى التبيين ، عالمگيرى : ۱/ ۴۱، الباب السادس فى الدماء المختصة بالنساء ،الفصل الرابع فى احكام الحيض والنفاس والاستحاضة،ومايتصل بذلك احكام المعذور،ط:رشيدية، الدرمع الرد: ۱/ ۳۰۵، باب الحيض ،مطلب فى احكام المعذور،ط:سعيد. فتح القدير : ۱/ ۱۶۳، باب الحيض والاستحاضة،فصل فى الاستحاضة ،ط:رشيدية.

(وشرط دوامه)اى العذر(وجوده)اى العذر(فى كل وقت بعد ذلك)الاستيعاب الحقيقى ، اوالحكمى (ولو) كان وجوده (مرة)واحدةليعلم بهابقاؤه (وشرط انقطاعه)وخروج صاحبه عن كونه معذورا (خلووقت كامل عنه)بانقطاعه حقيقة،فهذه الثلاث شروط الثبوت والدوام ، والانقطاع نسأل الله العفووالعافيةبمنه وكرمه ،مراقى الفلاح حاشيةالطحطاوى على المراقى ، ص: ۱۵۰ ـ ۱۵۱ قبيل باب الانجاس والطهارةعنها،ط:قديمى .

(۲)وفى حق الزوال يشترط استيعاب الانقطاع تمام الوقت حقيقةلانه انقطاع الكامل الدرمع الرد: ۱/ ۳۰۵، باب الحيض، مطلب فى احكام المعذور، ط:سعيد، فتح القدير: ۱/ ۱۶۳، باب الحيض والاستحاضة،فصل فى الاستحاضه،ط:رشيديه ، حلبى كبير،ص : ۱۳۵، فصل فى نواقض الوضوء ،ط:سهيل اكيڈمى، وحكمه الوضوء، قال الشامى تحته: قوله الوضوء اى مع القدرةعليه والافالتيمم . شامى : ۱/ ۳۰۵، باب الحيض ،مطلب فى احكام المعذور ،ط:سعيد

(۳)وحكمه الوضوء، الدرالمختاروفى الشامية(قوله الوضوء)اى مع القدرةعليه والافالتيمم، شامى: ۱/ ۳۰۵، باب الحيض، مطلب فى احكام المعذور،ط:سعيد.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوجائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

ریح

اگر نماز شروع کرنے کے بعد ریح خارج ہونا چاہتی ہے، تو نماز توڑ دے اور فراغت کے بعد وضو کر کے اطمینان کے ساتھ نماز پڑھے، خواہ نفل نماز ہو یا فرض نماز، تنہا نماز پڑھ رہا ہو، یا جماعت کے ساتھ، بعد میں جماعت ملنے کی امید ہو یا نہ ہو، ہر حال میں نماز توڑ کر فراغت کے بعد وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھے، ورنہ اسی حالت میں نماز پڑھنے کی صورت میں نماز مکروہ ہوگی، یعنی نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، باقی ثواب پورا نہیں ملے گا۔

ہاں اگر فراغت کے بعد دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھنے کی صورت میں وقت نکلنے کا ڈر ہو، یا جنازہ کی نماز ہے ختم ہونے کا ڈر ہو تو اسی حالت میں پڑھ لیا کرے۔(۲)

---

(۱) قوله : وصلاته مع مدافعة الا خبثين الخ اى البول والغائط. قال فى الخزائن سواء كان بعد شروعه او قبله، فان شغله قطعها ان لم يخف فوت الوقت .....وقيل مدافع الريح وما ذكره من الاثم صرح به فى شرح المنية وقال لأدائها مع الكراهة التحريمية .شامى : ۱/ ۶۴۱ .باب مايفسد الصلوٰة وما يكره فيها، مطلب فى الخشوع .ط:سعيد. حلبى كبير :ص: ۳۶۶. كراهية الصلوٰة ، فروع فى الخلاصة .ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲)يكره ان يدخل فى الصلوٰة وقد اخذه غائط او بول ..... وان كان الاهتمام بالبول والغائط يشغله اى يشغل قلبه عن الصلوٰة ويذهب خشوعه يقطعها اى يقطع الصلوة ليؤديها على وجه الكمال هذا اذا كان فى الوقت سعة فان خاف ان قطعها ان يخرج الوقت فلا يقطعها ..... وان كان بحال تفوته الجماعة فان كان بحال يجد جماعة اخرىٰ يقطع الصلوٰة ويغسل وان كان لا يجد او فى آخر الوقت يمضى على صلاته .حلبى كبير ص: ۳۶۶ . كراهية الصلوٰة، فروع فى الخلاصة. ط: سهيل اكيڈمى لاهور. .شامى : ۱/ ۶۴۱ .باب مايفسد الصلوٰة وما يكره فيها ،مطلب فى الخشوع .ط: سعيد كراچى. وانظر الى الحاشية السابقة أيضاً.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ریح خارج ہوجاتی ہے

اگر کسی کو رکوع اور سجدہ میں جانے کی صورت میں پیٹ پر دباؤ پڑنے کی وجہ سے ریح خارج ہوجاتی ہے اور وضو ٹوٹ جاتا ہے، تو ایسا آدمی اس طرح نماز ادا کرے کہ پیٹ پر دباؤ نہ پڑے اور وضو کی حفاظت ہو سکے، اگر رکوع اور سجدہ کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، تو بیٹھ کر اشارہ سے رکوع سجدہ کر کے نماز ادا کرے سجدہ کا اشارہ رکوع کی نسبت سے زیادہ جھکا ہوا ہو۔(۱)

ریڈیو سے اذان دینا

شریعت میں اذان دینے والا عاقل ہونا ضروری ہے، اس لئے بے عقل ناسمجھ بچے کی اذان کا اعتبار نہیں ہے، چونکہ ریڈیو، ٹیپ ریکارڈ اور ٹی وی میں عاقل ہونے کی شرط موجود نہیں، اس لئے ریڈیو، ٹیپ اور ٹی وی کی اذان شرعی اذان نہیں، اس سے اذان کی سنت ادا نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) رجل بحلقه جراح لا يقدر على السجود ويقدر على غيره من الافعال يصلى قاعدا بالإيماء. ولو قام وقرأ وركع ثم قعد، وأومأ للسجود جاز والاول اولىٰ. حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: ۲/ ۲۱. باب صلاة المريض. ط: المكتبة الغوثية. ص: ۴۳۲. ط: قديمى. الدر مع الرد: ۱/ ۴۴۵. باب صفة الصلوٰة. ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۲۶۷. فرائض الصلاة، الثانى القيام. ط: سهيل اكيڈمى. وكذا من يسيل جرحه لو سجد وقد يتحتم القعود كمن يسيل جرحه إذا قام أو يسلسل بوله الخ. الدر مع الرد: ۱/ ۴۴۵. باب صفة الصلاة، بحث القيام. ط: سعيد كراچى.

(۲) واما الثانى فأن يكون رجلا عاقلا ثقة عالما بالسنة. البحر الرائق: ۱/ ۲۵۴. باب الاذان، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۵۳، الباب الثانى فى الاذان، الفصل الاول فى صفته واحوال المؤذن، ط: رشيديه كوئٹه. فتح القدير: ۱/ ۲۱۶، باب الاذان، ط: رشيدية كوئٹه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ریشمی کپڑے

۱.....مردوں کے لئے ریشمی کپڑے پہننا ناجائز اور حرام ہے،(۱) اگر کسی مرد نے ریشمی کپڑے پہن کر نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، البتہ ریشمی کپڑے پہننے کی وجہ سے سخت گنہگار ہوگا۔(۲)

۲.....عورتوں کے لئے ریشمی کپڑے منع نہیں ہیں۔(۳)

ریشمی لباس

مردوں کے لئے ریشمی لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۴)

ریل گاڑی

☆.....ریل گاڑی سے سفر کے دوران نماز کا وقت آتا ہے تو نماز پڑھنا فرض

---

(۱) یحرم لبس الحریر ولو بحائل علی الرجل .شامی:۲/ ۳۵۱. کتاب الحظر والاباحة.فصل فی اللبس .ط: سعید کراچی.هندیة:۵/ ۳۳۰، کتاب الکراهیة، الباب التاسع فی اللبس، ط: رشیدیة کوئٹه. بحر: ۸/ ۱۸۹، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس، ط: سعید کراچی.

(۲)والثوب الحریر،والمغصوب وارض الغیرتصح فیهاالصلاة مع الکراهة.حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۱/ ۲۹۴.باب شروط الصلاة وارکانهاط: المکتبة الغوثیة .وص: ۲۱۱.ط: قدیمی کراچی.شامی :۱/ ۴۰۴ .باب شروط الصلوٰة ،مطلب فی ستر العورة .ط: سعید .البحر الرائق: ۱/ ۲۶۸ .باب شروط الصلاة ط: سعید.

(۳)حرم للرجل لاللمرأة لبس الحریر .البحر الرائق: ۸/ ۱۸۹ .کتاب الکراهیة ،فصل فی اللبس. ط:سعید کراچی. ،شامی :۲/ ۳۵۱.کتاب الحظر والاباحة ،فصل فی اللبس .ط: سعید کراچی.فتح القدیر :۸/ ۴۵۳.کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس ط: رشیدیة کوئٹه.

(۴) انظر الی الحاشیة السابقة رقم ۱.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے۔(۱)

☆.....اور ریل گاڑی میں قبلہ رخ کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ممکن ہے اس لئے نماز کے شروع سے اختتام تک قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھنا ضروری ہے، اگر ابتدا میں قبلہ رخ ہو کر نماز شروع کی اور درمیان میں ریل گاڑی قبلہ رخ سے ہٹ گئی تو نمازی نماز کے دوران اپنا رخ قبلہ کی طرف پھیر لے،(۲) تاہم ریل گاڑی میں ہجوم اتنا زیادہ ہو کہ رخ پھیرنا ممکن نہ ہو تو مجبوری کی وجہ سے نماز ہو جائے گی، اس کی مثال لنگر انداز کشتی جیسی ہے۔(۳)

---

(۱) (موقوتا) محدودا لأوقات لا یجوز اخراجها عن اوقاتها فی شیء من الاحوال فلا بد من اقامتها سفرا ایضا. روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی: ۱۳۸/۳. النساء: ۱۰۳. ط: مکتبه امدادیه ملتان. معالم التنزیل للبغوی: ۴۷۶/۱. النساء: ۱۰۳. ط: دار المعرفة بیروت.

(۲) من اراد ان یصلی فی سفینة تطوعا او فریضة فعلیه ان یستقبل القبلة ولا یجوز له ان یصلی حیثما کان وجهه کذا فی الخلاصة حتی لو دارت السفینة وهو یصلی توجه الی القبلة حیث دارت. هندیة: ۶۳/۱. الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الثالث فی استقبال القبلة ط: رشیدیه کوئٹه. شامی: ۱۰۲/۲. باب صلاة المریض ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱۱۷/۲. باب صلاة المریض. ط: سعید کراچی.

(۳) والمربوطة بلجة البحر ان کان الریح یحرکها شدیدا فکالسائرة والا فکالواقفة ویلزم استقبال القبلة عند الافتتاح وکلما دارت، قال الشامی تحته: قوله ویلزم استقبال القبلة الخ. ای فی قولهم جمیعا "بحر" وان عجز عنه یمسک عن الصلاة..... ولعله یمسک مالم یخف خروج الوقت لما تقرر من ان قبلة العاجز جهة قدرته وهٰذا کذالک والا فما الفرق فلیتأمل. شامی: ۱۰۱/۲-۱۰۲ کتاب الصلاة، باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی. حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۵۵۹/۱. کتاب الصلاة، باب فی الصلاة فی السفینة، المکتبة الغوثیة کراچی. وص: ۴۱۰. ط: قدیمی کراچی. فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۱۴۶/۲. کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، فصل ثالث استقبال قبله. ط: دار الاشاعت کراچی. ۱۹۸۶ء.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....نماز میں قیام فرض ہے، شرعی عذر کے بغیر اس کو ترک کرنا جائز نہیں ہے اس لئے ریل گاڑی میں اگر ازدحام ہے تو نماز پڑھنے سے پہلے اپنے ہمسفر لوگوں سے نماز پڑھنے کے لئے جگہ مانگی جائے، اگر مل جائے تو بہتر ورنہ بیٹھ کر نماز ادا کر لی جائے اور بعد میں اس کا اعادہ کر لے، البتہ اگر سر چکرانے یا گر جانے کے خطرہ ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر نماز ادا کی تو پھر اعادہ کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

---

(۱) الاسیر فی ید العدو اذا منعه الکافر عن الوضوء والصلاة یتیمم ویصلی بالایماء ثم یعید اذا خرج .....لان هٰذا عذر جاء من قبل العباد فلا یسقط فرض الوضوء عنه آه فعلم منه ان العذر ان کان من قبل اللّٰه تعالیٰ لا تجب الاعادة وان کان من قبل العبد وجبت الاعادة، البحر الرائق: ۱/۱۴۲. کتاب الطهارة ،باب التیمم.(قوله او خوف عدو او سبع او عطش او فقد آلة) ..... ط: سعید کراچی.شامی : ۱/۲۳۵. کتاب الطهارة،باب التیمم ،ط: سعید کراچی.هندیة: ۱/۲۸. کتاب الطهارة، الباب الرابع فی التیمم ،الفصل الاول فی امور لا بد منها فی التیمم.ط: رشیدیه کوئٹه. فتاویٰ حقانیه: ۳/۸۹. کتاب الصلاة،باب شروط الصلوٰة وارکانها، ریل گاڑی، گاڑی میں نماز کے لئے قیام فرض ہے۔ط: جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک .فتاویٰ دار العلوم دیوبند : ۲/۱۴۶. کتاب الصلوٰة، الباب الثالث فی شروط الصلوٰة، فصل ثالث استقبال قبلہ، ریل میں نماز کے اندر استقبال قبلہ کی بحث، ط: دارالاشاعت کراچی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ز

زبان سے دل کی نیت کے خلاف لفظ نکلا

مثلاً دل میں عصر کی نماز پڑھنے کی نیت تھی، اور زبان سے ظہر کا لفظ نکل گیا تو کوئی بات نہیں، نماز ہوگئی، کیونکہ دل کی نیت کا اعتبار ہے زبان کے الفاظ کا اعتبار نہیں۔(۱)

زخم بھر جانے کی وجہ سے پٹی اتر گئی

اگر نماز کے دوران زخم بھرنے کی وجہ سے پٹی اتر گئی تو نماز فاسد ہو جائے گی، وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

موجودہ دور میں پٹی جب تک اتارتے نہیں اترتی نہیں اس لئے نماز کے دوران پٹی اترنے کی بات تقریباً ختم ہو چکی ہے۔

زکوۃ سے صف خریدی گئی

اگر زکوۃ کی رقم سے صف خرید کر مسجد میں دی گئی، تو زکوۃ دینے والے کی زکوۃ ادا نہیں ہوگی، کیونکہ زکوۃ ادا ہونے کے لئے زکوۃ کی رقم کسی غریب مستحق آدمی کو مالک بنا کر

---

(۱) والشرط ان یعلم بقلبه ای صلاة یصلی..... ولا عبرة للذکر باللسان..... عزم علی الظهر وجری علی لسانه العصر یجزیه. هندیة: ۱/۶۵، ۶۶. کتاب الصلوٰة، الباب الثالث فی شروط الصلوٰة، الفصل الرابع فی النیة. ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۱/۴۱۵. کتاب الصلوٰة، باب شروط الصلوٰة، بحث النیة. ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۲۷۷. کتاب الصلوٰة، باب شروط الصلوٰة. ط: سعید کراچی.

(۲) والمسح یبطله سقوطها عن برء والا لا، فان سقطت فی الصلوٰة استأنفها. الدر مع الرد: ۱/۲۸۱. کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین. ط: سعید کراچی. هندیه: ۱/۹۷. کتاب الصلوٰة، الباب السادس فی الحدث فی الصلوٰة، فصل فی الاستخلاف. ط: رشیدیه کوئٹه. حلبی کبیر. ص: ۱۱۶. شرائط الصلوٰة، فصل فی المسح علی الخفین. ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دینا ضروری ہے، اور مسجد انسان نہیں، اور اس میں مالک بننے کی صلاحیت نہیں۔(۱) البتہ ایسی صفوں میں نماز پڑھنے والوں کی نماز ادا ہو جائے گی، پڑھی ہوئی نماز دوبارہ لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

زلزلہ

''مصیبت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

زمین

زمین خشک ہونے کے بعد پاک ہو جاتی ہے، اس پر نماز پڑھنا جائز ہوتا ہے۔(۲)

زمین پر نماز پڑھنا

خالی زمین پر کوئی چیز بچھائے بغیر بھی نماز پڑھنا جائز ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کی حدیث میں خالی زمین پر نماز پڑھنا ثابت ہے، اسی طرح زمین پر کوئی چیز بچھا کر نماز پڑھنا بھی جائز ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی ثابت

---

(۱) ولا یجوز ان یبنی بالزکاۃ المسجد وکذا القناطر والسقایات واصلاح الطرقات وکری الانھار والحج والجھاد، ..... وکل ما لا تملیک فیہ، ھندیۃ: ۱/۱۸۸. کتاب الزکوۃ، باب المصرف. ط: رشیدیہ کوئٹہ.

(یصرف) الزکی (الی کلھم او الی بعضھم) ..... (تملیکا) لااباحۃ، الدرمع الرد: ۲/۳۴۴. کتاب الزکاۃ. باب المصرف ط: سعید کراچی.

(۲) واذا ذھب اثر النجاسۃ عن الارض وقد جفت ولو بغیر الشمس علی الصحیح طھرت وجازت الصلاۃ علیھا. مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی، ص: ۱۶۴، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس والطھارۃ عنھا. ط: قدیمی. و ۱/۲۳۱. ط: المکتبۃ الغوثیۃ. البحر الرائق: ۱/۲۲۵. کتاب الطھارۃ، باب الانجاس، ط: سعید. فتح باب العنایۃ بشرح النقایۃ: ۱/۱۵۶، ۱۵۷، کتاب الطھارۃ، باب الحیض، احکام النفاس. ط: سعید.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے۔(۱)

زمین فخر کرتی ہے

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جس زمین پر نماز پڑھی جاتی ہے زمین کا وہ حصہ اپنی چاروں طرف والی زمین پر فخر کرتا ہے، اور نہایت خوش ہو ہو کر اس نماز کی وجہ سے پھولے نہیں سماتا ہے، پھر اس کی خوشی کی انتہا ساتویں زمین تک ہوتی چلی جاتی ہے۔(۲)

زوال آفتاب

زوال آفتاب کا معنیٰ سورج کا ڈھل جانا جسے ہمارے عرف میں دوپہر ڈھلنا کہتے ہیں۔(۳)

زوال جمعہ کے دن ہوتا ہے؟

''جمعہ کے دن زوال کا وقت ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) أریت لیلة القدر ثم انسیتها وأرانی صبحها اسجد فی ماء وطین (م عن عبد اللّٰہ بن انیس) کنز العمال:۸/۵۳۳. الفصل السابع فی الاعتکاف ولیلة القدر ،لیلة القدر ، ۲۴۰۲۲. ط: موسسة الرسالة. اخرجه مسلم فی کتاب الصیام، باب فضل لیلة القدر: ۱/۳۷۰،ط:قدیمی.

انی رأیت لیلة القدر ثم أنسیتها فالتمسوها فی العشر الا واخر فی الوتر، وانی رأیت انی اسجد فی ماء وطین فی صبیحتها،(مالک حم، ق،ن،ه عن ابی سعید ،کنز العمال.۸/۵۳۳ رقم الحدیث:۲۴۰۲۳.لیلة القدر،ط:موسسة الرسالة.

(۲)ما من بقعة یذکر اللّٰہ فیها بصلاة إلا فخرت علی ماحولها من البقاع، واستبشرت لذکر اللّٰہ منتهاها الیٰ سبع ارضین ،(طب عن ابن عباس) کنز العمال :۷/ ۳۰۰ رقم الحدیث ۱۸۹۷۶. فضائل الصلاة من الاکمال. ط: مؤسسة الرسالة.

(۳) ووقت الظهر من زواله ای میل ذکاء عن کبد السماء. الدر المختار مع ردالمحتار: ۱/۳۵۹.کتاب الصلاة .ط: سعید. الفتاویٰ التاتارخانیة: ۱/۴۰۲. کتاب الصلوٰة ، الفصل الاول فی المواقیت .ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة. حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۱/۲۴۵ .کتاب الصلوٰة. ط: المکتبة الغوثیه.و ص: ۱۷۵ . ط: قدیمی کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زوال کا وقت

عین زوال کے وقت کوئی بھی نماز پڑھنا اور سجدہ کرنا جائز نہیں ہے،(۱) البتہ نماز کے علاوہ باقی تمام عبادتیں جائز ہیں، مثلاً قرآن مجید کی تلاوت کرنا، ذکر و اذکار، درود شریف اور استغفار وغیرہ سب جائز ہیں۔(۲)

زوال کے وقت نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ

''مکروہ اوقات میں نماز منع ہونے کی وجہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

زور سے پڑھنا

نماز میں ثناء، رکوع اور سجود کی تسبیحات وغیرہ، یا قرآن کریم کی تلاوت ذکر واوراد اور وظیفہ وغیرہ اس قدر زور سے پڑھنا کہ دوسروں کی توجہ ہٹ جائے، نماز پڑھنے والے کو نماز میں خلجان ہو، یا وہ بھول جائے، یا اس کے خشوع وخضوع میں یا اعتکاف کرنے والوں

---

(۱) ثلاث ساعات لا تجوز فيها المكتوبة ولا صلاة الجنازة ولا سجدة التلاوة.....وعند الانتصاف الى ان تزول، هندية: ۱/ ۵۲. كتاب الصلوة، الباب الاول فى المواقيت، الفصل الثالث فى بيان الاوقات التى لا تجوز فيها الصلوة وتكره فيها. ط: رشيدية كوئٹه. الفتاوىٰ التاتارخانية: ۱/ ۴۰۷، ۴۰۸، كتاب الصلوة، الفصل الاول فى المواقيت، نوع آخر فى بيان الاوقات التى يكره فيها الصلوة. ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچى. البحر الرائق: ۱/ ۲۴۹. كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲) الصلاة فيها على النبى صلى الله عليه وسلم افضل من قراءة القرآن وكأنه لا نها من اركان الصلوة (قال الشامى تحته) وقوله الصلاة فيها اى فى الاوقات الثلاثة وكالصلوة والدعاء والتسبيح كما هو فى البحر عن البغية، شامى: ۱/ ۳۷۴. كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۱/ ۲۵۱ كتاب الصلوة. ط: سعيد.

و (كره) تحريما وكل مالايجوز مكروه (صلاة) مطلقا (ولو) قضاء او واجبة اونفلا الخ. الدر مع الرد: ۱/ ۳۷۰. كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت ط: سعيد كراچى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی یکسوئی میں فرق آئے، یا سونے والوں کی نیند میں خلل آئے، تو اس طرح پڑھنا درست نہیں، گناہ ہوگا۔(۱)

زیادتی

نماز میں ایسے زائد کام کرنے سے جو نماز کے اعمال میں سے نہیں ہیں، نماز باطل ہو جاتی ہے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے، اور زائد کام کرنے سے مراد یہ ہے کہ دیکھنے والے کو یہ معلوم ہو کہ یہ نماز میں نہیں ہے، یا شک نہ کرے کہ یہ شخص نماز میں نہیں ہے۔(۲)

زیادہ اہتمام

قرآن وحدیث نماز کی فضیلتوں سے لبریز اور پُر ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اوقات کی تعیین اور اس کے شروط وارکان اور آداب کے بیان کرنے میں سب عبادتوں سے زیادہ اہتمام کیا ہے۔(۳)

---

(۱) (قوله ورفع صوت بذكر الخ)..... وهناك احاديث اقتضت طلب الاسرار والجمع بينهما بأن ذلك يختلف باختلاف الاشخاص والاحوال كما جمع بذالك بين احاديث الجهر والاخفاء بالقراءة ولا يعارض ذلك حديث " خير الذكر الخفى" لانه خيف الرياء او تأذى المصلين او النيام، فان خلا مما ذكر..... الا ان يشوش جهرهم على نائم او مصل او قارئ .الخ. شامى: ۱/ ۶۶۰. باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها. مطلب فى رفع الصوت بالذكر .ط: سعيد كراچى.

(۲) تبطل الصلاة بالعمل الكثير الذى ليس من جنس الصلاة ،وهو ما يخيل للناظر اليه ان فاعله ليس فى الصلاة ،وهذا حد العمل الكثير عند المالكية والحنابلة، اما الشافعية والحنفية فانظر مذهبهم تحت الخط..... الحنفية. قالوا : العمل الكثير مالا يشك الناظر اليه ان فاعله ليس فى الصلاة، فان اشتبه الناظر فهو قليل على الاصح.الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۳۰۵. كتاب الصلاة " العمل الكثير فى الصلاة ،وهو ليس من جنسها." ط: دارالفكر بيروت.

(۳)مروا اولادكم بالصلاة وهم ابناء سبع سنين واضربوهم عليها وهم ابناء عشرو فرقوا بينهم فى المضاجع ،ابو داؤد : ۱/ ۸۲. كتاب الصلاة ، باب متىٰ يؤمر الغلام بالصلاة ،ط: مكتبه رحمانيه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زیر ناف

☆.....زیر ناف سے مراد وہ بال ہیں جو مرد اور عورت کے ناف کے نیچے سے آگے اور پیچھے کی شرم گاہوں کے اردگرد اگتے ہیں، ران کے بال اس میں داخل نہیں ہیں۔(۱)

☆.....مرد حضرات کے لئے افضل یہ ہے کہ زیر ناف بالوں کو استرہ یا بلیڈ (Blade) یا ریزر مشین یا لوہے کی بنی ہوئی چیز سے صاف کریں، کیونکہ مرد حضرات کے لئے لوہا استعمال کرنا مقوی باہ ہے۔(۲)

☆.....عورتوں کے لئے بلیڈ وغیرہ لوہے کی چیز استعمال کرنا بہتر نہیں ہے، بلکہ اگر آسانی سے ممکن ہے تو اکھاڑنے کی کوشش کریں، ورنہ نورہ، کریم، صابن، ویٹ وغیرہ استعمال کریں، باقی استرہ وغیرہ سے مونڈنا بھی جائز ہے۔(۳)

---

(۱) العانة: الشعر القريب من فرج الرجل والمرأة ،ومثلها شعر الدبر بل هو الاولىٰ بالازالة لئلايتعلق به شئى من الخارج عند الاستنجاء بالحجر ،شامى: ۴۸۱/۲. كتاب الحج،فصل فى الاحرام .ط:سعيد كراچى.

(۲) ويستحب حلق عانته وتنظيف بدنه بالاغتسال فى كل اسبوع مرة ،والافضل يوم الجمعة،وجاز فى كل خمسة عشرة ،وكره تركه وراء الاربعين،الدر المختار .(وقوله وكره تركه) اى تحريما لقول المجتبىٰ ،ولا عذر فيما وراء الاربعين، ويستحق الوعيد . شامى: ۴۰۶/۲، ۴۰۷. كتاب الحظر والاباحة،فصل فى البيع ،ط: سعيد كراچى.

هنديه: ۳۵۷/۵. الباب التاسع عشر فى الختان والخصاء وقلم الاظفار وقص الشارب وحلق الرأس الخ ، ط: رشيدية كوئٹه. اما العانةففى البحر عن النهايةان السنة فيها الحلق ،لما جاء فى الحديث " عشرمن السنة منها الاستحداد "وتفسيره حلق العانة بالحديد.شامى: ۵۵۰/۲،كتاب الحج ،باب الجنايات .ط: سعيد كراچى.

(۳) (وقوله ويستحب حلق عانته قال فى الهندية ،ويبتدئ من تحت السرة ولو عالج بالنورة يجوز كذا فى الغرائب ،وفى الاشباه،والسنةُ فى عانة المرأة النتف. شامى :۴۰۶/۲. كتاب الحظر والاباحة، فصل فى البيع .ط: سعيد .

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....مستحب یہ ہے کہ ہفتہ میں ایک بار صاف کریں، جمعہ کے دن صاف کرنا افضل ہے، اگر ہفتہ وار نہیں کرسکتا تو پندرہ بیس دن میں کرلے، چالیس دن سے زائد صفائی نہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، وہ آدمی گنہگار ہوگا۔(۱)

زیر ناف نہ مونڈنے والے کا حکم

زیر ناف کے بالوں کو چالیس دن کے اندر اندر صاف کرنا ضروری ہے، چالیس دن سے زائد رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

زیورات

۱.....مردوں کے لئے سونا چاندی کے بنے ہوئے زیورات استعمال کرنا جائز نہیں ہے، البتہ سونا چاندی کے بنے ہوئے زیورات اور روپے، سکّے جیب میں رکھ کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، جائز ہے، اور اگر گھڑی میں ایک دو پرزے چاندی کے ہوں اور بقیہ دوسری دھات کے ہوں تو کوئی حرج نہیں۔(۳)

۲.....عورتوں کے لئے ہر قسم کے زیورات استعمال کرنا جائز ہے لہذا نماز کے دوران بھی زیورات پہنے رہنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱، ۲) انظر الی الحاشیة رقم ۲، ۴ فی الصفحة السابقة.

(۳)(ولا یتحلی) الرجل (بذهب و فضة) مطلقا (الابخاتم ومنطقة وحلیة سیف منها)ای الفضة اذا لم یرد به التزین ، الدر مع الرد :۵/ ۳۵۸. فصل فی اللبس، ط: سعید .

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

س

سات اعضاء کو زمین پر ٹکائے

سجدہ کرتے وقت سات اعضاء کو زمین پر ٹکائے، یعنی دونوں گھٹنے، دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں، اور پیشانی کو ناک کے ساتھ۔(۱)

سات سال سے بچوں کو نماز کا حکم دیا جائے

جب بچوں اور بچیوں کی عمر سات سال ہو جائے تو والدین پر ضروری ہے کہ ان کو نماز کا حکم دیں، یعنی باپ بچوں کو اپنے ساتھ مسجد میں لائے اور ماں بچی کو اپنے ساتھ نماز پڑھائے۔(۲)

ساڑھی

عورتوں کے لئے ساڑھی پہننا اور ساڑھی پہن کر نماز پڑھنا درست ہے اگر اس سے مکمل پردہ ہوتا ہے ورنہ نہیں۔ اور جس کپڑے سے بھی بدن چھپ جائے اس سے

---

(۱) والخامسة) من الفرائض (السجدة وهي فريضة تتأدى) ....بوضع الجبهة والانف والقدمين واليدين والركبتين لما في الصحيحين من قوله عليه الصلاة والسلام امرت ان اسجد على سبعة اعظم على الجبهة واليدين الركبتين واطراف القدمين والانف داخل في الجبهة لان عظمهما واحد وهذه الصفة المذكورة هي الكمال. حلبي كبير ص: ۲۸۲ . فرائض الصلاة، الخامس السجدة. ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۲) مروا اولادكم بالصلاة وهم ابناء سبع سنين واضربوهم عليها وهم ابناء عشر سنين، مشكوٰة، ص: ۵۸، ط: قديمی.

(قوله وان وجب الخ) هذا مبالغة على مفهوم قوله كل مكلف كأنه قال ولا يفترض على غير المكلف وان وجب اى على الولی ضرب ابن عشر وذلک ليتخلق بفعلها ويعتاده لا افتراضها. الخ. (قوله قلت الخ) مراده من هذين النقلين بيان ان الصبی ينبغی ان يؤمر بجميع المأمورات وينهى عن جميع المنهيات. اقول : وقد صرح في احكام الصغار، بانه يؤمر بالغسل اذا جامع ، وباعادة ما صلاه بلا وضوء الخ. شامی: ۱/ ۳۵۲. كتاب الصلاة ط: سعيد، و: ۲/ ۴۰۹ ، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسد . ط: سعيد كراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نماز پڑھنا جائز ہے۔(۱)

لہٰذا اگر ساڑھی پہننے کے بعد پورا بدن ڈھکا ہوا ہو تو اس سے نماز پڑھنا جائز ہوگا اور اگر ساڑھی پہننے کے بعد پیٹ یا پیٹھ وغیرہ کھلے ہوئے ہوں تو نماز نہیں ہوگی۔

واضح رہے کہ ساڑھی کو اس طرح پہننا کہ پیٹ یا پیٹھ کا کچھ حصہ نظر آئے ناجائز اور حرام ہے، عورتوں کا پیٹ اور پیٹھ دونوں ستر میں داخل ہیں، اور ستر چھپانا فرض ہے، اور اس کی خلاف ورزی حرام ہے۔(۲)

سانپ مارنا

اگر نمازی نے نماز کے دوران سانپ مار دیا، اور اس میں عمل کثیر کیا، یعنی دو سے زیادہ ضربیں لگائیں، یا قبلہ کی طرف اتنا چلا کہ سجدہ کی جگہ سے آگے بڑھ گیا یا سینہ قبلہ سے پھر گیا تو نماز فاسد ہوگئی، ورنہ نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اگر سانپ سے کاٹنے کا ڈر ہو تو نماز میں عمل قلیل سے مارنا بلا کراہت جائز ہے ورنہ مکروہ ہے، اگر کاٹنے کے خوف کی حالت میں عمل قلیل سے مارنا ممکن نہ ہو تو نماز توڑنا جائز ہے، سجدہ کی جگہ سے تجاوز کرنے کی صورت میں نماز فاسد ہونے کا حکم منفرد کے لئے ہے، اگر مقتدی سامنے کی دو صفوں تک جائے گا تو نماز فاسد ہوگی، اور امام کی نماز اس صورت میں فاسد ہوگی جب اس کے اور اس

(۱،۲) (و) الرابع (ستر عورته) ووجوبه عام ولو فی الخلوة علی الصحیح..... وهی .....(وللحرة) ولو خنثیٰ (جمیع بدنها) حتیٰ شعرها النازل فی الاصح (خلاالوجه والکفین) .....والقدمین، الدر مع الرد: ۱/ ۴۰۴، ۴۰۵، باب شروط الصلاة، مطلب فی ستر العورة ط: سعید کراچی.

ستر خواہ پاجامے سے چھپایا جائے یا ساڑھی سے، دونوں کا حکم برابر ہے، ساڑھی کو ہندوانہ لباس سمجھنا صحیح نہیں ہے، کیونکہ بعض ممالک میں مسلمان عورتوں کا لباس ساڑھی ہے، جس طرح بعض علاقے میں ہندو عورتیں بھی پاجامہ پہنتی ہیں اس لئے ساڑھی اور پاجامہ مسلم اور غیر مسلم عورتوں کا مشترکہ لباس ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے پچھلی صف کے درمیانی فاصلہ سے زیادہ آگے بڑھ جائے۔(۱)

سایہ اصلی

۱..... ''سایہ اصلی'' وہ سایہ جو زوال کے وقت باقی رہتا ہے، یہ ہر شہر کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے، کسی میں بڑا ہوتا ہے کسی میں چھوٹا اور کہیں بالکل نہیں ہوتا جیسے مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ میں بالکل نہیں ہوتا۔(۲)

۲..... سایہ اصلی پہچاننے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ایک سیدھی لکڑی ہموار زمین پر گاڑ دیں تو جب تک سایہ کم ہوتا رہے اس وقت تک آفتاب بلندی پر ہے، کچھ کچھ وقفہ کے بعد مثلاً پانچ پانچ منٹ کے بعد نشان لگاتے رہیں، جب سایہ گھٹنا رک جائے، اور

---

(۱)(لا) یکرہ (قتل حیة او عقرب) ان خاف الاذی .....(مطلقا) ولو بعمل کثیر علی الاظهر لکن صحح الحلبی الفساد .وفی الشامیة (قوله لکن صحح الحلبی الفساد) حیث قال تبعا لابن الهمام فالحق فیما یظهر هو الفساد والامر بالقتل لا یستلزم صحة الصلاة مع وجوده کما فی صلاة الخوف ،بل الامر فی مثله لإباحة مباشرته وان کان مفسد للصلاة آه. ونقل کلام ابن الهمام فی الحلیة والبحر والنهر وأقروه علیه وقالوا، ان ماذکره السرخسی رده فی النهایةبأنه مخالف لما علیه عامة رواة شروح الجامع الصغیر ومبسوط شیخ الاسلام من ان الکثیر لا یباح. شامی: ۱/ ۶۵۱ .باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها ،مطلب الکلام علی اتخاذ المسبحة، ط: سعید کراچی،(ولا بأس بقتل الحیة والعقرب) فی الصلاة.....(اذا لم یحتج الی المشی) الکثیر کثلاث خطوات متوالیات (ولا الی المعالجة الکثیرة کثلاث ضربات متوالیات (فاما اذا احتاج) الی ذلک (فمشیٰ وعالج تفسد) صلاته کما لو قاتل انسانا فی صلاته لانه عمل کثیر الخ حلبی کبیر ص: ۳۵۴ . کراهیة الصلاة ط: سهیل اکیڈمی لاهور ،قاضی خان علی هامش الهندیه: ۱/ ۱۲۸ . فصل فیما یفسد ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲)(سوی فیء) یکون للاشیاء قبیل (الزوال) ویختلف باختلاف الزمان والمکان، الدر المختار، وفی الشامیة (قوله ویختلف باختلاف الزمان والمکان) ای طولا و قصرا وانعداما بالکلیة کما اوضحه ،شامی: ۱/ ۳۶۰. کتاب الصلاة ،مطلب فی تعبده علیه الصلاة والسلام قبل البعثة. ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ابھی بڑھنا شروع نہ ہوتو یہ ٹھیک دوپہر کا وقت ہے، اس وقت اس سایہ کے سرے پر ایک نشانی بنادیں، اس نشانی سے گاڑی ہوئی لکڑی کی جڑ تک جس قدر سایہ ہے وہ ''سایہ اصلی'' ہے اس کو ''استواء'' بھی کہتے ہیں اور جب سایہ بڑھنا شروع ہوجائے تو معلوم ہوا کہ اب سورج کا زوال ہوگیا پھر اس کے بعد جب سایہ بڑھنے لگے، اور بڑھتے بڑھتے سایہ اصلی کے علاوہ اس لکڑی کی لمبائی کے برابر ہوجائے تو ایک مثل ہوگیا، اور جب لکڑی کی لمبائی سے دوگنا ہوجائے تو دو مثل ہوگیا، مثلاً لکڑی کی لمبائی ایک ہاتھ ہے اور ٹھیک زوال کے وقت چار انچ باقی رہ گیا تھا، تو چار انچ سایہ اصلی ہے اور جب سایہ کی لمبائی ایک ہاتھ چار انچ ہوجائے تو یہ ایک مثل ہے اور جب دو ہاتھ چار انچ ہوجائے تو یہ دو مثل ہے۔(۱)

سایہ میں

''اللہ کے سایہ میں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سبب

نماز فرض ہونے کا حقیقی سبب اللہ تعالیٰ کے انعامات اور مہربانی کا مسلسل نازل ہونا ہے، ان کا شکر ادا کرنا شریعت اور عقل کے اعتبار سے بندہ پر واجب ہے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، ''اقیموا الصلاۃ'' (نماز قائم کرو)۔

اور ظاہری سبب وقت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ان الصلاۃ کانت علی

---

(۱)(قولہ ولو لم یجد ما یغرز) اشار الی انہ ان وجد خشبۃ یغرزھا فی الارض قبل الزوال، وینتظروا الظل ما دام متراجعا الی الخشبۃ ،فاذا اخذ فی الزیادۃ حفظ الظل الذی قبلھا فھو ظل الزوال.....(قولہ اعتبر بقامتہ) ای بأن یقف معتدلا فی ارض مستویۃ حاسرا عن راسہ خالعا نعلیہ مستقبلا للشمس او لظلہ ویحفظ ظل الزوال کما مر ،ثم یقف فی آخر الوقت ویأمر من یعلم لہ علی منتھی ظلہ علامۃ ،فاذا بلغ الظل طول القامۃ مرتین او مرۃ سوی ظل الزوال فقد خرج وقت الظھر ودخل وقت العصر .شامی : ۱/ ۳۶۰. کتاب الصلاۃ ،مطلب فی تعبدہ علیہ الصلاۃ والسلام قبل البعثۃ ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

المؤمنين كتابا موقوتا. (بے شک نماز مومنوں پر اپنے وقتوں میں فرض کی گئی ہے)۔

اور وقت کے سبب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب کسی نماز کا وقت داخل ہوتا ہے اس وقت وہ نماز ہر عاقل بالغ مرد اور عورت پر فرض ہوتی ہے، وقت داخل ہونے سے پہلے فرض نہیں ہوتی۔

اور وقت کے بار بار آنے سے بار بار فرض ہوتی ہے، اور یہ سبب ہونے کی علامت ہے۔

اگر وقت داخل ہوتے ہی پہلے جزء میں نماز ادا کر لی تو وقت کا پہلا جزء نماز فرض ہونے کا سبب ہوگا اور اگر پہلے جزء میں نماز ادا نہیں کی گئی تو وقت کے اندر اندر جس جزء میں نماز ادا کی جائے گی وہی جزء نماز کا سبب ہوگا، اور کسی بھی جزء میں ادا کرنے سے ادا ہو جائے گی، اور نماز ادا کرنے والا گنہگار نہیں ہوگا۔

اگر کسی کو اتنا وقت ملا کہ صرف نیت کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہہ سکتا ہے تو وہ نماز اس پر فرض ہوگی، مثلاً کافر یا مرتد مسلمان ہوا، یا لڑکا بالغ ہوا یا مجنون ٹھیک ہوا یا بے ہوش آدمی ہوش میں آیا، یا عورت حیض اور نفاس سے پاک ہوئی، تو اگر نیت باندھنے کی مقدار وقت باقی ہے تو وہ نماز اس پر واجب ہو جائے گی اور اگر نیت یعنی تکبیر تحریمہ کہنے کی مقدار بھی وقت نہیں تھا تو وہ نماز واجب نہیں ہوگی۔(۱)

---

(۱)(سببها) ترادف النعم ثم الخطاب ثم الوقت اى (الجزء) الاول منه ان (اتصل به الاداء والا فما) اى جزء من الوقت (يتصل به) الاداء (والا) يتصل الاداء بجزء (فالسبب) هو الجزء الاخير ولو ناقصا حتىٰ تجب على مجنون و مغمى عليه افاقا، وحائض ونفساء طهر تا وصبى بلغ، ومرتد اسلم وان صليا فى اول الوقت. الدر المختار. (قوله سببها ترادف النعم) يعنى ان سبب الصلاة الحقيقى هو ترادف النعم على العبد، لان شكر المنعم واجب شرعا وعقلا ولما كانت النعم واقعة فى الوقت جعل الوقت سببا بجعل الله تعالىٰ و خطا به حيث جعله سببا للوجوب كقوله تعالىٰ. اقم الصلاة لدلوك الشمس. فكان الوقت هو السبب المتأخر، وتمام تحقيق هذه المسئلة فى المطولات الاصولية. الدر مع الرد: ۱/۳۵۶. كتاب الصلاة. ط: سعيد كراچى. حلبى كبير ص: ۲۳۰. فروع فى شرح الطحاوى، الشرط الخامس. ط: سهيل اكيڈمى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"سبحان اللّٰہ" کہنا

نماز کے دوران کسی بات پر تعجب کی خبر سن کر "سبحان اللّٰہ" کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۱)

"سبحان ربی العظیم" ادا نہیں ہوتا

جو شخص "سبحان ربی العظیم" کے الفاظ کو زبان سے ادا نہیں کر سکتا وہ تلفظ صحیح ہونے تک "سبحان ربی الکریم" پڑھ سکتا ہے۔(۲)

ستر

بدن کا وہ حصہ جو مرد اور عورت کے لئے چھپانا ضروری ہے اس کو "ستر" کہتے ہیں۔ مرد کا ستر ناف سے گھٹنوں تک ہے، یعنی ناف گھٹنے اور ان دونوں کے درمیان کے حصے کو چھپانا ضروری ہے۔(۳) عورت کا چہرہ، دونوں ہتھیلی اور دونوں قدموں کے علاوہ باقی

---

(۱)(ولو اجاب) المصلی من قال مع اللّٰہ اله (بلا اله الا اللّٰہ او اخبر) المصلی (بما یسره او) بما (یسوء ه او) بما (یعجبه فقال) جوابا للخبر بما یعجبه (سبحان اللّٰہ).... (تفسد) صلاته، حلبی کبیر. ص: ۴۳۸. مفسدات الصلاة ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/ ۶۲۱. باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها. ط: سعید. البحر: ۲/ ۷۰ باب ما یفسد الصلوٰة وما یکره فیها. ط: سعید کراچی.

(۲)(تنبیه) السنة فی تسبیح الرکوع "سبحان ربی العظیم" الا ان کان لا یحسن الظاء فیبدل به "الکریم" لئلا یجری علی لسانه "العزیم" فتفسد به الصلاة، کذا فی شرح درر البحار، فلیحفظ فان العامة عنه غافلون حیث یأتون بدل الظاء بزای مفخمة. شامی: ۱/ ۴۹۴، فصل فی بیان تألیف الصلاة، قبیل "مطلب فی اطالة الرکوع للجائی. ط: سعید کراچی.

(۳) العورة للرجل من تحت السرة حتیٰ تجاوز رکبتیه. عالمگیری: ۱/ ۵۸، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الاول فی الطهارة وستر العورة. ط: رشیدیة کوئٹه.

شامی: ۱/ ۴۰۴، باب شروط الصلوٰة، مطلب فی ستر العورة ط: سعید، البحر: ۱/ ۲۶۹. باب شروط الصلوٰة، ط: سعید.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پورا جسم ستر ہے۔(۱)

ستر بچوں کا

''کم عمر'' کے عنوان کو دیکھیں۔

ستر پر نظر پڑ جائے

اگر نماز کے دوران کسی شخص کے جسم کے ستر پر نظر پڑ جائے ،تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

ستر خود دیکھ لیا

اگر کسی نے نماز کے دوران اپنا ستر (یعنی جسم کا وہ حصہ جس کو دوسروں سے چھپانا ضروری ہے) خود دیکھ لیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی، لیکن نماز کے دوران اپنا ستر خود دیکھنا مکروہ ہے، اس لئے اس سے بچنا ضروری ہے۔(۳)

---

(۱) بدن الحرة عورة الا وجهها و كفيها وقدميها ،عالمگيری: ۱/ ۵۸. الباب الثالث فی شروط الصلاة الفصل الاول فی الطهارة وستر العورة ط: رشيديه كوئٹه. شامی: ۱/ ۴۰۴. باب شروط الصلوٰة ، مطلب فی ستر العورة .ط:سعيد كراچی.

(۲)ولو نظر الی فرج المطلقة طلاقا رجعيا عن شهوة يصير مراجعا ولا تفسد صلاته فی رواية هو المختار كذا فی الخلاصة ،هندية : ۱/ ۱۰۴ . الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها ط: رشيديه كوئٹه.

(۳) فاذا صلی فی قميص بغير ازار وكان لو نظر رأی عورته من زيقه فعند عامة المشائخ لا تفسد وهو الصحيح.هندية : ۱/ ۵۸. الباب الثالث فی شروط الصلاة ،الفصل الاول فی الطهارة وستر العورة،ط: رشيدية كوئٹه.

واراد بستر ها الستر عن غيره لاعن نفسه حتیٰ لو رأی فرجه من زيقه او كان بحيث يراه لو نظر اليه فانها صحيحة عند العامة وهو الصحيح كما فی المحيط وغيره الخ. البحر : ۱/ ۲۶۸. باب شروط الصلاة .ط: سعيد كراچی.ولا اجماع فيما اذا كان المصلی هو الذی بحيث لو نظر لرأی عورة نفسه لقول ابی حنيفة وابی يوسف بعدم الفساد فالذی ينبغی الكراهة دون الفساد لترك الواجب دون الشرط وقولهما لا تفسد صلاته لا ينافی الكراهة ،فكان هذا هو المختار.منحة الخالق علی هامش البحر: ۱/ ۲۶۹، باب شروط الصلاة ط: سعيد كراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ستر دیکھنا

نماز کے دوران اپنا ستر دیکھنا مکروہ ہے، البتہ اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔(۱)

ستر کھل گیا

☆.....بدن کا وہ حصہ جس کو مرد اور عورت کے لئے چھپانا ضروری ہے، اس کو ''ستر'' کہتے ہیں۔(۲)

☆.....اگر نماز شروع کرنے سے پہلے ہی ستر کا حصہ کھلا ہوا ہو، اور اس حالت میں نماز شروع کر دی تو نماز کی نیت اور نماز صحیح نہیں ہوگی، ستر کے حصے کو چھپا کر دوبارہ نیت باندھ کر نماز پڑھنا لازم ہوگا، ورنہ فرض ادا نہ ہوگا۔(۳)

☆.....نماز کے دوران ستر یعنی بدن کا وہ حصہ جس کو چھپانا ضروری ہے، ذاتی عمل کے بغیر کسی وجہ سے خود بخود ایک چوتھائی کی مقدار کھل جائے، اور نماز کا ایک رکن ادا کرنے کی مقدار (تین مرتبہ "سبحان اللّٰہ" کہنے کی مقدار) کھلا رہے تو نماز فاسد ہو جائے گی، مثلاً ہوا کے جھونکے سے کپڑا ہٹ گیا اور ستر کھل گیا اور نماز کا ایک رکن ادا کرنے کی مقدار کھلا رہا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) قال اهل اللغة : سميت العورة عورة لقبح ظهورها ولغض الابصار عنها مأخوذة من العور وهو النقص والعيب والقبح ومنه عور العين والكلمة العوراء القبيحة ،اطلق فيما يستر به، البحر: ۱/۲۶۸. باب شروط الصلاة ،ط:سعيد كراچی.

(۳) واعلم ان هذا التفصيل فی الانكشاف الحادث فی اثناء الصلاة اما المقارن لابتدائها فانه يمنع انعقادها مطلقا اتفاقا بعد ان يكون المكشوف ربع العضو.رد المحتار: ۱/۴۰۸. كتاب الصلاة باب شروط الصلوٰة ، مطلب فی النظر الی وجه الامرد .ط: سعيد كراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوگا۔(۱)

☆.....اگر نماز کے دوران ستر کا ایک چوتھائی حصہ یا اس سے کم نماز پڑھنے والے کے اپنے عمل سے کھل گیا تو نماز فوراً فاسد ہو جائے گی، اس صورت میں نماز فاسد ہونے کے لئے ایک رکن کی مقدار کھلا رہنا ضروری نہیں، کھولتے ہی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

☆.....اگر نماز میں ستر کھل جائے، بلا تاخیر فوراً چھپالے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔(۳)

☆.....کم عمر بچوں کے لئے کوئی ستر نہیں ہے، چاہے لڑکا ہو یا لڑکی اس میں کوئی فرق نہیں اور کم عمر بچے سے مراد چار سال یا اس سے کم عمر کا بچہ ہے، ایسے بچے کے جسم کو دیکھنا اور ہاتھ لگانا جائز ہے۔ چار سال کے بعد جب تک دیکھنے سے برا خیال پیدا نہ ہو،

(۱)وان ادی رکنا مع الانکشاف فسدت اجماعا وان لم یؤده لکن مکث قدرما یمکن الاداء تفسد ،.هندية: ۱/ ۵۸. كتاب الصلاة ،الباب الثالث فی شروط الصلاة. ط: رشيديه كوئٹه.

انظر الحاشية الآتية رقم ۳.

(۲)وانکشف عورته ففیما اذا تعمد ذلک فسدت صلاته قل ذلک او کثر.خانیه علی هامش الهندية: ۱/ ۱۳۱. كتاب الصلاة ،فصل فیما یفسد الصلاة .ط: رشيديه كوئٹه.شامی : ۱/ ۵۸. كتاب الصلاة مطلب فی النظر الی وجه الامرد ،كتاب الصلاة.باب شروط الصلاة .ط: سعيد كراچی. انظر الی الحاشية التالية.

(۳)(وان انکشف عضو) هو عورة فی الصلاة (فستر من غير لبث لا يضره) ذلک الانکشاف ، ولا يفسد صلاته لان الانکشاف الکثير فی الزمان القليل عفو كالانکشاف القليل فی الزمن الکثير(وان ادی معه) أی مع الانکشاف (رکنا) كالقيام ان كان فيه اوالرکوع او غيرهما (يفسد) ذلک الانکشاف صلاته وان لم يؤد مع الانکشاف رکنا(ولکن مکث مقدارما)ای زمن(يؤدی فيه رکنا بسنته)وذلک مقدار ثلاثه تسبيحات (فلم يستر ذلک العضو فسدت صلاته عند ابی يوسف خلافا لمحمد..... وان المختار قول ابی يو سف فی الجميع للاحتياط وهذا كله اذا كان بغير صنعه كما ذكر ،اما اذا حصل شیء من ذلک بصنعه فان الصلاة تفسد فی الحال، فان فی القنية: انکشف عورته فی الصلاة بفعله تفسد فی الحال عندهم. حلبی كبير ص: ۲۱۵ - ۲۱۶،الشرط الثالث ، قبيل فروع فی الستر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تب تک بچے کا ستر صرف اس کے آگے اور پیچھے کی شرمگاہ ہے، لیکن اگر وہ اس حال کو پہنچ جائے کہ اس کے دیکھنے سے برا خیال پیدا ہوتا ہے، تو اس کا ستر نماز میں اور نماز سے باہر بالغ مرد یا عورت کی مانند ہے۔(۱)

سترہ

☆.....''سترہ'' اس چیز کو کہتے ہیں جو نمازی آڑ کرنے کے لئے اپنے سامنے لگالے یا آگے کھڑا کرلے، خواہ وہ لکڑی ہو، یا کوئی ستون ہو، یا دیوار اور پردہ وغیرہ ہو۔(۲)

☆.....سترہ کھڑا کرنا سنت ہے۔(۳)

---

(۱) واما حد العورة من الصغر فمفصلة فی المذاهب وفی الحاشية: الحنفية قالوا: لا عورة للصغير ذكرا كان او انثى وحددوا ذلك بأربع سنين فما دونها ،فيباح النظر الى بدنه ومسه ، ثم مادام لم يشته فعورته القبل والدبر ،فان بلغ حد الشهوة فعورته كعورة البالغ، ذكراً او انثى فى الصلاة وخارجها. الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۱۹۳ . كتاب الصلاة، سترة العورة خارج الصلوة ، ط: دار الفكر بيروت. وفى الظهيرية :الصغيرة جدا لا تكون عورة ولا بأس بالنظر اليها ومسها ، وفى السراج الوهاج واما عورة الصبى والصبية فما دام لم يشتهيا فالقبل والدبر ثم يتغلظ بعد ذلك الى عشر سنين ثم يكون كعورة البالغين لان ذلك زمان يمكن بلوغ المرأة فيه،البحر: ۱/۲۷۰، باب شروط الصلاة ط: سعيد كراچی.

واعلم انه لا ملازمة بين كونه ليس بعورة وجواز النظر اليه فحل النظر منوط بعدم خشية الشهوة مع انتفاء العورة ولذا حرم النظر الى وجهها ووجه الامرد اذا شك فى الشهوة ولا عورة .البحر: ۱/۲۷۰، باب شروط الصلاة. ط: سعيد كراچی.

(۲) السترة:هى ما يغرز وينصب امام المصلى من سوط او عكازة او غير ذلك بقدر ذراع وغلظ اصبع ،مجموعه قواعد الفقه،ص: ۳۱۹. ط: مير محمد كتب خانه.

(۳) (ويغرز)ندبا بدائع(الامام) وكذا المنفرد (فى الصحراء) ونحوها (سترة بقدر ذراع)طولا (وغلظ اصبع)الخ. الدر المختار. وفى الشامية (قوله ندبا)لحديث "اذا صلى احدكم فليصل الى سترة ،ولا يدع احدا يمر بين يديه" رواه الحاكم واحمد وغيرهما، وصرح فى المنية بكراهة تركها، وهى تنزيهية. الخ.شامى: ۱/۶۳۶ . باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها ،مطلب اذا قرأ "تعالٰى جد" بدون الف لا تفسد .ط: سعيد كراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....اگر نمازی کے آگے ''سترہ'' کی جگہ پر چادر یا چھتری کھڑی ہے تو وہ بھی کافی ہے، لکڑی کی خصوصیت نہیں۔(۱)

سترہ کا راز

نماز میں سترہ رکھنے کا راز یہ ہے کہ نماز شعائر الٰہی میں سے ہے. اور اس کی تعظیم واجب ہے، چونکہ نماز کی اس حالت کے ساتھ تشبیہ مراد ہے جو غلام کی اپنے مولا کے سامنے سکون اور خاموشی کے ساتھ خدمت کے لئے کھڑے ہوتے وقت ہوا کرتی ہے، اس واسطے نماز کی ایک تعظیم یہ مقرر کی گئی ہے کہ گذرنے والا نمازی کے سامنے ہو کر نہ گذرے کیونکہ آقا اور اس کے غلاموں کے درمیان سے جو اس کے سامنے کھڑے ہوئے ہیں گذرنا سخت بے ادبی ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان احدکم اذاقام فی الصلاۃ فانماینا جی ربہ بینہ وبین القبلۃ (ترجمہ:۔تم میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے عرض معروض کرتا ہے جو اسکے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے۔)

نیز نمازی کے سامنے گذرنے سے اس کا دل اکثر ہٹ جاتا ہے، اسی واسطے نمازی کو حق ہے کہ آگے گذرنے والے کو ہٹادے، پس ان دونوں حکمتوں کی وجہ سے ''سترہ'' مقرر کیا گیا ہے تا کہ ''سترہ'' کے باہر سے گذرنے میں ان دونوں خرابیوں سے حفاظت میں رہے، اسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذاوضع احدکم بین یدیہ مثل مؤخرۃ الرحل فلیصل ولایبال بمن مرّوراء ذالک (ترجمہ:۔تم میں سے جب کوئی اپنے سامنے کجاوے کے پشتے کے برابر کوئی چیز رکھ لے تو پھر وہ نماز

---

(۱) انظر الی الحاشیۃ السابقۃ.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پڑھتا رہے اور اس کے آگے سے کوئی گذرے تو اس کی کچھ پرواہ نہ کرے)۔

اس میں راز یہ ہے کہ مطلق گذرنے سے منع کرنے میں بہت بڑا حرج ہوتا ہے اس واسطے آپ نے ''سترہ'' کھڑا کرنے کا حکم دیا تا کہ ظاہری طور پر نماز کی زمین دوسری زمین سے الگ ہو جائے۔ اور اس کے الگ ہونے کے سبب سے ''سترہ'' کے پاس سے گذرنا بھی طبعًا ایسا ہی سمجھا جائے گا جیسے دور سے گذرنا (احکام اسلام ص ۴۷)(۱)

سترہ کھڑا کرنے کا مقصد

''سترہ'' کھڑا کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس کے ذریعہ سجدہ کی جگہ الگ تھلگ اور ممتاز ہو جائے، اور جس شخص کو نمازی کے سامنے سے گذرنا ہو اس کو نمازی کے آگے

---

(۱)(اقول) السر فی ذلک ان الصلاة من شعائر اللّٰه یجب تعظیمها ،ولما کان المنظور فی الصلاة التشبه بقیام العبید بخدمة مواليهم ومثولهم بين ايديهم كان من تعظيمها ان لا يمر المار بين يدى المصلى،فان المرور بين السيد وعبيده القائمين اليه سوء ادب، وهو قوله صلى اللّٰه عليه وسلم " ان احدكم اذا قام فى الصلاة فانما يناجى ربه وان ربه بينه وبين القبلة" الحديث، وضم مع ذلک ان مروره ربما يؤدى الى تشويش قلب المصلى ولذلک كان له حق فى درئه وهو قوله صلى الله عليه وسلم " فليقاتله فانه شيطان " وقوله صلى الله عليه وسلم تقطع الصلاة المرأة ، والحمار، والكلب الاسود" . اقول مفهوم هٰذا الحديث ان من شروط صحة الصلاة خلوص ساحتها عن المرأة والحمار والكلب ،والسر فيه ان المقصود من الصلاة هو المناجاة والمواجهة مع رب العالمين واختلاط النساء ،والتقرب منهن ، والصحبة معهن مظنة الالتفات الى ما هو ضد هٰذه الحالة والكلب شيطان لما ذكرنا لا سيما الاسود فانه اقرب الى فساد المزاج وداء الكلب ،والحمار ايضاًبمنزلة الشيطان لانه كثير ما يسافد بين ظهر انى بنى آدم وينتشر ذكره فتكون رؤية ذلک مخلة بما هو بصدده.....وقوله صلى اللّٰه عليه وسلم "اذا وضع احدكم بين يديه مثل مؤخرة الرحل فليصل ولا يبال بمن وراء ذلک " (اقول) لما كان فى ترک المرور حرج ظاهر امر بنصب السترة لتتميز ساحة الصلاة بادى الرأى فيلحق بالمرور من بعد . حجة اللّٰه البالغة: ۲/ ۳. السترة . ط: كتب خانه رشيدية دهلى. و: ۲/ ۵، ۶، ط: قديمى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے گذرنے کا گناہ نہ ہو۔(۱)

سترہ کی ضرورت

سترہ کی ضرورت وہاں پیش آتی ہے جہاں نماز کھلی اور بے آڑ جگہ پڑھی جائے۔ اگر مسجد میں نماز پڑھنی ہے یا ایسے مقام میں نماز پڑھنی ہے جہاں لوگوں کو نمازیوں کے سامنے سے گذرنے کی ضرورت نہ ہو، تو وہاں سترہ کھڑا کرنے کی ضرورت نہیں۔(۲)

سترہ کی کیفیت

''سترہ'' کی لمبائی ایک ہاتھ سے کم نہیں ہونی چاہئے، اور اس کی موٹائی کم سے کم ایک انگلی کے برابر ہونی چاہئے۔(۳)

---

(۱)(ویکرہ المرور بین یدی المصلی) (اذا لم یکن عندہ) ای عند المصلی (حائل) یحول بینہ وبین المار (نحو السترۃ)ای العصا المرکوزۃ امامہ (او الاسطوانۃ)بضم الهمزۃ والطاء وهی العمود معرب استون (او نحوهما)من شجرۃ او آدمی او دابۃ او غیر ذلک فانہ لا یکرہ المرور بین یدی المصلی اذا کان من وراء الحائل ، ثم انما یکرہ المرور بین یدیہ عند عدم الحائل اذا کان فی موضع سجودہ فی الاصح قالہ فی الکافی لان من قدمہ الی موضع سجودہ هو موضع صلوتہ ومنهم من قدرہ بثلاثۃ اذرع ومنهم بخمسۃ ومنهم باربعین ومنهم بمقدار صفین او ثلاثۃ وفی النهایۃ الاصح انہ ان کا ن بحال لو صلی صلوۃ الخاشعین بأن یکون بصرہ حال قیامہ الی موضع سجودہ لا یقع بصرہ علی المار لا یکرہ. حلبی کبیر ص:۳۶۶،۳۶۷. کراهیۃ الصلاۃ ، فروع فی الخلاصۃ. ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲)ولو عدم المرور والطریق جاز ترکها ،الدر المختار. وفی الشامیۃ (قولہ ولو عدم المرور الخ)ای لو صلی فی مکان لا یمر فیہ احد ولم تواجہ الطریق لا یکرہ ترکها ،لان اتخاذها للحجاب عن المار قال فی البحر عن الحلیہ : ویظهر ان الاولی اتخاذها فی هذا الحال وان لم یکرہ الترک لمقصود آخر، وهو کف بصرہ عما وراء ها وجمع خاطرہ بربط الخیال .شامی: ۱/۶۳۸ . باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیها، مطلب مکروهات الصلاۃ.ط: سعید کراچی.

(۳)سترۃ بقدر ذراع طولا وغلظ اصبع ،الخ مع الرد: ۱/۶۳۷ . باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیها.ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ستونوں کے درمیان کھڑا ہونا

بلاضرورت ستونوں کے درمیان کھڑے ہوکر جماعت کی نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر نماز پڑھنے سے نماز ہوجاتی ہے ، اور جماعت کا ثواب بھی مل جاتا ہے اور اگر دوستونوں کے درمیان ایک سے زائد افراد کے کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کی گنجائش ہے تو پھر (مسجد کے بقیہ حصہ میں) جگہ کی تنگی کی صورت میں چند افراد کے (ستونوں کے درمیان) کھڑے ہوکر جماعت کی نماز پڑھنے سے نماز مکروہ نہیں ہوگی۔(۱)

سجدوں کے درمیان جلسہ میں ہاتھوں کو زانوؤں پر نہ رکھنا

''ہاتھوں کو زانوؤں پر نہ رکھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدوں کے درمیان سیدھا ہوکر بیٹھے

پہلے سجدے سے اٹھ کر دوسرے سجدے سے پہلے سیدھا ہوکر بیٹھ جانا ضروری ہے

---

(۱) والا صح ما روی عن ابی حنیفة انه قال: اکره ان یقوم بین الساریتین او فی زاویة او فی ناحیة المسجد او الی سارية لانه خلا ف عمل الامة .قال علیه الصلاة والسلام " توسطوا الامام وسدوا الخلل" ومتی استویٰ جانباه یقوم عن یمین الامام ان امکنه ،وان وجد فی الصف فرجة سدها والا انتظر حتیٰ یجیء آخر فیقفان خلفه،الخ. شامی: ۱/ ۵۶۸،(قوله ویقف وسطا) باب الامامة، مطلب هل الاساء ة دون الکراهة او افحش منها؟ والاصطفاف بین الاسطوانتین غیر مکروه لانه صف فی حق کل فریق،مبسوط : ۲/ ۳۵.باب صلاة الجمعة، ط:دار المعرفة ،بیروت.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ورنہ نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

سجدہ

☆.....اللہ کے آگے سجدہ کرنا یہ بھی آسمان وزمین کے خالق مالک الملک کی تعظیم کا نشان ہے اور جو نمازی اپنے خالق کے آگے سربسجود ہوکر اپنی پیشانی کو زمین پر رکھتا ہے وہ اپنے پروردگار کی بندگی کا اظہار کرتا ہے، لہذا اس کا دل بندگی کی بے چارگی اور خالق اور پروردگار عالم کی عظمت سے آگاہ ہوتا ہے، اور اس سے اس کے دل میں اللہ کا ڈر، خوف اور خشیت پیدا ہوتی ہے، اور اس کے نفس کی اصلاح ہوتی ہے اور وہ گناہ اور ناپسندیدہ باتوں سے باز رہتا ہے۔(۲)

---

(۱) (وتعديل الاركان) اى تسكين الجوارح قدر تسبيحة فى الركوع والسجود ،وكذا فى الرفع منهما على ما اختاره الكمال. الدر المختار. وفى الشامية :(قوله على مااختاره الكمال) قال فى البحر : ومقتضى الدليل وجوب الطمانينة فى الاربعة اى فى الركوع والسجود وفى القومة والجلسة، ووجوب نفس الرفع من الركوع والجلوس بين السجدتين للمواظبة على ذلك كله وللامر فى حديث المسئى صلاته ،ولما ذكره قاضيخان من لزوم سجود السهو بترك الرفع من الركوع ساهيا وكذا فى المحيط ،فيكون حكم الجلسة بين السجدتين كذلك ،لان الكلام فيهما واحد، والقول بوجوب الكل هو مختار المحقق ابن الهمام وتلميذه ابن امير حاج، حتىٰ قال انه الصواب ،واللّٰه الموفق للصواب، آه. شامى: ۱/ ۴۶۴. باب صفة الصلاة ،مطلب قد يشار الى المثنى باسم الاشارة الموضوع للمفرد. ط: سعيد كراچى.

(۲)وان فى وضع الوجه على الارض حكمة بالغة لانه اشرف اعضاء الانسان وهو مشتق من الوجاهة ، وبوضعه على الارض يظهر المرء ذله وخضوعه الى مولاه ويصرف قلبه عن الوجاهة الدنيوية ليكون عند الله وجيها اذ التذلل اليه عزة والخضوع له شرف و فخار وفيه معنى لارغام الانف التى هى مقر الكبر والعظمة بوضعها على الرغام اذ لا لا لها ، لان الرغام وهو التراب اخس شئى فكان الانسان يقول انى يا رب وضعت اشرف عضو من جسمى وهو الوجه على اخس شئى وانا واقف بين يديك لعلمى انك رب الارباب وكل ما سواك عبد لك ذليل لعزتك طالب لرحمتك خاضع لسلطانك . وان فى السجود حكمة بالغة، وهى ان الانسان اذا داوم على السجود فى الصلوات الخمس كان دائما قريبا من ربه الذى يقول (واسجد واقترب) واذا كان الانسان باقترابه من العظماء واصحاب الجاه يكتسب رفعة شأن وعظم جاه فكيف يكون جاهه ورفعة قدره لو اقترب من خالقه ورازقه؟ وبهذا تكون النفس عالية نزيهة عن ان تأتى الصغائر من الذنوب فضلا عن الكبائر ولا تدنس الذنوب لان تدنيسها يسبب بعد ها من الله جل جلاله وعظم سلطانه ، الخ، حكمة التشريع وفلسفته: ۱/ ۱۱۶ ، حكمة هيئة الصلاة ، ط: انصارى كتب خانه بازار كتاب فروشى كابل.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....نماز کی ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہیں، ایک سجدہ قرآن کریم سے اور دوسرا سجدہ احادیث اور اجماع سے ثابت ہے۔(۱)

☆.....سجدہ میں ایک گھٹنا، اور ایک پیر کی انگلی اور پیشانی کا زمین پر رکھنا، اور اگر کسی تکلیف کی وجہ سے پیشانی رکھنا مشکل ہو تو ناک رکھ دینا کافی ہے، اور اگر ناک بھی نہیں رکھ سکتا ہے تو اشارے سے سجدہ کرے۔(۲)

☆.....سجدہ میں پورے دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پیر اور پیشانی اور ناک کو زمین پر رکھنا سنت ہے۔(۳)

☆.....دونوں سجدے یکے بعد دیگرے ترتیب سے کرنا واجب ہیں، اگر صرف

---

(۱) والمراد من السجود السجدتان فأصله ثابت بالكتاب والسنة والاجماع، البحر: ۱/۲۹۳، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی. شامی: ۱/۴۴۷، باب صفة الصلاة، بحث الركوع والسجود، ط: سعيد، حاشية الطحطاوی على المراقی، ص: ۲۲۹، باب شروط الصلاة، وأركانها، ط: قديمی كراچی.

(۲) (والخامسة) من الفرائض (السجدة وهی فريضة تتأدى) بوضع الجبهة على الارض او ما يتصل بها..... (بوضع الجبهة والانف والقدمين واليدين والركبتين) لما فی الصحيحين، من قوله عليه الصلاة والسلام امرت ان اسجد على سبعة اعظم على الجبهة واليدين والركبتين واطراف القدمين والانف داخل فی الجبهة لان عظمها واحد وهذه الصفة المذكورة هی الكمال (وان وضع جبهته دون انفه جاز) سجوده (بالاجماع) ولكن (ان كان ذلك من غير عذر) يلزم منه الحرج فی موضع الانف يكره)..... (بل) اذا عرض العذر المانع من لزوم السجود على الجبهة اوعلى الانف) يؤمی) الخ، حلبی كبير، ص: ۲۸۲-۲۸۶، الخامس السجدة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، الهندية: ۱/۷۰، الباب الرابع فی صفة الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. ومن شرط صحة السجود وضع احدى اليدين واحدى الركبتين فی الصحيح، حاشية الطحطاوی على المراقی، ص: ۲۳۲، باب شروط الصلاة، وأركانها، ط: قديمی كراچی. الدر مع الرد: ۱/۴۹۸-۵۰۰، فصل فی بيان تاليف الصلاة مطلب فی اطالة الركوع للجائی، ط: سعيد كراچی.

(۳) السنة فی السجود ان يسجد على الجبهة والانف واليدين والركبتين والقدمين، تاتارخانية: ۱/۵۰۶، فصل فی السجود، ط: ادارة القرآن.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایک سجدہ کیا اور کھڑا ہو گیا پھر واپس آ کر دوسرا سجدہ کیا یا بعد والی رکعت میں دو سجدوں کے بجائے تین سجدے کئے تو واجب ادا نہیں ہوگا، اور سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۱)

☆ سجدہ میں ایک مرتبہ "سبحان ربی الاعلی" کہنے کی مقدار ٹھہرنا واجب ہے۔(۲)

سجدہ اطمینان سے کرنا

سجدہ سنت طریقہ کے مطابق اطمینان سے کرنا چاہئے۔(۳)

سجدہ امام کے پیچھے چھوٹ گیا

اگر جماعت کی نماز میں امام نے سجدہ کر لیا، اور مقتدی نے سجدہ نہیں کیا مثلاً امام کی آواز نہیں آئی، بجلی منقطع ہو گئی وغیرہ، تو معلوم ہوتے ہی مقتدی خود سجدہ کر لے، پھر امام

---

(۱) (قوله كا لسجدة) ..... والمراد بها السجدة الثانية من كل ركعة ، فالترتيب بينها وبين ما بعدها واجب ،قال فى شرح المنية: حتىٰ لو ترك سجدة من ركعة ثم تذكرها فيما بعدها من قيام او ركوع او سجود فانه يقضيها ولا يقضى ما فعله قبل قضائها مماهو بعد ركعتها من قيام او ركوع او سجود ، بل يلزمه سجود السهو ، فقط الخ، شامى: ۱/ ۴۶۲، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة ،ط: سعيد كراچى. ومنها رعاية الترتيب فى فعل مكرر فلو ترك سجدةمن ركعة فتذكرها فى آخر الصلاة سجدها وسجد للسهو لترك الترتيب وليس عليه اعادة ما قبلها،الخ، هندية: ۱/ ۸۱، كتاب الصلاه، الباب الثانى عشر فى سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه، البحر : ۱/ ۲۹۶، باب صفة الصلاه، ط: سعيد كراچى.

(۲،۳) ويسبح فيه ثلاثا كما مر (قوله كما مر) اى نظير ما مر فى تسبيح الركوع من اقله ثلاث ، وانه لو تركه او نقصه كره تنزيها ، شامى: ۱/ ۵۰۴،فصل فى بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچى. و: ۱/ ۴۷۶، مطلب سنن الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(وتعديل الاركان) اى تسكين الجوارح قدر تسبيحة فى الركوع والسجود، الدر مع الرد: ۱/ ۴۶۴، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد كراچى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے ساتھ شامل ہو جائے، نماز ہو جائے گی، آخر میں سجدہ سہو کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

اور اگر مقتدی نے خود سجدہ نہیں کیا تو فرض ترک ہونے کی وجہ سے نماز نہیں ہوگی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

سجدہ اور ٹیلی پیتھی

روشنی ایک لاکھ چھیاسی ہزار دوسو بیاسی (186282) میل فی سیکنڈ کی رفتار سے سفر کرتی ہے اور زمین کے گرد ایک سیکنڈ میں آٹھ دفعہ گھوم جاتی ہے جب نمازی سجدے کی حالت میں زمین پر سر رکھتا ہے تو اس کے دماغ کے اندر کی روشنیوں کا تعلق زمین سے مل جاتا ہے اور ذہن کی رفتار روشنی کی رفتار ہو جاتی ہے۔

دوسری صورت یہ واقع ہوتی ہے کہ دماغ کے اندر زائد خیال پیدا کرنے والی بجلی براہ راست زمین (Earth) میں جذب ہو جاتی ہے اور بندہ لاشعوری طور پر کشش ثقل (Force Of Gravity) سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اس کا براہ راست تعلق خالق کائنات سے ہو جاتا ہے۔ روحانی قوتیں اس حد تک بحال ہو جاتی ہیں کہ آنکھوں کے سامنے سے پردہ ہٹ کر اس کے سامنے غیب کی دنیا آجاتی ہے۔

جب نمازی فضا اور ہوا کے اندر سے روشنیاں لیتا ہوا سر، ناک، گھٹنوں، ہاتھوں

---

(۱) ویبدأ بقضاء ما فاته عکس المسبوق ثم یتابع امامه ان امکنه ادراکه والا تابعه ثم صلی مانام فیه بلا قراءة ،الدر مع الرد: ۱/ ۵۹۵، (قوله ثم ما سبق به بها،) ای ثم صلی اللاحق ما سبق به بقراءة ان کان مسبوقا ایضا بأن اقتدی فی اثناء صلاة الامام ثم نام مثلا ، وهذا بیان للقسم الرابع وهو المسبوق اللاحق وحکمه انه یصلی اذا استیقظ مثلا ما نام فیه ثم یتابع الامام فیما ادرک ثم یقضی ما فاته، الخ، شامی: ۱/ ۵۹۵، باب الامامة،مطلب فیما لو اتیٰ بالرکوع او السجود، او بهما مع الامام او قبله او بعده ،ط: سعید کراچی.

(۲) لو ترکها عامدا یکره اشد الکراهة ویلزمه ان یعید الصلاة .حلبی کبیر ص: ۲۹۵ . واجبات الصلاة ،ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور پیروں کی بیس انگلیاں قبلہ رخ زمین سے ملاتا ہوا سجدے میں چلا جاتا ہے تو جسم اعلیٰ کا خون دماغ میں آجاتا ہے اور دماغ کو تغذیہ فراہم کرتا ہے۔ کیمیائی تبدیلیاں پیدا ہو کر انتقال خیال (Telepathy) کی صلاحیتیں اجاگر ہو جاتی ہیں۔ (بحوالہ نماز خواجہ عظیمی صاحب)

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/ ۶۸)

سجدہ اور سائنس

جب نمازی سجدہ کرتا ہے تو اس کے دماغ کی شریانوں (Artries) کی طرف خون زیادہ ہو جاتا ہے۔ جسم کی کسی بھی پوزیشن میں خون دماغ کی طرف زیادہ نہیں جاتا صرف سجدہ کی حالت میں دماغ (Brain)، دماغی اعصاب (Brain Nerves) آنکھوں (Eyes) اور سر کے دیگر حصوں کی طرف خون کا دورانیہ اور بہاؤ (Blood-circulation) متوازن ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے دماغ اور نگاہ بہت تیز ہو جاتی ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/ ۶۷)

سجدہ اونچی چیز پر کرنا

اگر کوئی شخص بیماری یا عذر کی وجہ سے زمین پر سجدہ نہیں کر سکتا ہے تو اس صورت میں کسی چیز کو پیشانی کے برابر اٹھا کر اس پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، ہاں کوئی اونچی چیز پیشانی کے برابر رکھدی جائے اور اس پر سجدہ کیا جائے تو اس کی اجازت ہے۔ (۱)

---

(۱) (ولو كان موضع السجود ارفع اى اعلىٰ (من موضع القدمين) ان كان ارتفاعه (مقدار) ارتفاع (لبنتين منصوبتين جاز) السجود عليه (والا) اى وان لم يكن ارتفاعه مقدار لبنتين بل كان ازيد (فلا) يجوز السجود (واراد باللبنة) فى قوله مقدار لبنتين (لبنة بخارىٰ وهى ربع ذراع) عرض ست اصابع فمقدار ارتفاع اللبنتين المنصوبتين نصف ذراع طول اثنتى عشرة اصبعاً الخ. حلبى كبير، ص: ۲۸۶. الخامس السجدة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، الدر مع الرد: ۱/ ۵۰۳. فصل فى بيان تاليف الصلوة الى انتهائها، مطلب فى اطالة الركوع للجائى. ط: سعيد كراچى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سجدہ ایک کیا دوسرا بھول گیا

☆.....اگر کسی نے کسی رکعت میں ایک سجدہ کیا، اور دوسرا سجدہ بھول گیا، اور دوسری رکعت میں یا دوسری رکعت کے بعد یا قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھنے سے پہلے یاد آ گیا، تو اس سجدہ کو فوراً ادا کرے، پھر بیٹھ کر التحیات پڑھ کر دائیں طرف ایک سلام پھیر کر دو سجدے کرے، پھر اس کے بعد بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز مکمل کرے، نماز ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

☆.....اور اگر قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھنے کے بعد یاد آیا تو یاد آتے ہی اس سجدہ کو ادا کر کے پھر التحیات پڑھے اور سجدۂ سہو کرے نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔(۲)

☆.....اور اگر نماز میں سجدہ کے بارے میں یاد نہیں آیا اور سلام پھیر دیا، اور

---

(۱)(قوله ورعاية الترتيب في فعل مكرر) اطلقه هنا وقيده في الكافي بالمتكرر في كل ركعة كالسجدة حتى لو ترك السجدة الثانية، وقام الى الركعة الثانيه لا تفسد صلاته الخ. البحر: ۲۹۶/۱. باب صفة الصلاة. ط: سعيد كراچی.

(قوله كالسجدة).....والمراد بها السجدة الثانية من كل ركعة ،فالترتيب بينها وبين ما بعد ها واجب. قال في شرح المنية : حتىٰ لو ترك سجدة من ركعة ثم تذكرها فيما بعد ها من قيام او ركوع او سجود فانه يقضيها ولا يقضي ما فعله قبل قضائها مما هو بعد ركعتها من قيام او ركوع او سجود ،بل يلزمه سجود السهو فقط. شامي : ۶۲/۱ ۴. باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة. ط: سعيد كراچی. هندية: ۸۱/۱. كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ايضا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سلام کے بعد یاد آیا تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

سجدہ پشت پر کرنا

عیدین، جمعہ وغیرہ کے موقع پر ہجوم اور بھیڑ میں جگہ کی تنگی کی وجہ سے پچھلی صف والے اگلی صف والوں کی پشت پر بھی سجدہ کر سکتے ہیں، اور اگر جگہ ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا کیونکہ اس سے عام آدمی پریشانی میں مبتلا ہو جائیں گے۔(۲)

سجدہ تکیہ پر کرنا

''تکیہ پر سجدہ کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ تلاوت کا اعلان کرنا

تراویح وغیرہ میں سجدہ تلاوت کا اعلان کرنا ضروری نہیں ہے، اگر اعلان کرے تو منع بھی نہیں، لیکن اعلان کرنے کو لازم نہ سمجھے کیونکہ خیر القرون اور سلف صالحین سے

(۱) (قوله والركوع والسجود) لقوله تعالىٰ " اركعوا واسجدوا وللاجماع على فرضيتهما وركنيتهما .....والمرادمن السجود السجدتان، فأصله ثابت بالكتاب والسنة والاجماع وكونه مثنى فى كل ركعة بالسنة والاجماع وهو امر تعبدى لم يعقل له معنى على قول اكثر مشائخنا تحقيقا للابتلاء ،البحر : ۱/ ۲۹۳. باب صفة الصلاة .شامى : ۱/ ۴۴۷. باب صفة الصلاة، بحث الركوع والسجود ،ط: سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على المراقى ص: ۲۲۹. باب شروط الصلاة واركانها .ط: قديمى كراچى. وفى الولوالجية : الاصل فى هذا ان المتروك ثلاثة انواع فرض وسنة وواجب ،ففى الاول ان امكنه التدارك بالقضاء يقضى والا فسدت صلاته هندية : ۱/ ۱۲۶. الباب الثانى عشر فى سجود السهو .ط: رشيديه كوئته. شامى ۲/ ۷۰.باب سجود السهو. ط:سعيد كراچى.

(۲) (وان سجد للزحام على ظهر) هل هو قيد احترازى لم اره (مصل صلوته) التى هو فيها (جاز) للضرورة (وان لم يصلها) بل صلى غيرها او لم يصل اصلا او كان فرجة (لا) يصح. الدر مع الرد: ۱/ ۵۰۲. كتاب الصلوة باب اذا اراد الشروع فى الصلوة ط: سعيد.فتح القدير. كتاب الصلوة باب صفة الصلوة: ۱/ ۲۶۴. ط:رشيدية كوئته. حلبى كبير ص: ۲۸۶. ط: سهيل اكيڈمى لاهور، الخامس السجدة. و،ص: ۲۴۹، ط: نعمانية كوئته.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اعلان کرنا ثابت نہیں۔(۱)

سجدۂ تلاوت کب کرے

''آیت سجدہ کی تلاوت کے بعد فوراً سجدہ کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ تلاوت کرنا بھول گیا

جس رکعت میں آیت سجدہ پڑھی ہے، اس رکعت میں سجدۂ تلاوت کرنا بھول گیا تو دوسری اور تیسری رکعت میں جب بھی یاد آجائے سجدہ کرلے، اور آخر میں سہو سجدہ بھی کرے۔(۲)

سجدۂ تلاوت کے بجائے فدیہ دینا

اگر کسی آدمی کے ذمہ میں بہت سارے سجدۂ تلاوت باقی رہ گئے، اور اب بیماری کی وجہ سے زمین پر سجدہ کرنے پر قادر نہیں تو اب وہ جس طرح نماز کا سجدہ اشارہ سے کرتا ہے، سجدۂ تلاوت کا سجدہ بھی اسی طرح اشارہ سے کرے، ادا ہوجائے گا، اس کے بجائے فدیہ دینا کافی نہیں اور تاخیر کی وجہ سے توبہ استغفار بھی کرے۔(۳)

سجدۂ تلاوت کے بعد دوبارہ آیت سجدہ پڑھ لے

امام صاحب نے سجدۂ تلاوت ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوکر اگلی آیت کی جگہ

---

(۱) الضرورات تبيح المحظورات . فتاویٰ رحیمیہ: ۵/ ۱۹۹ ''تراویح میں سجدۂ تلاوت کا اعلان کرے یا نہیں'' ط: دارالاشاعت کراچی۔ الاشباه والنظائر، ص: ۸۷، القاعدة الخامسة ، ط: قديمى كراچى.

(۲) والمصلى اذا نسى سجدة التلاوة فى موضعها ثم ذكرها فى الركوع او السجود او فى القعود فانه يخر لها ساجدا ثم يعود الى ما كان فيه ويعيده استحسانا وان لم يعد جازت صلاته كذا فى الظهيرية فى فصل السهو ،هندية: ۱/ ۱۳۴ . الباب الثالث عشر فى سجود التلاوة .ط: رشيدية كوئٹه. تاتارخانية : ۱/ ۷۷۷.

(۳) فتاویٰ رحیمیہ :۵/ ۲۰۴. ط: دار الاشاعت کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پر وہی آیت سجدہ دوبارہ پڑھ لی، تو دوبارہ سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، پہلا سجدہ کافی ہوگا، اور سہو سجدہ بھی لازم نہیں ہوگا۔(۱)

سجدہ تلاوت کے بعد رکوع کرلیا

اگر آیت سجدہ کی تلاوت کے فوراً بعد یا دو تین آیت پڑھ کر رکوع کیا اور اس میں سجدۂ تلاوت کی نیت کرلی، تو سجدۂ تلاوت ادا ہوجائے گا(۲) اور مقتدیوں کی طرف سے سجدۂ تلاوت ادا ہونے کے لئے مقتدیوں کو بھی نیت کرنے کی ضرورت ہوگی، نیت کے بغیر ان کے ذمہ سے سجدہ تلاوت ادا نہ ہوگا،(۳) اور آیت سجدہ کی تلاوت کے بعد مزید تین آیات پڑھنے سے فوریت ختم ہوجاتی ہے اور فوریت ختم ہونے کی صورت میں رکوع

---

(۱) لو تلاها فی رکعة فسجدها ثم اعادها فی تلک الرکعة لا تجب ثانیا ،عالمگیری: ۱۳۵/۱ . الباب الثاث عشر فی سجدة التلاوة وفیه ایضا ،المصلی اذا قرأ آیة السجدة فی الاولی ثم أعادها فی الرکعة الثانیة والثالثة وسجد للاولیٰ لیس علیه ان یسجدها وهو الاصح" عالمگیری: ۱۳۵/۱ .الباب الثالث عشر فی سجدة التلاوة،ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲)وتؤدی (برکوع صلاة) اذا کان الرکوع (علی الفور من قراءة آیة او آیتین وکذا الثلاث علی الظاهر کما فی البحر(ان نواه) ای کون الرکوع (لسجود) التلاوة علی الراجح، الدر المختار. وفی الشامیة (قوله علی الظاهر کما فی البحر).... وفی الامداد الاحتیاط قول شیخ الاسلام خواهرزاده بانقطاع الفور بالثلاث وقال شمس الائمة الحلوانی : لا ینقطع مالم یقرأ اکثر من ثلاث وقال الکمال بن الهمام: قول الحلوانی هو الروایة .شامی: ۱۱۱/۲ . باب سجود التلاوة.ط: سعید کراچی.

(۳)ولو نواها فی رکوعه ولم ینوها المؤتم لم تجزه، الدر المختار(قوله لم تجزه) ای لم تجزنیة الامام المؤتم ولا تندرج فی سجوده وان نواها المؤتم فیه لانه لما نواها الامام فی رکوعه تعین لها، افاده، ح، هذا وفی القهستانی: واختلفوا فی ان نیة الامام کافیة کما فی الکافی ،فلو لم ینو المقتدی لا ینوب علی رأی فیسجد بعد سلام الامام ویعید القعدة الاخیرة کما فی المنیة.شامی: ۱۱۲/۲ .باب سجود التلاوة. ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں سجدۂ تلاوت ادا ہونے کے لئے نیت کی ضرورت ہوتی ہے۔(۱)

سجدۂ تلاوت مکروہ اوقات میں

☆.....اگر مکروہ اوقات یعنی طلوع، غروب اور زوال کے وقت آیت سجدہ کی تلاوت کی گئی تو ان اوقات میں سجدۂ تلاوت کرنا جائز ہے مگر مکروہ تنزیہی ہے، افضل اور بہتر یہ ہے کہ مکروہ اوقات نکل جانے کے بعد سجدہ کرے۔(۲)

☆.....اور اگر آیت سجدہ کی تلاوت ان تین وقتوں کے علاوہ کسی اور وقت میں کی گئی تو اس کا سجدہ ان تین مکروہ وقتوں میں کرنا بالکل جائز نہیں بلکہ مکروہ وقت سے پہلے یا بعد میں کیا جائے۔(۳)

سجدۂ تلاوت میں تاخیر ہوگئی

اگر کوئی شخص نماز میں سجدہ والی آیت پڑھتا ہے، تو فوراً سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے اگر چھوٹی تین آیت یا ایک لمبی آیت کے بعد سجدہ کیا تو سجدۂ تلاوت کر کے اخیر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہے اور اگر تین آیتوں سے کم پڑھ کر ہی سجدۂ تلاوت کر لیا ہے،

---

(۱) وقال شمس الائمة الحلوانی : لا ینقطع مالم یقرأ اکثر من ثلاث ،شامی: ۲/۱۱۱. باب سجود التلاوة. ط: سعید کراچی.

(۲) لو تلاها فی اوقات مکروهة فسجد فی الاوقات جاز،عالمگیری: ۱/۱۳۵. الباب الثالث عشر فی سجدة التلاوة ط: رشیدیة.

(واذا تلا فیها) ای ان تلافی وقت من الاوقات الثلاثة آیة السجدة فالافضل ان لا یسجد ها" حلبی کبیر. ص:۲۳۷. الشرط الخامس فروع فی شرح الطحاوی. ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۳) لو تلاها فی وقت مباح فسجدها فی اوقات مکروهة لم تجز. عالمگیری: ۱/۱۳۵. الباب الثالث عشر فی سجدة التلاوة. ط: رشیدیه کوئٹه. تاتارخانیة: ۱/۷۷۴. الفصل الحادی والعشرون فی سجدة التلاوة.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تو پھر سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔(۱)

سجدہ چھوٹ گیا

اگر نماز میں صرف ایک ہی سجدہ کیا اور ایک سجدہ رہ گیا، تو نماز کے اندر اندر فوت شدہ سجدہ ادا کرے اور پھر آخر میں سجدہ سہو ادا کر لے نماز ہو جائے گی۔ اور اگر نماز کے اندر اندر سجدہ نہیں کیا تو نماز نہیں ہوگی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

سجدہ رہ گیا امام کے پیچھے

''امام کے ساتھ سجدہ رہ گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (قوله فعلى الفور).....فان كانت صلوية فعلى الفور، ثم تفسير الفور عدم طول المدة بين التلاوة والسجدة بقراءة اكثر من آيتين اوثلاث (قوله ويأثم بتاخيرها الخ) لانها وجبت بما هو من افعال الصلاة ،وهو القراءة وصارت من اجزائها فوجب ادائها مضيقا كما فى البدائع، ولذا كان المختار وجوب سجود السهو لو تذكرها بعد محلها الخ... الدر مع الرد: ۲/ ۱۰۹. ۱۱۰. باب سجود التلاوة. ط: سعيد كراچى. البحر: ۲/ ۱۱۹. باب صفة الصلوة. ط: سعيد كراچى. بدائع: ۱/ ۱۹۱، كتاب الصلاة، فصل بيان وقت ادائها، ط: سعيد كراچى. اما لو سهوا وتذكرها ولو بعد السلام قبل ان يفعل منافيا ياتى بها ويسجد للسهو. شامى: ۲/ ۱۱۰. ۱۱۱، باب سجود التلاوة. ط: سعيد كراچى. و: ۲/ ۸۰. باب سجود السهو. ط: سعيد.

(۲) ان المتروك الذى يتعلق به سجود السهو من الفرائض والواجبات لا يخلوا اما ان كان من الافعال او من الاذكار، ومن اى القسمين كان وجب ان يقضى ان امكن التدارك بالقضاء وان لم يمكن فان كان المتروك فرضا تفسد الصلوة،وان كان واجبا لا تفسد ولكن تنتقص وتدخل فى حد الكراهة ،.وبيان هذه الجملة اما الافعال فاذا ترك سجدة صلبية من ركعة ثم تذكرها آخر الصلاة فقضاها وتمت صلاته الخ ،بدائع الصنائع: ۱/ ۱۶۷. فصل فى بيان المتروك ساهيا هل يقضى ام لا. ط: سعيد كراچى. الرابع :رعاية الترتيب فى فعل مكرر ،فلو ترك سجدة من ركعة فتذكرها فى آخر صلاة سجدها وسجد للسهو لترك الترتيب فيه الخ. البحر: ۲/ ۹۴. باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى. شامى: ۱/ ۶۱۲. و: ۱/ ۴۶۳. باب سجود السهو. ط: سعيد كراچى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سجدۂ سہو

☆.....اگر نماز میں سنت یا مستحبات ترک ہو جائیں تو نماز ہو جاتی ہے اور اگر نماز کے فرائض میں سے کوئی فرض بھولے سے یا قصداً چھوٹ جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے اس نماز کو شروع سے نیت باندھ کر دوبارہ پڑھنا لازم ہوتا ہے۔(۱)

☆.....اگر نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب عمداً (قصداً) چھوڑ دیا جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے، اور اس نماز کو از سر نو دوبارہ پڑھنا لازم ہوتا ہے۔(۲)

☆.....اور اگر نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب قصداً نہیں بلکہ بھولے سے چھوٹ جائے، تو نماز فاسد نہیں ہوتی، البتہ اس کی تلافی کرنا ضروری ہے اور تلافی کی صورت یہ ہے کہ قعدۂ اخیرہ میں پوری التحیات پڑھنے کے بعد دائیں طرف ایک مرتبہ سلام پھیر کر دو سجدے کر لئے جائیں، اور ہر سجدہ میں تین تین دفعہ "سبحان ربی الاعلی" کہے اور سجدہ کے بعد پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر دائیں اور بائیں سلام

(۱) ترک السنة لا یوجب فسادا ولا سهوا بل اساءة لو عامداً غیر مستخف قوله لا یوجب فسادا ولا سهوا ای بخلاف ترک الفرض فانه یو جب الفساد وترک الواجب فانه یوجب سجود السهو. شامی: ۱/ ۴۷۴. باب صفة الصلاة،مطلب سنن الصلاة، ط:سعید کراچی.

انه لا یجب الا بترک الواجب من واجبات الصلاة فلا یجب بترک السنن والمستحبات کالتعوذ والتسمیة والثناء والتأمین وتکبیرات الانتقالات والتسبیحات ولا (بترک الفرائض لان ترکها لا ینجبر بسجود السهو بل هو مفسد ان لم یتدارک فیها .حلبی کبیر ،ص:۴۵۵. فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور. البحر الرائق :۲/ ۹۸. باب سجود السهو. ط: سعید کراچی.

(۲) (ولها واجبات) لا تفسد بترکها وتعاد وجوبا فی العمد والسهو إن لم یسجد له وان لم یعدها یکون فاسقا، تنویر الابصار مع الدر المختار. :۱/ ۴۵۶.باب صفة الصلاة ،ط: سعید کراچی. انه لا یجب السجود فی العمد وانما تجب الاعادة اذا ترک واجبا عمداً جبرا لنقصانه ،البحر الرائق: ۲/ ۹۱ . باب سجود السهو. ط: سعید کراچی. عالمگیری: ۱/ ۱۲۶ . ط: ماجدیه کوئٹه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھیر دیا جائے، ان سجدوں کو سجدہ سہو کہتے ہیں۔(۱) اگر سلام سے پہلے سجدہ سہو کرنا بھول گیا تو اس نماز کو وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا، وقت نکلنے کے بعد نہیں۔(۲)

سجدۂ سہو امام نے دونوں طرف سلام پھیر کر کیا تو مسبوق کیا کرے

''امام نے سلام کے بعد سہو سجدہ کیا تو مسبوق کیا کرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدہ سہو تنہا نماز پڑھنے والے پر

اگر تنہا نماز پڑھنے والے سے کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے تو آخر میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) ومحله بعد سلام سواء كان من زيادة او نقصان .... والصواب ان يسلم تسليمة واحدة وعليه الجمهور....ويسلم عن يمينه كذا في الزاهدي ،وكيفيته ان يكبر بعد سلامه الاول ويخر ساجداً و يسبح في سجوده ثم يفعل ثانيا كذالك ثم يتشهد ثانيا ثم يسلم كذا في المحيط. ويأتي بالصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم والدعاء في قعدة السهو هوالصحيح.عالمگيري: ۱۲۵/۱. ط: ماجديه. بدائع الصنائع: ۱۷۳/۱. باب سجود السهو، فصل بيان محل السجود للسهو، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۹۲/۲. كتاب الصلوة ،باب سجود السهو. ط: سعيد كراچي.

(۲) (واعادتها بتركه عمدا) اى ما دام الوقت باقيا، وكذا في السهو ان لم يسجد له وان لم يعد ها حتىٰ خرج الوقت تسقط مع النقصان ،حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح. ص:۲۴۷، فصل في بيان واجبات الصلوة ،ط: قديمى كراچى. فظاهر كلامهم انه اذا لم يسجد فانه يأثم بترك الواجب ولترك سجود السهو ،ثم اعلم ان الوجوب مقيد بما اذا كا ن الوقت صالحا حتىٰ ان من عليه السهوٌ في صلاة الصبح اذا لم يسجد حتىٰ طلعت الشمس بعد السلام الاول سقط عنه السجود الخ. البحر: ۹۲/۲. باب سجود السهو ،ط: سعيد كراچى. شامى: ۴۵۶/۱، مطلب واجبات الصلوة: ۶۵/۲، باب قضاء الفوائت ط: سعيد كراچى، هندية: ۱۲۵/۱. الباب الثاني عشر في سجود السهو.

(۳) والمنفرد يجب ان يسجد لاجل سهوه، حلبى كبير ،ص:۴۶۶، ط: سهيل اكيڈمى لاهور،فسجود السهو يجب على الامام وعلى المنفرد مقصودا لتحقق سبب الوجوب منهما وهو السهو. بدائع الصنائع: ۱۷۵/۱. كتاب الصلوة باب سجود السهو ،ط: سعيد كراچى، هندية: ۱۲۶/۱ ،باب سجود السهو، ط: ماجدية كوئٹه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سجدۂ سہو دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد کیا

نماز میں سجدۂ سہو واجب ہوا، وہ یاد نہ رہا، اور دونوں جانب سلام پھیرنے کے بعد یاد آیا تو اسی وقت سجدہ سہو کر کے التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام کر کے نماز ختم کی تو نماز صحیح ہوگئی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔(۱)

سجدۂ سہو سے ایک سجدہ ملا

''امام کے ساتھ سہو سجدہ ایک ملا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ سہو سے خرابی دور ہو جاتی ہے

''سہو سجدہ سے خرابی دور ہو جاتی ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ سہو شک کی وجہ سے کرنا

''شک کی وجہ سے سجدۂ سہو کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ سہو کا حکم مسبوق پر

''مسبوق پر سہو سجدہ کا حکم'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) ولو نسی السهو او سجدة صلبية او تلاوة يلزمه ذلک ما دام فی المسجد (قوله ما دام فی المسجد) ای وان تحول عن القبلة استحسانا لان المسجد كله فی حكم مكان واحد ولذا صح الاقتداء فيه وان كان بينهما فرجة...(تنبيه) قال هنا ما دام فی المسجد وفيما قبله ما لم يتحول عن القبلة ولعل وجه الفرق ان السلام هنا لما كان سهوا لم يجعل مجرد الانحراف عن القبلة مانعا ولما كان فيما قبله عمدا جعل مانعا،على احد القولين وهو ما مشى عليه المصنف لما فی البدائع ،من ان السجود لا يسقط بالسلام ولو عمدا الا اذا فعل فعلا يمنعه من البناء .فتاوىٰ شامی: ۲/ ۹۱ .باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۲/ ۹۲ ،كتاب الصلوة ، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۷۵ ،كتاب الصلوة باب سجود السهو ، فصل واما عمل سلام السهو انه هل يبطل التحريمة ام لا؟ ط: سعيد كراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سجدۂ سہو کرنا امام کو یاد نہ رہا

اگر امام پر سہو سجدہ واجب ہوا، اور امام کو سہو سجدہ کرنا یاد نہ رہا تو مقتدیوں پر سہو سجدہ کرنا واجب نہیں ہوگا۔ (۱)

سجدۂ سہو کرنا بھول گیا

''سہو سجدہ کرنا بھول گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ سہو کرنا یاد نہ رہا

اگر کسی شخص سے بھول ہونے کی وجہ سے سہو سجدہ واجب ہوا، اور اس کو نماز کے آخر میں سہو سجدہ کرنا یاد نہ رہا، یہاں تک کہ اس نے نماز ختم کرنے کی غرض سے سلام پھیر دیا، اس کے بعد اس کو سہو سجدہ کا خیال آیا، تو اگر اب تک قبلہ کے رخ سے پھرا نہیں اور کسی سے بات چیت نہیں کی تو فوراً دو سجدے کرے اور بیٹھ کر تشہد، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز کو مکمل کرے، نماز ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۲)

---

(۱) ولو ترک الامام سجود السهو فلا سهو علی المأموم كذا فی المحيط. هندية: ۱/ ۱۲۸. الباب الثانی عشر فی سجود السهو. فصل، ط: رشيدية كوئته.

(۲) ولو نسی السهو او سجدة صلبية او تلاوية يلزمه ذلک مادام فی المسجد قوله ما دام فی المسجد ای وان تحول عن القبلة استحسانا لان المسجد كله فی حكم مكان واحد ولذا صح الاقتداء فيه وان كان بينهما فرجة ،واما اذا كان فی الصحراء فان تذكر قبل ان يجاوز الصفوف من خلفه او يمينه او يساره عاد الی قضاء ما عليه ،لان ذلک الموضع ملحق بالمسجد (تنبيه) قال هنا مادام فی المسجد وفيما قبله ما لم يتحول عن القبلة، ولعل وجه الفرق ان السلام هنا لما كان سهوا لم يجعل مجرد الانحراف عن القبلة مانعا ولما كان فيما قبله عمدا جعل مانعا علی احد القولين ، وهو ما مشی عليه المصنف لما فی البدائع من ان السجود لا يسقط بالسلام ولو عمدا الا اذا فعل فعلا يمنعه من البناء بأن تكلم او قهقه او احدث عمدا او خرج من المسجد او صرف وجهه عن القبلة وهو ذاكر له لانه فات محله وهو تحريمة الصلوة فسقط ضرورة لفوات محله. فتاوىٰ شامی: ۲/ ۹۱. كتاب الصلوة باب سجود السهو،ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۲/ ۹۲. كتاب الصلوة باب سجود السهو ط: سعيد كراچی. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۷۵، كتاب الصلوة ،باب سجود السهو، فصل واما عمل سلام السهو انه هل يبطل التحريمة ام لا؟ ط: [illegible] كراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور اگر قبلہ سے رخ پھیر لیا، یا کسی سے بات چیت کی تو اس صورت میں سہو سجدہ کرنا درست نہیں ہوگا، اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

سجدۂ سہو کے بعد تشہد پڑھنا

سجدۂ سہو کے بعد تشہد پڑھنا ضروری ہے، اگر تشہد نہیں پڑھا تو نماز صحیح ہو جائے گی مگر واجب ترک کرنے والا ہوگا، اس لئے وقت کے اندر اندر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر وقت گذر گیا تو اعادہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۲)

سجدۂ سہو کے بعد جماعت میں شامل ہوا

اگر امام نے سجدۂ سہو کیا، اور اس کے بعد کوئی شخص نماز میں آ کر شامل ہوا، تو اس کی اقتداء صحیح ہو جائے گی، اور وہ بیٹھ کر التحیات پڑھے، پھر امام کے سلام کے بعد اسی نیت اور اسی تحریمہ سے اپنی نماز پوری کر لے۔(۳)

سجدۂ سہو کے بعد فاتحہ پڑھ لی

اگر نماز میں کسی پر سہو سجدہ واجب ہوا، اس نے سہو سجدہ کرنے کے بعد التحیات

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) (ویجب)..... (سجدتان و) یجب ایضا (تشهد و سلام) لان سجود السهو یرفع التشهد دون القعدة لقوتها . (قوله یرفع التشهد) ای قراءته ،حتیٰ لو سلم بمجرد رفعه من سجدتی السهو صحت صلاته ویکون تارکا للواجب .شامی : ۲/ ۷۸. کتاب الصلوٰة، باب سجود السهو ، ط:سعید کراچی. بدائع الصنائع : ۱/ ۱۶۹ . کتاب الصلوٰة ،باب سجود السهو ،ط: سعید کراچی. عالمگیری : ۱/ ۱۲۵ . کتاب الصلوٰة باب سجود السهو ،ط: ماجدیه کوئٹه.

(۳) واجمعوا علی انه لو عاد الی سجود السهو ثم اقتدیٰ به رجل یصح اقتداء ه به ،بدائع الصنائع: ۱/ ۱۷۴ . کتاب الصلوٰة ،باب سجود السهو، فصل واما عمل سلام السهو، انه هل یبطل التحریمة ام لا؟ ط: سعید کراچی. تاتارخانیة: ۱/ ۷۳۱. کتاب الصلوٰة، باب سجود السهو، ط:ادارة القرآن کراچی. عالمگیری: ۱/ ۱۲۸ . کتاب الصلاة ،باب سجود السهو، فصل سهو الامام ،یوجب علیه وعلی من خلفه .ط: رشیدیة کوئٹه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پڑھنے کے بجائے سورہ فاتحہ پڑھ لی، تو اس پر دوبارہ سہو سجدہ واجب نہیں ہے، سورۂ فاتحہ کے بعد پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر نماز پوری کرے، اس کی نماز صحیح اور درست ہے۔(۱)

سجدۂ سہو لاحق پر

''لاحق پر سجدۂ سہو کا حکم'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ سہو لازم ہے یا نہیں علم نہیں

اگر کسی کو نماز میں بھول ہوگئی، لیکن اس بھول سے سجدہ سہو واجب ہے یا نہیں اس کا علم نہیں، تو ایسی صورت میں احتیاط کے طور پر سہو سجدہ کر لینا بہتر ہے۔(۲)

سجدۂ سہو مقتدی پر لازم نہیں

''مقتدی پر سہو سجدہ کا حکم'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ سہو مقیم مقتدی کب کرے

''سہو سجدہ مسافر امام پر لازم ہوا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (وان قرأ القرآن (بعد) قراءة (التشهد في) القعدة الاخيرة لا سهو عليه) لانه محل الثناء والدعاء والقرآن يشمل عليهما. حلبي كبير، ص: ۴۶۰. فصل في سجود السهو. ط: سهيل اكيڈمي لاهور، وكذا في حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح. ص: ۲۵۱. ط: قديمي كراچي.

واذا فرغ من التشهد، وقرأ الفاتحة سهو ا فلا سهو عليه. هندية: ۱/۱۲۷. الباب الثاني عشر في سجود السهو. ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) فتاویٰ دار العلوم ديوبند: ۴/۳۷۸. الباب الحادي عشر في سجود السهو، ط: دار الاشاعت. كراچي، باقی اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو بھی نماز صحیح ہو جائے گی، جیسا کہ ابن نجیمؒ نے لکھا ہے: لو شك في سجود السهو فانه يتحرى ولا يسجد لهذا السهو. البحر: ۲/۹۲. باب سجود السهو. ط: سعيد كراچي.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سجدۂ سہو میں تمام نمازیں برابر ہیں

نماز فرض ہو یا واجب، سنت ہو یا نفل، تمام نمازوں میں سجدہ سہو کا حکم ایک جیسا ہے البتہ عیدین کی نماز اور جمعہ کی نماز میں مجمع زیادہ ہونے کی وجہ سے سجدہ سہو کرنے سے نمازیوں میں انتشار پیدا ہونے، یا نماز کو خراب کرنے کے احتمال کی وجہ سے سہو سجدہ معاف ہو جاتا ہے، اسی طرح اگر کسی جگہ پر تراویح کی نماز میں مجمع زیادہ ہے اور سہو کرنے کی صورت میں نمازیوں میں انتشار ہونے یا نماز کے خراب کرنے کا قوی اندیشہ ہو تو سہو سجدہ معاف ہو جائے گا، اور نماز کو لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

سجدۂ سہو میں شک ہو گیا

اگر کسی پر سہو سجدہ واجب تھا، لیکن آخری قعدہ میں اس کو سہو سجدہ کے بارے میں شک ہو گیا کہ میں نے سہو سجدہ کیا ہے یا نہیں، تو ایسی صورت میں گمان غالب پر عمل کرے (۲) اگر کسی جانب رجحان نہ ہوتا ہو تو ایسی صورت میں سہو سجدہ کرے۔ (۳)

---

(۱) (والسهو فی صلاة العید والجمعة والمکتوبة والتطوع سواء) والمختار عند المتأخرین عدمه فی الاولیین لدفع الفتنة کما فی الجمعة. البحر (قوله عدمه فی الاولیین) الظاهر ان الجمع الکثیر فیما سواهما کذالک .....وقال خصوصا فی زماننا ..... بل الاولیٰ ترکه لئلا یقع الناس فی فتنة. شامی: ۲/ ۹۲، باب سجود السهو. ط: سعید کراچی. عالمگیری: ۱/ ۱۲۸. کتاب الصلاة، باب سجود السهو. ط: ماجدیة کوئٹه. و حکم السهو فی الفرض والنفل سواء، هندیة: ۱/ ۱۲۶. الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) لان غلبة الظن بمنزلة الیقین، فاذا تحریٰ وغلب علی ظنه شئی لزمه الاخذ به، ولا یظهر وجه لا یجاب السجود علیه الا اذا طال تفکره الخ. شامی: ۲/ ۹۴. باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. ولو سها فی سجود السهو، عمل بالتحری. هندیة: ۱/ ۱۳۰. باب سجود السهو. ط: ماجدیة کوئٹه.

(۳) الیقین لا یزول بالشک. الدر مع الرد: ۲/ ۹۵. قبیل باب صلاة المریض. ط: سعید کراچی. یجب السجود فی جمیع صور الشک سواء عمل بالتحری او بنی علی الاقل، البحر: ۲/ ۱۱۱. باب سجود السهو، ط: سعید. الدر مع الرد: ۲/ ۹۴. قبیل باب صلاة المریض. ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سجدۂ سہو میں مسبوق سلام نہ پھیرے

''مسبوق سجدہ سہو میں امام کے ساتھ سلام نہ پھیرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ سہو واجب تھا نہیں کیا

اگر کسی پر سجدہ سہو واجب ہوا، اور اس نے نماز کے آخر میں سجدہ سہو نہیں کیا تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔(۱)

سجدہ سے اٹھنا

سجدہ سے اٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے سر کو اٹھائے، پھر ہاتھوں کو، پھر گھٹنوں کو، اور ہاتھوں کو زمین پر لگائے بغیر سیدھا کھڑا ہو جائے، بیماری اور عذر کے بغیر زمین کا سہارا نہیں لینا چاہئے۔(۲)

سجدہ سے معذور ہے

اگر کوئی شخص قیام اور رکوع پر قادر ہے، سجدہ پر قادر نہیں، تو ایسے آدمی کے لئے بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا زیادہ افضل ہے اور اگر کھڑے ہو کر قیام اور رکوع کرنے

(۱)(ولها واجبات) لا تفسد بتركها وتعاد وجوبا فی العمد والسهو ان لم يسجد له، وان لم يعدها يكون فاسقا آثما. الدر مع الرد: ۱/ ۴۵۶. مطلب واجبات الصلاة. ط: سعيد كراچی. حاشية الطحطاوی على مراقی الفلاح، ص: ۲۴۷. فصل فی بيان واجب الصلاة. ط: قديمی كراچی. البحر: ۱/ ۲۹۵. باب صفة الصلاة ط: سعيد كراچی.

(۲) واذا اراد الرفع يرفع اولا جبهته ثم انفه ثم يديه ثم ركبتيه. هندية: ۱/ ۷۵. الفصل الثالث فی سنن الصلوة وآدابها. ط: رشيديه. تاتارخانية: ۱/ ۵۴۱. ط: ادارة القرآن كراچی. حلبی كبير، ص: ۳۲۱، صفة الصلاة ط: سهيل اكيڈمی لاهور. الدر مع الرد: ۱/ ۴۹۸. فصل واذا اراد الشروع فی الصلاة. ط: سعيد كراچی. عن علی انه قال: من السنة فی الصلاة المكتوبة ان لا يعتمد بيديه على الارض الا ان يكون شيخا كبيراً، بدائع: ۱/ ۲۱۱. فصل فی سنن الصلاة. ط: سعيد كراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے بعد بیٹھ کر اشارے سے سجدہ کر کے نماز پڑھے گا تو بھی نماز ہو جائے گی۔(۱)

سجدۂ شکر

نعمت کے حاصل ہونے کے بعد سجدۂ شکر ادا کرنا مستحب ہے۔(۲)

سجدہ کا فرق

مرد سجدہ کی حالت میں پیٹ کو رانوں سے، بازو کو بغل سے جدا رکھے اور کہنیاں اور کلائی زمین سے علیحدہ رکھے، اور عورتیں پیٹ کو رانوں سے اور بازوؤں کو بغل سے ملا کر رکھیں، اور کہنیاں اور کلائیاں زمین پر بچھا کر سجدہ کریں، نیز مرد سجدہ میں دونوں پاؤں کھڑے رکھ کر انگلیاں قبلہ رخ رکھے، عورتیں پاؤں کھڑے نہ کریں بلکہ دونوں پاؤں دائیں طرف

---

(۱) (قوله بل تعذر السجود كاف)... رجل بحلقه خراج ان سجد سال وهو قادر على الركوع والقيام والقراءة يصلي قاعدا يومئ ،ولو صلى قائما بركوع وقعدوأومأ بالسجود اجزأه ،والاول افضل ،لان القيام والركوع لم يشرعا قربة بنفسهما ،بل ليكونا وسيلتين الى السجود، شامي: ۲/۹۷،باب صلاة المريض. ط: سعيد كرچي. البحر: ۲/۱۱۲۔۱۱۲ باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۳۶ . الباب الرابع عشر في صلاة المريض. ط: رشيدية ، شامي: ۱/۴۴۵.باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲)قال ابو يوسف و محمد رحمهما الله هي قربة يثاب عليها وصورتها عندهما ان من تجددت نعمة ظاهرة او رزقه الله تعالىٰ ولدا او مالا او وجد ضالة او اندفعت عنه نقمة او شفي مريض له او قدم له غائب يستحب له ان يسجد شكراً لله تعالىٰ مستقبل القبلة يحمد الله فيها ويسجد ثم يكبر اخرىٰ فيرفع رأسه كما في سجدة التلاوة. فتاوىٰ عالمگيري: ۱/۱۳۶ . باب سجود السهو. ط: رشيديه كوئٹه. فتح القدير : ۱/۴۵۷. كتاب الصلوٰة،باب سجود السهو .ط: رشيديه كوئٹه..وسجدة الشكر مستحبة به يفتىٰ لكنها تكره بعد الصلاة لان الجهلة يعتقدونها ولها سنة او واجبة.الخ. قوله وسجدة الشكر.... وهي لمن تجددت عنده نعمة ظاهرة او رزقه الله تعالىٰ مالا أو ولدا او اندفعت عنه نقمة ونحو ذلك يستحب له ان يسجد لله تعالىٰ شكرا مستقبل القبلة يحمد الله تعالىٰ فيها ويسبحه ثم يكبر فيرفع راسه كما في سجدة التلاوة.سراج.:فتاوىٰ شامي: ۲/۱۱۹ . باب سجود التلاوة، مطلب في سجدة الشكر.ط: سعيد كراچي.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نکال دیں، اور خوب سمٹ کر سجدہ کریں، اور دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر قبلہ رخ رکھیں۔(۱)

سجدہ کرنے سے خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے

سجدہ سے آخرت کا فائدہ تو ہے ہی دنیا میں بھی بہت سارے فائدے ہیں ان میں سے ایک نقد فائدہ انسان کا چہرہ خوبصورت ہو جاتا ہے، اس کی ایک ظاہری وجہ یہ ہے کہ اگر انسان کے جسم کو مادی نظر سے دیکھا جائے تو انسان کا دل پمپ کی مانند ہے اس کا In Put بھی ہے اور Out Put بھی ہے، سارے جسم میں تازہ خون جا رہا ہوتا ہے اور دوسرا واپس آ رہا ہوتا ہے، انسان جب بیٹھا ہوتا ہے یا کھڑا ہوتا ہے تو جسم کے جو حصے نیچے ہوتے ہیں ان میں پریشر زیادہ ہوتا ہے اور جو حصے اوپر ہوتے ہیں ان میں پریشر نسبتاً

---

(۱) ومنها ان یوجه اصابعه نحو القبلة لما روی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم انه اذا سجد العبد سجد کل عضو منه فلیوجه من اعضائه الی القبلة .... ومنها ان یبدی ضبعیه لقوله صلی اللّٰه علیه وسلم لابن عمر و ابدضبعیک ای اظهر الضبع وهو وسط العقد بلحمه وروی جابر رضی اللّٰه عنه ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم کان اذا سجد جافی عضدیه عن جنبیه حتی یری بیاض ابطیه. بدائع الصنائع: ۱/ ۲۱۰. کتاب الصلوٰة، فصل فی سنن الصلوٰة. ط: سعید کراچی. فتاویٰ هندیة: ۱/ ۷۵. باب فی صفة الصلوٰة، فصل فی سنن الصلوٰة و آدابها. ط: رشیدیة کوئٹه. (ویبدی) فی سجوده ای یظهر (ضبعیه) ای عضدیه لما فی مسلم عنّ البراء بن عازب قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اذا سجدت فضع کفیک وارفع مرفقیک (ویجافی) ای یباعد (بطنه عن فخذیه) وفی مسلم وغیره عن عبد اللّٰه بن بحینة کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اذا سجد فرج بین یدیه حتیٰ یبدو بیاض ابطیه... وهٰذه کیفیة السجود المسنونة فی حق الرجل. حلبی کبیر، ص: ۳۲۱. ۳۲۲. فصل فی صفة الصلوٰة. ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

فأما المرأة فینبغی أن یفترش ذراعیها وتنخفض ولا تنصب کانتصاب الرجل وتلزق بطنها بفخذیها لان ذلک استر لها... بدائع الصنائع: ۱/ ۲۱۰، فصل فی سنن الصلاة، ط: سعید کراچی. (والمرأة تنخفض وتلزق بطنها بفخذیها) لانه استر لها، فانها عورة مستورة ویدل علیه ما رواه ابو داؤد فی مراسیله انه علیه الصلاة والسلام مر علی امرأتین تصلیان فقال: اذا سجدتما فضما بعض اللحم الی الارض فان المرأة لیست فی ذلک کالرجل ... انها لا تنصب اصابع القدمین. البحر: ۱/ ۳۲۱. فصل اذا اراد الدخول فی الصلاة. ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کم ہوتا ہے ، مثلاً تین منزلہ بلڈنگ ہو اور نیچے پمپ لگا ہوا ہو تو نیچے پانی زیادہ ہوگا، اور دوسری منزل میں بھی کچھ پانی پہنچ جائے گا جبکہ تیسری منزل پر بالکل نہیں پہنچے گا، حالانکہ وہی پمپ ہے لیکن نیچے پورا پانی دے رہا ہے اس سے اوپر والی منزل میں کچھ پانی دے رہا ہے اور سب سے اوپر والی منزل میں بالکل پانی نہیں جا رہا، اس مثال کو اگر سامنے رکھتے ہوئے سوچیں تو انسان کا دل خون پمپ کر رہا ہوتا ہے اور یہ خون نیچے کے اعضاء میں تو بالکل پہنچ رہا ہوتا ہے لیکن اوپر کے اعضاء میں اتنا نہیں پہنچ رہا ہوتا ہے جب کوئی ایسی صورت پیش آتی ہے جیسا کہ انسان کا سر نیچے ہوتا ہے اور خون پمپ کرنے والا دل اوپر ہوتا ہے تو خون سر کے اندر بھی اچھی طرح ہو کر پہنچتا ہے مثلاً جب انسان نماز کے سجدے میں جاتا ہے تو محسوس ہوتا ہے کہ جیسے پورے چہرے میں خون بھر گیا ہے، آدمی سجدہ تھوڑا سا لمبا کرے تو محسوس ہوتا ہے کہ چہرے کی جو باریک باریک شریانیں ہیں ان میں بھی خون پہنچ گیا عام طور پر انسان بیٹھا ہوتا ہے یا کھڑا ہوتا ہے یا لیٹا ہوتا ہے، بیٹھے، کھڑے، لیٹے میں انسان کا دل نیچے ہی ہوتا ہے اور سر اوپر ہوتا ہے، ایک ہی ایسی صورت ہے کہ جب انسان نماز میں سجدے میں جاتا ہے تو اس کا دل اوپر ہوتا ہے اور سر نیچے ہوتا ہے ،لہذا خون اچھی طرح چہرے کی جلد میں پہنچ جاتا ہے اور چہرہ خون سے بھرا ہوا خوبصورت ہو جاتا ہے، اسی لئے عبادت گذار مرد تو مرد خواتین بھی ''میک اپ'' کے بغیر خوبصورت لگتی ہیں۔

(ماخوذ از ''خطبات فقیر'' جلد اول ص ۱۹۹)

سجدہ کرنے سے خون بہہ پڑتا ہے

ایسا زخمی کہ سجدہ کرنے سے جس کا خون بہہ پڑتا ہے، اور بیٹھ کر نماز پڑھنے سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خون نہیں بہتا، تو اس صورت میں اس کے لئے اچھی شکل یہ ہے کہ بیٹھ کر سر کے اشارے سے نماز ادا کرے اس لئے کہ اس صورت میں وضو باقی رہتا ہے صرف سجدہ رہ جاتا ہے، اور عذر کی بنا پر سجدہ کے بغیر بھی نماز ہو جاتی ہے، مثلاً سواری پر نماز پڑھتے ہوئے اگر کوئی عذر پیش آجائے تو سجدہ ترک کر دینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔(۱)

سجدہ کرنے میں شک ہو گیا

اگر کسی نمازی کو یہ شک ہو گیا کہ اس نے ایک سجدہ کیا یا دو، اگر ایسی صورت میں کسی ایک طرف گمانِ غالب ہے، تو اس پر عمل کرے۔

اور اگر کسی ایک طرف گمان غالب نہیں ہے، تو ایک سجدہ اور کرے اور اخیر میں سہو سجدہ کرے۔(۲)

---

(۱)(رجل فی حلقه جراحة تسیل اذا صلیٰ بالرکوع والسجود) لا یصلی بهما بل (یصلی قاعدا بالایماء) وهو الافضل او قائما کما مر آنفا ،والاصل فی هٰذا ما قاله قاضی خان وغیره : من ابتلیٰ بین ان یؤدی بعض الارکان مع الحدث او بدون القراءة وبین ان یصلی بالایماء تعین علیه الصلوٰة بالایماء. لان الصلوٰة بالایماء اهون من الصلوٰة مع الحدث او بدون القراءة ،لان الاول یجوز حالة الاختیار، وهو الصلوٰة علی الدابة تطوعا والصلوة مع الحدث او بدون القراءة لاتجوز الا بعذر، والمبتلی بأحد الشرین یتعین علیه اختیار ایسرهما . حلبی کبیر ،ص:۲۶۷. فروع فی شرح الطحاوی .الثانی القیام ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور .ص:۲۳۳، ط: نعمانیة کوئٹه. الدر مع الرد: ۱/ ۴۴۵.باب صفة الصلوٰة،بحث القیام .ط: سعید کراچی. ۲/۹۷. باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی.البحر :۲/۱۱۲. باب صلاة المریض .ط: سعید کراچی.

(۲) (وجب علیه سجود السهو فی) جمیع (صور الشک) سواء عمل بالتحری او بنی علی الاقل "فتح" لتأخیر الرکن، لکن فی السراج انه یسجد للسهو فی اخذ الاقل مطلقا، وفی غلبة الظن ان تفکر قدر رکن .الدر المختار مع الشامی: ۲/۹۴. قبیل باب صلاة المریض، .ط: سعید کراچی. البحر : ۲/۱۱۱. باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. ۲/۱۰۸. باب سجود السهو ، ط: سعید کراچی. .فتح القدیر : ۱/۴۵۳. باب سجود السهو ،.ط:المکتبة النوریة الرضویة، سکهر.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سجدہ کرنے میں قطرہ آتا ہے

اگر کسی مرد یا عورت کو بیماری یا عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے نماز کے دوران سجدہ میں پیشاب کے قطرے آجاتے ہیں، اور اگر بیٹھ کر نماز پڑھے تو قطرہ نہیں آتا، تو یہ شخص کھڑے ہو کر نماز شروع کرے اور رکوع بھی کرے، اور سجدہ کھڑے کھڑے اشارہ سے کرے، یا بیٹھ جائے اور اشارہ سے سجدہ کرے، اور یہ بھی جائز ہے کہ بیٹھ کر پوری نماز اشارے سے ادا کرے، بلکہ ایسی حالت میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا افضل ہے۔(۱)

سجدہ کی آیت بھول گیا

امام قرأت کے دوران سجدہ کی آیت بھول گیا، اور مقتدی نے پڑھ کر لقمہ دیا ہے، اور امام صاحب نے وہ آیت پڑھ کر سجدۂ تلاوت کیا، تو یہ ایک سجدہ امام اور مقتدی دونوں کی طرف سے کافی ہو جائے گا دو سجدے واجب نہیں ہوں گے۔(۲)

---

(۱) لو كان بحيث (لو سجد سال بوله او انفلت ريحه) فانه (يصلى قاعدا بالايماء) ويترك الركوع والسجود لما قلنا (و) اما (لو كان بحال لو صلى قاعدا يسيل) بوله او جرحه او ينفلت ريحه (ولو صلى مستلقيا لا يسيل) شيء فانه (يصلى قائما بركوع وسجود). حلبى كبير، ص:۲۶۷. فروع فى شرح الطحاوى، الثانى القيام. ط: سهيل اكيڈمى لاهور. و، ص: ۲۳۳، ط: نعمانية كوئٹه. فتاوىٰ شامى: ۹۶/۲. باب صلوٰة المريض، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۱۱۲/۲. كتاب الصلوٰة، باب صلوٰة المريض ط: سعيد كراچى.

(۲) وان تلا المأموم لم يلزم الامام ولا المؤتم السجود لا فى الصلوٰة ولا بعد الفراغ منها. هندية: ۱۳۳/۱. الباب الثالث عشر فى سجود التلاوة. والاصل ان مبناها على التداخل دفعا للحرج بشرط اتحاد الآية والمجلس وهو تداخل فى السبب بأن يجعل الكل كتلاوة واحدة، وقال فى الشامية. واشار الى انه متى اتحدت الآية والمجلس لا يتكرر الوجوب وان اجتمع التلاوة والسماع بأن تلاها ثم سمعها او بالعكس او تكرر احدهما. آه. شامى: ۱۱۵/۲. باب سجود التلاوة ط: سعيد كراچى. بدائع الصنائع: ۱۸۱/۱. فصل فى سبب وجوب السجدة، ط: سعيد كراچى. تاتارخانية: ۷۷۵/۱، فصل فى سجود السهو، ط: ادارة القرآن كراچى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سجدہ کی تکبیر بھول گیا

اگر سجدہ میں جاتے ہوئے یا اٹھتے وقت "اللّٰہ اکبر" کہنا بھول گیا، تو نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا، کیونکہ یہ تکبیرات سنت ہیں اور سنت ترک ہو جانے کی صورت میں سہو سجدہ واجب نہیں ہوتا۔(۱)

سجدہ کی حقیقت

"رکوع وسجود کی حقیقت" کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدہ میں التحیات پڑھ لی

"التحیات سجدہ میں پڑھ لی" کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدہ میں "بسم اللّٰہ" پڑھ لی

اگر کوئی شخص سجدہ کی تسبیح پڑھنے کی بجائے "بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم" پڑھ لے تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔(۲)

سجدہ میں جاتے وقت

اگر کوئی عذر یا بیماری نہیں ہے تو سجدہ میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے رکھے

---

(۱) فلا یجب بترک السنن والمستحبات کالتعوذ والتسمیة والثناء والتامین و تکبیرات الانتقالات والتسبیحات ولا بترک الفرائض لان ترکها لا ینجبر بسجود السهو، بل هو مفسد ان لم یتدارک فیعاد ،حلبی کبیر،ص:۴۵۵. باب سجود السهو. ط: سهیل اکیڈمی لاهور، تاتارخانیة : ۱/۱۵۷. کتاب الصلوٰة،باب سجود السهو، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة کراچی. بدائع الصنائع: ۱/۱۶۷، باب سجود السهو ،ط:سعید کراچی.

(۲)فلا یجب بترک السنن والمستحبات کالتعوذ والتسمیة والثناء والتأمین وتکبیرات الانتقالات والتسبیحات ،حلبی کبیر،ص:۴۵۵، باب سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور،تاتارخانیة: ۱/۱۵۷. باب سجود السهو، ط: ادارة القرآن کراچی.بدائع: ۱/۱۶۷.باب سجود السهو.ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھر دونوں ہاتھ، پھر ناک، پھر پیشانی رکھے، اور اچھی طرح رکھے، یہ سنت طریقہ ہے بلا عذر اس کے خلاف کرنا مکروہ ہے۔ اگر بڑھاپا، بیماری یا بدن کے بھاری ہونے کی وجہ سے پہلے گھٹنے نہیں رکھ سکتا تو عذر کی بنا پر دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھ سکتا ہے، اور اگر عذر کی وجہ سے دونوں ہاتھ ایک ساتھ زمین پر نہیں رکھ سکتا تو دائیں ہاتھ اور گھٹنے کو پہلے رکھے اور بائیں ہاتھ اور گھٹنے کو بعد میں، تاکہ دائیں جانب بائیں جانب سے مقدم ہو۔(۱)

سجدہ میں رکوع کی تسبیح پڑھ لی

اگر کسی نے سجدہ میں رکوع کی تسبیح پڑھ لی تو اس پر سہو سجدہ واجب نہیں ہے نماز ہو جائے گی، البتہ مکروہ تنزیہی ہے، یاد آجائے تو پھر سجدہ کی تسبیح پڑھ لے تاکہ سنت

---

(۱) قالوا: اذا اراد السجود يضع اولا ما كان اقرب الى الارض فيضع ركبتيه اولا ثم يديه ثم انفه ثم جبهته واذا اراد الرفع يرفع اولا جبهته ثم انفه ثم يديه ثم ركبتيه، قالوا: هذا اذا كان حافيا اما اذا كان متخففا فلا يمكنه وضع الركبتين اولا فيضع اليدين قبل الركبتين ويقدم اليمنىٰ على اليسرىٰ. هندية: ۱/۷۵، الفصل الثالث فى سنن الصلاة وآدابها، ط: رشيدية كوئٹه، حلبى كبير، ص: ۳۲۱، باب صفة الصلوٰة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، بدائع: ۱/۲۱۰. فصل فى سنن الصلاة، ط: سعيد كراچى. البحر: ۱/۳۲۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى. فتح القدير: ۱/۲۶۸، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. تاتار خانية: ۱/۵۴۱، ط: ادارة القران كراچى. الدر مع الرد: ۱/۴۹۸، فصل واذا اراد الشرع فى الصلاة. ط: سعيد كراچى. عن على انه قال: من السنة فى الصلاة المكتوبة ان لا يعتمد بيديه على الارض الا ان يكون شيخا كبيرا، بدائع: ۱/۲۱۱. فصل فى سنن الصلاة، ط: سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۸۴. فصل فى كيفية ترتيب ط: قديمى كراچى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے مطابق ہو جائے۔(۱)

سجدے تین کر لئے

اگر کسی رکعت میں بھول کر دو سجدوں کے بجائے تین سجدے کر لئے تو اس پر سہو سجدہ واجب ہوگا۔ اگر سہو سجدہ کر لیا تو بہتر ورنہ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

سجدے دو مقرر ہونے کی وجہ

پہلا سجدہ انسان کو اس بات پر متنبہ کرنے کے لئے ہے کہ میں اس مٹی سے پیدا ہوا ہوں، اور دوسرا سجدہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ میں اسی مٹی میں دوبارہ لوٹ

---

(۱) فلا یجب بترک السنن والمستحبات کالتعوذ والتسمیة والثناء والتأمین وتکبیرات الانتقالات، حلبی کبیر، ص: ۴۵۵، باب سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، تاتارخانیة: ۱/۷۱۵، باب سجود السهو، ط: ادارة القرآن کراچی. بدائع: ۱/۱۶۷، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. (وان اقتصر) فی التسبیح (علی مرة) واحدة (او ترک) التسبیح (بالکلیة جازت صلوته) لعدم رکنیته (و) لکن (یکره) ذلک وهو الترک والاقتصار علی مرة وکذا الاقتصار علی مرتین للاخلال بالسنة، حلبی کبیر، ص: ۳۱۶، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور. لو ترک التسبیحات اصلا او نقص عن الثلاث فهو مکروه کراهة التنزیه لانها فی مقابلة المستحب، البحر: ۱/۳۱۶. فصل اذا اراد الدخول فی الصلاة. ط: سعید کراچی. اور یہاں چھوڑا بھی نہیں بلکہ الفاظ بدل گئے اس سے کچھ حرج نہیں، حاشیہ دارالعلوم دیوبند، ۴/۳۸۵۔ ط: دارالاشاعت کراچی۔ شامی: ۱/۴۷۶. سنن الصلاة، ط: سعید کراچی. الدر مع الرد: ۱/۴۹۴. فوق، مطلب فی اطالة الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی.

(۲) ویجب بتکرار الرکن (نحو ان یرکع مرتین او یسجد ثلاث مرات. حلبی کبیر. ص: ۴۵۶، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، بدائع الصنائع: ۱/۱۶۴. فصل فی بیان سبب الوجوب ط: سعید کراچی. (ویلزمه السهو اذا زاد فی صلاته فعلا من جنسها لیس منها) کسجدة او رکع رکوعین ساهیا، فتح القدیر: ۱/۴۳۷، باب سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جاؤں گا۔ (احکام اسلام ص ۶۲)(۱)

سجدے سے اٹھنا

سجدے سے اٹھتے ہوئے "اللہ اکبر" کہتے ہوئے پہلے ناک کو، پھر پیشانی کو، پھر دونوں ہاتھوں کو اور پھر دونوں گھٹنوں کو اٹھائے۔(۲)

سجدے کی تکبیرات کا مسنون طریقہ

"تکبیرات کہنے کا صحیح طریقہ" کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدے میں

مرد سجدے میں منہ کو دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھے کہ دونوں انگوٹھوں کے سرے کانوں کی لو کے سامنے ہو جائیں، اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بالکل ملی ملی ہوئی ہوں، اور ان کے درمیان فاصلہ نہ ہو، اور انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہو اور کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہوں، زمین پر ٹکی ہوئی نہ ہوں، دونوں بازو پہلوؤں سے الگ ہٹے

(۱) وكونه مثنى في كل ركعة بالسنة والاجماع وهو امر تعبدي لم يعقل له معنى على قول اكثر مشائخنا تحقيقا للابتلاء ،ومن مشائخنا من يذكره له حكمة ، فقيل انما كان مثنى ترغيما للشيطان حيث لم يسجد فانه امر بسجدة فلم يفعل فنحن نسجد مرتين ترغيما له، وقيل الاولىٰ لامتثال الامر ،والثانية ترغيما له حيث لم يسجد استكباراً ،وقيل الاولىٰ لشكر الايمان والثانية لبقائه ،وقيل في الاولىٰ اشارة الى انه خلق من الارض وفي الثانية الى انه يعاد اليها ،وقيل لما أخذ الميثاق على ذرية آدم امرهم بالسجود تصديقا لما قالوا فسجد المسلمون كلهم وبقي الكفار ، فلما رفع المسلمون رؤسهم رأوا الكفار لم يسجدوا فسجدوا ثانيا شكرا للتوفيق كما ذكره شيخ الاسلام ، البحر : ۱/ ۲۹۳. باب صفة الصلاة ،ط: سعيد كراچی. حلبی كبير،ص: ۳۲۲، باب صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، شامی: ۱/ ۴۴۷، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۲) (ثم يرفع رأسه ويكبر) واذا اراد الرفع يرفع اولا جبهته ثم انفه ثم يديه، ثم ركبتيه . هندية: ۱/ ۷۵، الفصل في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط: رشيدية كوئٹه. تاتارخانية: ۱/ ۵۴۱. ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلاميه كراچی. حلبی كبير،ص: ۳۲۱، باب صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوئے ہوں، پہلوؤں سے بالکل ملے ہوئے نہ ہوں، اور رانیں پیٹ سے الگ ہوں ملی ہوئی نہ ہوں، اور دونوں رانیں ایک دوسرے کے ساتھ ملی ہوئی ہوں، پورے سجدے کے دوران پیشانی کے ساتھ ساتھ ناک بھی زمین پر ٹکی رہے، زمین سے الگ نہ ہو، دونوں پاؤں اس طرح کھڑے رکھے کہ ایڑھیاں اوپر ہوں، اور تمام انگلیاں اچھی طرح مڑ کر قبلہ رخ ہوگئی ہوں، اگر پاؤں کی بناوٹ کی وجہ سے تمام انگلیاں قبلے کی طرف موڑنے پر قادر نہ ہو تو اس صورت میں جتنی موڑ سکے اتنی موڑنے کا اہتمام کرے، بلاوجہ انگلیوں کو سیدھا زمین پر نہ رکھے بلکہ قبلہ کی طرف موڑ کر رکھے، اور سجدہ کے دوران پاؤں زمین سے نہ اٹھے، اور سجدے میں کم از کم تین مرتبہ "سبحان ربی الاعلی" کہے (سجدے کی یہ کیفیت مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں)۔(۱)

---

(۱) ان یضع یدیه فی السجود حذاء اذنیه لما روی ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم کان اذا سجد وضع یدیه حذاء اذنیه ومنها ان یو جه اصابعه نحو القبلة لما روی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم انه قال اذا سجد العبد سجد کل عضو منه فلیوجه من اعضائه الی القبلة مااستطاع ومنها ان یعتمد علی راحتیه لقوله صلی اللّٰه علیه وسلم لعبد اللّٰه بن عمر اذا سجدت ،فاعتمد علی راحتیک ومنها ان یبدی ضبعیه لقوله صلی اللّٰه علیه وسلم لابن عمر و ابد ضبعیک ای اظهر الضبع وهو وسط العضد بلحمه وروی جابر رضی اللّٰه عنه ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم کان اذا سجد جافی عضدیه عن جنبیه حتیٰ یری بیاض ابطیه ومنها ان یعدل فی سجوده ولا یفترش ذراعیه لما روی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم انه قال اعدلوا فی السجود ولا یفترش احدکم ذراعیه افتراش الکلب.... ومنها ان یقول فی سجوده سبحان ربی الاعلیٰ ثلاثا ،بدائع الصنائع: ۱/ ۲۱۰. کتاب الصلوٰة، فصل فی سنن الصلوٰة ط: سعید کراچی. عالمگیری: ۱/ ۷۵، باب صفة الصلوٰة ،فصل فی سنن الصلوٰة وآدابها ،ط: رشیدیه کوئٹه. الدر مع الرد: ۱/ ۴۹۷. ۴۹۸. فصل واذا اراد الشروع فی الصلاة .فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی. واما کون وضع الوجه بین الکفین فلما فی مسلم من حدیث وائل ایضا انه علیه الصلوة والسلام سجد ووضع وجهه بین کفیه،... (ویبدی) فی سجوده ای یظهر (ضبعیه)ای عضدیه لما فی مسلم عن البراء بن عازب قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اذا سجدت فضع کفیک وارفع مرفقیک (ویجافی) ای یباعد (بطنه عن فخذیه) وفی مسلم وغیره عن عبد اللّٰه بن بحینة کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اذا سجد فرج بین یدیه حتی یبدو بیاض ابطیه..... وهذه کیفیة السجود المسنونة فی حق الرجل. حلبی کبیر، ص: ۳۲۱، ۳۲۲، فصل فی صفة الصلوٰة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عورت سجدے میں جاتے وقت شروع ہی سے سینہ جھکا کر سجدے میں جائے اور پیٹ کو رانوں سے اور بازو کو پہلو سے ملا کے رکھے اور کہنیوں سمیت پورے ہاتھ کی ہانہوں کو زمین پر بچھا کر رکھے، اور پاؤں کو کھڑا کرنے کے بجائے انہیں دائیں طرف نکال کر بچھا دے۔(۱)

سجدے میں انگلیوں کا رخ

☆.....سجدہ کی حالت میں دونوں پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف کرنا سنت ہے(۲) اور دونوں پاؤں زمین سے لگانا واجب ہے، عذر کے بغیر ایک بھی پیر کو اٹھائے رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۳)

☆.....انگلی زمین سے لگانے کا مطلب یہ ہے کہ انگلی کے سرے کا گوشت زمین

---

(۱)فاما المرأة فينبغي ان تفترش ذراعيها وتنخفض ولا تنتصب كانتصاب الرجل وتلزق بطنها بفخذيها لان ذلك استر لها.... فانها تقعد كأستر ما يكون لها فتجلس متوركة لان مراعاة فرض الستر اولىٰ من مراعاة سنة القعدة. بدائع الصنائع: ۱/ ۲۱۰، ۲۱۱، كتاب الصلوٰة، فصل فى سنن الصلوٰة، ط:سعيد كراچى. فتح القدير: ۱/ ۲۶۷. باب صفة الصلاة،ط: رشيديه كوئٹه. فتاوىٰ عالمگيرية: ۱/ ۷۵، كتاب الصلوٰة،باب فى صفة الصلوة ط: رشيديه كوئٹه. شامى: ۱/ ۵۰۴. فصل واذا اراد الشروع فى الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲)ويوجه اصابعة نحو القبلة وكذا اصابع رجليه، هندية: ۱/ ۷۵. الباب الرابع ،الفصل الخامس فى سنن الصلوٰة. ط: رشيديه كوئٹه. قال فى زاد الفقير :منها اى من سنن الصلاة توجيه اصابع رجليه الى القبلة ،شامى: ۱/ ۵۰۴. كتاب الصلوٰة، آداب الصلوٰة،ط:سعيد كراچى. البحر الرائق: ۱/ ۳۲۱.ط: سعيد كراچى.

(۳) ولو سجد ولم يضع قدميه على الارض لا يجوز ،ولو وضع احداهما جاز مع الكراهة ان كان بغير عذر كذا فى شرح منية المصلى لابن امير الحاج .هندية: ۱/ ۷۰. كتاب الصلاة، الباب الرابع ،الفصل الاول ، ط: ماجديه. كذا فى الشامية: ۱/ ۴۹۹. آداب الصلوٰة، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق : ۱/ ۳۱۸.ط: سعيد كراچى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے لگے یعنی انگلی زمین پر مڑ جائے، صرف ناخن کا زمین سے چھونا کافی نہیں ہے۔(۱)

☆.....سجدہ میں صرف انگوٹھا زمین پر رکھنے پر اکتفاء کرنا، اور دوسری انگلیوں کو اٹھائے رکھنا سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے، سنت یہ ہے کہ دونوں پاؤں کی انگلیاں زمین پر لگی رہیں، اور انگلیوں کا رخ قبلہ کی جانب ہو۔(۲)

سجدے میں پاؤں زمین پر رکھے

☆.....سجدہ کے دوران دونوں پیروں کو زمین پر رکھنا ضروری ہے، اگر پورے سجدے میں دونوں پیروں کو زمین سے بالکل اٹھائے رکھا تو سجدہ نہیں ہوگا، جب سجدہ نہیں ہوگا تو نماز بھی نہیں ہوگی، کم از کم ایک انگلی کسی وقت سجدہ میں زمین پر ٹھہر جائے گی تو سجدہ ہو جائے گا اور نماز صحیح ہو جائے گی۔(۳)

☆.....سجدہ کی حالت میں دونوں پاؤں زمین سے لگانا واجب ہے، عذر کے

---

(۱) ثم المراد من وضع القدم وضع اصابعها قال الزاهدي ووضع رؤس القدمين حالة السجود فرض ،حلبی کبیر.ص:۲۸۵، فرائض الصلاة، . ط: سهيل اكيڈمی لاهور،و،ص: ۲۴۹، ط: نعمانية كوئٹه. وفی خلاصة الفتاوىٰ .،ووضع القدم بو ضع اصابعه. كتاب الصلوٰة ، الفصل الثانی: ۱/ ۵۵.ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ويكفيه وضع اصبع واحدة فلو لم يضع الاصابع اصلا ووضع ظهر القدم فانه لا يجوز لا ن وضع القدم بوضع الاصبع.البحر: ۱/ ۳۱۸،كتاب الصلوٰة ،باب صفة الصلاة،ط: سعيد كراچی. ويوجه اصابعه ،نحو القبلة ،وكذا اصابع رجليه، هندية: ۱/ ۷۵ ۱ .سنن الصلاة، ط:رشيدية كوئٹه. ويكره ان يحرف اصابع رجليه او يديه عن القبلة فی السجود .قاضيخان على هامش الهنديه : ۱/ ۱۱۹ .

(۳) فی الدر: ومنها السجود بجبهته وقدميه ،ووضع اصبع واحدة منهما شرط ،وتحته فی الشامية افاد انه لو لم يضع شيئا من القدمين لم يصح السجود ،شامی : ۱/ ۴۴۷، بحث الركوع والسجود . ط: سعيد كراچی.ولو سجد ولم يضع قدميه على الارض لا يجوز، هندية: ۱/ ۷۰. الباب الرابع فی صفة الصلاة. ط: ماجدية ، حلبی كبير،ص: ۲۴۸. فرائض الصلوة ،الخامسة ط: نعمانيه،و ص: ۲۸۴. ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بغیر ایک بھی پیر کو اٹھائے رکھنا مکروہ تحریمی ہے، دونوں پاؤں میں سے ایک کا کچھ حصہ بھی زمین سے لگانا فرض ہے، خواہ صرف ایک ہی انگلی لگائی جائے، تو فرض ادا ہو جائے گا۔(۱)

سجدے میں جاتے ہوئے کیا کہے

سجدے میں جاتے ہوئے "اللّٰہ اکبر" کہے، اور یہ حکم امام، مقتدی اور تنہا نماز پڑھنے والے سب کے لئے ہے۔(۲)

سجدے میں جانے کی کیفیت

سجدے میں جاتے وقت سب سے پہلے گھٹنوں کو خم دے کر زمین پر اس طرح رکھے کہ سینہ آگے کو نہ جھکے، جب گھٹنے زمین پر ٹک جائیں تو اس کے بعد سینے کو جھکائے، پھر دونوں ہاتھوں کو پھر ناک کو پھر پیشانی رکھے، اور سجدے میں جاتے ہوئے "اللّٰہ اکبر" کہے۔(۳)

---

(۱) ویکفیه وضع اصبع واحدة فلو لم یضع الاصابع اصلا ووضع ظهر القدم فانه لا یجوز لان وضع القدم بوضع الاصبع واذا وضع قدما ورفع آخر جاز مع الکراهة من غیر عذر کما افاده قاضیخان، وذهب شیخ الاسلام الی ان وضعها سنة فتکون الکراهة تنزیهة والاوجه علی منوال ما سبق، هو الوجوب فتکون الکراهة تحریمیة ،..... الخ،البحر الرائق : ۱/۳۱۸. باب صفة الصلوٰة .ط: سعید کراچی.شامی: ۱/۴۹۹، ط: سعید کراچی.هندیة: ۱/۷۰. ط: ماجدیه .

(۲) فی الدر ثم یکبر مع الخرور ویسجد " وتحته فی الشامیة: بان یکون ابتداء التکبیر عند ابتداء الخرور وانتهاؤه عند انتهائه ،شامی : ۱/۴۹۷. باب صفة الصلوٰة ،ط: سهیل اکیڈمی لاهور، حلبی کبیر ،ص: ۳۲۰، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، هندیة : ۱/۷۵. ط: ماجدیة.

(۳) ویکبر فی حالة الخرور ... قالوا اذا اراد السجود یضع اولا ماکان اقرب الی الارض فیضع رکبتیه اولا ثم یدیه ثم انفه ثم جبهته هندیة: ۱/۷۵، کتاب الصلاة ،الباب الرابع ،الفصل الثالث، ط: ماجدیة، حلبی کبیر، ص: ۲۷۹ فصل فی صفة الصلاة ،ط: نعمانیة و ،ص: ۳۲۱، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۹۷ ،فصل فی بیان تالیف الصلاة، مطلب فی اطالة الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی، البحر : ۱/۳۱۵. فصل واذا اراد الدخول،ط:سعید.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سجدے میں دیر تک رہنا

امام کو سجدے میں زیادہ دیر تک رہنا مکروہ ہے، امام کو چاہئے کہ اپنے مقتدیوں کی حاجت، ضرورت اور ضعف وغیرہ کا خیال رکھے، تاکہ لوگوں کا حرج نہ ہو اور جماعت میں لوگ کم ہونے کا سبب نہ ہو۔(۱)

سجدے میں سات اعضاء کو زمین پر ٹکائے

سجدہ کرتے وقت سات اعضاء کو زمین پر ٹکائے، دونوں گھٹنے، دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں، اور پیشانی کو ناک کے ساتھ زمین پر ٹکائے۔(۲)

سجدے میں سجدۂ تلاوت کی نیت کرنا

''رکوع اور سجدے میں سجدۂ تلاوت کی نیت کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) عن ابی هريرة قال : ان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال : اذا صلى احدكم للناس فليخفف، فان فيهم الضعيف والسقيم والكبير، الحديث. رواه البخاری،فی كتاب الصلاة ،باب تخفيف الامام القيام واتمام الركوع والسجود: ۱/۹۷. ط: قديمی كراچی ،ولا ينبغی للامام ان يطيل على وجه يمل القوم لانه سبب للتنفير وانه مكروه ،البحر الرائق: ۱/۳۱۶،صفة الصلاة. ط: سعيد كراچی. حلبی كبير،ص: ۳۱۶، فصل فی مكروهات الصلاة، ط: نعمانيه كوئٹه،و ص: ۳۶۴، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، البحر الرائق: ۱/۳۱۶. فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۲) لقول النبی صلى اللّٰه عليه وسلم : امرت ان اسجد على سبعة اعظم على الجبهة واشار بيده الى انفه واليدين والركبتين واطراف القدمين ،.بخاری: ۱/۱۱۲ ،كتاب الاذان، باب السجود على الانف. ط: قديمی كراچی. وكمال السنة فی السجود وضع الجبهة والانف جميعا، هندية: ۱/۷۰، كتاب الصلوٰة ،الباب الرابع الفصل الاول، ط: ماجديه ، حلبی كبير،ص: ۲۴۷، فرائض الصلوٰة ط: نعمانية.و ص: ۲۸۲. ط: سهيل اكيڈمی لاهور، البحر الرائق: ۱/۳۱۷، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة، ط: سعيد كراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سجدے میں عورت کیسے جائے

عورتوں کے لئے مسنون طریقہ کے مطابق سجدہ کرنے کے لئے مناسب صورت یہ ہے کہ رکوع سے سجدہ میں جاتے ہوئے زمین کا سہارا لیکر اپنے دونوں پاؤں دائیں طرف نکال دیں اور فوراً سجدہ کریں۔(۱)

سدل

سر پر رومال ڈال کر اگر اس پر عقال باندھ دیا جائے، جیسا کہ اہل عرب کا طریقہ ہے تو یہ سدل میں شامل نہیں ہے۔(۲)

سر

☆.....مردوں کے لئے ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اس لئے مردوں کو چاہئے کہ ٹوپی یا ٹوپی اور پگڑی پہن کر نماز پڑھیں،(۳) عورتوں کیلئے ننگے سر نماز پڑھنا جائز نہیں،

---

(۱) واما المرأة فانها تنخفض اي تتطأ من وتتسفل فی السجود وتلزق بطنها بفخذيها وتضم ضبعيها ،حلبی كبير ،صفة الصلاة ص: ۲۸۰، ط: نعمانية كوئٹه.و،ص: ۳۲۲، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، الدر مع الرد : ۱/ ۵۰۴،اداب الصلوٰة ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۱/ ۳۲۱. فصل اذا اراد الدخول فی الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۲)(سدله) ....قيل هو ان يلقيه على رأسه ويرخيه على منكبيه ،البحر الرائق: ۲/ ۲۴. باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها. ط:سعيد كراچی. ويكره السدل فی الصلاة. واختلف فی تفسيره ،ذكر الكرخی ان سدل الثوب هو ان يجعل ثوبه على راسه او على كتفيه ويرسل اطرافه من جوانبه اذا لم يكن عليه سراويل، بدائع الصنائع : ۱/ ۲۱۸. كتاب الصلاة ، فصل واما بيان ما يستحب فی الصلاة و ما يكره ،ط: سعيد كراچی..احسن الفتاویٰ:۳/ ۴۰۸. باب مفسدات الصلاة .ط: سعيد ،طبع يازدهم (رومال وعقال سدل میں داخل نہیں)

(۳) " وتكره الصلاة حاسرا رأسه اذا كان يجد العمامة وقد فعل ذلک تكاسلا او تهاونا بالصلاة، ولا بأس به اذا فعله تذللا و خشوعا بل هو حسن،" كذا فی الذخيرة.هندية: ۱/ ۱۰۶. كتاب الصلاة، الباب السابع ،الفصل الثانی .ط: ماجدية، قاضيخان على هامش الهندية: ۱/ ۱۳۵، ط: ماجدية.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور اگر نماز کے دوران عورت کا سر کھل گیا اور تین مرتبہ "سبحان اللّٰہ" کہنے کی مقدار تک کھلا رہا تو نماز ٹوٹ جائے گی، اور اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر نماز کے دوران سر کھلتے ہی فوراً ڈھک لیا تو نماز ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

☆.....اگر نماز کے دوران مرد کا سر کھلا رہے گا تو کراہت کے ساتھ نماز ہو جائے گی اور ثواب کم ملے گا اس لئے مردوں کو ننگے سر نماز پڑھنے کی عادت نہیں بنانی چاہئے۔(۲)

☆.....اور اگر نماز کے دوران عورت کا پورا سر یا سر کا چوتھائی حصہ کھلا رہے تو نماز نہیں ہوگی، ایسی صورت میں سر کو ڈھانک کر نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) والحكم في الشعر المسترسل من المرأة الحرة والرأس منها ... كالحكم في الساق فأي عضو من هذه الاعضاء انكشفت ربعه قدر اداء ركن لا تجوز الصلاة عندهما خلافا لابي يوسف رحمه اللّٰه تعالىٰ . ..وان انكشف عضو هو عورة في الصلاة فستر من غير لبث لا يضره ذلك الانكشاف ولا تفسد صلاته ... وان ادىٰ معه اى مع الانكشاف ركنا كا لقيام ان كان فيه او الركوع او غيرهما يفسد ذلك الانكشاف صلاته وان لم يؤد مع الانكشاف ركنا ولكن مكث مقدار ما يؤدى اى زمن يؤدى فيه ركنا بسنته وذلك مقدار ثلاث تسبيحات فلم يستر ذلك العضو فسدت صلاته عند ابي يوسف : خلافا لمحمد رحمه اللّٰه تعالىٰ ، حلبي كبير،ص: ۱۸۷، ۱۸۹ . شرائط الصلاة، الشرط الثالث.ط: نعمانية كوئٹه.و،ص: ۲۱۳۔ ۲۱۵ ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور،هندية: ۱/ ۵۸. ط: ماجدية كوئٹه.

(۲) انظر الحاشية رقم : ۱ .

(۳) انظر الحاشية رقم: ۲ .

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے

فرض نماز کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا بھی پڑھ سکتے ہیں: بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَااِلٰہَ اِلَّاھُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّیِ الْھَمَّ وَالْحُزْنَ.

(امدادالاحکام:۱/۴۸۷) (۱)

سر سے اشارہ کرنے پر قادر نہیں

اگر مریض کو مرض کی وجہ سے رکوع اور سجدہ کے لئے سر سے اشارہ کرنے کی طاقت بھی نہ رہی، تو ایسی حالت میں نماز نہ پڑھے بلکہ نماز کو مؤخر کردے، آنکھ اور ابرو کے اشارے سے رکوع اور سجدہ کرنا معتبر نہیں، اگر اس حالت میں پانچ وقتوں سے زیادہ نمازیں فوت ہوگئی ہیں تو تندرست ہونے کے بعد ان نمازوں کی قضاء لازم نہیں ہوگی، اور اگر اس حالت میں پانچ وقت تک کی نمازیں فوت ہوئیں اور وہ تندرست ہوگیا تو ان

---

(۱) عن انس بن مالک " ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان اذا صلی وفرغ من صلاتہ مسح یمینہ علی رأسہ وقال بسم اللّٰہ الذی لا الہ الا ھو الرحمٰن الرحیم ،اللّٰھم اذھب عنی الھم والحزن " رواہ الطبرانی فی المعجم الاوسط :۴/۱۲۶ . رقم الحدیث:۳۲۰۲.ط: مکتبۃ المعارف ریاض. وفی عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی :عن انس بن مالک رضی اللّٰہ عنہ ،قال: کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا قضی صلاتہ مسح جبھتہ بیدہ الیمنیٰ ثم قال : اشھد ان لااٰلہ الا اللّٰہ الرحمٰن الرحیم اللّٰھم اذھب عنی الھم والحزن" .باب مایقول فی دبر صلاۃ الصبح.ط: ۵۹، رقم الحدیث:۱۱۲،ط: مکتبۃ المؤید ریاض. حصن حصین لابن الجزری، ص: ۱۰۷، ادعیۃ دبر الصلاۃ، المنزل الثالث ،ط: نجم العلوم لکھنو. تاریخ بغداد للخطیب:۱۲/۴۸۰، باب الکاف ، ترجمۃ کثیر بن سلیم المدائنی، ط: دار الکتاب العربی، بیروت، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للھیثمی: ۱۰/۱۱۰، کتاب الاذکار، باب الدعاء فی الصلاۃ، وبعدھا ط: دار الفکر بیروت، سنۃ۱۴۰۸ھ، کشف الاستار عن زوائد البزار علی الکتب الستۃ لنور الدین الھیثمی: ۴/۲۲، رقم الحدیث: ۳۱۰۰، کتاب الاذکار، باب ما یقول اذا اصبح واذا امسیٰ، ط: موسسۃ الرسالۃ، بیروت.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نمازوں کی قضاء لازم ہوگی۔(۱)

سِر کرنا

''آہستہ آواز سے قرأت کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سر کھلا رکھنا

سر چھپانا، ٹوپی پہننا اسلامی لباس میں داخل ہے، اس کی خاص اہمیت اور فضیلت آئی ہے، کھلے سر لوگوں کے سامنے آنا جانا، بے ادبی اور بے حیائی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ، تابعین، تبع تابعین، سلف صالحین، مشائخ ومحدثین اور ائمہ دین کی یہ عادت نہ تھی، بلکہ یہ دین کے دشمن یہود ونصاریٰ، اور غیروں کی پیروی ہے۔ حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے: ویکرہ کشف رأسه بین الناس لوگوں کے سامنے کھلے سر پھرنا مکروہ ہے۔(غنیۃ الطالبین:۱/۱۳)

امام ابن جوزیؒ نے فرمایا: ولا یخفی علی عاقل ان کشف الرأس مستقبح وفیه اسقاط مروة وترک ادب وانما یقع فی المناسک تعبدًا للّٰه دلالة (تلبیس ابلیس ۳۷۳) عقلمند پر یہ بات پوشیدہ نہیں کہ کھلے سر لوگوں کے سامنے پھرنا بری بات ہے اور اس میں مروت کو ساقط کرنا اور ادب کو ترک کرنا ہے صرف احرام کی حالت میں عبدیت اور غلامیت کے اظہار اور عاجزی کو مدنظر رکھتے ہوئے سر کو کھلا رکھنے

---

(۱) فی الدر: وان تعذر الایماء برأسه وکثرت الفوائت بأن زادت علی یوم ولیلة سقط القضاء عنه وان کان یفهم فی ظاهر الروایة وعلیه الفتویٰ... ولم یوم بعینه وقلبه وحاجبه.'' وفي الشامیة تحتها: اما لو کانت یوما ولیلة او اقل وهو یعقل ،فلا تسقط بل تقضی اتفاقا وهذا اذا صح فلوما ت ولم یقدر علی الصلاة لم یلزمه القضاء حتیٰ لا یلزمه الایصاء بها .'' الدر مع الرد :۲/۹۹۔ ۱۰۰ . کتاب الصلاة باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۱۳۷ . ط: رشیدیة کوئٹه. بدائع : ۱/۲۸۷،۲۸۸، ط: رشیدیة کوئٹه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کا حکم ہے، فیشن کے طور پر نہیں۔

جب کھلے سر لوگوں کے سامنے آنا اور پھرنا مکروہ اور بے ادبی سمجھا جاتا ہے تو پھر نماز جیسی عظیم الشان عبادت کھلے سر پڑھنے میں کس قدر خرابی اور بے ادبی لازم آئے گی؟ بڑوں کو کھلے سر گھومتے اور نماز پڑھتے ہوئے چھوٹے بچے دیکھ کر وہ بھی ان کی نقالی کریں گے، اور اس برائی کا سبب ہونے کی وجہ سے بڑے بھی گنہگار ہوں گے۔(۱)

سِر کی تشریح

اگر نماز میں قرأت اتنی آواز سے ہو کہ قریبی ایک دو آدمی کو بھن بھن کی آواز سنائی دے، تو اس سے نماز میں کوئی خرابی نہیں ہوگی اور یہ ''سِر'' ہی ہے۔

اور اگر لاؤڈ اسپیکر سے ہلکی ہلکی آواز سنائی دے تو یہ بھی ''سِر'' کے حکم میں ہوگا۔(۲)

---

(۱) ومن سن فی الاسلام سنة سیئة کان علیه وزرها ووزر من عمل بها من بعد من غیر ان ینقص من اوزارهم شئی، مشکوٰة المصابیح، ص: ۳۳، کتاب العلم، ط: قدیمی کراچی.

(۲) الامام اذا قرأ فی صلاة المخافتة بحیث سمع رجل او رجلا ن لا یکون جهرا والجهر ان یسمع الکل .خلاصة: ۱/۹۵. کتاب الصلاة. الفصل الحادی عشر فی القراء ة ،ط: رشیدیة کوئٹه.

وفی الفتاویٰ الخیریة علی هامش التنقیح: قال فی التبیین : اختلفوا فی حد الجهر والاخفاء فقال الهندوانی الجهر ان یسمع غیر ه والمخافتة ان یسمع نفسه ،وقال الکرخی الجهر ان یسمع نفسه والمخافتة تصحیح الحروف ... والاعتماد علی قول الهندوانی . کتاب الصلاة، مطلب فی الاخفاء والجهر فی الصلاة: ۱/۲۲، ۲۴،ط: حقانیه پشاور. وفی حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح :" (وقال الهندوانی الخ) ظاهر ما هنا ان الهندوانی لم یقل بقوله اکثر المشائخ، والذی فی کبیره ان ما علیه اکثر المشائخ هو قول الهندوانی . الا انه قال: وزاد فی المجتبی فی النفل ان الاصح هٰذا آه قلت الظاهر ان مازاده فی المجتبیٰ یرجع الی ماقبله لان الغالب انه اذا اسمع اذنیه ان یسمع من بقربه ممن یکون ملاصقا له ولا یکاد ینفک ذلک.حاشیة الطحطاوی علی المراقی،ص: ۱۱۹ ،کتاب الصلاة ،باب شروط الصلاة. ط: قدیمی کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سر میں جبر کرلیا

''آہستہ والی نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سر میں چکر آجاتا ہے

''کھڑے ہونے سے سر میں چکر آجاتا ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سر ولیم کرکس کی تحقیق

مشہور یورپی ماہر روحانیات نے ایک کتاب Research In the Phenomenon Of Spiritualism میں لکھتا ہے: حرص، طمع، لالچ، دروغ گوئی، بخل، کینہ، حسد، انتقام وہ ذلیل امراض ہیں جن سے انسان ایسے نفسیاتی امراض میں مبتلا ہوتا ہے جہاں سے نکلنا اس کے بس کا روگ نہیں صرف موت نکالتی ہے لیکن اگر یہی آدمی مسلمانوں کی نماز انتہائی خشوع وخضوع اور دھیان سے پڑھنا شروع کردے تو بہت جلد ان امراض سے نجات حاصل کرسکتا ہے۔

مشہور مغربی مستشرق وائس ایڈمرل نے اپنی کتاب Usborne Moor The Voice میں دھیان اور توجہ کو نماز کا حصہ نہیں بلکہ سکون کا حصہ قرار دیا ہے بلکہ اس نے کہا ہے کہ اگر روحانی مقام تک پہنچنا چاہتے ہو تو نماز پڑھو، نماز پڑھو، نماز پڑھو!!!

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۸۱)

سری قرأت کی وجہ

ظہر اور عصر کی نمازوں میں آہستہ پڑھنے کی حکمت یہ ہے کہ دن میں بازار اور گھروں میں شور شرابہ ہوتا ہی رہتا ہے، اور ان اوقات میں مشغولیت حرکات، آواز اور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مختلف امور وافکار سے دلوں کو فراغت کم ہوتی ہے اور بات پر اچھی طرح توجہ نہیں جمتی، اس لئے ان اوقات میں جہر مقرر نہیں ہوا، چنانچہ قرآن کریم میں بھی اس بات کی طرف اشارہ فرمایا: ان لک فی النھار سبحاطویلا دن میں تجھ کو دور دراز شغل رہتا ہے۔

اور اس وقت پوری توجہ نہیں ہوتی اور رات میں دل کو زبان سے اور زبان کو کان سے پوری موافقت ہوتی ہے۔ (احکام اسلام ص ۶۴) (۱)

سِری نماز

ہلکی آواز میں نماز کو ''سِری نماز'' کہتے ہیں۔

سِری نماز کی قرأت کی مقدار

سِری نماز والی قرأت اس طرح پڑھے کہ اپنی آواز خود سن سکے۔ (۲)

سِری نماز میں جہر کرنا شروع کر دیا

اگر امام نے سری نماز یعنی ظہر اور عصر میں چھوٹی تین آیتیں یا ایک لمبی آیت

---

(۱) وفي البدائع : وثمرة الجهر تفوت في صلاة النهار لان الناس فی الاغلب یحضرون الجماعات فی خلال الکسب والتصرف والانتشار فی الارض فکانت قلوبهم متعلقة بذلک فیشغلهم ذلک عن حقیقة التامل فلا یکون الجهر مفیدا بل یقع تسبیبا الی الاثم بترک التامل وهذا لا یجوز ...الخ، بدائع: ۱/۳۹۵. کتاب الصلاة، واجبات الصلاة ط: رشیدیة. و: ۱/۱۶۰. ط: سعید کراچی.

(۲) ومنها (ای الواجبات الاصلیة فی الصلاة) الجهر بالقراءة فیما یجهر وهو الفجر والمغرب والعشاء فی الاولیین ،والمخافتة فیما یخافت وهو الظهر والعصر اذا کان اماما وان کان منفردا فان کانت صلاة یخافت فیها بالقراءة خافت لا محالة. بدائع: ۱/۳۹۵، ۳۹۶. کتاب الصلاة. واجبات الصلوة. ط: رشیدیة کوئٹه. "وادنی المخافتة ان یسمع نفسه وهذا هو المختار". حلبی کبیر، ص: ۳۹۵، فصل فی سجود السهو ، ط: نعمانیة کوئٹه. و ص: ۴۵۸. ط: سهیل اکیڈمی لاهور، هندیة: ۱/۷۲. ط: رشیدیة کوئٹه.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بلند آواز سے پڑھ لی اور اس کے بعد یاد آیا کہ یہ آہستہ قرأت والی نماز ہے تو جس قدر پڑھا ہے اس کے بعد آہستہ آواز سے پڑھے، شروع سے آواز کے ساتھ قرأت دہرانے کی ضرورت نہیں، البتہ آخر میں سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا، اور اگر ایک چھوٹی آیت یا کسی لمبی آیت کے صرف ایک دو کلمے پڑھے تو اس سے سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

سزا

''نماز میں سستی کی پندرہ سزائیں مقرر ہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سستا امام

بعض مساجد میں امام ایسے ہوتے ہیں کہ لوگوں کی نماز مکروہ یا فاسد ہو جاتی ہے اور اس میں مسجد کی کمیٹی یا نمازی ہی اس خرابی کا سبب ہوتے ہیں، یعنی امام کا تقرر کرتے وقت اس کی صلاحیت اور اہلیت کو نہیں دیکھتے بلکہ جو سب سے زیادہ نکّما ہوتا ہے اور کم تنخواہ پر امامت کے لئے راضی ہوتا ہے اس کو امامت کے لئے تجویز کیا جاتا ہے، حالانکہ اس کو قرآن مجید بھی صحیح پڑھنا نہیں آتا اور ضروری مسائل بھی صحیح طور پر نہیں جانتا مگر چونکہ سستا امام ہے اس لئے امام بنا لیتے ہیں، (۲) ایسے لوگ آخرت کو تباہ اور برباد کرتے ہیں۔

عجیب بات ہے کہ دنیا کے ہر کام کے لئے ماہر سے ماہر آدمی تلاش کیا جاتا ہے تاکہ کام کو صحیح طور پر انجام دے سکے لیکن نماز میں اللہ کے سامنے جو شخص سب کی طرف سے ضامن اور وکیل بن کر کھڑا ہوتا ہے وہ چھانٹ کر ایسا نکمّا اور سستا رکھا جاتا ہے جس

---

(۱) ولو جهر الامام فيما يخافت او خافت فيما يجهر قدر ما تجوز به الصلاة يجب سجود السهو، عليه وهو اى التقدير بمقدار ما تجوز به الصلاة، هو الاصح والا اى وان لم يكن ذالك مقدار ما تجوز به الصلاة، فلا اى فلا يجب عليه سجود السهو ،حلبى كبير. ص: ۳۹۵. فصل فى سجود السهو، ط: نعمانية .وص: ۴۵۷. ط:سهيل اكيڈمى لاهور، هندية : ۱/ ۱۲۸. ط: رشيديه كوئٹه. شامى: ۲/ ۸۱ ، باب سجود السهو ،ط: سعيد كراچى.

(۲) اغلاط العوام ۔ص: ۷۷۔ جماعت وامامت کی اغلاط، اضافہ۔ ط: زمزم پبلیشرز کراچی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں نہ کمال اور جمال ہوتا ہے اور نہ علم اور عمل ہوتا ہے، تو ایسے لوگ اور انتظامیہ قیامت کے دن اللہ کے سامنے کیا جواب دیں گے؟!

سستی کی پندرہ سزائیں

''نماز میں سستی کی پندرہ سزائیں مقرر ہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سفر کی نماز

☆..... جب کوئی شخص سفر کرنے لگے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ دو رکعت نماز پڑھ کر سفر کے لئے نکلے، اور جب سفر سے واپس آئے تو مستحب ہے کہ پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھ لے اس کے بعد اپنے گھر جائے۔ (۱)

☆..... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اپنے گھر میں ان دو رکعتوں سے بہتر کوئی چیز نہیں چھوڑتا جو سفر کرتے وقت پڑھی جاتی ہیں۔ (۲)

☆..... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے

---

(۱) ومن المند وبات ركعتا السفر والقدوم منه. الدر، تحتها في الشامية: " ومفاده (اى الحديث الذى سيأتى ذكره) اختصاص صلاة ركعتي السفر بالبيت. وركعتي القدوم منه بالمسجد ." الدر مع الرد: ۲/ ۲۴. باب الوتر والنوافل. ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۳۷۳. صلاة الاوابين ط: نعمانية كوئٹه. و ص ۴۳۱، ط: سهيل. وروى الطبرانى عن ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا سافر صلى ركعتين حتىٰ يرجع " المعجم الاوسط: ۱/ ۴۴۹. رقم الحديث. ۸۱۱. ط: مكتبة المعارف.

(۲) عن المطعم بن المقدام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما خلف احد عند اهله افضل من ركعتين يركعهما عند هم حين يريد سفرا. رواه ابن ابى شيبة فى المصنف، كتاب الصلاة، الرجل يريد السفر، من كان يستحب له ان يصلى قبل خروجه: ۳/ ۵۵۲. رقم الحديث: ۴۹۱۴. ط: ادارة القرآن كراچى. شامى: ۲/ ۲۴. باب الوتر والنوافل مطلب فى ركعتى السفر. ط: سعيد كراچى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھ لیتے تھے۔(۱)

سفر کی نماز کی قضاء

اگر سفر کے دوران نماز قضاء ہوگئی، اور اقامت کی حالت میں اس کو ادا کر رہا ہے تو قصر کرے گا کیونکہ نماز جس طرح واجب ہوتی ہے، وقت گذرنے کے بعد اس طرح ادا کرنا ضروری ہے اس میں ردوبدل کرنا جائز نہیں۔(۲) البتہ وقت کے اندر نیت بدلنے سے نماز بدل جاتی ہے مثلاً مسافر تھا، وقت کے اندر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کی، تو اب پوری نماز پڑھے گا، اسی طرح مقیم تھا اور وقت کے اندر سفر کی نیت کر لی اور اپنی آبادی سے باہر نکل گیا تو قصر پڑھے گا، یا مسافر تھا اس نے کسی مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھی تو اب پوری نماز پڑھے گا۔(۳)

سفر میں نماز قضاء ہوگئی

اگر کسی کی نمازیں سفر کی حالت میں قضاء ہوئی ہیں، اور اقامت کی حالت میں ان قضاء نمازوں کو ادا کر رہا ہے، تو قصر کے ساتھ قضاء کرے یعنی چار رکعت والی فرض

---

(۱) "عن کعب بن مالک ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان لا یقدم من سفر الا نہارا فی الضحیٰ فاذا قدم بدأ بالمسجد فصلی فیہ رکعتین ثم جلس فیہ.(رواہ مسلم فی صحیحہ،. کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب رکعتین فی المسجد لمن قدم من سفر اول قدومہ: ۱/۲۴۸. ط: قدیمی، شامی: ۲/۲۴. باب الوتر و النوافل مطلب فی رکعتی السفر .ط:سعید کراچی.

(۲)الاصل ان کل صلاۃ ثبت وجوبہا فی الوقت وفاتت عن وقتہا انہ یعتبر فی کیفیۃ قضائہا وقت الوجوب ،وتقضی علی الصفۃ التی فاتت عن وقتہا... وکذا المقیم اذا کان علیہ فوائت السفر یقضیہا رکعتین لانہا فاتتہ بعد وجوبہا کذلک." بدائع الصنائع : ۱/۵۶۲،۵۶۳. کتاب الصلاۃ، بیان کیفیۃالقضاء، ط: رشیدیۃ کوئٹہ.و ۱/۲۴۷، ط: سعید. شامی :۲/۱۳۵. باب صلاۃ المسافر.ط: سعید کراچی.

(۳) (وان اقتدی مسافر بمقیم) یصلی رباعیۃ ولو فی التشہد الاخیر(فی الوقت صح) اقتداؤہ (واتمہا اربعا) تبعا لامامہ واتصال المغیر بالسبب الذی ہو الوقت ، ولو خرج الوقت قبل اتمامہ او ترک الامام القعود الاول صح (وبعدہ) ای بعد خروج الوقت (لا یصح) اقتداء المسافر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نمازوں کو دو رکعت پڑھے کیونکہ سفر کی حالت میں چار رکعت والی فرض دو رکعت ہو کر فرض ہوئی ہے اور ادائیگی بھی اسی طریقہ سے ہوگی۔(۱)

سگریٹ

سگریٹ بدبودار چیز ہے، اس کو پی کر منہ صاف کئے بغیر مسجد میں آنا یا اس کو مسجد میں لانا یا نماز کی حالت میں جیب میں رکھنا جائز نہیں، البتہ نماز صحیح ہو جائے گی۔(۲)

سلام امام سے پہلے پھیرنا

☆.....مقتدی کو امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیئے امام سے پہلے نہیں۔(۳)

☆.....اگر کسی مقتدی نے تشہد کی مقدار بیٹھنے کے بعد امام سے پہلے سلام پھیر دیا تو نماز ہو جائے گی، لیکن مکروہ ہوگی، ایسے آدمی کو چاہیئے کہ امام کے ساتھ نماز پوری کرے اور امام

= بالمقیم ....(والمعتبر فیه) ای لزوم الاربع بالحضر والرکعتین (آخر الوقت فان کان فی آخره مسافر صلی رکعتین وان کان مقیما صلی اربعا. مراقی الفلاح علی هامش حاشیة الطحطاوی. ص: ۲۳۳. کتاب الصلوٰة ،باب صلاة المسافر .ط: قدیمی .بدائع : ۱/ ۵۶۲، ۵۶۳،ط: رشیدیة کوئٹه. (قوله لانه بعد ماتقرر) ای بخروج الوقت ،فان الفرض بعد خروج وقته لا یتغیر عما وجب، اما قبله فانه قابل للتغیر بنیة الاقامة ،او انشاء السفر وباقتداء المسافر المقیم .شامی: ۲/ ۱۳۵ . باب صلاة المسافر، ط: سعید کراچی.

(۱) فی الدر: والقضاء یحکی ای یشابه الاداء سفرا وحضرا لانه بعد ما تقرر لا یتغیر. وتحته فی الشامیة: فلو فاتته صلاة السفر وقضاها فی الحضر یقضیها مقصورة کما لو اداها." الدر مع الرد: ۲/ ۱۳۵ . کتاب الصلوة، باب قضاء الفوائت .ط: سعید کراچی.....بدائع: ۱/ ۵۶۲ .ط: رشیدیة.

(۲) یجب ان تصان (المساجد) عن ادخال الرائحة الکریهة لقوله علیه السلام : من اکل الثوم والبصل والکراث فلا یقربن مسجدنا فان الملائکة تتأذی مما یتأذی منه بنو آدم .متفق علیه . حلبی کبیر .ص: ۵۲۶. فصل فی احکام المساجد ط: نعمانیة کوئٹه و ص ۶۱۰، ط: سهیل. شامی: ۱/ ۶۶۱ ،باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها مطلب فی الغرس فی المسجد، وفیه: ویلحق بما نص علیه فی الحدیث کل ماله رائحة کریهة ماکولا او غیره...الخ.ط:سعید کراچی.

(۳)(قوله مع الامام) بیان للافضل یعنی الافضل للماموم المقارنة فی التحریمة والسلام عند ابی حنیفةؒ وعندهما عدمهما للاحتیاط..... الخ..... البحر ۱/ ۳۳۲ کتاب الصلاة ،فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة.ط: سعید کراچی. خلاصة الفتاویٰ: ۱/ ۵۶ . کتاب الصلاة ،الفصل الثانی، سنن الصلاة،

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے ساتھ دوبارہ سلام پھیرے۔(۱)

☆.....اگر امام نے ابھی تک سلام نہیں پھیرا، اور مقتدی نے تشہد کی مقدار بیٹھنے سے پہلے قصداً امام سے پہلے سلام پھیر دیا تو مقتدی کی نماز باطل ہو جائے گی، اس مقتدی کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۲)

سلام اور سائنس

نمازی کو سلام پھیرنے کے لئے سر دائیں بائیں کرنا پڑتا ہے اور ایسا کئی بار ایک نماز میں کرنا پڑتا ہے تو ایسا کرنے والا امراض قلب (Heart Diseases) اور اس کی اندرونی پیچیدگیوں سے ہمیشہ بچا رہتا ہے اور بہت کم ان امراض میں مبتلا ہوتا ہے۔

(ریسرچ ڈاکٹر قاضی عبدالواحد نشتر میڈیکل کالج ملتان)

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس:۱/ ۶۹)

سلام ایک طرف پھیرا

نماز کے اختتام پر دونوں طرف سلام پھیرنا واجب ہے، اگر امام یا اکیلے نماز پڑھنے والے نے ایک طرف سلام پھیرا اور دوسری طرف نہیں پھیرا اور نماز کے منافی کوئی

= ط: رشیدیة کوئٹه. وفی مراقی الفلاح: ویسن مقارنته ای سلام المقتدی لسلام الامام عند الامام موافقة له. مراقی الفلاح، ص: ۱۵۰. کتاب الصلاة. فصل فی سننها. ط: قدیمی، ومقارنته السلام الامام. شامی: ۱/ ۴۷۷. قبیل" آداب الصلاة. ط: سعید.

(۱،۲) فی مراقی الفلاح: (وکره سلام المقتدی بعد تشهد الامام) لوجود فرض القعود (قبل سلامه لترکه المتابعة، وصحت صلاته" وفی حاشیة الطحطاوی علیه "(وکره سلام المقتدی الخ) ای تحریما للنهی عن الاختلاف علی الامام الا ان یکون القیام لضرورة صون صلاته عن الفساد کخوف حدث لو انتظر السلام..... فلا یکره حینئذ ان یقوم بعد القعود قدر التشهد قبل السلام (لوجود فرض القعود) الاولیٰ تاخیره بعد قوله وصحت صلاته (لترکه المتابعة) علة لقوله وکره افاد ان الکراهة تحریمیة، مراقی الفلاح، ص: ۱۶۹، ۱۷۰. کتاب الصلاة، باب الامامة، فصل فیما یفعله المقتدی بعد فراغ امامه، ط: قدیمی کراچی. شامی: ۱/ ۵۲۵. فصل واذا اراد الشروع فی الصلاة ط: سعید کراچی، الدرمع الرد: ۱/ ۵۹۸. قبیل باب الاستخلاف، ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کام کیا ہے تو اس نماز کو وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا، وقت گذرنے کے بعد نہیں، لیکن توبہ استغفار کرنا لازم ہوگا۔(۱)

سلام بائیں جانب پھیر دیا

اگر کسی نے نماز کے آخر میں دائیں جانب سلام پھیرنے کی بجائے بائیں جانب سلام پھیر دیا تو اس کے بعد صرف دائیں جانب سلام پھیر دے، نماز ہو جائے گی دوبارہ بائیں جانب سلام پھیرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور سجدہ سہو کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) ولفظ السلام مرتين فالثانی واجب ،الدر مع الرد: ۱/ ۴۶۸، باب شروط الصلاة، مطلب لاينبغی ان يعدل عن الدراية.ط: سعيد .(او اعادتها بتركه عمدا) وسقوط الفرض ناقصا ان لم يسجدو لم يعد قوله (واعادتها بتركه عمدا ای مادام الوقت باقيا وكذا فی السهو ان لم يسجد له وان لم يعدها حتیٰ خرج الوقت تسقط مع النقصان وكراهة التحريم ،ويكون فاسقا آثما ،وكذا الحكم فی كل صلوٰة اديت مع كراهة التحريم ،والمختار ان المعادة لترک واجب نفل جابر ، والفرض سقط بالاولیٰ لانّ الفرض لا يتكرر كما فی الدر وغيره ،ويندب اعادتها لترک السنة. الطحطاوی علی المراقی،ص:۲۴۷. فصل فی بيان واجب الصلاة ط: قديمی .ص:۱۳۴، قديمی جديد. بدائع: ۱/ ۱۹۴ . فصل واما الذی هو عند الخروج من الصلاة،.ط: سعيد كراچی.شامی ۱/ ۴۵۶، باب صفة الصلاة مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد.

ويجب لفظ السلام مرتين فی اليمين واليسار للمواظبة عليه."كذا فی امدا د الفتاح،فصل واجبات الصلاة، ص: ۲۷۷ . ط: صديقی پبلشرز، وفی الهندية: وان سلم عن يمينه فقام فان لم يتكلم او لم يخرج من المسجد يقعد ويسلم، كذا فی التاتارخانية، ناقلا، عن الحجة، والصحيح انه اذا استدبر القبلة لا يأتی بها كذا فی القنية،باب الصلاة، الباب الرابع،الفصل الثالث: ۱/ ۷۷،ط:رشيدية وفی مراقی الفلاح: ولونسی يساره وقام يعود مالم يخرج من المسجد أو يتكلم فيجلس ويسلم.مراقی الفلاح،ص: ۱۴۹ . كتاب الصلاة، فصل فی بيان سننها،ط: قديمی كراچی. امداد الفتاح: ۲۰۴ . ط:صديقی پبلشرز.

(۲) ولو سلّم او لا عن يساره فانه يسلم عن يمينه مالم يتكلم لا يعيد السلام عن يساره، ولو سلم تلقاء وجهه يسلم عن يساره "هندية: ۱/ ۷۷. كتاب الصلاة، الباب الرابع ،الفصل الثالث،ط:رشيدية كوئٹه. ثم يسلم عن يمينه ويساره حتیٰ يریٰ بياض خده ،ولو عكس سلم عن يمينه فقط (قوله ولو عكس) بأن سلم عن يساره اولا عامداً أوناسيا(قوله فقط)ای فلا يعيد التسليم عن يساره ،شامی: ۱/ ۵۲۴. فصل اذا اراد الشروع فی الصلاة، ط: سعيد كراچی. ولو بدأ باليسار عامدا او ناسيا فانه يسلم عن يمينه ولا يعيده علی يساره ولا شئی عليه.البحر: ۱/ ۳۳۲.فصل واذاأرادالدخول فی الصلاة،ط:سعيد كراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہاں اگر منہ کو سامنے رکھتے ہوئے سلام پھیرا تو اب صرف بائیں جانب مڑ کر سلام پھیرے۔(۱)

سلام بائیں طرف کر کے سہو سجدہ کیا

اگر کسی پر سہو سجدہ واجب تھا اور اس نے بھول سے بائیں طرف سلام پھیر کر سہو سجدہ کیا تو ہو جائے گا دوبارہ سہو سجدہ کرنا واجب نہیں ہوگا۔(۲)

سلام پھیرتے وقت

☆.....دونوں طرف سلام پھیرتے وقت ''السلام علیکم ورحمة اللّٰہ'' کہے اور گردن کو اتنا موڑے کہ پیچھے بیٹھے آدمی کو سلام پھیرنے والے آدمی کے رخسار نظر آجائیں۔(۳) سلام پھیرتے وقت نظریں کندھے کی طرف ہوں،(۴) جب

(۱) أیضاً.

(۲) ویأتی بتسلیمتین هو الصحیح کذا فی الهدایة ،والصواب ان یسلم تسلیمة واحدة وعلیه الجمهور والیه اشار فی الاصل کذا فی الکافی .هندیة: ۱/۱۲۵ .الباب الثانی عشر فی سجود السهو ط:رشیدیة.حلبی کبیر.ص:۴۷۳.فصل فی سجود السهو. ط:سهیل اکیڈمی لاهور، ص:۴۰۸. ط: نعمانیة کوئٹه، فتح القدیر والکفایة: ۱/۴۳۶.باب سجود السهو.ط:داراحیاء التراث العربی بیروت.

(۳)ومنها ان یبالغ فی تحویل الوجه فی التسلیمتین ویسلم عن یمینه حتیٰ یریٰ بیاض خده الایمن وعن یساره حتیٰ یریٰ بیاض خده الایسر لما روي عن ابن مسعود ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم کان یحول وجهه فی التسلیمة الاولیٰ حتیٰ یریٰ بیاض خده الایمن أو قال خده الایسر ولایکون ذلک الا عند شدة الالتفات، بدائع الصنائع: ۱/۲۱۴. فصل فی سنن الصلاة.ط:سعید کراچی. شامی: ۱/۵۲۴، فصل واذا اراد الشروع فی الصلاة. ط:سعید.هندیة: ۱/۷۶. الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیاتها.ط:رشیدیة.حلبی کبیر.ص:۲۹۳. ط: نعمانیة کوئٹه. بدائع ۱/ ۲۱۴، ط: سعید.

(۴) "ولها آداب..... نظره..... الی منکبه الایمن والایسر عند التسلیمة الاولیٰ والثانیة لتحصیل الخشوع" الدر المختار: ۱/۴۷۷، ۴۷۸. فصل فی آداب الصلاة. ط: سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۱/۲۱۵، فصل بیان مایستحب فیها ومایکره .ط: سعید ،التاتارخانیة: ۱/۵۵۱. کتاب الصلاة، الفصل الثالث ، ط: ادارة القرآن کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دائیں طرف گردن پھیر کر "السلام علیکم ورحمة اللّٰه" کہے تو یہ نیت کرے کہ دائیں طرف جو انسان اور فرشتے ہیں، ان سب کو سلام کر رہا ہے، اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف موجود انسانوں اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کرے۔(۱)

☆.....امام کے لئے بلند آواز سے "السلام علیکم ورحمة اللّٰه" کہنا سنت ہے اور امام کے لئے دوسرے سلام کی آواز پہلے سلام کی آواز کی نسبت سے پست اور ہلکا کہنا سنت ہے۔(۲)

سلام پھیر دیا سہو سجدہ نہیں کیا

''سہو سجدہ کرنا تھا بھول گیا اور سلام پھیر دیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سلام پھیر دیا قعدۂ اُولیٰ میں

''قعدۂ اُولیٰ میں سلام پھیر دیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) "وینوی بالتسلیمة الاولیٰ فی خطابه بعلیکم من هو عن یمینه من الملائکة والمؤمنین المشارکین له فی صلاته دون غیرهم ویفعل فی السلام عن یساره مثل ذلک ای یقول السلام علیکم ورحمة اللّٰه وینوی به من هو عن یساره من الملائکة والمؤمنین ."حلبی کبیر،ص:۲۹۳. فصل فی صفة الصلاة، ط: نعمانیة کوئٹه.وص: ۳۳۷. ط: سهیل اکیڈمی لاهور، بدائع الصنائع: ۲۱۴/۱. فصل فی سنن الصلاة .ط: سعید کراچی، الدر المختار مع الرد: ۵۲۶/۱، ۵۲۷، فصل واذا اراد الشروع فی الصلاة ،ط: سعید کراچی. التاتار خانیة : ۵۵۳/۱. کتاب الصلاة، الفصل الثالث ،ط: ادارة القرآن کراچی.

(۲)(وسن جعل الثانی اخفض من الاول) (قوله اخفض من الاول) افاد انه یخفض صوته بالاول ایضا ای عن الزائد عن قدر الحاجة فی الاعلام فهو خفض نسبی والا فهو فی الحقیقة جهر ،فالمراد انه یجهر بهما الا انه یجهر بالثانی دون الاول.... وفی البدائع : ومنها ای السنن ان یجهر بالتسلیم لو اماما لانه للخروج عن الصلاة فلا بد من الاعلام .شامی: ۵۲۶/۱. فصل واذا اراد الشروع فی الصلاة. ط: سعید ،حلبی کبیر.ص: ۲۹۵. باب صفة الصلاة، ط: نعمانیة ، وص: ۳۳۹.ط:سهیل اکیڈمی لاهور، هندیة: ۷۶/۱، الفصل الثالث فی سنن الصلاة ط: رشیدیة، بدائع : ۲۱۴/۱. فصل فی سنن الصلاة،ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سلام پھیرنے کا بہتر طریقہ

☆.....اگر اکیلا نماز پڑھنے والا ہے تو تشہد، درود شریف اور دعا کے بعد سلام پھیرے گا،(۱) اور اگر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے تو مقتدی کے لئے امام کی پیروی میں سلام پھیرنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ مقتدی امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرے، نہ امام سے پہلے اور نہ امام کے بعد۔(۲)

☆.....اگر کسی نے امام کے سلام پھیرنے کے بعد سلام پھیرا، تو افضل اور بہتر طریقہ کو نظر انداز کر دیا اس لئے امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرنا چاہئے۔(۳)

سلام پھیرنے کا طریقہ

سلام پھیرنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلے دائیں جانب پھر بائیں جانب سلام پھیرا جائے اور سلام پھیرتے وقت اتنا مڑا جائے کہ دائیں اور بائیں رخسار پیچھے والے لوگوں کو واضح طور پر نظر آئیں۔ اور سلام پھیرتے وقت "السلام علیکم ورحمة اللّٰه" کہے اور دوسرے سلام کی آواز پہلے سلام کی نسبت ہلکی ہو۔

اگر سلام پھیرنے والا امام ہے تو السلام علیکم ورحمة اللّٰه کہتے وقت نماز پڑھنے والے مقتدی، جن اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کرے۔(۴)

---

(۱) فاذا فرغ من الادعية بعد التشهد يسلم عن يمينه ويقول السلام عليكم ورحمة اللّٰه "حلبی كبير، ص: ۲۹۳. صفة الصلاة، ط: نعمانية كوئٹه. الدر المختار: ۱/ ۵۲۴. كتاب الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۲،۳) فی البحر: (قوله مع الامام) بيان للافضل يعنی الافضل للماموم المقارنة فی التحريمة والسلام عند ابی حنيفة وعندهما عدمها للاحتياط..... الخ: ۱/ ۳۳۲. كتاب الصلاة فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة. ط: سعيد كراچی. .ويسلم بعد الامام عندهما وعن ابی حنيفة روايتان والاصح عنده انه يسلم مع الامام ،خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۵۲. كتاب الصلاة، الفصل الثانی فی المقدمة ، سنن الصلاة. ط: رشيدية كوئٹه.

(۴) ثم يسلم تسليمتين ،تسليمة عن يمينه وتسليمةعن يساره ويحول فی التسليمة الاولىٰ وجهه عن يمينه حتىٰ يرىٰ بياض خده الايمن وفی التسليمة الثانية عن يساره حتىٰ يرىٰ بياض خده

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور اگر مقتدی ہے تو اپنے امام اور نمازیوں کو سلام کرنے کی نیت کرے اور اگر تنہا نماز پڑھنے والا ہے تو حفاظت کرنے والے فرشتے اور کراماً کاتبین کو سلام کرنے کی نیت کرے۔(۱)

سلام پھیرنے میں دیر کردی

☆.....اگر کسی نے قعدۂ اخیرہ میں التحیات، درود شریف اور دعا پڑھنے کے بعد سلام نہیں پھیرا بلکہ کسی سوچ میں دیر تک خاموش رہا، تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔(۲)

☆.....نماز کے آخری قعدہ میں تشہد، درود اور دعا پڑھ کر سلام نہیں پھیرا، اس خیال سے بیٹھا رہا کہ سلام پھیر چکا ہے بعد میں یاد آیا کہ سلام نہیں پھیرا، تو یاد آتے ہی سہو سجدہ

= الایسر..... ویقول السلام علیکم ورحمة اللّٰه..... والسنة فی السلام ان تکون التسلیمة الثانیة اخفض من الاولیٰ وهو الاحسن. هندیة: ۱/۷۶. الباب الرابع فی صفة الصلاة. الفصل الثالث ط: رشیدیة کوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/۲۱۴ فصل فی سنن الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۱)..... ثم لا یخلو اما ان کان اماما او منفردا او مقتدیا فان کان اماماً ینوی بالتسلیمة الاولیٰ من علی یمینه من الحفظة والرجال والنساء وبالتسلیمة الثانیة من علی یساره منهم..... وان کان منفردا فعلی قول الاولین ینوی الحفظة لا غیر وعلی قول الحاکم ینوی الحفظة وجمیع البشر من اهل الایمان. واما المقتدی فینوی ما ینوی الامام وینوی الامام ایضا ان کان علی یمین الامام ینویه علی یساره وان کان علی یساره ینویه فی یمینه وان کان بحذائه فعند ابی یوسف ینویه فی یمینه.. وروی الحسن عن ابی حنیفة انه ینویه فی الجانبین ... الخ. بدائع الصنائع: ۱/۲۱۴. فصل فی سنن الصلاة ط:سعید، هندیة: ۱/۷۷ ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲)(وان طال تفکره) لتیقن المتروک(ولم یسلم حتیٰ استیقن) المتروک (ان کان زمن التفکر زائداً عن التشهد (قدر اداء رکن وجب علیه سجود السهو)لتاخیره واجب القیام للثالثه (والا) ای ان لم یکن تفکره قدر اداء رکن (لا) یسجد لکونه عفوا ،قوله (زائداً عن التشهد)ای الأول، اوالثانی سواء کان بعدالفراغ من الصلاةوالادعیة اوقبلهما الخ. حاشیة الطحطاوی علی المراقی. ص:۴۷۴. قبیل فصل فی الشک. ط:قدیمی. حلبی کبیر، ص: ۴۰۱، فصل فی سجود السهو. ط: نعمانیة. ص: ۴۶۵. ط: سهیل اکیڈمی لاهور، وقول البعض ودخل فی قوله أو عن اداء واجب ما لو شغله عن السلام لما فی الظهیریة لو شک بعد ما قعد قدر التشهد أصلی ثلاثا او اربعا حتیٰ شغله ذلک عن السلام ،ثم استیقن واتم صلاته فعلیه السهواه،وعلله فی البدائع بانه اخر الواجب وهو السلام .شامی: ۲/۹۳. و:۲/۸۱. باب سجود السهو ،.ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کر کے نماز پوری کر لے، اگر سہو سجدہ کئے بغیر نماز پوری کر لی تو نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

سلام سے نماز ختم کرنے کی وجہ

نماز کے آخر میں دائیں بائیں سلام پھیرنے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ نمازی نماز کے وقت گویا اس عالم سے باہر چلا گیا تھا، اور اللہ کے علاوہ ساری کائنات سے الگ تھلگ ہو کر اللہ کے دربار میں پہنچ گیا تھا، اب اس کے بعد پھر اس عالم میں دوبارہ واپس آیا ہے اور آنے والا ہر کسی کو سلام کرتا ہے اس لئے نماز کے آخر میں دائیں بائیں کے آدمی اور فرشتوں کو اور آگے کے امام کو سلام کرتا ہے۔

؎ جان سفر رفت و بدن اندر قیام = وقت رجعت زاں سبب گوید سلام (۲)

(احکام اسلام ص ۶۷)

سلام کا جواب

☆.....نماز کے دوران زبان سے کسی کے سلام کا جواب دینے سے نماز فاسد

---

(۱) وان سها عن السلام يعنى بالسهو عن السلام بانه اطال القعدة الاخيرة ساكنا قدر ركن او اكثر على ظن انه خرج من الصلاة ثم علم انه لم يخرج ولم يسلم فسلم يسجد للسهو لتاخير الواجب، حلبى كبير ص: ۴۰۱، فصل فى سجود السهو ،ط: نعمانية كوئٹه. وفى البحر عن الاسبيجابى وصاحب التجنيس: اذا بقى قاعد اعلى ظن انه سلم ثم تبين انه لم يسلم فانه يسلم ويسجد للسهو. البحر الرائق: ۹۲/۲. باب سجود السهو. ط: سعيد كراچى. وكذا لو اخر السلام بان ظن انه سلم واستمر قاعدا ثم علم انه لم يسلم فسلم زاد الفقير. ص: ۶۴. بحواله فتاوىٰ رحيميه: ۱۱۲/۵. دار الاشاعت كراچى.

(۲) واعلم ان السلام لا يصح من المصلى الا ان يكون المصلى فى حال صلاته مناجيا ربه غائبا عن كل ماسوى اللّٰه من الاكوان والحاضرين معه ،فاذا اراد الخروج من الصلاة والانتقال من تلك الحالة الى حالة مشاهدة الاكوان والجماعة سلم عليهم سلام القادم لغيبته عنهم فى صلاته عند ربه ،فان كان المصلى لم يزل مع الاكوان والجماعة ان كان فى جماعة فكيف يسلم عليهم من هذه حالته فانه ما برح عندهم فهلا استحى هذه المصلى حيث يرى بسلامه من صلاته انه كان عند اللّٰه فى تلك الحالة، فسلام العارف من الصلاة لانتقاله من حال الى حال فيسلم تسليمتين تسليمة على من ينتقل عنه و تسليمة على من قدم عليه الا ان يكون عند اللّٰه فى صلاته فلا يسلم على من انتقل عنه لان اللّٰه هو السلام فلا يسلم عليه .الفتوحات المكية: ۴۳۲/۱. فصل بل وصل فى التسليم من الصلاة ،ط: دار صادر بيروت.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہو جائے گی،(۱) اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

☆.....نماز کی حالت میں سر یا ہاتھ کے اشارے سے سلام کا جواب دینا مکروہ تنزیہی ہے۔(۲)

سلام کا راز

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح نماز شروع کرنے کے لئے "اللّٰہ اکبر" کی تعلیم دی، اسی طرح اس کو ختم کرنے کے لئے "السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ" کی تلقین کی، جس طرح نماز شروع کرنے کے لئے "اللّٰہ اکبر" سے بہتر کوئی لفظ نہیں ہے، اسی طرح نماز ختم کرنے کے لئے "السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ" سے بہتر کوئی لفظ نہیں۔

سب جانتے ہیں کہ سلام اس وقت کیا جاتا ہے جب ایک دوسرے سے الگ اور غائب رہنے کے بعد پہلی ملاقات ہو، اس لئے نماز ختم ہونے پر "السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ" کی تعلیم میں واضح اشارہ ہے کہ جب بندہ "اللّٰہ اکبر" کہہ کر نماز میں شامل ہوا، اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں عرض معروض اور درخواست شروع کر دی تو اس کو چاہئے کہ وہ اس وقت اس دنیا سے بلکہ اپنے ماحول اور دائیں بائیں والوں سے غائب

(۱) (یفسدها التکلم) .....(ورد السلام) ولو سهوا (بلسانه) لابیده بل یکره علی المعتمد، الدر مع الرد: ۱/ ۶۱۳-۶۱۵. باب ما یفسد الصلاة ،ومایکره فیها. ط: سعید. وفی الشامیة (قوله لا بیده... وصرح فی المنیة: بانه مکروه ای تنزیها، ۱/ ۶۱۶. باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها. ط: سعید کراچی. اذا سلم علیه رجل وهو یصلی فرد علیه السلام بلسانه بطلت صلاته ،اما اذا رد علیه بالاشارة فانها لا تبطل باتفاق. الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/ ۳۰۵. کتاب الصلاة، اذا رد السلام وهو یصلی .ط: دار الفکر ،بیروت.

(۲) (ولو رد) المصلی (السلام بیده او برأسه او طلب منه شئی فاومی برأسه) او عینیه او حاجبه ای قال نعم اولا فان صلاته (لا تفسد) بذلک .... وفی احکام القرآن للحلوانی ولا بأس للمصلی ان یجیبه برأسه ،حلبی کبیر، ص: ۴۴۵، فصل فیما یفسد الصلوٰة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، وانظر الحاشیة السابقة ایضا،البحر: ۲/ ۹. باب ما یفسد الصلاة ص: ۴۰۱. ط: سعید.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور الگ ہو جائے، اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی اس وقت اس کے دل کی نگاہ کے سامنے نہ رہے، پوری نماز میں اس کا یہی حال رہے۔

پھر جب آخری قعدہ میں تشہد، درود شریف اور آخری دعا اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کر کے اپنی نماز پوری کر لے، تو اس کے باطن یعنی دل کی کیفیت یہ ہو کہ گویا اب وہ کسی دوسری دنیا سے اس دنیا اور اپنے ماحول میں واپس آیا ہے، اور دائیں بائیں والے انسان اور فرشتوں سے اب اس کی نئی ملاقات ہو رہی ہے، اس لئے اب وہ ان کی طرف رخ کر کے اور ان ہی سے مخاطب ہو کر کہے "السلام علیکم ورحمة اللّٰه" یہ سلام کی حکمت اور راز ہے۔(۱)

سلام کرنا

☆.....اگر مسجد میں لوگ نماز، تلاوت یا وظائف وغیرہ میں مشغول نہ ہوں تو مسجد میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا بہتر ہے، اور اگر لوگ نماز اور وظائف وغیرہ میں مشغول ہیں یا مسجد میں کوئی نہ ہو تو مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ کہے "اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ".(۲)

اور اگر بعض افراد فارغ بیٹھے ہیں اور وہ نماز وغیرہ میں مشغول لوگوں سے اتنے

---

(۱) "سلام سے نماز ختم کرنے کی وجہ" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں، معارف الحدیث: ۳۰۸/۳، خاتمہ نماز کا سلام، ط: دار الاشاعت کراچی۔

(۲) ولو دخل ولم یر احداً یقول: السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین، الدر مع الرد: ۴۱۶/۲، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ط: سعید کراچی. و: ۵۹۶/۹، ط: دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان، هندیة: ۳۲۵/۵، کتاب الکراهیة، الباب السابع فی السلام، ط: رشیدیة کوئٹة. البحر الرائق: ۲۰۷/۸، کتاب الکراهیة، فصل فی البیع، ط: رشیدیة کوئٹة.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فاصلے پر ہیں کہ ان کو سلام کرنے سے یا ان کے سلام کے جواب سے نماز وغیرہ میں مشغول لوگوں کو حرج نہ ہوتا ہو تو سلام کی اجازت ہے ورنہ نہیں۔(۱)

☆.....نماز کے دوران کسی کو سلام کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

سلام کے بعد سہو سجدہ کرنا یاد آیا

''سجدہ سہو یاد نہ رہا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سلام کے دوران اقتداء کی

☆.....اگر جماعت کی نماز میں بعد میں آنے والے آدمی نے تکبیر تحریمہ کہی، اس کے بعد امام نے سلام پھیر دیا تو یہ شخص جماعت میں شامل ہو گیا، اپنی نماز شروع کرے، قعدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔(۳)

☆.....اور اگر امام نے ''السلام'' کا لفظ کہا، ابھی تک ''علیکم'' کا لفظ نہیں کہا، اس دوران آنے والے نے تکبیر تحریمہ کہی، تو اس کی اقتداء صحیح نہیں ہوئی کیونکہ

---

(۱) (قوله واذا اتى دار انسان الخ) ... وان دخل مسجداً وبعض القوم فى الصلاة، وبعضهم لم يكونوا فيها، يسلم وان لم يسلم لم يكن تاركا للسنة، رد المحتار على الدر المختار: ۴۱۳/۶، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى البيع، ط: سعيد كراچى.

(۲)..... (بخلاف السلام على انسان) للتحية، او على ظن انها ترويحة مثلا او سلم قائما فى غير جنازة (فانه يفسدها) مطلقا، وان لم يقل عليكم (ولو ساهيا فسلام التحية مفسد مطلقا. الدر مع الرد: ۶۱۵/۱، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى. هندية: ۹۸/۱، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه. البحر: ۸/۲، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، قوله والسلام ورده، ط: سعيد كراچى حلبى كبير، ص: ۴۴۲، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۳) (قوله وتنقضى قدوة بالاول اى بالسلام الاول قال فى التجنيس الامام اذا فرغ من صلاته، فلما قال السلام جاء رجل واقتدى به قبل ان يقول "عليكم" لا يصير داخلا فى صلاته لان هذا سلام، شامى: ۴۶۸/۱، باب صفة الصلاة، مطلب لاينبغى ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، ط:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سلام کے پہلے میم پر نماز ختم ہوجاتی ہے، اس لئے وہ شخص اپنی نماز علیحدہ پڑھے اور تکبیر تحریمہ علیحدہ کہہ کر نماز شروع کرے، اور اپنے آپ کو امام کا مقتدی نہ سمجھے۔(۱)

☆.....اگر جماعت کی نماز میں بعد میں آنے والے آدمی نے تکبیر تحریمہ کہی ،اور قعدہ میں بیٹھا تھا کہ امام نے سلام پھیر دیا، تو اس کو ''التحیات'' پڑھ کر کھڑا ہونا چاہیے اگر تشہد (التحیات) پڑھے بغیر ہی کھڑا ہو گیا تب بھی نماز ہو جائے گی، لیکن التحیات پڑھ کر اٹھنا بہتر ہے۔(۲)

☆.....امام دائیں طرف سلام پھیرنے والا تھا کہ کوئی شخص آکر امام کی نماز میں شامل ہو گیا، تو ایسی صورت میں امام کے سلام پھیرنے کے بعد تشہد پورا کر کے اٹھنا بہتر ہے اور اگر پورا تشہد نہیں پڑھا اور کھڑا ہو گیا تو یہ بھی جائز ہے۔(۳)

سلام کے دوران سینہ نہ پھیرے

نماز کے ختم کے وقت دونوں طرف سلام پھیرتے وقت صرف منہ پھیرنا کافی ہے سینہ نہ پھیرے۔(۴)

= سعید کراچی. وفیه أیضا(قوله فانه لا یتابعه الخ)..... وشمل باطلاقه ما لو اقتدی به فی اثناء التشهد الاول او الآخیر ، فحین قعد قام امامه او سلم ، ومقتضاه انه یتم التشهد ثم یقوم ولم اره صریحا، ثم رأیته فی الذخیرة ناقلا عن ابی اللیث المختار عندی انه یتم التشهد وان لم یفعل اجزأه ،ولله الحمد ، شامی: ۱/ ۴۹۶، باب صفة الصلاة،مطلب فی اطالة الرکوع للجائی، ط: سعید ،هندیة: ۱/ ۹۰، الفصل السادس فیما یتابع الامام وفیما لا یتابعه، ط: رشیدیة کوئٹة. حاشیة الطحطاوی علی المراقی،ص: ۳۰۹، فصل فیما یفعله المقتدی بعد فراغ امامه ، ط: قدیمی و دار الکتب العلمیة بیروت ، لبنان.

(۱، ۲، ۳) أیضاً.

(۴) ثم یسلم(تسلیمتین) تسلیمة عن یمینه وتسلیمة عن یساره ویحول (فی التسلیمة الاولیٰ وجهه عن یمینه حتیٰ یری بیاض خده الایمن، وفی التسلیمة الثانیة عن یساره حتیٰ یری بیاض خده الایسر ،الخ، هندیة: ۱/ ۷۶،الفصل الثالث فی سنن الصلاة،ط:رشیدیة کوئٹه.بدائع الصنائع: ۱/ ۲۱۴، کتاب الصلاة، فصل فی سنن الصلاة، ط : سعید کراچی.و :۲/ ۱۷، ط: دار الکتب العلمیة بیروت.لبنان.ص: ۴۰۱، ص: ۴۰۱.حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۷۴، کتاب الصلاة ، فصل فی بیان سننها، ط: دارالکتب العلمیة بیروت، لبنان، وقدیمی الدرمع الرد: ۱/ ۵۲۴، باب صفة الصلاة ، فصل فی بیان تالیف الصلاة ، الی انتهائها، مطلب فی خلف الوعید، ط: سعید.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سلام گردن جھکا کر پھیرنا

''گردن جھکا کر سلام پھیرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سلام میں مقتدی کا سانس امام سے پہلے ٹوٹ گیا

اگر '' السلام علیکم'' کہتے وقت مقتدی کا سانس امام سے پہلے ٹوٹ جائے تو مقتدی کی نماز صحیح ہو جائے گی، اور نماز میں کوئی خلل نہیں آئے گا۔(۱)

سمع اللّٰہ لمن حمدہ

رکوع سے قومہ میں آتے ہوئے امام کو صرف ''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ'' کہنا اور مقتدی کو ''رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ'' کہنا اور اکیلا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے دونوں کہنا سنت ہے۔(۲)

---

(۱) (قوله ولو اتمه الخ) اى لو اتم المؤتم به التشهد ، بان اسرع فيه وفرغ منه قبل اتمام امامه فاتىٰ بما يخرجه من الصلاة كسلام او كلام او قيام جاز: اى صحت صلاته لحصوله بعد تمام الاركان، لان الامام وان لم يكن اتم التشهد لكنه قعد قدره لان المفروض من القعدة قدر اسرع ما يكون من قراءة التشهد وقد حصل، وانما كره للمؤتم ذلك لتركه متابعة الامام بلا عذر ، فلو به كخوف حدث او خروج وقت جمعة او مرور مار بين يديه فلا كراهة ، شامى: ۱/۵۲۵، باب صفة الصلاة، مطلب فى خلف الوعيد وحكم الدعاء بالمغفرة للكافر ولجميع المؤمنين ، ط: سعيد و: ۲/۲۴۰، ط: دار الكتب العلمية بيروت. هندية: ۱/۷۱، الباب الرابع فى صفة الصلاة، حاشية الطحطاوى ، ص: ۳۱۱ فصل فيما يفعله المقتدى ، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان. و قديمى.

(۲) فان كان اماما يقول سمع الله لمن حمده بالاجماع وان كان مقتديا يأتى بالتحميد ولا يأتى بالتسميع بلا خلاف وان كان منفردا الاصح انه يأتى بهما كذا فى المحيط، وعليه الاعتماد كذا فى التاتار خانية، هندية: ۱/۷۴، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. الدرمع الرد: ۱/۴۹۷، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد و: ۲/۲۰۰، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان. البحر الرائق: ۱/۳۱۶، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کو غلط پڑھنا

"سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کو "سَمِعَ اللّٰهُ لِيُمَنْ حَمِدَهٗ" پڑھنا غلط ہے، اس لئے اس کے تلفظ کو صحیح طور پر ادا کرنے کی کوشش کرنا لازم ہوگا، البتہ اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

سنت اور فرض کے درمیان باتیں کرنا

سنت اور فرض کے درمیان دنیاوی باتیں کرنے سے ثواب میں کمی آجاتی ہے، البتہ فرض کے بعد جو سنتیں ادا کی گئی ہیں درمیان میں باتیں کرنے کی وجہ سے انہیں دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۲)

سنت پڑھنے کے لئے اذان کا انتظار کرنا

نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد سنت پڑھنے کے لئے اذان کا انتظار کرنا ضروری نہیں وقت داخل ہونے کے بعد جمعہ، ظہر، عصر، عشاء اور فجر کی سنتیں اذان سے پہلے پڑھنا درست ہے۔(۳)

---

(۱) ولو زاد كلمة او نقص كلمة او نقص حرفا او قدمه او بدله آخر ، لم تفسد ما لم يتغير المعنى. رد المحتار على در المختار: ۱/ ۶۳۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى. و: ۲/ ۳۹۶، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان. هندية: ۱/ ۷۹، الفصل الخامس فى مسائل زلة القارى :ط: رشيدية كوئٹه. فتاوىٰ دار العلوم ديوبند: ۴/ ۸۸، ط: دار الاشاعت كراچى.

(۲) (ولو تكلم بين السنة والفرض لا يسقطها ولكن ينقص ثوابها) وقيل تسقط ..... الدر مع الرد: ۲/ ۱۹، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب فى تحية المسجد، ط: سعيد كراچى. و: ۲/ ۴۶۱، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان. هندية: ۱/ ۱۱۳، الباب التاسع فى النوافل، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) عن ابى قتادة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: اذا اجاء احدكم المسجد فليصل سجدتين من قبل ان يجلس ، ابو داود : ۱/ ۷۴، باب ما جاء فى الصلاة عند دخول المسجد ، ط: مكتبه امداديه ملتان.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سنت ترک ہو جائے

اگر نماز میں سنت ترک ہو جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی ، بلکہ نماز ہو جاتی ہے ،باقی جان بوجھ کر سنت ترک کرنا درست نہیں ۔ کیونکہ اس سے قبولیت میں اثر پڑے گا ۔ہاں جن سنتوں کو چھوڑنے سے نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے ،ان سنتوں کو چھوڑنے کی صورت میں نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا ، کیونکہ جو نماز کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی جاتی ہے اس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے ۔(۱)

سنت چھوٹ جائے

نماز کی سنت چھوٹ جانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی ،اور سہو سجدہ واجب نہیں ہوتا البتہ جان بوجھ کر چھوڑنا گناہ ہے ۔(۲)

سنت شروع کی جماعت شروع ہوگئی

اگر ظہر کی سنت ایک رکعت پڑھنے کے بعد ظہر کی فرض نماز کی جماعت شروع ہو گئی تو دوسری رکعت پوری کر کے سلام پھیر کر فرض نماز کی جماعت میں شریک ہو جائے ،اور فرض نماز سے فارغ ہونے کے بعد پوری چار رکعت سنت موکدہ دوبارہ پڑھے ،اور

(۱،۲) (وسننها) ترک السنة لا یوجب فساداً ولا سهوا بل اساء ة لو عامدا غیر مستخف ، وقالو ا الاساء ة ادون من الکراهة ، الدر المختار (قوله لو عامدا غیر مستخف) فلو غیر عامد فلا اساء ة ایضا بل تندب اعادة الصلاة، الخ، شامی: ۱/ ۴۷۳ ۔ ۴۷۴، باب صفة الصلاة، مطلب سنن الصلاة، ط: سعید کراچی. (قوله وکذا کل صلاة، الخ) اقول: وقد ذکر فی الامداد بحثا ان کون الاعادة بترک الواجب واجبة لا یمنع ان تکون الاعادة مندوبة، بترک سنة، آه ، ونحوه فی القهستانی ، بل قال فی فتح القدیر: والحق التفصیل بین کون تلک الکراهة کراهة تحریم فتجب الاعادة او تنزیه فتستحب الخ، شامی: ۱/ ۴۵۷، باب صفة الصلاة، مطلب کل صلاة ادیت مع کراهة التحریم تجب اعادتها، ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پہلے جو دو رکعتیں پڑھی تھیں وہ نفل ہو جائیں گی۔(۱)

اور ظہر کے فرض کے بعد جو دو رکعت سنت موکدہ ہیں، ان دونوں رکعتوں کو چاہے فرض کے بعد پڑھے پھر پہلے والی چار رکعت سنت موکدہ پڑھے یا پہلے چار رکعت والی سنت موکدہ پڑھے پھر اس کے بعد دو رکعت سنت موکدہ پڑھے، دونوں صورتیں صحیح ہیں اور نیت ظہر کی سنت کی کرے۔(۲)

سنت فرض ایک جگہ پر پڑھنا

جس جگہ پر سنت نماز پڑھی ہے، فرض پڑھنے کے لئے اس جگہ سے ہٹنا ضروری نہیں، تاہم اگر فرض اور سنت الگ الگ جگہ پر پڑھنے کی جگہ ہے تو الگ الگ جگہ پر پڑھنا

---

(۱) والشارع فی نفل لا یقطع مطلقا) ویتمه رکعتین (وکذا سنة الظهر و) سنة (الجمعة اذا اقیمت او خطب الامام) یتمها اربعا (علی) القول (الراجح) لانها صلاة واحدة ،ولیس القطع للاکمال بل للابطال خلافا لما رجحه الکمال ، الدر المختار (قوله خلاف لما رجحه الکمال) حیث قال: وقیل یقطع علی رأس الرکعتین، وهو الراجح ، لانه یتمکن من قضائه بعد الفرض، ولاابطال فی التسلیم علی الرکعتین، فلا یفوت فرض الاستماع والاداء علی الوجه الاکمل بلا سبب، شامی: ۲/ ۵۳، باب ادراک الفریضة، مطلب صلاة رکعة واحدة باطلة لا صحیحة مکروهة، ط: سعید کراچی.

(۲) (بخلاف سنة الظهر) وکذا الجمعة (فانه) ان خاف فوت رکعة (یترکها) ویقتدی (ثم یأتی بها) علی انها سنة (فی وقتها) ای الظهر (قبل شفعه) عند محمد ، وبه یفتیٰ جوهره، الدر المختار، وفی الشامیة (قوله وبه یفتیٰ) اقول: وعلیه المتون ، لکن رجح فی الفتح تقدیم الرکعتین ، قال فی الامداد: وفی فتاویٰ العتابی انه المختار وفی مبسوط شیخ الاسلام، انه الاصح ، لحدیث عائشة "انه علیه الصلاة والسلام کان اذا فاتته الاربع قبل الظهر یصلیهن بعد الرکعتین وهو قول ابی حنیفة، وکذا فی جامع قاضیخان آه والحدیث قال الترمذی حسن غریب ، فتح، شامی: ۲/ ۵۹، ۵۸ باب ادراک الفریضة، مطلب هل الاساءة دون الکراهة او افحش ،ط: سعید کراچی. البحر : ۲/ ۷۵، باب ادراک الفریضة، ط: سعید ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی،ص: ۴۵۳، باب ادراک الفریضة، ط: قدیمی و دار الکتب العلمیة بیروت لبنان.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بہتر ہے۔(۱)

سنت کو چھوڑنا

سنت کو جان بوجھ کر یا سستی اور کاہلی کی وجہ سے چھوڑنا گناہ ہے اور سنت کو حقیر سمجھ کر چھوڑنا کفر ہے، ایسا آدمی کافر ہو جاتا ہے اور اگر بھولے سے سنت چھوٹ گئی تو نماز فاسد نہیں ہوگی اور سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔(۲)

سنت کی قضاء

اگر سنت موکدہ کی نماز اپنے وقت کے اندر ادا نہیں کی گئی تو وقت گذرنے کے بعد اس کی قضاء نہیں ہو سکتی۔ مثلاً ظہر کی فرض نماز سے پہلے چار رکعت سنت موکدہ ہے کسی نے پڑھی نہیں تو ظہر کی فرض نماز کے بعد ظہر کے وقت کے اندر اندر ادا کر سکتا ہے، لیکن ظہر کا وقت ختم ہونے کے بعد عصر یا مغرب کے وقت اس کی قضاء نہیں کر سکتا، اگر کوئی شخص تلافی کے طور پر چار رکعت نماز پڑھے گا تو وہ قضاء نہیں ہوگی بلکہ مستقل الگ نفل نماز ہو گی۔(۳)

---

(۱) ویکرہ للامام التنفل فی مکانه لا المؤتم ، (قوله ویکره الخ) بل یتحول ..... وکذا یکره مکثه قاعدا فی مکانه مستقبل القبلة فی صلاة لا تطوع بعدها... والکراهة تنزیهیة، شامی: ۱/ ۵۳۱، فصل فی بیان تالیف الصلاة، مطلب فیما لو زاده علی العدد الوارد فی التسبیح ، عقب الصلاة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۷۷، الفصل الثالث، فی سنن الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. النووی علی صحیح مسلم ، : ۱/ ۲۸۸، کتاب الجمعة، باب الامر بالتحول للنافلة، من موضع الفریضة، ط: قدیمی کراچی.

(۲) (بخلاف سنة الظهر) وکذا الجمعة (فانه) ان خاف فوت رکعة (یترکها) ویقتدی (ثم یأتی بها) علی انها سنة (فی وقتها) ای الظهر (قبل شفعه)، الدر المختار، وفی الشامیة: (قوله فی وقته) فلا تقضی بعده لا تبعا ولا مقصودا بخلاف سنة الفجر، شامی: ۲/ ۵۸، باب ادراک الفریضة، مطلب هل الاساءة دون الکراهة او افحش ، ط: سعید کراچی. البحر : ۲/ ۷۴ ـ ۷۵، باب ادراک الفریضه، ط: سعید کراچی.

(۳) (وسننها) ترک السنة لا یوجب فسادا ولاسهوا بل اساءة لو عامدا غیر مستخف ،وقالوا الاساءة أدون من الکراهة .الدر المختار .وفی الشامیة (قوله لو عامدا غیر مستخف)فلو غیر۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سنت کے بغیر جماعت پڑھانا

فرض سے پہلے کی سنت موکدہ پڑھے بغیر فرض نماز پڑھانا جائز ہے فرض نماز ہو جاتی ہے، البتہ اس کی عادت بنانا صحیح نہیں ہے۔(۱)

سنت موکدہ کا قعدۂ اولیٰ

''وتر کے قعدۂ اولیٰ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سنت مؤکدہ کی ہر رکعت میں سورت ملانا ضروری ہے

سنت موکدہ کی تمام رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت ملانا ضروری ہے، اگر کسی ایک رکعت میں سورت نہیں ملائی گئی تو آخر میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

سنت مؤکدہ کے بعد نوافل پڑھنا

اگر سنت مؤکدہ پڑھنے کے بعد جماعت میں دیر ہے، تو مزید نوافل پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے، شرعاً کوئی قباحت نہیں بلکہ ثواب ملے گا، البتہ فجر کے وقت سنت مؤکدہ

عامدفلا اساء ة ايضا بل تندب اعادة الصلاة كما قدمنا ه فى اول بحث الواجبات ولو مستخفا كفر لما فى النهر عن البزازية :لو لم ير السنة حقا كفر ؛ لأنه استخفاف ووجهه ان السنة احد الاحكام الشرعية المتفق على مشروعيتها عند علماء الدين ،فاذا انكر ذلك ولم يرها شيئا ثابتا ومعتبرا فى الدين يكون قد استخف بها واستهانها وذلك كفر "تامل"شامى :۱/ ۴۷۳، ۴۷۴،باب صفة الصلاة ،مطلب سنن الصلاة ،ط:سعيد ،البحر ۲/ ۴۹ باب الوتر والنوافل ،ط:سعيد ،هندية ۱/ ۱۱۲،الباب التاسع فى النوافل ،ط:رشيدية ، شامى ۱/ ۱۰۴ ،كتاب الطهارة ،مطلب فى السنة وتعريفها،ط:سعيد

(۱) عن عائشة ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا لم يصل اربعا قبل الظهر صلاهن بعدها ، ترمذى: ۱/ ۵۷، باب ما جاء فى الركعتين قبل الظهر وركعتين بعدها، (نوٹ ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی امام ہوا کرتے تھے۔

(۲) (وتفرض القراءة) عملا (فى ركعتى الفرض) مطلقا اما تعيين الاوليين على المشهور، (وكل النفل) للمنفرد لان كل شفع صلاة، الدر مع الرد: ۲/ ۲۸ ـ ۲۹ ، باب الوتر والنوافل، مطلب فى صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچى. وهى..... قراءة فاتحة الكتاب..... وضم سورة..... (فى الاوليين من الفرض)وهل يكره فى الاخريين ؟ المختار لا (و) فى (جميع) ركعات (النفل) لان كل شفع منه

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پڑھنے کے بعد اگر جماعت میں دیر ہے تو مزید نوافل پڑھنا درست نہیں بلکہ انتظار کرے یا قرآن مجید کی تلاوت کرے یا تسبیح، تہلیل، ذکر واذکار، استغفار اور درود شریف وغیرہ پڑھے یا قضاء نماز ہے تو لوگوں سے الگ ہو کر قضاء نماز پڑھے۔(۱)

سنت نماز

دن رات میں پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں، گویا یہ اسلام کا سب سے بڑا اور مضبوط ستون ہے، اور ایمان کے لئے ضروری ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے علاوہ ان فرض نمازوں کے آگے پیچھے اور دوسرے اوقات میں بھی کچھ رکعتیں پڑھنے کی ترغیب دی، پھر ان میں سے جن نمازوں کے لئے آپ نے تاکیدی الفاظ فرمائے یا دوسروں کو ترغیب دینے کے ساتھ ساتھ آپ نے بھی عملی طور پر زیادہ اہتمام فرمایا ان کو عرف عام میں ''سنت'' کہا جاتا ہے اور ان کے علاوہ کو ''نوافل'' کہا جاتا ہے۔(۲)

سنت نمازیں

(۱)...فجر کے وقت فرض سے پہلے دو رکعت (۲)...ظہر کے وقت چھ رکعت، چار رکعت سنت فرض سے پہلے اور دو رکعت سنت فرض کے بعد (۳)...مغرب کے وقت فرض کے بعد دو رکعت سنت (۴)...عشاء کے وقت فرض کے بعد دو رکعت سنت (۳)

صلاة، (و) كل (الوتر) احتياطا الخ، الدر مع الرد: ۱/ ۴۵۸-۴۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها، ط: سعيد كراچی. (والقراءة فرض فی جميع ركعات النفل) لمساوات الركعة الثانية للركعة الاولىٰ فی القراءة على ما سيأتی، وكل ركعتين من النفل صلوة على حدة، حلبی كبير، ص: ۲۷۵-۲۷۶، الثالث القراءة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۱) وكذا الحكم من كراهة نفل وواجب لغيره لا فرض وواجب لعينه (بعد طلوع فجر سوى سنته) لشغل الوقت به تقديرا، الدر مع الرد: ۱/ ۳۷۵، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعيد كراچی.

(۲) معارف الحديث: ۳/ ۳۱۹، كتاب الصلاة، سنتیں اور نوافل، ط: دار الاشاعت كراچی.

(۳) عن ام حبيبة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى فی يوم وليلة ثنتی عشرة ركعة

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

(۵)...تراویح کی بیس رکعت (۱)(۶)...تہجد کی نماز(۲) (۷)...تحیۃ المسجد(۳)
(۸)...احرام باندھنے سے پہلے دورکعت(۴) (۹)...کسوف کی دورکعت نماز(۴)
(۱۰)...خسوف کی دورکعت نماز۔(۶)

سنت ونفل پڑھنے کی جگہ

اگر مسجد میں جگہ ہے تو فرض نماز جہاں ادا کی ہے سنت اور نفل کو وہاں سے آگے پیچھے ہوکر کسی اور جگہ پڑھنا مستحب ہے، اسی طرح خواتین کے لئے بھی گھر میں یہی بہتر ہے، تاکہ قیامت کے دن ایک سے زائد جگہیں نماز پڑھنے پر گواہ بن جائیں اور اگر جگہ کی کمی ہے تو جہاں فرض نماز ادا کی ہے وہاں سنت اور نفل ادا کرسکتا ہے شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔(۷)

بنی له بیت فی الجنة اربعا قبل الظهر ، ورکعتین بعدها، ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء ورکعتین قبل صلاة الفجر ،رواه الترمذی، الدر مع الرد: ۲/ ۱۲ ، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی.

(۱) (التروایح سنة) مؤکدة لمواظبة الخلفاء الراشدین (للرجال والنساء) اجماعا الدر مع الرد: ۲/ ۴۳، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراویح، ط: سعید کراچی. (فصل فی التراویح) وهی خمس ترویحات کل ترویحة اربع رکعات بتسلیمتین کذا فی السراجیة، هندیة: ۱/ ۱۱۵ ، الباب التاسع فی النوافل ، فصل فی التراویح، ط: رشیدیة کوئٹه. وهی عشرون رکعة، الدر مع الرد: ۲/ ۴۵، باب الوتر والنوافل ، مبحث صلاة التروایح، ط: سعید کراچی.

(۲) ومن المندوبات رکعتا السفر والقدوم منه ، وصلاة اللیل واقلها علی ما فی الجوهرة ثمان الخ، الدر مع الرد: ۲/ ۲۴، باب الوتر والنوافل ، مطلب فی صلاة اللیل، ط: سعید کراچی.

(۳) (ویسن تحیة) رب (المسجد) وهی رکعتان الدر مع الرد: ۲/ ۱۸ ، باب الوتر والنوافل مطلب فی تحیة المسجد، ط: سعید کراچی.

(۴) (وصلی ندبا) قوله ندبا وفی الغایة انها سنة ،نهر وبه جزم فی البحر والسراج شامی: ۲/ ۴۸۱، کتاب الحج، فصل فی الاحرام وصفة المفرد بالحج، ط: سعید کراچی.

(۵) وفی العینی:صلاة الکسوف سنة الخ، الدرمع الرد: ۲/ ۱۸۳ ،باب الکسوف،ط:سعید کراچی.

(۶)الدر مع الرد: ۲/ ۱۸۳ ، باب الکسوف ، ط: سعید کراچی.

(۷)(ویستحب للامام بعد سلامه ان یتحول)الی یمین القبلة،وهوالجانب المقابل (الی جهة جهة یساره) ای یسار المستقبل لان یمین المقابل جهة یسار المستقبل الیه (لتطوع بعد الفرض) لان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سنت ونوافل کی حکمت

جن سنت یا نفل نمازوں کو فرض نمازوں سے پہلے پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے بظا ہران کی خاص حکمت اور مصلحت یہ ہے کہ فرض نماز جو اللہ تعالیٰ کے دربار عالی کی خاص الخاص حاضری ہے اس میں مشغول ہونے سے پہلے انفرادی طور پر دو چار رکعتیں پڑھ کر دل کو اس دربار سے آشنا اور مانوس کرے، اور ملأ اعلیٰ اور مقرب فرشتوں سے ایک قسم کا قرب اور مناسبت پیدا کر لی جائے۔

اور جن سنت یا نفل نمازوں کو فرض نماز کے بعد پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے، ان کی حکمت اور مصلحت بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ فرض نماز کی ادائیگی میں جو قصور رہ جاتا ہے اس کا تدارک بعد والی ان سنت اور نفلوں سے ہو جائے۔

فرضوں کے آگے یا پیچھے والی سنت اور نوافل کے علاوہ جن نوافل کی مستقل حیثیت ہے مثلاً ان میں اشراق، چاشت، اوابین، تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد اور رات میں تہجد یہ دراصل اللہ تعالیٰ کے قریب سے قریب تر ہونے کے لئے خاص کورس ہے، جو بندہ ترقی کر ناچاہے، اور اللہ سے زیادہ سے زیادہ قریب ہونا چاہے تو وہ یہ کورس ضرور کرے۔(۱)

=الیمین فضلا ولدفع الاشتباہ نظنہ فی الفرض فیقتدی بہ وکذلک للقوم ولتکثیر شھودہ لماروی ان مکان المصلی یشھد لہ یوم القیامۃ، مراقی الفلاح .قولہ :(لماروی ان مکان المصلی الخ)روی ابوھریرۃان رسول اللہ ﷺ تلا "یومئذتحدث اخبارھا"قال :اتدرون مااخبارھا؟قالوا:اللّٰہ ورسولہ اعلم ،قال فان اخبارھاان تشھدعلی کل عبد وامتبماعمل علی ظھرھاتقول عمل کذافی کذا"رواہ الترمذی ،وقال :حسن صحیح ونقل القرطبی فی تفسیرقولہ تعالی :فمابکت علیھم السماء والارض "عن علی وابن عباس رضی اللہ عنھما انہ یبکی علی المؤمن مصلاہ من الارض، ومصعدعملہ من السماء وتقدیر الآیۃعلی ھذافمابکت علیھم مصاعد اعمالھم من السماء ولامواضع عبادتھم من الارض آہ، ومن ھناقال عطاء الخراسانی مامن عبدیسجد للہ تعالی سجدۃ فی بقعۃ من بقاع الارض الاشھدت لہ یوم القیامتوبکت علیہ یوم یموت آہ ، ابن امیر حاج ملخصا،حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی ص:۳۱۳۔۳۱۴، فصل فی صفۃ الاذکار،باب الامامۃ.ط: قدیمی. الدرمع الرد: ۱/ ۵۳۱، باب صفۃالصلاۃ، قبیل فصل فی القراءۃ ، ط:سعید، النووی علی صحیح مسلم: ۱/۲۸۸، کتاب الجمعۃ،باب الامر بالتحول للنافلۃ من موضع الفرضیۃ ، ط : قدیمی.

(۱)معارف الحدیث:۳/ ۳۱۹، کتاب الصلوۃ، سنتیں اور نوافل، ط:دارالاشاعت۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سنتوں کو فرضوں پر فضیلت حاصل ہے

فجر کی سنت کے متعلق یہ حکم ہے کہ جب تک آخری قعدہ ملنے کی امید ہے سنت نہ توڑے،(۱) اور چار رکعت سنت کے بارے میں یہ حکم ہے کہ اگر تیسری رکعت میں جماعت شروع ہوگئی تو چار رکعت پوری کر کے جماعت میں شریک ہو جائے۔(۲)

اور اگر کوئی شخص مغرب یا فجر کی نماز الگ پڑھ رہا ہے، اگر دوسری رکعت کے سجدہ سے پہلے جماعت قائم ہو جائے تو فرض نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے۔

تو اس پر شبہ یہ ہے کہ سنتوں کو فرضوں پر فضیلت کیسے حاصل ہوئی کہ فرض نماز تو توڑ دی جائے اور سنت نہ توڑی جائے؟

---

(۱)(واذاخاف فوت)رکعتی (الفجر لاشتغاله بسنتهاترکها)لکون الجماعةاکمل (والا)بأن رجا ادراک رکعةفی ظاهرالمذهب وقیل التشهد واعتمده المصنف والشرنبلالی تبعاللبحر،لکن ضعفه فی النهر(لا)یترکها بل یصلیها عند باب المسجد ان وجد مکاناوالاترکها:لان ترک المکروه مقدم علی فعل السنة، الدرمع الرد: ۵۶/۲، وفی الشامیة:(قوله لکنه ضعفه فی النهر)..... قلت: لکن قواه فی فتح القدیربماسیاتی من ان من ادرک رکعة من الظهر مثلا فقد ادرک فضل الجماعةواحرز ثوابهاکمانص علیه محمدوفاقالصاحبیه وکذالوادرک التشهد یکون مدرکالفضیلتهاعلی قولهم .قال :وهذایعکرعلی ماقیل انه لو رجا ادراک التشهد لا یاتی بسنةالفجرعلی قول محمد.والحق خلافه لنص محمد علی ماناقضه آه، ای لان المدار هنا علی ادراک فضل الجماعة،وقد اتفقواعلی ادراکه بادراک التشهد، فیأتی بالسنةاتفاقاکمااوضحه فی الشرنبلالیة ایضا،وأقره فی شرح المنیةوشرح نظم الکنزوحاشیةالدرر لنوح آفندی، وشرحها للشیخ اسماعیل ونحوه فی القهستانی، وجزم به الشارح فی مواقیت الصلاة. شامی : ۵۶/۲، باب ادراک الفریضة، مطلب هل الاساء ةدون الکراهةاوافحش، ط:سعید.

(۲)(والشارع فی نفل لایقطع مطلقا)ویتمه رکعتین (وکذا سنة الظهر)وسنة (الجمعة اذا اقیمت او خطب الامام)یتمهااربعا(علی)القول (الراجح)لانهاصلاةواحدة،ولیس القطع للاکمال بل للابطال خلافالمارجحه الکمال. الدرمع الرد ص ۵۳/۲ وفی الشامیة.....ثم اعلم ان هذاکله حیث لم یقم الی الثالثة،امااان قام الیهاوقیدهابسجدة، ففی روایةالنوادر یضیف الیهارابعةویسلم، وان لم یقید هابسجده قال فی الخانیة:لم یذکرفی النوادر واختلف المشائخ فیه قیل یتمها اربعا ویخفف القراءة ،وقیل یعود الی القعدةویسلم وهذااشا[illegible] شرح المنیة:والاوجه ان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کا جواب یہ ہے تا کہ جماعت کا ثواب بھی مل جائے اور سنت بھی ادا ہو جائے۔

سنتوں کی قرأت

''نفل کی قرأت'' کے عنوان کو دیکھیں)۔

سنتوں کے بعد دعا

واضح رہے کہ فرض نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے کے بعد سنت اور نفل نماز الگ الگ ادا کی جاتی ہیں، اور الگ الگ سنت اور نفل پڑھنے کے بعد سب کا دوبارہ اکٹھا اور جمع ہونا، اور اکٹھے ہو کر دعا مانگنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ، تابعین اور تبع تابعین، اور ائمہ دین یعنی امام اعظم ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام احمدؒ، اور امام شافعیؒ سے ثابت نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور سلف صالحین کا طریقہ یہ تھا کہ فرض نماز جماعت سے ادا کرنے کے بعد دعا بھی امام اور مقتدی سب مل کر جماعت کے ساتھ کرتے تھے، اور سنتیں اور نفلیں الگ الگ پڑھا کرتے تھے تو دعا بھی ہر ایک الگ الگ کیا کرتے تھا۔

یہ تو ہو نہیں سکتا کہ فرض نماز ادا کرنے کے بعد تمام حضرات سنت اور نوافل ادا کرنے کے لئے گھر چلے جاتے پھر سنت و نوافل ادا کرنے کے بعد دوبارہ گھر سے مسجد میں دعا کے لئے جمع ہوتے۔

= يتمها لانها ان كانت صلاة واحدة فظاهر، وان كانت كغيرها من النوافل كل شفع صلاة، فالقيام الى الثالثة كالتحريمة المبتدأة واذا كان اول ما تحرم يتم شفعاً فكذا هنا، شامی: ۲/ ۵۴، باب ادراک الفريضة، مطلب صلاة ركعة واحدة باطلة، ط: سعيد.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کبھار کسی مصلحت یا ضرورت کی وجہ سے سنتیں مسجد میں پڑھنے کا اتفاق ہوا، تب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدیوں کے ساتھ ملکر دعا نہیں فرمائی، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سنتوں میں مشغول رہتے اور مقتدی اپنی اپنی نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد چلے جاتے اور دعا کے لئے انتظار نہ کرتے۔(۱)

سنتیں مقرر ہونے کی وجہ

انسان دنیوی کاموں میں مشغول ہونے کی وجہ سے اللہ کی یاد سے غافل ہوجاتے ہیں اس سے دل میں کدورت اور میل جمع ہوجاتی ہے، لہذا فرض نماز شروع کرنے سے پہلے دل کے میل اور کدورت کو دور کرکے دل کو صاف اور شفاف کرلینا چاہئے، تاکہ دل تمام مشغلوں سے خالی ہوکر صرف اللہ ہی طرف متوجہ ہو، اس لئے فرض نماز سے پہلے اور بعد میں یا صرف پہلے یا صرف بعد میں سنت مقرر کی گئی۔

بسا اوقات آدمی اس طرح نماز پڑھتا ہے کہ آداب کی رعایت نہ کرنے کی وجہ سے اس کو نماز کا پوری طرح فائدہ حاصل نہیں ہوتا، اس لئے فرائض کے بعد بھی اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے کچھ نماز اور مقرر کی گئی تاکہ فرائض میں جو کمی اور قصور ہوجائے وہ بعد کی سنتوں کے ذریعہ پورا کیا جائے اور تلافی ہوجائے۔ احکام اسلام ص ۶۸ (۲)

---

(۱) فتاوی رحیمیہ: ۶/۵۸، فرض نمازوں کے بعد سنن ونوافل سے فارغ ہوکر فاتحہ پڑھنا (دعاء ثانی) متفرقات صلوۃ، ط: دارالاشاعت 2003ء فتاوی دارالعلوم دیوبند: ۴/۲۱۲، فصل ثالث (مسائل سنن مؤکدۃ) ط: دارالاشاعت۔

(۲) فمنها رواتب الفرائض ،والاصل فيها ان الاشتغال الدنيوية لما كانت منسية ذكر الله صادة عن تدبر الاذكار وتحصيل ثمرة الطاعات فانها تورث اخلادا الى الهيئة البهيمية وقسوة ودهشا للملكية، وجب ان يشرع لهم مصقلة يستعملونها قبل الفرائض ليكون الدخول فيها على حين صفاء القلب وجمع الهمة .وكثيرا ما لا يصلى الانسان بحيث يستوفى فائدة الصلاة، وهو المشار اليه فى قوله ﷺ : كم من مصل ليس له من صلاته الا نصفها ثلثها ربعها" فوجب ان يسن بعدها صلاة تكملة للمقصود الخ. حجة الله البالغة: ۲/۱۵ . النوافل، ط: مكتبه رشيدية، دهلى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سنتیں مکان پر پڑھنا

سنتیں مسجد میں پڑھنے سے گھر میں پڑھنے کی فضیلت زیادہ ہے اور یہ حکم فرض نماز سے پہلے اور بعد والی دونوں قسم کی سنتوں کے لئے ہے (۱) لیکن اگر فرض نماز پڑھنے کے بعد گھر جانے کی صورت میں دنیوی کام میں مشغول ہونے کی وجہ سے سنت فوت ہونے کا اندیشہ ہے تو پھر سنت مسجد ہی میں پڑھ کر نکلے تا کہ سنت فوت نہ ہو (اور سنت مسجد میں بھی پڑھنا ثابت ہے)۔ (۲)

سنتیں نماز کی

۱.....تکبیر تحریمہ کہتے وقت سر کو نہ جھکانا۔ (۳)

۲.....تکبیر تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھوں کا اٹھانا (۴)، مردوں کو کانوں تک (۵) اور عورتوں کو شانوں تک دونوں ہاتھوں کا اُٹھانا سنت ہے، (۶) عذر کی حالت میں جہاں

(۱) الافضل فی السنن والنوافل المنزل لقوله علیه السلام صلوة الرجل فی المنزل افضل الاالمکتوبة الخ. عالمگیری: ۱/۱۱۳، الباب التاسع فی النوافل، ط:ماجدیة.

(۲) (قوله والافضل فی النفل الخ)..... صلاة المرء فی بیته ..... مالم یلزم منه خوف شغل عنها لو ذهب لبیته، او کان فی بیته مایشغل باله ویقلل خشوعه فیصلها حینئذ فی المسجد لان اعتبار الخشوع ارجح، رد المحتار: ۲/۲۲، باب الوتر والنوافل، ط:سعید.

(۳) وان لایطأطئ رأسه عند التکبیر ای لایخفضه، شامی: ۱/۴۷۵، باب صفة الصلاة مطلب قولهم الاساءة دون الکراهة، ط:سعید.

(۴) ویرفع یدیه مع التکبیر وهو سنة لان النبی ﷺ واظب علیه. حلبی کبیر، ص:۲۹۸، صفة الصلاة، ط:سهیل اکیڈمی لاهور، وکذافی عالمگیری ص ۱/۷۲، ط:ماجدیة. شامی: ۱/۴۷۴. باب صفة الصلاة، ط:سعید.

(۵) اذا افتتح الصلوة کبر ثم رفع یدیه حتی یحاذی بابهامی اذنیه. حلبی کبیر ص: ۲۹۹، صفة الصلاة، ط:سهیل اکیڈمی لاهور.

(۶) (و) اما (المرأة) فانها (ترفع) یدیها عند التکبیر (حذاء ثدیها) بحیث تکون رؤوس اصابعها حذاء منکبیها (حلبی کبیر، ص: ۳۰۰، صفة الصلاة، ط:سهیل اکیڈمی لاهور).

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تک اٹھا سکتے ہیں کافی ہے۔

۳.....تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف کرنا سنت ہے۔(۱)

۴.....ہاتھ اٹھاتے وقت انگلیوں کو نہ بہت کشادہ کرے اور نہ بہت ملائے بلکہ نارمل حالت میں رکھنے کی کوشش کرے۔(۲)

۵.....تکبیر تحریمہ کے فوراً بعد ہاتھوں کو باندھ لینا سنت ہے، مردوں کے لئے ناف کے نیچے، اور عورتوں کے لئے سینے پر باندھنا سنت ہے۔(۳)

۶.....مردوں کو اس طرح ہاتھ باندھنا کہ داہنی ہتھیلی بائیں پر رکھ لیں، اور داہنے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں کلائی کو پکڑ لیں، اور تین انگلیاں بائیں کلائی پر بچھا دیں(۴) اور عورتوں کو اس طرح کہ دائیں ہتھیلی بائیں ہتھیلی پر رکھ لیں، انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں کلائی کو پکڑنا ان کے لئے مسنون نہیں ہے۔(۵)

---

(۱)حتی تکون الاصابع مع الکشف مستقبلةللقبلة، شامی: ۱/۴۷۵، باب صفة الصلاة، ط:سعید.

(۲)(فی السنن).....نشرالاصابع عند التکبیربدون تکلف ضم ولاتفریج (حلبی کبیر،ص: ۳۸۲فصل فی السنن ،ط:سهیل اکیڈمی لاهور. شامی : ۱/۴۷۴، باب صفةالصلاة، مطلب سنن الصلاة،ط:سعید.

(۳)من السنة فی الصلوةوضع الاکف علی الاکف تحت السرة..... واما المرأة فانها (تضعهما تحت ثدییها)بالاتفاق. حلبی کبیر،ص: ۳۰۱،صفة الصلاة،ط:سهیل اکیڈمی) وضع الیمین من الیدین علی الشمال منها....علی الصدرللمرأة،حلبی کبیر،ص: ۳۸۲،سنن الصلاة. شامی: ۱/۴۸۶، فصل فی بیان تألیف الصلاة، مطلب فی حکم القراء ة بالشاذ،ط:سعید.

(۴)فکیفیةالجمع ان یضع کف الیمنی علی کف الیسری ویحلق الابهام والخنصر علی الرسغ ویبسط الاصابع الثلثةعلی الذراع .حلبی کبیر،ص: ۳۰۱صفةالصلوة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، حاشیةالطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۵۸، فصل فی بیان سننها،ط:قدیمی.

(۵)ویسن وضع المرأةیدیهاعلی صدرهامن غیر تحلیق لانه استرلها.حاشیةالطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۵۹، فصل فی بیان سننها،ط:قدیمی .

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۷.....ہاتھ باندھنے کے فوراً بعد "سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ" مکمل ثنا پڑھنا۔(۱)

۸.....امام اور منفرد کے لئے ثناء کے بعد "اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ" پڑھنا اور مسبوق کے لئے امام کے سلام کے بعد کھڑے ہو کر پہلی رکعت کے شروع میں "اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ" پڑھنا۔(۲)

۹.....ہر رکعت کے شروع میں سورہ فاتحہ یعنی "اَلْحَمْدُلِلّٰہِ" سے پہلے "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھنا سنت ہے اور یہ امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے ہے۔(۳)

۱۰.....امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے سورۂ فاتحہ کے ختم پر آمین کہنا سنت ہے اور اگر امام بلند آواز سے قرأت کرتا ہے تو تمام مقتدیوں کے لئے

---

(۱)(فی السنن).....(الثناء)ای قراءۃ سبحانک اللھم الخ ، حلبی کبیر،ص: ۳۸۲، فصل فی السنن، ط: سھیل اکیڈمی لاھور، حاشیۃالطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۵۹ ،فصل فی بیان سننھا،ط:قدیمی

(۲)ثم بعد الاستفتاح (یتعوذ)لقولہ تعالی فاذاقرأت القرآن الآیۃای اذااردت قراءۃ القرآن وھو سنۃعند عامۃالعلماء..... واماالمسبوق فلایاتی بہ عندھما الابعد مفارقۃالامام) لانہ محل قراءتہ. حلبی کبیرص:۳۰۳۔۳۰۴، صفۃالصلاۃ،ط:سھیل اکیڈمی . ویسن التعوذفیقول اعوذباللہ من الشیطن الرجیم ،وھوظاھرالمذھب .او استعیذالخ واختارہ الھندوانی للقراءۃ فیأتی بہ المسبوق کالامام والمنفرد لاالمقتدی لانہ تبع للقراءۃ عندھما.حاشیۃالطحطاوی علی المراقی ص: ۲۵۹۔۲۶۰، فصل فی بیان سننھا،ط:قدیمی .

(۳)(ثم).....(یسمی)ای یقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم (فیاتی بھا)ای بالتسمیۃ(فی اول کل رکعۃ). حلبی کبیرص: ۳۰۶، صفۃالصلاۃ، ط: سھیل اکیڈمی . حاشیۃالطحطاوی علی المراقی ص: ۲۶۰، فصل فی بیان سننھا، ط: قدیمی، ھندیۃ ۱/ ۷۴ الفصل الثالث فی سنن الصلاۃ وآدابھا وکیفیتھا. ط: رشیدیۃ.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سورۂ فاتحہ کے ختم پر آہستہ آواز سے آمین کہنا سنت ہے۔(۱)

۱۱.....آمین آہستہ کہنا سنت ہے۔(۲)

۱۲.....قیام کی حالت میں دونوں قدموں کے درمیان چار انگل کے برابر فاصلہ رکھنا چاہئے۔(۳)

۱۳.....فجر اور ظہر کے وقت فرض نمازوں کی پہلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد طوال مفصل کی سورتوں کا پڑھنا، عصر اور عشاء کے وقت اوساط مفصل کی سورتوں میں سے سورتیں پڑھنا اور مغرب میں قصار مفصل پڑھنا، بشرطیکہ سفر اور ضرورت کی حالت نہ ہو، سفر اور ضرورت کی حالت میں جو بھی سورت پڑھنا چاہے پڑھ سکتا ہے۔(۴)

(۱، ۲) (و) ثامنها (التأمين و)..(الاخفاء بهن)ای بالاربع المذكورة من الثناء ومابعده). حلبی كبير، ص: ۳۸۲، سنن الصلوة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور. (و)يسن (التأمين للامام والماموم والمنفرد. حاشية الطحطاوی على المراقی، ص: ۲۶۰، فصل فی بيان سننها، ط: قديمی كراچی. التأمين سنة لقوله عليه الصلاة والسلام..... ويخفی الامام والمقتدون آمين. حلبی كبير ص ۳۰۹ صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی.

(۳)ويسن (تفريج القدمين فی القيام قدراربع اصابع)لانه اقرب الی الخشوع مراقی الفلاح ،وفی حاشية الطحطاوی :قوله (ويسن تفريج القدمين فی القيام قدراربع اصابع)نص عليه فی كتاب الاثرعن الامام ،ولم يحک فيه خلافا. ص: ۲۶۲ فصل فی بيان سننها،ط:قديمی، شامی : ۱/ ۴۴۴، باب صفة الصلاة،بحث القيام،ط:سعيد.

(۴)(وای سورة شاء)وفی الضرورة بقدر الحال (و)يسن (فی الحضر)لامام ومنفرد،ذكره الحلبی والناس عنه غافلون (طوال المفصل)من الحجرات الی آخر البروج (فی الفجر والظهر و)منها الی اخر ــ لم يكن ــ (اوساطه فی العصر والعشاء و)باقيه(قصاره فی المغرب)ای فی كل ركعة،واختار فی البدائع عدم التقدير ،وانه يختلف بالوقت والقوم. الدرمع الرد: ۱/ ۵۳۹ ــ ۵۴۱، فصل فی القراءة مطلب السنة تكون سنة عين وسنة كفاية،ط:سعيد(قوله وفی الضرورة بقدر الحال)..... فإن كان فی السفر فی حالة الضرورة بان كان علی عجلة من السير اوخائفا من عدو اولص يقرأ الفاتحة وای سورة شاء الخ. شامی: ۱/ ۵۳۹، فصل فی القراءة، ط: سعيد.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۱۴.....فجر کی فرض نماز کی پہلی رکعت میں دوسری رکعت کی نسبت لمبی سورت پڑھنا۔(۱)

۱۵.....رکوع میں جاتے وقت "اللّٰہ اکبر" کہنا سنت ہے، کہنے کا طریقہ یہ ہے کہ تکبیر اور رکوع کی ابتداء ساتھ ہی ہو، اور رکوع میں پہنچتے ہی تکبیر ختم ہو جائے۔(۲)

۱۶.....مردوں کے لئے رکوع میں دونوں گھٹنوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑنا، اور عورتوں کے لئے صرف دونوں گھٹنوں پر ہاتھ رکھ لینا سنت ہے۔(۳)

۱۷.....مردوں کے لئے رکوع میں ہاتھ کی انگلیوں کو کشادہ کر کے گھٹنوں کو پکڑنا، اور عورتوں کے لئے ملا کر رکھنا۔(۴)

---

(۱) (وتطاول اولی الفجر علی ثانیتها)بقدر الثلث، وقیل النصف ندبا، فلو فحش لا بأس به (فقط) الدر المختار (قوله وتطاول الخ)ای یطیلها الامام وهی مسنونة اجماعا اعانة علی ادراک الرکعة الاولی لان وقت الفجر وقت نوم وغفلة الخ. شامی: ۱/ ۵۴۱-۵۴۲، فصل فی القراءة، ط:سعید. ویسن (اطالة الاولی فی الفجر) اتفاقا للتوارث من لدن رسول اللّٰہ ﷺ الی یومنا هذا الخ. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۶۴ فصل فی بیان سننها، ط:قدیمی.

(۲)(ثم) کما فرغ (یکبر) مع الانحطاط (للرکوع) (قوله مع الانحطاط) افاد ان السنة کون ابتداء التکبیر عن الخرور وانتهائه عند استواء الظهر، وقیل انه یکبر قائما، والاول هو الصحیح کما فی المضمرات وتمامه فی القهستانی. شامی: ۱/ ۴۹۳، فصل فی بیان تألیف الصلاة، مطلب قراءة البسملة بین الفاتحة والسورة حسن، ط:سعید حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۸۲، فصل فی کیفیة ترتیب، ط: قدیمی.

(۳)ویعتمد بیدیه علی رکبتیه ....والمرأة تنحنی فی الرکوع یسیرا ولا تعتمد ولا تفرج اصابعها. عالمگیری: ۱/ ۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: ماجدیة) الدرمع الرد: ۱/ ۴۹۳، فصل فی بیان تألیف الصلاة، ط: سعید، شامی ۱/ ۴۹۴ ط:سعید حلبی کبیر ص: ۳۱۶، صفة الصلاة، ط:سهیل

(۴)ویفرج بین اصابعه ولا یندب الی التفریج الا فی هذه الحالة.....والمرأة.....لا تفرج اصابعها ولکن تضم یدیها وتضع علی رکبتیها. عالمگیری: ۱/ ۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط:ماجدیه. الدرمع الرد: ۱/ ۴۹۳، فصل فی بیان تألیف الصلاة، ط:سعید.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۱۸.....رکوع کی حالت میں پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا۔(۱)

۱۹.....مردوں کے لئے رکوع کی حالت میں اچھی طرح جھکنا کہ پیٹھ اور سر ین سب برابر ہو جائیں اور عورتوں کے لئے صرف اتنا جھکنا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائے۔(۲)

۲۰.....رکوع میں کم سے کم تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ" کہنا۔(۳)

۲۱.....مردوں کے لئے رکوع میں دونوں ہاتھوں کا پہلو سے جدا رکھنا۔(۴)

۲۲.....قومہ میں امام کو صرف "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہنا اور مقتدی کو

---

(۱)ثم کبر..... راکعا..... (مسویارأسه بعجزه آخذار کبتیه بیدیه)ویکون الرجل مفرجاا صابعه ناصباساقیه واحناؤهماشبه القوس مکروه. حاشیةالطحطاوی علی المراقی ص: ۲۸۲، فصل فی کیفیة ترتیب، ط: قدیمی. شامی: ۱/ ۴۹۴، فصل فی بیان تألیف الصلاة،ط:سعید.

(۲)ویبسط ظهره حتی لو وضع علی ظهره قدح من ماء لاستقر ولاینکس رأسه ...والمرأة تنحنی فی الرکوع یسیرا. عالمگیری: ۱/ ۷۴، الباب الثالث،ط:ماجدیه حلبی کبیر ص:۳۱۵، صفةالصلاة، ط:سهیل. حاشیةالطحطاوی علی المراقی ص: ۲۲۸، باب شروط الصلاة وارکانها،ط:قدیمی. ص: ۲۸۲فصل فی کیفیةترتیب ،ط:قدیمی. الدرمع الرد: ۱/ ۴۹۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة،ط:سعید.

(۳)(ویقول فی رکوعه سبحان ربی العظیم ثلاثاوذلک ادناه)لمااخرج ابوداؤد والترمذی وابن ماجة انه علیه الصلاةوالسلام قال اذارکع احدکم فلیقل ثلاث مرات سبحان ربی العظیم وذلک ادناه الخ حلبی کبیر،ص: ۳۱۶،صفةالصلاة،ط:سهیل .هندیة: ۱/ ۷۲. الفصل الثالث فی سنن الصلاة،ط:رشیدیة.حاشیةالطحطاوی علی المراقی،ص: ۲۸۲، فصل فی کیفیة ترتیب،ط:قدیمی، وص: ۲۶۵فصل فی بیان سننها،ط:قدیمی. شامی: ۱/ ۴۹۴. فصل فی تالیف الصلاة، ط:سعید.

(۴)ویسن (تفریج اصابعه)لقوله ﷺ لانسؓ اذا رکعت فضع کفیک علی رکبتیک وفرج بین اصابعک وارفع یدیک عن جنبیک الخ .حاشیةالطحطاوی علی المراقی ص: ۲۶۲فصل فی بیان سننها،ط:قدیمی .

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

صرف "رَبَّنَاوَلَکَ الْحَمْدُ "اور منفرد کو دونوں کہنا۔(۱)

۲۳.....سجدے میں جاتے وقت "اللّٰہ اکبر "کہنا۔(۲)

۲۴.....سجدے میں جاتے وقت پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھنا، پھر ہاتھوں کو، پھر ناک کو، پھر پیشانی کو، اور اٹھتے وقت پہلے ناک کو اٹھانا، پھر پیشانی کو، پھر ہاتھوں کو، پھر گھٹنوں کو اٹھانا۔(۳)

۲۵.....سجدے کی حالت میں منہ کو دونوں ہاتھوں کے درمیان میں رکھنا۔(۴)

۲۶.....مردوں کے لئے سجدے کی حالت میں اپنے پیٹ کو رانوں سے اور کہنیوں کو پہلو سے علیحدہ رکھنا اور باہوں کو زمین سے اٹھا کر رکھنا اور عورتوں کے لئے پیٹ کو رانوں سے اور کہنیوں کو پہلو سے ملا کر رکھنا اور باہوں کو زمین پر بچھا کر رکھنا۔(۵)

---

(۱)فان کان اماما یقول سمع اللہ لمن حمدہ بالاجماع وان کان مقتدیا یاتی بالتحمید ولا یاتی بالتسمیع ..... وان کان منفردا الاصح انہ یأتی بھما کذافی المحیط (عالمگیری: ۱/۷۴. الفصل الثالث ،ط:ماجدیہ کوئٹہ) (البحر الرائق: ۱/۳۱۶. فصل واذاارادالدخول فی الصلاۃ کبر الخ، ط:ایچ ایم سعید. حلبی کبیر ص:۳۱۸صفۃالصلاۃ،ط:سہیل .الدرمع الرد: ۱/۴۹۷، فصل فی تألیف الصلاۃ،ط:سعید.

(۲) (سننھا)..... وتکبیر السجود. ھندیۃ ۱/۷۲ الفصل الثالث ط: ماجدیۃ. ثم یکبر مع الخرور ویسجد، الدر مع الرد ۱/۴۹۷ فصل فی بیان تالیف الصلاۃ، ط: سعید.

(۳-۴)قالوا اذا ارادالسجود یضع اولاماکان اقرب الی الارض فیضع رکبتیہ اولاثم یدیہ ثم انفہ ثم جبھتہ واذاارادالرفع یرفع اولاجبھتہ ثم انفہ ثم یدیہ ثم رکبتیہ. عالمگیری: ۱/۷۵، الفصل الثالث، ط:ماجدیہ . الدرمع الرد: ۱/۴۹۷. فصل فی بیان تالیف الصلاۃ،ط:سعید. حاشیۃالطحطاوی علی المراقی،ص: ۲۶۷ فصل فی بیان سننھا،ط:قدیمی. حلبی کبیر ص: ۳۲۱، صفۃالصلاۃ،ط:سہیل.

(۵)ویضع یدیہ فی السجود..... ویعتمد علی راحتیہ ویبدی ضبعیہ عن جنبیہ ولایفترش ذراعیہ..... ویجافی بطنہ عن فخذیہ.....والمرأۃ لاتجافی فی رکوعھاوسجودھاوتقعدعلی رجلیھاوفی السجدۃ تفترش بطنھاعلی فخذیھا. عالمگیری: ۱/۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاۃ،ط:رشیدیۃ. حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص:۲۶۷ ـ ۲۶۸، فصل فی بیان سننھا،ط:قدیمی. الدرمع الرد: ۱/۵۰۳، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ،ط:سعید.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۲۷.....سجدے کی حالت میں دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر رکھنا۔(۱)

۲۸.....سجدے کی حالت میں دونوں پیروں کی انگلیوں کو قبلے کی طرف رکھنا۔(۲)

۲۹.....سجدے کی حالت میں دونوں رانوں کو ملا کر رکھنا۔(۳)

۳۰.....سجدے میں کم از کم تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" کہنا۔(۴)

۳۱.....سجدے سے اٹھتے وقت تکبیر کہتے وقت سر کا زمین سے اٹھانا۔(۵)

۳۲.....قعدۂ اولیٰ، دوسرا قعدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان خاص کیفیت سے بیٹھنا، اور خاص کیفیت سے بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ داہنا پیر انگلیوں کے بل کھڑا رکھے، اور اس کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور بایاں پیر زمین پر بچھا کر اس پر بیٹھے، دونوں ہاتھ رانوں پر ہوں، انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے قریب ہوں اور عورتیں اپنی بائیں سرین پر بیٹھیں اور داہنے زانو کو بائیں زانو پر رکھ لیں اور بایاں پیر داہنی طرف نکال دیں، اور

---

(۱)ولا یندب الی التفریج الافی هذه الحالة ولا الی الضم الافی حالة السجود. هندیة: ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط:رشیدیة. الدرمع الرد: ۱/۴۷۶، قبل آداب الصلاة، ط:سعید.

(۲)ویضع یدیه فی السجود.....ویوجه اصابعه نحو القبلة وکذا اصابع رجلیه، هندیة: ۱/۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط:رشیدیة، الدرمع الرد: ۱/۵۰۳، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط:سعید.

(۳)انظر الحاشیة رقم نمبر(۱)

(۴)ویقول فی سجوده سبحان ربی الاعلی ثلاثا وذلک ادناه کذا فی المحیط، عالمگیری: ۱/۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلوة، ط:ماجدیة کوئٹه.

(۵)(ثم یرفع رأسه ویکبر) والسنة فیه ان یرفع رأسه حتی یستوی جالسا. عالمگیری: ۱/۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: ماجدیة.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دونوں ہاتھ بدستور رانوں پر ہوں۔(۱)

۳۳.....التحیات میں ''لاالـه'' کہتے وقت داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر، اور چھوٹی انگلی اور اسکے آس پاس کی باقی انگلیاں بند کر کے کلمہ کی انگلی کا اٹھانا، اور '' الااللّٰه'' کہتے وقت جھکا دینا اور باقی انگلیوں کو آخر تک بدستور باقی رکھنا۔(۲)

۳۴.....فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں کے بعد باقی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔(۳)

۳۵.....قعدۂ اخیرہ میں ''التحیات'' کے بعد ''درود شریف'' پڑھنا۔(۴)

---

(۱)(واذارفع رأسه من السجدةالثانيةفي الركعةالثانية افترش رجله اليسرى)وجلس عليهاونصب اليمنى نصباووجه اصابعه نحوالقبلةووضع يديه على فخذيه وبسط اصابعه كذافي الهداية ولاياخذ الركبة هو الاصح كذا في الخلاصة وان كانت امرأة جلست على اليتهااليسرى واخرجت رجليهامن الجانب الايمن كذافي الهداية. عالمگيرى: ۱/۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة،ط:ماجديه كوئٹه. الدرمع الرد: ۱/۵۰۸، فصل في بيان تاليف الصلاة،ط:سعيد.

(۲)(قوله بل في متن دررالبحار وشرحه الخ).....والفتوى اى المفتى به عندناخلافه:اى خلاف عدم الاشارةوهوالاشارةعلى كيفيةعقدثلاثةوخمسين كماقال به الشافعي واحمد.وفي المحيط انهاسنة،يرفعهاعندالنفي، ويضعها عند الاثبات، وهوقول ابى حنيفةومحمد،وكثرت به الآثار والاخبار فالعمل به اولى الخ فهوصريح في ان المفتى به هوالاشارةبالمسبحة مع عقد الاصابع على الكيفيةالمذكورةلامع بسطهافانه لااشارةمع البسط عندنا..... وصفتها:ان يحلق من يده اليمنى عند الشهادةالابهام والوسطى ويقبض البنصروالخنصر، ويشيربالمسبحة..... وحررت فيهاانه ليس لناسوى قولين:الاول وهوالمشهورفي المذهب بسط الاصابع بدون اشارة. الثاني بسط الاصابع الى حين الشهادةفيعقدعندهاويرفع السبابةعندالنفي ويضعها عندالاثبات وهذااعتمده المتأخرون لثبوته عن النبى ﷺ بالاحاديث الصحيحة،ولصحةنقله عن ائمتنا الثلاثة،الخ شامى: ۱/۵۰۸ ـ ۵۰۹، فصل في بيان تاليف الصلاة،قبل مطلب مهم في عقدالاصابع عندالتشهد،ط:سعيد.

(۳)(واكتفى)المفترض (فيمابعدالاوليين بالفاتحة)فانهاسنةعلى الظاهر،ولوزادلابأس به، الدرمع الرد: ۱/۵۱۱، فصل في بيان تاليف الصلاةمطلب مهم في عقد الاصابع عندالتشهد ،ط:سعيد.

(۴)وصلى على النبى ﷺ الدرمع الرد: ۱/۵۱۲، فصل في بيان تاليف الصلاة،مطلب مهم في عقدالاصابع عندالتشهد،ط:سعيد.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۳۶.....درود شریف کے بعد کسی ایسی دعا کا پڑھنا جو قرآن کریم یا احادیث سے ثابت ہو، اگر کوئی ایسی دعا پڑھی گئی جو قرآن اور احادیث سے ثابت نہ ہو، تب بھی جائز ہے۔ بشرطیکہ ایسی چیز کی دعا ہو کہ اس کا طلب کرنا اللہ کے سوا کسی سے ممکن نہ ہو۔(۱)

۳۷....."السلام علیکم" کہتے وقت دائیں اور بائیں طرف منہ پھیرنا۔(۲)

۳۸..... پہلے سلام میں دائیں طرف اور دوسرے سلام میں بائیں طرف منہ پھیرنا۔(۳)

۳۹.....امام کے لئے بلند آواز سے "السلام علیکم" کہنا۔(۴)

۴۰.....دوسرے سلام کی آواز پہلے سلام کی آواز کی نسبت سے پست ہونا۔(۵)

۴۱.....امام کے لئے اپنے سلام میں اپنے تمام مقتدیوں کی نیت کرنا، خواہ مرد ہوں یا عورتیں، لڑکے ہوں یا مخنث اور کراماً کاتبین وغیرہ فرشتوں کی نیت کرنا۔

اور مقتدیوں کے لئے اپنے ساتھ نماز پڑھنے والے تمام لوگوں کی، اور کراماً کاتبین فرشتوں کی نیت کرنا اور اگر امام داہنی طرف ہے تو داہنے سلام میں، اور اگر امام بائیں طرف

(۱)(ودعاء)بالعربية،وحرم بغيرها"نهر"لنفسه وابويه واستاذه المؤمنين .....(بالأدعية المذكورة في القرآن والسنة،لا بما يشبه كلام الناس)اضطرب فيه كلامهم ولاسيما المصنف، والمختار كماقاله الحلبي ان ماهوفي القرآن او في الحديث لايفسد،ومالیس في احدهماان استحال طلبه من الخلق لايفسدوالايفسدلوقبل قدرالتشهدالدرمع الرد: ۱/ ۵۲۱ - ۵۲۴، فصل في بيان تاليف الصلاة،مطلب في الدعاء بغير العربية،ط:سعيد.

(۲)(ثم يسلم عن يمينه ويساره حتى يرى بياض خده .الدرمع الرد: ۱/ ۵۲۴، فصل في بيان تاليف الصلاة،مطلب في خلف الوعيد وحكم الدعاء بالمغفرة للكافرولجميع المؤمنين ،ط:سعيد

(۳)عندالتسليمةالاولى الى منكبه الايمن وعندالثانية الى منكبه الايسر. عالمگيری : ۱/ ۷۳، الباب الثالث في سنن الصلوة،ط: ماجديه .)

(۴-۵)والسنةفي السلام ان تكون التسليمةالثانيةاخفض من الاولى كذافي المحيط، عالمگيری : ۱/ ۷۶، الفصل الثالث في سنن الصلاة ،ط: ماجديه)الدرمع الرد: ۱/ ۵۲۶، فصل في بيان تاليف الصلاة،مطلب في خلف الوعيدوحكم الدعاء بالمغفرة،ط: سعيد.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے تو بائیں سلام میں، اور اگر امام برابر میں ہے تو دونوں سلاموں میں امام کی بھی نیت کرنا۔ (۱)

سوال کے جواب میں.....

☆.....نماز کے دوران کسی کے سوال پر قرآن مجید کی آیت پڑھ کر جواب دینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ (۲)

☆.....نماز کے دوران کسی بھی سوال کا جواب دینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ (۳)

---

(۱)(وینوی)الامام بخطابه (السلام علی من فی یمینه ویساره)ممن معه فی صلاته .ولوجنااونساء ....(والحفظة فیهما)بلانیةعددکالایمان بالانبیاء الخ. الدرالمختارمع الرد: ۱/ ۵۲۶، (قوله والحفظة)بالجرعطفاعلی من ،ولم یقل الکتبةیشمل من یحفظ اعمال المکلف وهم الکرام الکاتبون ،ومن یحفظ من الجن وهم المعقبات ،ویشمل کل مصل فان المیزلاکتبة له الخ. شامی: ۱/ ۵۲۷، فصل فی بیان تالیف الصلاة،مطلب فی وقت ادراک فضیلةالافتتاح ،ط:سعید.

(۲)اذاقرأ القرآن اوذکرالله تعالی یرید خطاب انسان امره بشئ اونهاه عن شئ تفسدصلاته . عالمگیری: ۱/ ۹۹، الباب السابع فیمایفسدالصلاة.....،ط:مکتبه ماجدیه کوئٹه . شامی : ۱/ ۶۲۱، باب مایفسدالصلاةومایکره فیها،ط:سعید. البحرالرائق : ۲/ ۹، ط:رشیدیه.

(۳)(وکذا)یفسدها(کل ماقصدبه الجواب)کأن قیل أمع الله اله؟ فقال لااله الاالله ،اومالک فقال ...الخیل والبغال والحمیر-اومن این جئت فقال - وبئرمعطلةوقصرمشید- الدر مع الرد ۱/ ۶۲۱ باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب المواضع التی لا یجب فیها رد السلام، ط: سعید.(قوله کل ماقصدبه الجواب)ای عندهمالصیرورةالثناء کلام الناس بالقصدکخروج القراء ةبقصد الخطاب، والجواب بما لیس بثناء مفسداتفاقا،کذافی غررالأفکار، ومثله فی الدررحیث قال :قیدبالتحمید ونحوه لان الجواب بمالیس بثناء مفسداتفاقا.شامی: ۱/ ۶۲۱، باب مایفسدالصلاةومایکره فیها،ط:سعید.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سوچتا رہا

اگر کوئی شخص قرأت کرنے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے ایک رکن یعنی تین مرتبہ "سبحان اللہ" کہنے کی مقدار کھڑا سوچتا رہا، تو اس پر سہو سجدہ واجب ہے۔(۱)

سودی رقم سے بنائے ہوئے گھر میں نماز پڑھنا

اگر حلال رقم سے تعمیر شدہ مکان موجود ہے تو اس صورت میں سودی رقم سے بنائے ہوئے گھر میں نماز پڑھنا مکروہ ہوگا، اور اگر حلال رقم سے بنایا ہوا گھر موجود نہیں تو اس صورت میں مجبوراً ایسے مکان میں نماز پڑھ لے نماز ہو جائے گی۔(۲)

سورت "التحیات" کی جگہ پڑھ لی

"التحیات کی جگہ سورت پڑھ لی" کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت الگ الگ پڑھے

نماز کی جن رکعتوں میں سورت ملانا ضروری ہے، وہاں ہر رکعت میں پوری پوری ایک چھوٹی سورت پڑھنا بہتر ہے، اگر ایک رکعت میں کسی سورت کا کچھ حصہ پڑھا، اور

---

(۱)(قوله ان لم يسجد له)اى للسهو ،وهذاقيدلقوله والسهواذلاسجود فى العمدقيل الافى اربعةلوترک القعدةالاولى عمداوشک فى بعض الافعال فتفكرعمداحتى شغله ذلک عن ركن الخ. شامى: ۱/ ۴۵۶، باب صفةالصلاة،مطلب واجبات الصلاة،ط:سعيد

(و)اعلم انه (اذا شغله ذلک) الشک فتفكر (قدراداء ركن ولم يشتغل حالة الشک بقراءة ولا تسبيح ذكره فى الذخيرة(وجب عليه سجود السهوفى)جميع (صورالشک)الدرمع الردوفى الشامية:(قوله واعلم الخ)قال فى المنيةوشرحهاالصغيرة:ثم الاصل فى التفكرانه ان منعه عن اداء ركن كقراءة آية اوثلاث او ركوع اوسجود اوعن اداء واجب كالقعود يلزمه السهو لاستلزام ذلک ترک الواجب وهو الاتيان بالركن أو الواجب فى محله الخ. شامى: ۲/ ۹۳، باب سجود السهو ،ط:سعيد.

(۲)فتاوى رحيميه: ۶/ ۲۳، متفرقات صلوة،ط:دارالاشاعت .

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دوسری رکعت میں اسی سورت کا دوسرا حصہ پڑھا تو یہ جائز ہے لیکن بلاضرورت افضل نہیں ہے۔(۱)

سورۃ الناس امام نے پڑھ لی مسبوق کیا پڑھے

''امام نے سورۃ الناس پڑھی تو مسبوق کیا کرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت ایک پڑھنے کا ارادہ تھا دوسری پڑھ لی

''ارادہ کے خلاف سورت پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت ایک سے زائد پڑھنا

''دو سورتیں ایک رکعت میں پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت ایک شروع کی پھر دوسری سورت پڑھی

اگر کسی نے نماز میں کوئی سورت شروع کی پھر دوسری سورت پڑھی، تو اس صورت میں نماز صحیح ہے اور سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱)(وضم)اقصر(سورة) كالكوثر اوماقام مقامها،وهو ثلاث آيات قصار،نحو.ثم نظر..ثم عبس وبسر ثم ادبر واستكبر.وكذالو كانت الآية اوالآيتان تعدل ثلاثاقصاراذكره الحلبي. الدرمع الرد: ۱/۴۵۸، باب صفةالصلاة،مطلب كل صلاةاديت مع كراهةالتحريم تجب 'عادتها،ط؛سعيد،شامي : ۱/۵۳۷ ـ ۵۳۸، فصل فى القراء ة،قبيل مطلب فى الفرق بين فرض العين وفرض الكفاية،ط:سعيد.

لان السنةفى الحضرفى كل ركعة سورة تامةكما يأتى شامى ۱/۵۳۹ فصل فى القراء ة،مطلب السنة تكون سنةعين وسنة كفاية، ط: سعيد....مع انهم صرحوابان الافضل فى كل ركعة الفاتحة وسورة تامة. شامى: ۱/۵۴۱،ط:سعيد.

(۲) وفى القنية:قراءةفى الاولى الكافرون وفى الثانية الم ترأو لتبت ثم،ذكريتم وقيل يقطع ويبدأ. الدرمع الرد: ۱/۵۴۷. (قوله ثم ذكريتم)افادأن التنكيس او الفصل بالقصيرةانمايكره اذاكان عن قصد ،فلوسهوافلاكمافى شرح المنيةواذاانتفت الكراهة فاعرضه عن التى شرع فيهالاينبغى .وفى الخلاصةافتتح سورةوقصده سورةاخرى فلماقرأآية اوآيتين ارادان يترك تلك السورةويفتتح التى ارادهايكره .وفى الفتح ولوكان اى المقروء حرفاواحدا. شامى : ۱/۵۴۷،قبيل باب الامامة، ط: سعيد.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سورت ایک ہے اس کی کچھ کچھ آیتیں پڑھنا

''ایک ہی سورت کی کچھ کچھ آیتیں پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت ایک ہے دو رکعت میں پڑھنا

''ایک سورت کو دونوں رکعت میں پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت بھول گیا

''سورت چھوڑ جائے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت پڑھ کر رکوع میں چلا گیا

اگر کوئی شخص نماز میں صرف سورت پڑھ کر رکوع میں چلا گیا تو سہو سجدہ واجب ہوگا،(۱) اگر آخر میں سہو سجدہ کر لیا تو بہتر ورنہ اس نماز کو وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

سورت پڑھنا

☆.....امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے فرض کی پہلی دو

(۱)اذاترک الفاتحةفی الاولیین او احداهمایلزمه السهو .هندیه: ۱/ ۱۲۶، الباب الثانی عشرفی سجود السهو،،ط:رشیدیه البحر ۲/ ۹۳باب سجود السهو،ط:سعید، بدائع الصنائع ۱/ ۱۶۰، فصل فی الواجبات الاصلیةفی الصلاة،ط:سعید

الدر المختارمع الرد: ۱/ ۴۵۸، باب صفةالصلاة،مطلب کل صلاةادیت مع کراهةالتحریم تجب اعادتها.

(۲)(ولهاواجبات)لاتفسدبترکهاوتعادوجوبافی العمدوالسهوان لم یسجدله وان لم یعدهایکون فاسقاآثماالدرمع الرد: ۱/ ۴۵۶، باب صفةالصلاة،مطلب واجبات الصلاة،ط:سعید.

[تنبیه]قیدفی البحرفی باب قضاء الفوائت وجوب الاعادةفی اداء الصلاةمع کراهةالتحریم بماقبل خروج الوقت ،امابعده فتستحب الخ. شامی : ۱/ ۴۵۷، باب صفةالصلاة مطلب کل صلاةادیت مع کراهةالتحریم تجب اعادتها،ط:سعید.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانا واجب ہے۔(۱) اور فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری کوئی سورت نہ ملانا سنت ہے، اگر کسی نے فرض نماز کی آخری دو رکعتوں میں یا ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری کوئی سورت ملالی تو سنت کے خلاف ہوگا لیکن سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔(۲)

☆.....فرض نماز کے علاوہ باقی تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورت ملانا واجب ہے۔(۳)

☆.....نمازی کو اختیار ہے پوری سورت پڑھے یا کم از کم تین آیات پڑھ لے

---

(۱) وتجب قراءۃ الفاتحۃ وضم السورۃ او ما یقوم مقامہا من ثلاث آیات قصارا او آیۃ طویلۃ فی الاولیین بعد الفاتحۃ. ہندیہ: ۱/ ۷۱، الفصل الثانی واجبات الصلاۃ، ط: رشیدیہ بدائع الصنائع: ۱/ ۱۶۰، فصل فی الوجبات الاصلیۃ فی الصلاۃ، ط: سعید. البحر الرائق: ۲/ ۹۴، باب سجود السہو، ط: سعید. ردالمحتار: ۱/ ۴۴۶. باب صفۃ الصلاۃ، مبحث القراءۃ، ط: سعید

واطلق فشمل الامام والمنفرد کما صرح بہ فی المجتبی من انہ یسن فی حق المنفرد ما یسن فی حق الامام من القراءۃ. البحر: ۱/ ۳۴۰، فصل واذا ارادالدخول فی الصلاۃ کبر، ط: سعید، قولہ ولا یقرأ المؤتم بل یستمع وینصت الخ البحر: ۱/ ۳۴۳، ط: سعید.

(۲) واشار بقولہ اکتفی بالفاتحۃ الی انہ لا یزید علیہا.... حتی لو قرأ ہا فی الاخریین ساہیا لم یلزمہ السجود..... وان کان الاولی الاکتفاء بہا. البحر الرائق: ۱/ ۳۲۶، فصل واذا ارادالدخول الخ، ط: سعید (قولہ المختار لا) ای لا یکرہ تحریما بل تنزیہا لانہ خلاف السنۃ الخ. شامی: ۱/ ۴۵۹، باب صفۃ الصلاۃ، قبیل مطلب کل شفع من النفل صلاۃ، ط: سعید. البحر: ۱/ ۳۲۶، فصل واذا ارادالدخول فی الصلاۃ کبر الخ، ط: سعید. ہندیہ: ۱/ ۱۲۶، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ط: رشیدیہ

(۳) وقیدنا بالفرائض لان النفل والواجب تجب القراءۃ فی جمیع الرکعات بالفاتحۃ والسورۃ. البحر: ۱/ ۳۲۷، فصل واذا ارادالدخول فی الصلاۃ کبر، ط: سعید. ہندیہ: ۱/ ۱۱۳، الباب التاسع فی النوافل، ط: رشیدیہ. الدرالمختار مع الرد: ۱/ ۴۵۹، باب صفۃ الصلاۃ، ط: سعید. ہندیہ: ۱/ ۷۱، الفصل الثانی واجبات الصلاۃ، ط: رشیدیہ. شامی: ۱/ ۴۴۶، باب صفۃ الصلاۃ، مبحث القراءۃ، ط: سعید.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

واجب ادا ہو جائے گا۔(۱)

☆.....سورۂ فاتحہ کو پہلے پڑھنا اور سورت کو بعد میں پڑھنا واجب ہے، اگر کوئی شخص سورت کو پہلے اور سورۂ فاتحہ کو بعد میں پڑھے گا تو واجب ادا نہیں ہوگا اور سجدۂ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۲)

☆.....اگر کوئی امام مغرب یا عشاء کی پہلی اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت ملانا بھول گیا تو وہ تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت بلند آواز سے پڑھے،(۳) اور آخر میں سہو سجدہ کرے۔(۴)

اور اگر منفرد (تنہا نماز پڑھنے والے) سے بھی ایسا ہو گیا تو وہ بھی اس طرح سورت ملالے، البتہ منفرد کے لئے بلند آواز سے قرأت کرنا ضروری نہیں اور آخر میں سہو سجدہ کرے۔

(۱) ثم یضم الی الفاتحة سورة او ثلث آیات. هندیه: ۱/ ۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، الخ، ط: رشیدیة. الدر مع الرد: ۱/ ۴۵۸، باب صفة الصلاة مطلب کل صلاة ادیت مع کراهة التحریم تجب اعادتها.، ط: سعید. البحر الرائق: ۱/ ۳۱۳، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة، ط: سعید.

(۲) ثم اعلم ان فی مسئلة القراءة الواجبة واجبین آخرین .....احدهما وجوب تقدیم الفاتحة علی السورة.....حتی قالوا لو قرأ حرفا من السورة قبل الفاتحة ساهیا ثم تذکر یقرأ الفاتحة ثم السورة ویلزمه سجود السهو. البحر الرائق: ۱/ ۲۹۶، باب صفة الصلاة، ط: سعید. هندیه: ۱/ ۷۱، الفصل الثانی فی واجبات الصلاة.، ط: رشیدیه. ردالمحتار: ۱/ ۴۶۰، باب صفة الصلاة، مطلب کل شفع من النفل صلاة، ط: سعید.

(۳) ومن قرأ فی العشاء فی الاولیین السورة ولم یقرأ بفاتحة الکتاب لم یعد الفاتحة فی الاخریین، وان قرأ الفاتحة ولم یزد علیها قرأ فی الاخریین الفاتحة والسورة یجهر بهما هو الصحیح هکذا فی الهدایة. هندیة ۱/ ۷۱ الفصل الثانی فی واجبات الصلاة، ط: رشیدیه. شامی ۱/ ۴۵۹ باب صفة الصلاة، مطلب کل شفع من النفل صلاة، ط: سعید. کنز الدقائق ص: ۳۸ ط: رحمانیه.

(۴) یجب تعیین الاولیین من الثلاثیة والرباعیة المکتوبتین للقراءة المفروضة حتی لو قرأ فی الاخریین من الرباعیة دون الاولیین اوفی احدی الاولیین واحدی الاخریین ساهیا وجب علیه سجود السهو، هندیة ص/ ۷۱ الفصل الثانی فی واجبات الصلاة، ط: رشیدیة.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سورت پہلی رکعتوں میں نہیں پڑھی

''پہلی رکعتوں میں سورت نہیں پڑھی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت پہلے پڑھ لی فاتحہ بعد میں

''فاتحہ سے پہلے سورت پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت پہلے پڑھی

☆.....اگر پہلی یا دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے سورت پڑھی تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہوگا۔(۱)

☆.....اگر واجب، سنت اور نوافل کی کسی بھی رکعت میں ایسا ہی کیا تو اس میں بھی سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۲)

سورت چھوڑ جائے

☆.....اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والے مرد یا عورت نے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی اور سورت نہیں ملائی اور رکوع میں چلا گیا، پھر رکوع میں یا رکوع کے بعد یاد آیا، تو وہ کھڑا ہو کر سورت پڑھے، پھر دوبارہ رکوع کرے، اور آخر میں سجدۂ سہو کرے، کیونکہ رکوع میں تاخیر بھی ہوگئی، اور تکرار بھی ہو گیا، ایسی صورت میں سہو سجدہ واجب ہوتا ہے۔(۳)

---

(۱)ولو اخر الفاتحة عن السورة فعليه سجود السهو. الفتاوى الهندية ۱/ ۱۲۶ الباب الثانى عشر فى سجود السهو، ط: رشيديه ردالمحتار ۱/ ۴۶۰ باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد. البحر الرائق ۲/ ۹۴ باب سجود السهو، ط: سعيد

(۲)ايضاً.

(۳)ولو تذكرها فى ركوعه قرأها واعاد الركوع، الدر المختار (قوله ولو تذكرها) اى السورة (قوله قرأها) اى بعد عوده الى القيام (قوله واعاد الركوع) لان مايقع من القراءة فى الصلاة يكون

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....اگر رکوع میں یا رکوع کے بعد یاد نہیں آیا بلکہ دوسری رکعت میں یاد آیا، تو پہلی رکعت میں جو سورت رہ گئی تھی اس کو دوسری رکعت میں پڑھ لے اور آخر میں سہو سجدہ کرے، نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

سورت خاص کرنا

نماز میں پڑھنے کے لئے کسی سورت کو خاص کرنا، اور ہمیشہ اسی سورت کو پڑھنا مکروہ ہے، ہاں اگر دوسری سورتیں یاد نہیں تو مکروہ نہیں ہوگا۔(۲)

سورت درمیان سے چھوڑ دی

☆.....اگر نمازی نے پہلی رکعت میں ایک سورت پڑھی پھر دوسری رکعت

= فرضافیرتفض الرکوع ویلزمه اعادته ،لان الترتیب بین القراء ة والرکوع فرض کمامربیانه فی الواجبات الخ، شامی: ۱/ ۵۳۶، باب صفةالصلاةفصل فی القراء ة،مطلب تحقیق مهم فیمالوتذکرفی رکوعه انه لم یقرأ فعادتقع القراء ةفرضا،ط:سعید ، شامی : ۱/ ۴۶۱، قوله امافیمالایتکرر.باب صفةالصلاة،مطلب کل شفع من النفل صلاة،ط:سعید وانظرالحاشیةالتالیةایضا. بدائع: ۱/ ۱۷۲، فصل فی بیان المتروک ساهیاهل یقضی ام لا،ط:سعید ، البحر: ۲/ ۹۴، باب سجودالسهو،ط:سعید، تاتارخانیة: ۱/ ۴۶۰،ط:ادارةالقرآن ، شامی : ۱/ ۵۳۷.

(۱)(ولوترک سورةاولی العشاء)مثلاولوعمدا(قرأهاوجوبا)وقیل ندبا(مع الفاتحةجهرافی الاخریین)لان الجمع بین جهرومخافتةفی رکعةشنیع ،الدرالمختار(قوله مثلا)زاده لیعم مالوترکهافی رکعةواحدة..... ویسجد للسهولوساهیاالخ، شامی: ۱/ ۵۳۵، باب صفةالصلاة،فصل فی القراء ة،ط:سعید. بدائع : ۱/ ۱۷۲، فصل فی بیان المتروک ساهیاهل یقضی ام لا؟ط:سعید.

(۲)ویکره ان یوقت شیئامن القرآن لشئ من الصلوات. هندیه: ۱/ ۷۸، الفصل الرابع فی القراء ة ، ط:رشیدیه، تاتارخانیة: ۱/ ۴۵۴-۴۵۵،ط:ادارةالقرآن (قوله ولم یتعین شئ من القرآن لصلاة)لاطلاق قوله تعالی: فاقرؤا ماتیسرمن القرآن ،اراد بعدم التعیین عدم الفرضیة و الا فالفاتحة متعینةعلی وجه الوجوب لکل صلاة،واشارالی کراهةتعیین سورةلصلاةلمافیه من هجرالباقی وایهام التفضیل . البحر: ۱/ ۳۴۲، فصل واذا ارادالدخول فی الصلاةکبر،ط:سعید، الدرمع الرد: ۱/ ۵۴۴، فصل فی القراء ة،ط:سعید.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں دوسری سورت پڑھی لیکن درمیان میں ایک چھوٹی سورت چھوڑ دی، تو یہ مکروہ تنزیہی ہے مثلاً پہلی رکعت میں "اَرَأَیْتَ الَّذِیْ" اور دوسری رکعت میں "قُلْ یَاأَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ" پڑھی اور درمیان میں "اِنَّآ اَعْطَیْنَا" کی سورت چھوڑی تو یہ مکروہ تنزیہی ہے نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ کرنا لازم نہیں ہوگا، البتہ اس طرح درمیان سے ایک چھوٹی سورت چھوڑنا مناسب نہیں۔(۱)

☆.....اور اگر درمیان میں بڑی سورت چھوڑ دی تو مکروہ تنزیہی نہیں ہوگی اور بڑی سورت سے مراد "سورۂ بقرہ" سے "سورہ لم یکن" تک ہے۔(۲)

سورت درمیان سے چھوڑنا

☆.....اگر دو سورتیں دو رکعتوں میں پڑھی جائیں، اور دونوں سورتوں کے درمیان میں کوئی چھوٹی سورت جس میں تین آیتیں ہوں چھوڑ دی جائے تو مکروہ تنزیہی ہے۔(۳) مثال: پہلی رکعت میں "سورۂ تکاثر" پڑھی جائے، اور دوسری رکعت میں

(۱)(قوله ویکره الفصل بسورة قصیرة) اما بسورة طویلة بحیث یلزم منه اطالة الرکعة الثانیة اطالة کثیرة فلا یکره شرح المنیة: کما اذا کانت سورتان قصیرتان، وهذا لو فی رکعتین اما فی رکعة فیکره الجمع بین سورتین بینهما سورا و سورة "فتح" وفی التاتارخانیة: اذا جمع بین سورتین فی رکعة رأیت فی موضع انه لا بأس به وذکر شیخ الاسلام لا ینبغی له ان یفعل علی ما هو ظاهر الروایة. وفی شرح المنیة: الاولی ان لا یفعل فی الفرض ولو فعل لا یکره الا ان یترک بینهما سورة او اکثر. شامی: ۱/۵۴۶، وفیه ایضا: (قوله ثم ذکریتم) افاد ان التنکس او الفصل بالقصیرة انما یکره اذا کان عن قصد فلو سهوا فلا کما فی شرح المنیة. شامی: ۱/۵۴۷، قبیل باب الامامة، ط: سعید. هندیه: ۱/۷۸، الفصل الرابع فی القراءة، ط: رشیدیه، تاتارخانیة: ۱/۴۵۲، ط: ادارة القرآن. حلبی کبیر، ص: ۴۹۳ تتمات فیما یکره من القرآن فی الصلاة وما لا یکره، ط: سهیل.

(۲) (قوله ویکره الفصل بسورة قصیرة) اما بسورة طویلة بحیث یلزم منه اطالة الرکعة الثانیة اطالة کثیرة فلا یکره الخ شامی ۱/۵۴۶ فصل فی القراءة قبل باب الامامة ط: سعید. هندیة: ۱/۷۸، الفصل الرابع فی القراءة ط: رشیدیة.

(۳) ایضا.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"سورۂ همزه" پڑھی جائے، اور درمیان میں "سورۂ عصر" جو تین آیتوں پر آیتوں پر مشتمل ہے چھوڑ دی جائے، تو مکروہ تنزیہی ہے، اور یہ کراہت فرض نماز کے ساتھ خاص ہے، نفل نمازوں میں ایسا کیا جائے گا تو مکروہ نہیں ہوگا۔ (۱)

☆.....ایسی دو سورتوں کا ایک رکعت میں پڑھنا جن کے درمیان کوئی سورت ہو خواہ چھوٹی ہو یا بڑی، ایک ہو یا ایک سے زیادہ مکروہ تنزیہی ہے اور یہ کراہت بھی صرف فرض نماز کے ساتھ خاص ہے، نفل میں مکروہ نہیں ہے۔ (۲)

سورت سے پہلے "بسم اللّٰه" پڑھنا

سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھنے سے پہلے "بسم الله الرحمن الرحيم" پڑھنا مستحب ہے۔ (۳)

سورت کا ایک ایک حصہ پڑھنا

نماز کی ایک رکعت میں ایک سورت کا ایک حصہ پڑھنا اور دوسری رکعت میں اسی سورت کا دوسرا حصہ پڑھنا جائز ہے، نماز صحیح ہو جائے گی، البتہ بلاضرورت ایسا کرنا بہتر

---

(۱) هذا كله في الفرائض واما في السنن فلا يكره. هندية: ۱/ ۷۹، ط: رشيدية، تاتارخانية: ۱/ ۴۵۳، ط: ادارة القرآن، انظر الحاشية السابقه رقم (۴).

(۲) واذا جمع بين سورتين بينهما سورا او سورة واحدة في ركعة واحدة يكره .....هذا كله في الفرائض واما في السنن فلا يكره. هندية: ۱/ ۷۸ - ۷۹، ط: رشيديه. تاتارخانية: ۱/ ۴۵۲ - ۴۵۳، ط: ادارة القرآن، انظر الحاشية السابقة رقم (۴)

(۳) ان سمى بين الفاتحة والسورة كان حسنا عند ابى حنيفة. البحر الرائق: ۱/ ۳۱۲، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر. ط: سعيد. وذكر في المحيط: المختار قول محمد، وهو ان يسمى قبل الفاتحة وقبل كل سورة في كل ركعة. شامى: ۱/ ۴۹۰، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها، قبل مطلب "الفتوى" آكد وابلغ من لفظ المختار" ط: سعيد

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہیں ہے۔(۱)

سورت کا کچھ حصہ ایک رکعت میں اور کچھ حصہ دوسری رکعت میں پڑھنا

''سورت کا ایک ایک حصہ پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت کو فاتحہ کے بعد پڑھنا واجب

نماز میں سورۂ فاتحہ کو پہلے اور سورت کو بعد میں پڑھنا واجب ہے، اگر کوئی شخص سورت کو پہلے اور فاتحہ کو بعد میں پڑھے گا تو واجب ادا نہیں ہوگا، اور سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

سورت کی آخری آیات پڑھنا

نماز میں کسی سورت کی آخری چند آیات پڑھنا بھی بلا کراہت جائز ہے۔(۳)

سورت کے آخری حروف کو رکوع کی تکبیر کے ساتھ ملانا

جہاں سورت کا آخری حرف صرف اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کا ہو وہاں تکبیر کے ساتھ

---

(۱)ولو قرأ بعض السورة في ركعة والبعض في ركعة قيل يكره وقيل لا يكره وهو الصحيح .....ولكن لا ينبغي ان يفعل ولو فعل لا بأس به . هندية: ۱/۷۸، الفصل الرابع في القراءة، ط:رشيديه، تاتارخانية: ۱/۴۵۱، ادارة القرآن، حلبي كبير ص:۴۹۳، تتمات فيما يكره من القرآن في الصلاة وما لا يكره ،ط:سهيل .

(۲).....(وتقديم الفاتحة)على كل (السورة)الدرمع الرد (قوله على كل السورة)حتى قالوا لو قرأ حرفا من السورة ساهيا ثم تذكر يقرأ الفاتحة ثم السورة ويلزمه سجود السهو الخ شامي: ۱/۴۵۹ ــ ۴۶۰، باب صفة الصلاة،مطلب كل شفع من النفل صلاة..ط: سعيد ، ولو اخر الفاتحة عن السورة فعليه سجود السهو. هندية : ۱/۱۲۶ ، الباب الثاني عشر في سجود السهو ،ط:رشيديه . البحر: ۲/۹۴، باب سجود السهو ،ط:سعيد

(۳)لو قرأ في الركعة الاولى اخر سورة وفي الركعة الثانية سورة قصيرة.....لا يكره. هندية ۱/۷۸،الفصل الرابع في القراءة،ط:رشيديه وفيه ايضا:لو قرأ آمن الرسول في ركعة وقل هو الله احد في ركعة لا يكره . هندية : ۱/۷۸، الفصل الرابع في القراءة،ط:رشيدية. تاتارخانية : ۱/۴۵۱،ط:ادارة القرآن .

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ملا سکتے ہیں اور جہاں ایسا نہ ہو وہاں نہ ملایا جائے، لہذا "کفوا احد ن اللّٰہ اکبر" پڑھنے میں کوئی حرج نہیں مگر "ھو الابتر اللّٰہ اکبر" کہنا صحیح نہیں لیکن نماز ہو جائے گی، "ھو الابتر" پر وقف کر کے رکوع کی تکبیر کہے۔(۱)

سورت کے شروع میں "بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم" پڑھنا

سورۂ فاتحہ کے بعد آہستہ سے آمین کہنے کے بعد جب سورت شروع کرے تو سورت شروع کرنے سے پہلے "بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم" پڑھنا مستحب ہے۔(۲)

سورت ملانا بھول گیا

واجب، سنت یا نفل کی تمام رکعات میں یا فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سے کسی ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا، تو اس صورت میں بہتر اور افضل یہ ہے کہ یاد آتے ہی رکوع سے کھڑا ہو جائے اور سورت پڑھے پھر رکوع کرے، اور آخر میں سہو سجدہ کرے۔ اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ رکوع کے بعد سجدہ میں چلا جائے اور آخر میں سہو سجدہ کر لے۔ دونوں صورتوں میں نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے

---

(۱) فان کان الختم بالثناء فالوصل باللہ اکبر اولی. کقولہ تعالی وکبرہ تکبیرا. ولو لم یکن ختم السورۃ بالثناء فالفصل اولی. کقولہ عزوجل ان شانئک ھو الابتر الاولی ان یقف ویفصل ثم یقول اللہ اکبر. تاتارخانیۃ: ۱/۴۹۲، ط: ادارۃ القرآن کراچی. ھندیۃ: ۱/۸۱، الفصل الخامس فی زلۃ القاری، ط: رشیدیۃ کوئٹہ.

(۲) ان سمی بین الفاتحۃ والسورۃ کان حسنا عند ابی حنیفۃ. البحر الرائق: ۱/۳۱۲، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاۃ کبر، ط: سعید وذکر فی المحیط: المختار قول محمد، وھو ان یسمی قبل الفاتحۃ وقبل کل سورۃ فی کل رکعۃ، شامی: ۱/۴۹۰، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ الی انتھائھا، قبل مطلب الفتوی آکد وابلغ من لفظ المختار، ط: سعید.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی ضرورت نہیں۔(۱)

سورت ملانے کا راز

سورۂ فاتحہ سوال اور درخواست ہے، اور اس کے بعد جو سورت ملائی جاتی ہے وہ اس کا جواب ہے، جس میں مفصل طور پر تمام انسانی کامیابیوں کا راز ہے جب "اھدنا الصراط المستقیم" کے سوال کے بعد سورت پڑھی گئی تو "ذالک الکتاب لاریب فیہ" سے معلوم ہوا کہ سائل کا سوال پورا ہوگیا، اور اس کی امید پوری ہوگئی۔ اس لئے اس انعام کے شکریہ میں آداب و نیاز بجالانا اس پر لازم ہوا، رکوع اور سجود، آداب و نیاز کے مانند ہیں جو انعامات ملنے کے وقت بجالائے جاتے ہیں، گویا بندہ کی جانب سے اللہ تعالیٰ سے ہدایت کے سوال کی درخواست کرنا ایسا ہے جیسا کہ مریض ڈاکٹر سے دواء کی درخواست کرتا ہے کہ نامناسب اعمال اور برے اعتقادات سے خلاصی ہو تو اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ اپنی بیماریوں کو دور کرنے کی دوا میرے کلام قرآن مجید سے لو، اور اس سے کچھ پڑھ لو، یہی ایک دواء تمام بیماریوں مثلاً فسق، شرک، ریا، کبر، حسد، بغض عداوت وغیرہ کے لئے کافی شافی ہے، اس کی تلاوت سے تم کو اپنی بیماریوں کی دواء ملے گی، اس لئے نماز پڑھنے والا سورۂ فاتحہ کے علاوہ دوسری سورتوں سے بھی کچھ مقدار پڑھ لیتا ہے، گویا کہ فاتحہ ایسی ہے جیسے مریض ڈاکٹر کے سامنے اپنا حال بیان کرتا ہے، اور فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا ایسا ہے جیسا کہ ڈاکٹر کا بیمار کو دوا بتادینا اور اس کو اس کا شکریہ سے قبول کرلینا۔

(احکام اسلام ص ۶۱ مع تغییر)

---

(۱) وان قرأ الفاتحة وترک السورة فانه یرفع رأسه ویقرأ السورة ویعید.... الرکوع ویسجد للسهو. هندیة: ۱/۱۱۱، الباب الثامن فی صلاة الوتر، ط: رشیدیة. البحر الرائق: ۱/۳۳۸، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة کبر، ط: ادارة القرآن. تاتارخانیة ۱/۴۶۰ ط: ادارة القرآن.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سورتوں کا جواب دینا

''آیات کا جواب دینا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورتیں ایک سے زائد پڑھنا

''ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتیں پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورج طلوع نہیں ہوتا

جہاں مسلسل کئی دن، کئے ہفتے یا کئے مہینے تک سورج طلوع نہیں ہوتا بلکہ مسلسل غروب ہی رہے، تو وہاں بھی چوبیس گھنٹے کا ایک دن اور رات متعین کر کے، اس کے اجزاء میں پانچوں وقت کی نمازیں ادا کریں، اور نمازوں کے درمیان فصل اور فاصلہ کا اندازہ اسی تناسب سے رکھیں جو معتدل دن کے ملکوں میں ہوتا ہے۔(۱)

اور چوبیس گھنٹہ کا ایک دن اور رات معلوم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس دن سورج غروب ہو کر طلوع نہ ہونا شروع ہو جائے بلکہ مسلسل غروب ہی رہے اس دن

---

(۱) وماروی انه ﷺ ذکر الدجال ،قلنا ما لبثه فی الارض ؟قال :اربعون یومایوم کسنة ویوم کشهر ویوم کجمعة وسائر ایامه کایامکم قلنا: یارسول الله فذلک الیوم الذی کسنة اتکفینافیه صلوة یوم ؟قال :لا .اقدروا له .رواه مسلم .....والمفادمن الحدیث انه یقدرلکل صلوة وقت خاص بهالیس هووقت لصلوة اخری بل لایدخل وقت مابعدهاقبل مضی وقتها المقدرلهاواذامضی صارت قضاء کمافی سائرالایام. ردالمحتار: ۱/ ۳۶۴، کتاب الصلاة،مطلب فی فاقدوقت العشاء کأهل بلغارط:سعید، وایضا.....(قوله حدیث الدجال) ...ویجری ذلک فیمالو مکثت الشمس عندقوم مدة قال فی امدادالفتاح قلت :وکذالک یقدرلجمیع الآجال کالصوم والزکاةوالحج والعدةوآجال البیع والسلم والاجارةوینظرابتداء الیوم فیقدرکل فصل من الفصول الاربعةبحسب مایکون کل یوم من الزیادة والنقص کذافی کتب الائمةالشافعیة،ونحن نقول بمثله اذا اصل التقدیرمقول به اجماعافی الصلوات. شامی : ۱/ ۳۶۵، کتاب الصلاة،قبیل مطلب فی طلوع الشمس من مغربها،ط:سعید.نظام الفتاوی : ۱/ ۵۹، کتاب الصلاة،ط:مکتبه رحمانیةلاهور.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے غروب سے چوبیس گھنٹے کی مقدار کو پورے ایک دن اور ایک رات کی مقدار شمار کر کے اس میں پانچ وقت کی نمازیں ادا کریں، اور پھر چوبیس گھنٹہ کے پہلے بارہ گھنٹے کو رات قرار دے کر اس میں مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھتے رہیں، اور بعد کے بارہ گھنٹے کو دن قرار دے کر اس میں ظہر اور عصر پڑھتے رہیں۔ پھر جس دن سورج طلوع ہو کر مسلسل طلوع رہے غروب نہ ہو اس کی تفصیل کے لئے ''سورج غروب نہیں ہوتا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورج طلوع ہو گیا

''طلوع آفتاب'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورج غروب نہیں ہوتا

جہاں مسلسل کئی دن، کئی ہفتہ یا کئی مہینہ تک سورج غروب نہیں ہوتا تو وہاں بھی چوبیس گھنٹے کا ایک دن اور رات متعین کر کے، اس کے اجزاء میں پانچوں وقت کی نمازیں ادا کریں، اور نمازوں کے دوران فصل اور فاصلہ کا اندازہ اسی تناسب سے رکھیں جو معتدل دن کے ملکوں میں ہوتا ہے۔ (۱)

اور چوبیس گھنٹہ کا ایک دن اور رات معلوم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس دن سورج طلوع ہو کر غروب نہ ہو مسلسل طلوع ہی رہے تو پہلے دن طلوع سے صرف بارہ گھنٹے کی مقدار کو ایک دن شمار کریں، اور اس بارہ گھنٹے میں دن کی دو نمازیں ظہر اور عصر ادا کریں، اس بارہ گھنٹہ کا دورہ ختم ہونے کے بعد پھر چوبیس چوبیس گھنٹہ کی مقدار کو ایک دن اور ایک رات کا مجموعہ مقرر کرتے جائیں، اور اس کے پہلے بارہ گھنٹے میں رات کی نمازیں

(۱) أيضا. تقدم تخريجه فى الصفحة السابقة ، رقم الحاشية(۱).

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مغرب، عشاء اور فجر پڑھتے جائیں، اور بعد کے بارہ گھنٹے میں دن کی نمازیں ظہر اور عصر پڑھتے جائیں۔ پھر جب غروب کا سلسلہ ہوتا ہے اس کی تفصیل کے لئے ''سورج طلوع نہیں ہوتا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورج نکل آیا

فجر کی نماز میں نیت باندھنے کے بعد یا ایک رکعت پڑھنے کے بعد سورج طلوع ہوگیا تو نماز فاسد ہوجائے گی،(۱) ایسی صورت میں سورج طلوع ہونے کے بعد جب مکروہ وقت ختم ہوجائے (یعنی دس پندرہ منٹ ہوجائیں) تو فجر کی نماز کو دوبارہ پڑھے، اگر ایک سے زائد لوگوں کی نماز فاسد ہوگئی تو جماعت کے ساتھ پڑھیں۔(۲)

سورج نکلنے کے کتنی دیر بعد نماز پڑھنا جائز ہے

جب سورج نکلنا شروع ہوتا ہے تو دو منٹ چوبیس سکنڈ میں پورا نکل آتا ہے، پھر جب اس کی طرف دیکھ نہ سکے اور سورج بالکل سفید ہوجائے، تب اشراق کا وقت شروع ہوتا ہے، اور اس میں تقریباً پندرہ منٹ لگتے ہیں اس کے بعد نماز پڑھنا جائز ہے۔(۳)

(۱)(اوطلعت الشمس فی الفجر اودخل وقت العصر فی الجمعة) لانها مفسدة للصلوة من غیر صنعه. البحر الرائق: ۱/۳۷۵، باب الحدث فی الصلاة، ط:سعید.

ردالمحتار: ۱/۶۰۹، باب الاستخلاف، المسائل الاثناعشریة، ط:سعید، تاتارخانیة: ۱/۴۱۱، ط:ادارة القرآن.

(۲)ولو فاتت من جماعة صلوة فجرا وظهر من یوم واحد جاز لهم قضاء ها بالجماعة. تاتارخانیه: ۱/۶۷۷، ط:ادارة القرآن، هندیة: ۱/۱۲۱. الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط:رشیدیة.

(۳)(وکره) تحریما، وکل مالایجوز مکروه (صلاة) مطلقا (ولو) قضاء اوواجبة اونفلا او (علی جنازة وسجدة تلاوة وسهو) لاشکر، قنیة (مع شروق) الدرالمختار. (قوله مع شروق) ومادامت العین لاتحار فیها فهی فی حکم الشروق کماتقدم فی الغروب انه الاصح کمافی البحر "ح" اقول: ینبغی تصحیح مانقلوه عن الاصل للامام محمد من انه مالم ترتفع الشمس قدر رمح فهی فی حکم الطلوع لان اصحاب المتون مشوا علیه فی صلاة العید حیث جعلوا اول وقتها من الارتفاع،

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سورۂ اخلاص امام نے پڑھ لی مسبوق کیا پڑھے

''امام نے سورۃ الناس پڑھی تو مسبوق کیا کرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورۂ فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لی

''فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورۂ فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا

''فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورۂ فاتحہ کا اکثر حصہ دو بار پڑھ لیا

''فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورۂ فاتحہ کا تھوڑا سا حصہ پڑھا

''فاتحہ کا تھوڑا سا حصہ پڑھا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورۂ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے

''فاتحہ سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورۂ فاتحہ کی بجائے کوئی سورت پڑھ لی

''سورۂ فاتحہ کی جگہ پر سورت پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

= شامی: ۱/ ۳۷۰، ۳۷۱. کتاب الصلاۃ، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت، ط:سعید. حلبی کبیر، ص: ۲۴۶، بحث فروع فی شرح الطحاوی، ط:سہیل، خانیۃعلی ھامش الھندیۃ: ۱/ ۷۴ ـ ۷۵، کتاب الصلاۃ، ط:سعید.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سورۂ ناس پہلی رکعت میں پڑھ لی

☆.....اگر کسی نے غلطی سے پہلی رکعت میں سورۂ ناس پڑھ لی تو دوسری رکعت میں بھی سورۂ ناس ہی پڑھے، سہو کی حالت میں سورت کا تکرار مکروہ نہیں ہے۔(۱)

☆.....اگر امام نے غلطی سے پہلی رکعت میں سورۂ ناس شروع کردی تو اسی کو پوری کر کے دوسری رکعت میں بھی سورۂ ناس پڑھے، سورۂ ناس کو شروع کرنے کے بعد چھوڑ کر دوسری سورت پڑھنا مکروہ ہے۔(۲)

سونا

۱.....مرد حضرات کے لئے سونے کا استعمال ناجائز اور حرام ہے، (۳) اگر کسی مرد نے سونے کی انگوٹھی یا لاکٹ یا چین وغیرہ پہن کر نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی، اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی باقی سونا پہننے کی وجہ سے سخت گناہگار ہوگا۔

---

(۱)واذاقرأفی الرکعةالاولی قل اعوذبرب الناس ینبغی ان یقرأفی الرکعةالثانیةایضاقل اعوذبرب الناس ، تاتارخانیة: ۱/۴۵۳، فصل فی القراءة نوع آخرفی الافضل بان یقرأفی کل رکعةالخ، ط:ادارةالقرآن (قوله لابأس ان یقرأ سورةالخ..... فان اضطر بأن قرأفی الاولی قل اعوذبرب الناس .اعادهافی الثانیة ان لم یختم "نهر" لان التکراراهون من القراءة منکوسا، بزازیة، شامی: ۱/۵۴۶، فصل فی القراءة،مطلب الاستماع للقرآن فرض کفایة،ط:سعید

(۲)اذاارادان یقرأفی صلوته سورةفجرت علی لسانه سورة أخری فلماقرأمنهاآیةاوآیتین ارادان یترکهاویفتتح السورةالتی اراد قراءتهالاینبغی له ان یفعل ذلک بل المختارانه یمضی فی قراءتها. تاتارخانیة: ۱/۴۵۳، ط:ادارةالقرآن ولوقصدسورةوافتتح غیرهافارادترکهاالی المقصودکره ذلک ولوکان حرفاواحدا. فتح القدیر: ۱/۲۴۳. باب ،ط:قدیمی کراچی.

(۳)وعن علی ان النبی ﷺ اخذحریرافجعله فی یمینه واخذذهبا فجعله فی شماله ثم قال :ان هذین حرام علی ذکورامتی رواه احمدو ابوداؤد والنسائی .مشکوة: ص:۳۷۸،ط:قدیمی وفی التنویریحرم لبس الحریر.....علی الرجل لاالمرأة، الدرالمختارشرح تنویرالابصار. شامی:۶/۳۵۱. فصل فی اللبس،ط:سعید . هندیة :۵/۳۳۱، الباب التاسع فی اللبس مایکره من ذلک ومالایکره .ط:رشیدیه . فتح القدیر:۸/۴۵۳، ،ط:رشیدیة.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۲.....عورتوں کے لئے سونا پہننا جائز ہے، لہذا سونے کے زیورات پہن کر نماز پڑھنا درست ہے۔(۱)

سویا ہوا آدمی

☆.....سوئے ہوئے آدمی کو مستحب یہ ہے کہ جماعت سے پہلے بیدار کر دیا جائے، تاکہ جماعت کی نماز سے محروم نہ رہے۔(۲)

☆.....اگر کسی کو نماز کے لئے اٹھنے میں ناگواری ہو، اور اس نے نیند کی حالت میں جگانے والے کو کہدیا ''میں نماز کے لئے نہیں جاؤں گا'' تو اس صورت میں ایمان اور نکاح کی تجدید کی ضرورت نہیں ہوگی، صرف توبہ اور استغفار کرے کافی ہے، کیونکہ اس کا مقصد نماز کی فرضیت سے انکار نہیں بلکہ اٹھنے سے انکار ہے، یعنی کچھ دیر میں نیند پوری ہونے پر پڑھے گا۔(۳)

---

(۱)(قوله والالايحل للرجل زيلعي)..... ولابأس لهن بلبس الديباج والحرير والذهب والفضة واللؤلو. ردالمحتار: ۶/۳۵۲، فصل فی اللبس ،ط:سعيد. فتح القدير: ۸/۴۵۳، ط:رشيدية كوئٹه.

(۲)عن بلال انه اتى النبى ﷺ يؤذنه بصلوة الفجر فقيل هو نائم فقال: الصلوة خير من النوم، الصلوة خير من النوم فاقرت فى تاذين الفجر فثبت الامر على ذلک ،ابن ماجه ص ۵۳،ط:اصح المطابع وفى المشكوة: عن مالک بلغه آن المؤذن جاء عمر يؤذنه لصلوة الصبح فوجده نائما فقال:الصلوة خير من النوم فامره عمر ان يجعلها فى نداء الصبح رواه فى المؤطا مشكوة ص: ۶۴، ط: قديمى وفى الهداية وخص الفجر به لانه وقت نوم وغفلة. هداية: ۱/۸۷، ط: شركة علمية ملتان. فتح القدير: ۱/۲۱۲،ط:رشيدية. البحر الرائق: ۱/۲۵۶، باب الاذان، ط: سعيد.

(۳) ثم ان كانت نية القائل الوجه الذى يمنع التكفير فهو مسلم. تاتارخانية: ۵/۴۵۸، كتاب احكام المرتدين، فصل فى اجراء كلمة الكفر ط:ادارة القرآن. هندية: ۲/۲۸۳. كتاب السير قبيل الباب العاشر فى البغاة ط: رشيدية، وفى واقعة الناطفى: قال محمد: قول الرجل "لااُصلى" تحتمل اربعة اوجه احدها لااصلى لانى صليت والثانى لااُصلى بامرک فقد امرنى من هو خير منک والثالث لااُصلى فسقا ومجانة فهذا الثلاث ليس بكفر، والرابع لااُصلى اذ ليست تجب على الصلاة اولم اومر بها جحوداً بها وفى هذا الوجه يكفر. وقال الناطفى اذا اطلق، فقال لااصلى، لايكفر لاحتمال هذه الوجوه، تاتارخانية: ۵/۴۹۴ كتاب احكام المرتدين فصل فيما

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سہارے سے نماز پڑھنا

☆.....اگر کوئی شخص سہارے کے بغیر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے عاجز ہے، لیکن کسی دیوار یا لکڑی وغیرہ کے سہارے کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے، تو وہ سہارے سے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا پابند ہے، اس آدمی کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔(۱)

☆.....مریض کے لئے جتنی دیر سہارے کے بغیر بیٹھ کر نماز پڑھنا ممکن ہے، اتنی دیر سہارے کے بغیر بیٹھ کر نماز پڑھنا چاہئے، اگر سہارے کے بغیر بیٹھ کر نماز پڑھنا ممکن نہیں تو سہارا لیکر نماز پڑھنا چاہیئے۔ اور جب تک سہارا لے کر نماز پڑھنا ممکن ہے لیٹ کر نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

= يتعلق بالصلاة والزكاة. ط: ادارة القرآن هندية ۲۶۸/۲ كتاب السير، موجبات الكفر، انواع منها مايتعلق بالقرآن ط: رشيدية، البزازية على هامش الهندية: ۳۴۰/۶ كتاب الفاظ تكون اسلاما او كفرا الفصل الثاني، النوع التاسع فيما يقال في القرآن والاذكار والصلوة ط: رشيدية سركى روڈ كوئٹہ بلوچستان پاكستان ايشيا۔

(۱) واذا قدر على القيام متكئا..... الصحيح انه يصلي قائما ولا يجوز غير ذالك، تاتارخانية: ۱۲۲/۲، ط: ادارة القرآن، كراچي. فتح القدير: ۴۵۷/۱، ط: رشيدية كوئٹه، البحر الرائق: ۱۱۲/۲، باب صلاة المريض ط: سعيد كراچي. (وان قدر على بعض القيام) ولا متكئا على عصا اوحائط قام لزوما بقدر ما يقدر ولو قدر آية او تكبيرة على المذهب، لان البعض معتبرٌ بالكل الدر مع الرد: ۹۷/۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. قوله(لأن البعض معتبر بالكل) اى ان حكم البعض كحكم الكل بمعنى ان من قدر على كل القيام يلزمه فكذا من قدر على بعضه، شامي: ۹۷/۲، باب صلاة المريض ط: سعيد كراچي.

(۲) وكذا لو عجز عن القعود مستويا وقدر على القعود متكئا يقعد متكئا لا يجزيه الا ذالك تاتارخانية: ۱۲۲/۲، ط: ادارة القرآن فتح القدير: ۴۵۸/۱ ط: رشيدية، البحر الرائق: ۱۱۲/۲، ۱۱۳، باب صلاة المريض ط: سعيد. (صلى قاعدا) ولو مستندا الى وسادة وانسان فانه يلزمه ذالك على المختار الدرمع الرد ۹۶/۲ باب صلاة المريض ط: سعيد، واذا عجز عن القيام استقلالا، ولكنه يقدر عليه مستندا على حائط او عصا اونحو ذالك تعين عليه القيام مستندا ولا يجوز له الجلوس باتفاق الحنفية والحنابلة، الفقه على المذاهب الاربعة: ۴۹۷/۱ مباحث صلاة المريض كيف يصلي. ط: دار الفكر، بيروت.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

☆.....اگر کوئی شخص سہارا لیکر یا سہارے کے بغیر نماز پڑھنے سے عاجز ہے تو لیٹ کر یا کروٹ لیکر جس طرح بھی ممکن ہو نماز پڑھے۔(۱)

سہو سجدہ امام نے سلام کے بعد کیا مسبوق کیا کرے

''امام نے سلام کے بعد سہو سجدہ کیا تو مسبوق کیا کرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ امام نے نہیں کیا

''امام پر سجدہ سہو واجب تھا اور سجدہ نہیں کیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ بائیں طرف سلام پھیر کر کیا

''سلام بائیں طرف کر کے سہو سجدہ کیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ تاخیر کی وجہ سے بھی واجب ہوتا ہے

''تاخیر سے سہو سجدہ واجب ہونے کی وجہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ تراویح میں واجب ہو

''تراویح میں سہو سجدہ لازم ہوا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ سلام کے بغیر کر لیا

سہو سجدہ کا افضل اور بہتر طریقہ یہ ہے کہ التحیات پڑھنے کے بعد دائیں طرف ایک سلام پھیر کر دو سجدے کئے جائے، تاہم اگر کسی نے دائیں طرف سلام پھیرنے کے

---

(۱) واذا لم یستطع القعود صلی مستلقیا علی قفاہ متوجھا نحو القبلة ورأسه الی المشرق ورجلاہ الی المغرب وھذا ھو الافضل عندنا تاتارخانیة ۲/ ۱۲۳، ط:ادارة القرآن کراچی، فتح القدیر: ۱/ ۴۵۸ ط:رشیدیة، البحر الرائق: ۲/ ۱۱۴، باب صلاۃ المریض ط:سعید، الدرمع الرد: ۲/ ۹۹ باب صلاة المریض ط:سعید.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بغیر ہی سجدہ کرلیا، یا دائیں طرف سلام پھیرنے کے بجائے سامنے کی طرف سلام کہہ کر سجدہ کرلیا تو بھی ہوجائے گا، نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، لیکن ایسا کرنا مناسب نہیں ہے۔(۱)

سہو سجدہ سے خرابی دور ہوجاتی ہے

نماز میں بھول کر واجب ترک ہونے سے جو خرابی پیش آتی ہے وہ سہو سجدہ سے دور ہوجاتی ہے، خواہ کتنا بھی واجب ترک ہوجائے، سہو کے دو سجدے کافی ہیں، یہاں تک کہ اگر کسی سے نماز کے تمام واجبات چھوٹ جائیں تو اس کو بھی خرابی کو دور کرنے کے لئے سہو کے دو سجدے کافی ہیں۔(۲)

سہو سجدہ کا طریقہ

☆.....سہو سجدہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں ''التحیات'' پڑھنے کے بعد دائیں طرف ''السلام علیکم ورحمة اللّٰہ'' کہہ کر ایک سلام پھیرے پھر اس کے فوراً بعد دو سجدے کرے، پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر دائیں بائیں سلام

---

(۱)(ویکتفی بتسلیمة واحدة عن یمینه فی الاصح) وقیل: تلقاء وجهه فرقاً بین سلام القطع وسلام السهو..... (فان سجد قبل السلام کره تنزیها) ولا یعیده لانه مجتهد فیه فکان جائزاً، مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی، ص: ۴۶۲، ۴۶۳، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط.. قدیمی ردالمحتار ۲/۷۸ کتاب الصلاة باب سجود السهو، ط: سعید هندیة: ۱/۱۲۵، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) (قوله وان تکرّر) حتی لو ترک جمیع واجبات الصلاة سهوا لا یلزمه الا سجدتان. ردالمحتار: ۲/۸۰، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعید.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھیر کر نماز سے نکل جائے۔(۱)

☆.....اگر کسی نے سلام پھیرے بغیر دو سجدے کر لئے یا سامنے ہی سلام کہہ کر دو سجدے کر لئے تب بھی ہو جائے گا لیکن یہ افضل طریقہ نہیں ہے، افضل طریقہ وہی ہے جو اوپر لکھا گیا۔(۲)

سہو سجدہ کرنا بھول گیا

اگر کسی کے ذمہ سہو سجدہ کرنا واجب تھا، اس کو التحیات پڑھ کر سہو سجدہ کرنا یاد نہ رہا، یہاں تک کہ درود شریف کے بعد یاد آیا تو یاد آتے ہی دائیں طرف ایک سلام پھیر کر دو سجدے کر لے، پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے، نماز ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) ومحله بعد السلام سواء كان من زيادة او نقصان.... ويسلم عن يمينه و كيفيته ان يكبر بعد سلامه الاول ويخرّ ساجدا ويسبح في سجوده ثم يفعل ثانيا كذالك ثم يتشهد ثانيا ثم يسلم ويأتي بالصلاة على النبي ﷺ والدعاء في قعدة السهو. هندية: ۱/ ۱۲۵، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو ط: رشيدية كوئٹه، ردالمحتار: ۲/ ۷۸. كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة على الصفحة السابقة.

(۳) ومحله بعد السلام سواء كان من زيادة او نقصان، ولو سجد قبل السلام اجزاه عندنا هكذا رواية الاصول..... و كيفيته ان يكبر بعد سلامه الاول ويخرّ ساجدا ويسبح في سجوده ثم يفعل ثانيا كذلك ثم يتشهد ثانيا ثم يسلم كذا في المحيط. ويأتي بالصلاة على النبي ﷺ والدعاء في قعدة السهو هو الصحيح وقيل يأتي بهما في القعدة الاولى كذا في التبيين. والاحوط ان يصلي في القعدتين. هندية: ۱/ ۱۲۵. الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية شامي: ۲/ ۷۹. باب سجود السهو ط: سعيد.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سہو سجدہ کرنا تھا بھول گیا اور سلام پھیر دیا

اگر کسی آدمی پر سہو سجدہ کرنا واجب ہو گیا تھا، لیکن وہ بھول گیا، اور دونوں طرف سلام پھیر دیا پھر یاد آیا، تو اس صورت میں اگر کسی سے بات چیت نہیں کی اور سینہ کو قبلہ سے ہٹایا نہیں، تو یاد آتے ہی دو سجدے کرے، پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے تو نماز ہو جائے گی، نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

سہو سجدہ کے بعد التحیات پڑھنا

سہو سجدہ کے بعد ''التحیات'' پڑھنا واجب ہے۔

سہو سجدہ کے بعد جمعہ کی نماز میں شامل ہوا

''جمعہ کی نماز میں سجدۂ سہو کے بعد شامل ہوا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ کے بعد فاتحہ پڑھ لی

''سجدۂ سہو کے بعد فاتحہ پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ کے دوسرے سجدے میں شریک ہوا

''امام کے ساتھ سہو سجدہ ایک ملا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ لاحق پر

لاحق پر سجدۂ سہو کا حکم'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (سلام من علیه سجود سهو یخرجه من الصلاة خروجا (موقوفا) ان سجد عاد الیها والا لا وعلی هذا (فیصح)..... (ان سجد) للسهو فی المسائل الثلاث..... (ویسجد للسهو ولو مع سلامه ناویا (للقطع) لان نیة تغییر المشروع لغو (مالم یتحول عن القبلة، او یتکلم. الدر المختار مع رد المحتار: ۲/ ۹۱، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سہوسجدہ مسافر امام پر لازم ہوا

ایک مقیم، ایک مسافر کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہے، امام سے غلطی ہوگئی، سہوسجدہ واجب ہوا، اوراس نے آخر میں سہوسجدہ کیا، اب مقیم مقتدی کیا کرے اس میں دوقول ہیں:

پہلاقول یہ ہے کہ وہ اپنے امام کے ساتھ سہوسجدہ کرے اوراس کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی بقیہ رکعتیں پوری کرے۔

اوردوسراقول یہ ہے کہ مقیم مقتدی سہوسجدہ میں امام کی پیروی نہ کرے بلکہ امام کے سلام کے بعد جب وہ اپنی بقیہ دو رکعتیں پوری کرلے تب وہ سہوسجدہ کرے۔

دونوں قول پرعمل کرنا درست ہے۔(۱)

سہوسجدہ مقتدی پر لازم نہیں

''مقتدی پر سہوسجدہ کا حکم'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہوسجدہ مقتدی پر واجب ہے

''امام کی وجہ سے مقتدی پر سہوسجدہ واجب ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱)(ومقتدی بسهو امامه ان سجد امامه) لوجوب المتابعة (لا سهوه) اصلا (والمسبوق يسجد مع امامه مطلقاً) سواء كان السهو قبل الاقتداء او بعده (ثم يقضى ما فاته) ولو سها فيه سجد ثانيا (وكذ اللاحق) لكنه يسجد فى آخر صلاته ولو سجد مع امامه اعاد ه ، والمقيم خلف المسافر كالمسبوق ، وقيل كاللاحق ، الدر مع الرد: ۲/ ۸۲ ـ ۸۳، كتاب الصلاة ، باب سجود السهو ، ط: سعيد كراچى. (قوله ولو سها فيه) اى فيما يقضيه بعد فراغ الامام يسجد ثانيا لانه منفرد فيه ، والمنفرد يسجد لسهوه ، وان كان لم يسجد مع الامام لسهوه ، ثم سها هو ايضا كفته سجدتان عن السهوين لان السجود لا يتكرر ، وتمامه فى شرح المنية.(قوله وكذا اللاحق) اى يجب عليه السجود بسهو امامه لانه مقتد فى جميع صلاته بدليل انه لا قراءة عليه فلا سجود فيما يقضيه، شامى: ۲/ ۸۲، ۸۳، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سہو سجدہ منفرد پر(۱)

''سجدۂ سہو تنہا نماز پڑھنے والے پر'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ میں ایک ہی سجدہ کرلیا

سہو سجدہ میں دو سجدے واجب ہیں، اگر کسی نے سہو سجدے میں دو سجدوں کی جگہ پر صرف ایک ہی سجدہ کیا ہے، تو یہ کافی نہیں ہوگا اور اس نماز کو وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

سہو سجدہ میں مسبوق سلام نہ پھیرے

''مسبوق سجدۂ سہو میں امام کے ساتھ سلام نہ پھیرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ میں شک ہوگیا

''سجدہ سہو میں شک ہوگیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ واجب ہونے کے اصول

سہو سجدہ واجب ہونے کی وجوہات یہ ہیں:

۱.....نماز کے واجبات میں سے کسی واجب کو بھولے سے چھوڑ دیا۔

---

(۱)(علی منفرده) متعلق بیجب ،الدر مع الرد: ۸۲/۲، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی.

(۲) (ویجب سجدتان لانه صلی الله علیه وسلم سجد سجدتین للسهو وهو جالس بعد التسلیم وعمل به الاکابر من الصحابة والتابعین)فلو اقتصر علی سجدة واحدة لا یکون آتیا بالواجب، الخ، حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۴۶۰، کتاب الصلاة، باب سجود السهو ، ط: قدیمی کراچی."(ویجب بعد سلام واحد.....سجدتان.....اذا کان الوقت صالحا) ای لا داء تلک الصلاة، فیه الدر المختار مع الرد: ۷۸/۲ ـ ۷۹، باب سجود السهو ،ط: سعید کراچی. وفیه ایضاً: من ترک واجبا من واجباتهااو ارتکب مکروها تحریمیاً لزمه وجوبا ان یعید فی الوقت فان خرج أثم ولا یجب جبر النقصان بعده ، فلو فعل فهو افضل. رد المحتار: ۶۴/۲، باب سجود السهو، ط:سعید کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۲.....کسی واجب کو اس کے محل سے مؤخر کر دیا۔

۳.....کسی واجب کو ادا کرنے میں ایک رکن کی مقدار تاخیر کر دی۔

۴.....کسی واجب کو دو مرتبہ ادا کر لیا۔

۵.....کسی واجب کو متغیر اور بدل دے، جیسے بلند آواز والی قرأت کی نماز میں آہستہ آواز سے قرأت کی یا آہستہ والی قرأت کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کی تو واجب کو بدل دیا۔

۶.....نماز کے فرائض میں سے کسی فرض کو اس کے محل سے مؤخر کر دیا۔

۷.....نماز کے فرائض میں سے کسی فرض کو اس کے محل اور جگہ سے مقدم کر دیا۔

۸.....کسی فرض کو بھولے سے دو مرتبہ ادا کر لیا۔

تو ان تمام صورتوں میں آخر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۱)

سہو نبی سے نہیں ہوتا

''نبی سے سہو نہیں ہوتا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سیلاب

''دریا میں تیر رہا ہے'' اور ''ننگا آدمی'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

سینما کی چھت پر نماز پڑھنا

سینما لہو ولعب، گناہ اور شیاطین کے اکٹھے ہونے کی جگہ ہے، وہاں جانا ہی حرام اور ناجائز ہے، اور چھت پر نماز پڑھنا بھی مکروہ تحریمی ہے، اگر یہ عمارت سینما کی آمدنی

---

(۱) "ولا يجب السجود الا بترک واجب او تاخيره او تاخير رکن او تقديمه او تکراره او تغيير واجب بان يجهر فيما يخافت و في الحقيقة، وجوبه بشئي واحد وهو ترک الواجب، هندية: ۱/ ۱۲۶، کتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية کوئٹه. الدر مع الرد: ۱/ ۸۰۔ ۸۲، باب سجود السهو، ط: سعيد کراچی.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یا اور کسی قسم کے مال حرام سے بنائی گئی ہے تو اس کے استعمال کا گناہ بھی ہوگا، اور نماز میں مزید کراہت کا باعث ہوگا۔(۱)

سینہ

نماز کے دوران سینہ کو قبلہ کے رخ پر رکھنا چاہئے، اگر کسی نے نماز کے دوران سینہ کو قبلہ کے رخ سے ہٹا کر کسی اور جانب اتنی دیر تک موڑے رکھا جتنی دیر میں نماز کا ایک رکن پورا ہوسکتا ہے، تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

اور ایک رکن سے مراد تین مرتبہ " سبحان اللّٰہ "کی مقدار ہے۔(۲)

---

(۱)(قوله وحمام) لمعنيين احدهما انه مصب الغسالات والثانى انه بيت الشياطين..... لان الشيطان كان يألفه لما فيه من كشف العورات ونحو ذلك..... [تنبيه] يوخذ من التعليل بانه محل الشياطين كراهة الصلاةفى معابد الكفار لانها مأوى الشياطين كما صرح به الشافعية . ويوخذ مما ذكروه عندنا ففى البحر من كتاب الدعوىٰ عند قول الكنز : ولا يحلفون فى بيت عباداتهم فى التاتارخانية يكره للمسلم الدخول فى البيعة والكنيسة ، وانما يكره من حيث انه مجمع الشياطين لا من حيث انه ليس له حق الدخول آه، قال فى البحر: والظاهر انها تحريمية لانها المرادة عند اطلاقهم، وقد افتيت بتعزير مسلم لازم الكنيسة مع اليهود آه فاذا حرم الدخول فالصلاة اولىٰ، وبه ظهر جهل من يدخلها لاجل الصلاة فيها. شامى: ۱/ ۳۸۰، كتاب الصلاة، قبيل " مطلب تكره الصلاة فى الكنيسة وبعده، ونهى عن الصلاة فى ارض بابل فانه ملعونة. حجة اللّٰهالبالغة: ۱/ ۱۹۳ ، مبحث فى تعظيم المساجد ، ط: مكتبه رشيدية دهلى.

(۲)" قال فى البحر فى باب شروط الصلاة: والحاصل ان المذهب انه اذا حول صدره فسدت..... واطلقه فشمل ما لو قل او كثر وهٰذا باختياره، والا فان لبث مقدار ركن فسدت والا فلا. ردالمحتار: ۱/ ۶۲۷، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد.

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سینہ کے امراض

نماز کے اختتام پر ہم سلام پھیرتے ہیں، گردن پھیرنے کے اس عمل سے گردن کے عضلات کو طاقت ملتی ہے اور وہ امراض جن کا تعلق عضلات سے ہے لاحق نہیں ہوتے اور انسان ہشاش بشاش اور توانا رہتا ہے نیز سینہ اور ہنسلی کا ڈھیلا پن ختم ہو جاتا ہے۔ سینہ چوڑا اور بڑا ہو جاتا ہے۔ ان سب ورزشوں کا فائدہ اس وقت پہنچتا ہے جب ہم نماز پوری توجہ اور دل جمعی اور اس کے پورے آداب کے ساتھ ادا کریں اور جلد بازی سے کام نہ لیں۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/۷۶)

سینہ کے اوپر ہاتھ باندھنے کی وجہ

عورتوں کے سینہ پر ہاتھ باندھنے میں سچ اور حق بات پر ثابت رہنے اور شرح صدر کی دعا ہے۔ (۱)

---

(۱) .....

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

روزے کے مسائل
کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتا جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زکوٰۃ کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتا جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

متن الكافي

في العروض والقوافي

لأحمد بن عباد بن شعيب القناء ٨٥٩ھ

مع حاشية الكاملة الشافي لـ

مفتي محمد انعام الحق قاسمي

الأستاذ بجامعة العلوم الإسلامية
علامة بنوري تاؤن كراتشي

بيت العمار كراتشي

Courtesy www.pdfbooksfree.pk